ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مستند اور بامحاورہ ترجمہ

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ
مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 2631861

مُستند اور با محاورہ ترجمہ

جلد اوّل

مشکوٰۃ شریف

اُردو ترجمہ

مِشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عُنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

عرضِ ناشر

محدث کبیر امام ولی الدین محمد عبداللہ الخطیب کا مرتب کردہ مجموعہ احادیث "مشکوۃ المصابیح" کا مترجم نسخہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تمام کتب احادیث میں اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اپنی تالیف کے وقت سے آج تک نہایت مقبول اور علم حدیث کے ہر مدرسہ و یونیورسٹی میں ہمیشہ داخل درس رہا ہے۔ ہر زمانے کے علماء نے اس کی متعدد مختصر اور مبسوط شروحات مختلف زبانوں میں تحریر فرمائی ہیں۔ جیسے ملا علی قاری کی "مرقاۃ المفاتیح" شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی عربی شرح "لمعات" اور فارسی شرح "اشعۃ اللمعات" کے علاوہ مولانا ادریس کاندھلویؒ کی "تعلیق الصبیح" وغیرہ۔

اردو میں بھی متعدد شرحیں دستیاب ہیں لیکن "مظاہر حق جدید" کو جو شہرت اور قبول عام نصیب ہوا وہ کسی دوسری شرح کو حاصل نہیں۔ یہ شرح بھی طبع کرنے کا شرف حمد اللہ دارالاشاعت کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ شرح ۵ ضخیم جلدوں میں ہے اور بہت سے حضرات اتنی تفصیل میں نہ جا سکتے ہیں اور نہ قیمتی کتاب لے سکتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی مستند ترجمہ شائع ہو جو بامحاورہ اور سہل ہو۔ یہ زیر نظر کتاب "مشکوۃ شریف مترجم" اسی ضرورت کے پیش نظر شائع کی گئی ہے۔ علماء کرام سے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے ترجمے کے مطالعہ سے عام قاری کے لئے کسی بھی فقہی مسئلہ میں از خود کوئی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس لئے ایسے قارئین سے گزارش ہے کہ صرف ترجمہ کے مطالعہ سے کسی فقہی مسئلہ میں کوئی رائے قائم نہ فرمائیں اور علماء سے رجوع فرمائیں۔

دارالاشاعت کراچی حمد اللہ علمی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس ادارے کو "مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ" نے دیوبند میں قائم فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد احقر کے والد ماجد جناب الحاج محمد رضی عثمانی صاحبؒ نے 1949ء میں کراچی میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں دوبارہ قائم کیا اور افتتاح بھی حضرت مفتی صاحبؒ اور سید سلیمان ندویؒ نے فرمایا۔ اس وقت سے تادم تحریر اردو اور انگریزی میں ہر دینی موضوع پر متعدد کتب اس ادارے سے شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں اور مسلسل یہ کام الحمد للہ مختلف مستند علماء کرام کی مشاورت سے جاری ہے۔

مشکوۃ شریف کے اس ترجمہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱...... مشہور و مستند عالم دین کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ

۲...... ہر حدیث پر موضوع کی مناسبت سے عنوان مظاہر حق جدید سے لے کر شامل کئے ہیں (جو کسی بھی دوسرے ترجمہ میں نہیں)

۳...... خوبصورت کتابت و طباعت

۴...... عمدہ کاغذ اور حسین ۳ جلد میں مناسب قیمت

۵...... تصحیح کا خاص اہتمام

ہمارے ادارے سے بحمد للہ جو دیگر کتب احادیث اردو میں طبع ہو چکی ہیں وہ درج ذیل ہیں :

۱) تفہیم البخاری ترجمہ وشرح بخاری شریف ۳ جلد
۲) تفہیم المسلم ترجمہ وشرح مسلم شریف مکمل ۳ جلد
۳) جامع ترمذی مترجم مع مختصر حواشی ۲ جلد
۴) تحفۃ المسعود ترجمہ وشرح سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد
۵) سنن نسائی شریف ترجمہ وحواشی ۳ جلد
۶) الادب المفرد مترجم مع شرح (امام بخاریؒ) ایک جلد
۷) مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف ۵ جلد
۸) ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد
۹) معارف الحدیث ۷ حصص کامل
۱۰) تجرید بخاری شریف ایک جلد
۱۱) تقریر بخاری شریف (حضرت شیخؒ)
۱۲) تنظیم الاشتات شرح مشکوۃ ایک جلد

امید ہے کہ علماء، طلباء اور عام مسلمان بھائی اس سے خوب خوب استفادہ حاصل کریں گے اور اپنے حلقہ اثر میں اسے روشناس کرائیں گے۔ آخر میں احقر کے لئے، والدین اور اہل خانہ کے لئے دنیا وآخرت کی سرخروئی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

ناشر : خلیل اشرف عثمانی

ولد : الحاج محمد رضی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	کتاب الایمان	
۱	ایمان کا بیان	۱۹
۲	بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان	۳۳
۳	وسوسہ کا بیان	۳۷
۴	تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان	۴۱
۵	عذاب قبر کا ثبوت	۵۳
۶	کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان	۵۹
۷	علم کا بیان	۷۲
	کتاب الطہارۃ	
۸	پاکیزگی کا بیان	۸۷
۹	وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان	۹۱
۱۰	پائخانہ کے آداب کا بیان	۹۵
۱۱	مسواک کرنے کا بیان	۱۰۱
۱۲	وضو کی سنتوں کا بیان	۱۰۳
۱۳	نہانے کا بیان	۱۰۹
۱۴	ناپاک آدمیوں سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کے لئے جائز ہیں	۱۱۳
۱۵	پانی کے احکامات	۱۱۶
۱۶	نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	۱۱۹
۱۷	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۲۳
۱۸	تیمم کا بیان	۱۲۵
۱۹	غسل مسنون کا بیان	۱۲۷
۲۰	حیض کا بیان	۱۲۸
۲۱	مستحاضہ کا بیان	۱۳۱
	کتاب الصلوٰۃ	
۲۲	نماز کا بیان	۱۳۳
۲۳	اوقات نماز کا بیان	۱۳۶
۲۴	جلدی نماز پڑھنے کا بیان	۱۳۸
۲۵	نماز کے فضائل کا بیان	۱۴۴
۲۶	اذان کا بیان	۱۴۶
۲۷	اذان اور اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان	۱۵۰
۲۸	اذان کے بعض احکام کا بیان	۱۵۴
۲۹	مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان	۱۵۷
۳۰	بستر ڈھانکنے کا بیان	۱۶۸
۳۱	سترہ کا بیان	۱۷۱
۳۲	نماز کے اوصاف وارکان کا بیان	۱۷۵
۳۳	تکبیر تحریمہ کے بعد جو چیز پڑھی جائے اسکا بیان	۱۸۲
۳۴	نماز میں قرارت کا بیان	۱۸۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۵	رکوع کا بیان	۱۹۵
۳۶	سجدہ کی کیفیت اور اس کی فضیلت کا بیان	۱۹۹
۳۷	تشہد یعنی التحیات کا بیان	
۳۸	رسول اللہ پر درود پڑھنے کا بیان اور اسکے فائدے	
۳۹	تشہد میں دعا پڑھنے کا بیان	۲۱۰
۴۰	نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان	۲۱۴
۴۱	نماز میں جائز و ناجائز امور کا بیان	۲۱۹
۴۲	سجدۂ سہو کا بیان	۲۲۶
۴۳	تلاوت قرآن کے سجدہ کا بیان	۲۲۹
۴۴	ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۲۳۲
۴۵	جماعت اور اس کی فضیلت کا بیان	۲۳۶
۴۶	صفوں کے برابر کرنے کا بیان	۲۴۴
۴۷	امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان	۲۴۷
۴۸	امامت کا بیان	۲۵۰
۴۹	جو امام پر واجب ہے اس کا بیان	۲۵۳
۵۰	امام کی اقتدا اور مسبوق کے احکام کا بیان	۲۵۵
۵۱	جو شخص دو مرتبہ نماز پڑھے اس کا بیان	۲۵۹
۵۲	سنتوں کا بیان اور فضائل	۲۶۱
۵۳	رات کی نماز کا بیان	۲۶۷
۵۴	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کیا پڑھتے تھے	۲۷۴
۵۵	رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان	۲۷۷
۵۶	اعمال میں میانہ روی کا بیان	۲۸۱
۵۷	وتر کا بیان	۲۸۴
۵۸	قنوت کا بیان	۲۹۱
۵۹	ماہ رمضان کی عبادت کا بیان	۲۹۳
۶۰	اشراق اور چاشت کی نماز کا بیان	۲۹۷
۶۱	نفلی نماز کا بیان	۲۹۹
	باب صلوٰۃ التسبیح	۳۰۲
۶۲	نماز سفر کا بیان	۳۰۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۶۳	نماز جمعہ کا بیان	۳۰۷
۶۴	جمعہ کے واجب ہونے کا بیان	۳۱۲
۶۵	پاکی حاصل کرنے اور جمعہ کو سویرے جانیکا بیان	۳۱۴
۶۶	خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان	۳۱۸
۶۷	نماز خوف کا بیان	۳۲۱
۶۸	عیدین کی نماز کا بیان	۳۲۴
۶۹	قربانی کا بیان	۳۳۰
۷۰	عتیرہ کا بیان	۳۳۵
۷۱	نماز خسوف کا بیان	۳۳۶
۷۲	سجدۂ شکر کا بیان	۳۴۰
۷۳	استسقاء کا بیان	۳۴۱
۷۴	ہواؤں کا بیان	۳۴۵
	ابواب الجنائز	
۷۵	میت اور جنازہ کا بیان	۳۴۸
۷۶	موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے موت کا بیان	۳۶۶
۷۷	جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اسکا بیان	۳۷۰
۷۸	میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان	۳۷۹
۷۹	جنازہ کے ساتھ اور نماز پڑھنے کا بیان	۳۸۲
۸۰	میت کو دفن کرنے کا بیان	۳۹۲
۸۱	میت پر رونے کا بیان	۳۹۸
۸۲	قبروں کی زیارت کا بیان	۴۰۹
	کتاب الزکوٰۃ	
۸۳	زکوٰۃ کا بیان	۴۱۱
۸۴	جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے، ان کا بیان	۴۱۹
۸۵	صدقۂ فطر کا بیان	۴۲۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۶	جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا حرام ہے	۴۲۷
۸۷	جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں ان کا بیان	۴۳۰
۸۸	خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان	۴۳۶
۸۹	خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۴۵
۹۰	بہترین صدقہ کا بیان	۴۵۵
۹۱	شوہر کے مال سے بیوی کے خرچ کرنے کا بیان	۴۵۹
۹۲	جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان	۴۶۱
	کِتَابُ الصَّوْم	
۹۳	روزہ کا بیان	۴۶۲
۹۴	چاند دیکھنے کا بیان	۴۶۵
۹۵	سحری اور افطار کا بیان	۴۶۸
۹۶	روزے کو پاک کرنے کا بیان	۴۷۱
۹۷	مسافر کے روزے کا بیان	۴۷۶
۹۸	قضا روزے کا بیان	۴۷۸
۹۹	نفل روزے کا بیان	۴۷۹
۱۰۰	زوال سے پہلے روزے کی نیت کا بیان	۴۸۶
۱۰۱	شب قدر کا بیان	۴۸۸
۱۰۲	اعتکاف کا بیان	۴۹۲
۱۰۳	قرآن کے فضائل کا بیان	۴۹۴
۱۰۴	تلاوت قرآن پر مداومت کا بیان	۵۱۲
۱۰۵	اختلاف قراءت کا بیان	۵۱۷
۱۰۶	دعاؤں کا بیان	۵۲۳
۱۰۷	ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان	۵۲۹
۱۰۸	خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۵۳۸
۱۰۹	تسبیح، تہلیل، تکبیر وتحمید کے ثواب کا بیان	۵۴۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۱۰	استغفار اور توبہ کا بیان	۵۶۹
۱۱۱	رحمت خداوندی کی اور اس کے غضب کا بیان	۵۶۰
۱۱۲	صبح وشام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دعاؤں کا بیان	۵۶۵
۱۱۳	مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان	۵۷۶
۱۱۴	پناہ مانگنے کا بیان	۵۸۷
۱۱۵	جامع دعاؤں کا بیان	۵۹۲
	کِتَابُ الحَجّ	
۱۱۶	افعال اور ارکان حج کا بیان	۵۹۹
۱۱۷	احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان	۶۰۶
۱۱۸	حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان	۶۰۹
۱۱۹	شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کا بیان	۶۱۷
۱۲۰	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۶۲۳
۱۲۱	عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان	۶۲۶
۱۲۲	جمروں پر کنکریاں مارنے کا بیان	۶۳۰
۱۲۳	قربانی کے جانوروں کا بیان	۶۳۱
۱۲۴	سر منڈانے کا بیان	۶۳۵
۱۲۵	افعال حج میں تقدیم وتاخیر کا بیان	۶۳۷
۱۲۶	قربانی کے دن خطبہ کنکریوں کے مارنے اور طواف رخصت کا بیان	۶۳۸
۱۲۷	جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے ان کا بیان	۶۴۳
۱۲۸	محرم کو شکار کھیلنے کی ممانعت کا بیان	۶۴۴
۱۲۹	محرم کے روکے جانے اور حج کے فوت ہوجانے کا بیان	۶۴۹
۱۳۰	حرم مکہ کی حرمت کا بیان	۶۵۱
۱۳۱	حرم مدینہ کا بیان	۶۵۴

ترجمہ مقدمہ بر مشکوٰۃ المصابیح

از شیخ عبد الحق محدث دہلوی

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل اور تقریر پر ہوتا ہے۔ تقریر کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کچھ کیا یا کہا اور آپ نے نہ تو اس کا انکار کیا اور نہ منع کیا بلکہ خاموش رہے اور قائم رکھا۔ اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول وفعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اُسے مَرفُوع کہتے ہیں اور جو صحابی تک پہنچے اس کو موقوف کہتے ہیں۔ جیسے یوں کہا جائے کہ قَالَ یا فَعَلَ یا قررا بن عباسؓ یا عن ابن عباس مَوقوفاً یا موقوف علی ابن عباس ؓ۔

اور جو حدیث تابعی تک پہنچے اُسے مقطوع کہا جاتا ہے۔ بعضوں نے صرف مرفوع اور موقوف کو حدیث کہا ہے اس لئے کہ مقطوع کو اثر کہا جاتا ہے اور کبھی اثر کا اطلاق مَرفوع پر بھی ہوتا ہے چنانچہ اُن دعاؤں کو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں " ادعیہ ماثورہ" کہا جاتا ہے اور امام طحاوی رح نے اپنی کتاب کا نام جو احادیث نبوی اور آثار صحابہ پر مشتمل ہے " شرح معانی الآثار " رکھا ہے اور امام سخاوی کا کہنا ہے کہ طبرانی رح کی ایک کتاب کا نام " تہذیب الآثار " ہے باوجودیکہ اس کتاب کو مرفوع حدیثوں ہی کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور موقوف حدیثیں ضمناً ہی لائے ہیں۔ خبر اور حدیث دونوں کے دونوں ایک ہی معنی میں مشہور ہیں لیکن بعضوں نے حدیث صرف اس کو کہا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و تابعینؒ سے منقول ہو اور خبر اس کو جس میں بادشاہوں اور گزشتہ زمانوں کی خبریں ہوں اسی وجہ سے جو لوگ سُنّت میں مشغول ہوئے ان کو محدث اور جو لوگ خبر میں مشغول ہوئے ان کو اخباری کہا جاتا ہے۔ رَفع (یعنی حدیث کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا) کبھی تو صریحاً اور کبھی حکماً ہوتا ہے۔ قولی میں صریحاً کی مثال جیسے کسی صحابی کا فرمانا کہ ——— میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا۔ یا صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس طرح فرمایا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا۔ اور فعلی میں صریحاً کی مثال جیسے صحابی کا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا یا اِس طرح کیا۔ یا کسی صحابی سے مرفوعاً روایت ہے یا اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ نے اِس طرح کیا اور تقریری میں صریحاً کی مثال جیسے صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ فلاں شخص نے یا ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اِس طرح کیا اور آپ کے انکار کا تذکرہ نہ کیا۔

اور حُکماً کی مثال جیسے صحابی کا گزرے ہوئے حالات کے متعلق خبر دینا جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور وہ صحابی اگلی کتابوں کے متعلق بھی خبر نہ رکھتے ہوں، مثلاً انبیاءؑ کی خبریں، پیشین گوئیاں، احوالِ قیامت اور فتنوں کے متعلق یا کسی فعل پر خاص جزا و سزا کے مترتب ہونے کی خبر دینا کہ ان میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہوگا۔ یا صحابی کوئی ایسا فعل کریں جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو۔ یا صحابی خبر دیتے ہوں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اِس طرح کرتے تھے۔ اِس لئے کہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اِطلاع ہوگی اِس حال میں کہ وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ قائم تھا یا صحابی فرماتے ہوں کہ سنت اِس طرح پر ہے اور ظاہر ہے کہ سنت سے مراد سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعضوں نے کہا کہ سنتِ صحابہؓ اور سنتِ خلفائے راشدین کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ اِس لئے سنت کا اطلاق اِس پر ہوتا ہے۔

فصل: سند طریق حدیث ہے یعنی وہ لوگ جنھوں نے اُسے روایت کیا۔ اسناد بھی اس معنی میں ہے لیکن کبھی کبھی طریق متن کے بیان اور اس کے ذکر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور متن وہ ہے جس پر سلسلۂ اسناد ختم ہو اگر درمیان سے کوئی راوی ساقط نہ ہوا ہو تو حدیث متصل ہے اور عدم سقوط کا نام اتصال ہے اور اگر ایک یا زیادہ راوی درمیان سے ساقط ہوں تو حدیث منقطع ہے اور اس سقوط کا نام انقطاع ہے اگر یہ سقوط ابتدائے سند سے ہو تو اُسے معلق کہتے ہیں اور اس اسقاط کو تعلیق کہتے ہیں اور ساقط ہونے والا کبھی ایک یا ایک سے زیادہ ہوتا ہے اور کبھی پوری سند حذف کر دیتے ہیں جیسا کہ مصنفین کی عادت ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے"۔ تراجم صحیح بخاری میں تعلیقات بہت زیادہ ہیں لیکن یہ تعلیقات اتصال کے حکم میں ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحیح حدیثوں کے ہی لانے کا التزام کیا ہے لیکن ان تعلیقات کے سوا جن کی سند اپنی کتاب میں دوسری جگہ بیان کر دی ہے یہ تعلیقات ان کے مسانید کے درجہ کی نہیں ہیں اور بعضوں نے اس میں فرق کیا ہے کہ جس کو جزم اور یقین کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ اس کی سند امام بخاریؒ کے نزدیک ثابت ہے تو وہ قطعاً صحیح ہے جیسے امام بخاریؒ کا فرمانا کہ فلاں نے کہا یا فلاں نے ذکر کیا اور اگر صیغہ مجہول کے ساتھ بیان کیا ہو مثلاً کہا گیا ہے یا کہا جاتا ہے یا ذکر کیا گیا۔ تو اس کی صحت میں ان کے نزدیک کلام ہے۔ لیکن جب اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے تو اس کی اصل ان کے نزدیک ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محدثین نے فرمایا کہ بخاریؒ کی تعلیقات متصل اور صحیح ہیں۔

اگر سقوط آخر سند سے ہو اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیث مُرسل ہے اور اس فعل کا نام اِرسال ہے۔ جیسے کسی تابعی کا یہ کہنا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ محدثین کے نزدیک مرسل اور منقطع کبھی ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے۔ جمہور علما کے نزدیک مرسل کا حکم توقف ہے اس لئے کہ معلوم نہیں کہ ساقط ہونے والے ثقہ ہیں یا نہیں۔ چونکہ تابعی کبھی تابعی سے روایت کرتے ہیں اور تابعین میں ثقہ اور غیر ثقہ دونوں ہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مرسل مطلقاً مقبول ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ارسال کرنے والے کمال وثوق اور اعتماد کی بنا پر ارسال کیا ہوگا اور اعتراض جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ثقاہت کی بنا پر ہو سکتا ہے اگر ان کے نزدیک صحیح اور ثقہ ہوتا تو ارسال نہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔

امام شافعیؒ کے نزدیک اگر اس کی تائید کسی دوسرے ذریعے سے ہو جائے تو وہ مرسل ہو یا سند ضعیف درجہ کی بھی ہو تو مقبول ہے۔ اور امام احمدؒ سے اس کے متعلق دو قول منقول ہیں۔

یہ تمام اختلافات اس صورت میں ہیں جب یہ معلوم ہو کہ تابعی کی عادت ہے کہ وہ ثقات ہی کو ساقط کرتے ہیں اور اگر ثقات غیر ثقات دونوں کو کرتے ہیں تو اس کا حکم سب کے نزدیک توقف ہے۔ اس میں بہت تفصیلات ہیں جن کو سخاویؒ نے "شرح الفیہ" میں بیان کیا ہے۔

اگر سقوط درمیان سند سے ہو اور پے در پے دو آدمی درمیان سے ساقط ہوں تو وہ حدیث معضل ہے (بفتح الضاد) اگر صرف ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں لیکن مختلف جگہوں سے ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں اس بنا پر حدیث منقطع، غیر متصل کی ایک قسم ہو جائے گی اور کبھی منقطع مطلقاً غیر متصل کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو تمام اقسام کو شامل ہے اس لحاظ سے یہ مقسم قرار پا جائے گا۔

انقطاع اور سقوطِ راوی کا علم راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدمِ ملاقات سے ہوتا ہے اور عدمِ ملاقات یا تو عدمِ معاصرت اور عدمِ اجتماع کے سبب سے ہوگی یا اس سبب سے کہ روایتِ حدیث کی اجازت نہ ملی ہو اور یہ چیزیں راویوں کی تاریخِ پیدائش، تاریخِ وفات، طلبِ علم اور سفر کے اوقات کی تعیین کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہیں جن کے معلوم کرنے کا ذریعہ علمِ تاریخ ہے اسی وجہ سے علمِ تاریخ محدثین کے نزدیک عمدہ اور اشرف علم ہے۔

منقطع کی ایک قسم مُدَلَّس (بضم میم و فتح لام مشددہ) ہے اس فعل کو تدلیس کہا جاتا ہے اور اس کے کرنے والے کو مُدَلِّس (بکسر لام) کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے اس نے حدیث سنی ہے، نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے ان الفاظ میں روایت کرے جس سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ اس نے اوپر والے راوی سے سُنا ہے جیسے عن فلان یا قال فلان کہے۔ تدلیس کے لغوی معنی ہیں خرید و فروخت کے عیب کو چھپانا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دلس سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں تاریکی کا اختلاط اور اس کا شدت اختیار کر لینا۔ حدیث کو مدلس اس لئے کہا گیا کہ خفا میں مشترک ہے شیخ نے فرمایا کہ جس سے تدلیس ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے حدیث قبول نہ کی جائے گی بجز اس صورت کے کہ تحدیث کے ذریعہ صراحت کر دے۔

شمنیؒ نے فرمایا کہ تمام ائمہ کے نزدیک تدلیس حرام ہے اور وکیعؒ سے مروی ہے کہ جب کپڑوں میں تدلیس جائز نہیں تو حدیث میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے اور اس کی

نسبت زیادہ مذمت کی ہے مُدلّس کی روایت قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے محدّثین اور فقہاء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ تدلیس عیب ہے اور جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ تدلیس کرتا ہے اس کی حدیث مطلقاً مقبول نہیں اور بعضوں نے کہا مقبول ہے۔ جمہور کے نزدیک اس شخص کی تدلیس مقبول ہے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ ثقات کی ہی تدلیس کرتا ہے۔ مثلاً ابن عیینہ اور اس کی تدلیس مردود ہے جو ضعیف اور غیر ضعیف سب کی تدلیس کرتا ہے یہاں تک کہ سمعت " یا " حدثنا " اور " اخبرنا " کے لفظ کے ذریعہ سماع کی صراحت نہ کرے اور تدلیس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے مثلاً شیخ کی کم عمری کے باعث اس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب سے کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے اور بعض اکابر نے جو تدلیس کی ہے تو صرف اس وجہ سے کہ انھیں حدیث کی صحت پر کامل اعتماد تھا اور شہرت وغیرہ سے مستغنی تھے۔ شمنی نے کہا کہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ ثقات کی ایک جماعت سے حدیث سُنی ہو اور اس شخص سے بھی اس لئے اس کے ذکر نے دیگر لوگوں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ مُرسل میں ہوا کرتا ہے۔

اگر اسناد یا متن میں راویوں کا اختلاف، تقدیم و تاخیر، زیادتی و کمی کے ذریعے ہو یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ہو، سند کے ناموں میں تصحیف ہو، اختصار ہو یا حذف ہو یا اسی طرح کی دوسری چیزیں ہوں، تو حدیث مضطرب ہے اگر ان کے درمیان توفیق ممکن ہو تو مقبول ہے ورنہ اس کا حکم توقف ہے۔

اگر راوی نے اپنا کلام یا اپنے علاوہ مثلاً کسی صحابی تابعی کا کلام لغت بیان کرنے یا کسی معنی کی تفسیر بیان کرنے یا مطلق کی تقیید کی غرض سے درج کر دیا ہو، تو وہ حدیث مدرج ہے۔

فصل۔ تنبیہ : اس بحث سے ایک دوسری بحث حدیثوں کے روایت بالمعنیٰ کی پیدا ہوتی ہے۔ محدّثین کے نزدیک اس میں سخت اختلاف ہے اکثر اس کے جواز کے قائل ہیں بشرطیکہ راوی زبانِ عربی کا جاننے والا اور اسلوبِ کلام میں ماہر، ترکیبوں کے خواص اور مفہوماتِ خطاب سے واقفیت رکھتا ہو تاکہ زیادتی اور کمی کے ذریعہ غلطی نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا مفرد الفاظ میں جائز ہے مرکبات میں جائز نہیں اور بعضوں نے کہا اس کے لئے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ زبانی یاد ہوں تاکہ اس میں تصرف کر سکے۔ بعضوں کے نزدیک تحصیلِ احکام کی ضرورت کی بنا پر اس شخص کے لئے جائز ہے جسے حدیث کے معانی تو یاد ہوں لیکن الفاظ بھول گیا ہو اور جسے الفاظِ حدیث یاد ہوں اس کے لئے روایت بالمعنیٰ جائز نہیں اس لئے کہ یہ بلا ضرورت ہے اور یہ اختلاف جواز اور عدمِ جواز میں ہے لیکن سب کے نزدیک اَولیٰ یہ ہے کہ الفاظ بلا کسی تصرف کے روایت کئے جائیں اس لئے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری باتیں سُنیں انھیں یاد رکھا اور اس کو دوسروں تک اسی طرح پہنچایا جس طرح مجھ سے سُنا۔ روایت بالمعنیٰ کتبِ ستہ اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی بہ کثرت موجود ہے۔

عنعنہ عن فلاں : عن فلاں کے الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کرنے کو کہتے ہیں اور معنعن وہ حدیث ہے جو عنعنہ کے طور پر بیان کی جائے۔ عنعنہ میں امام مسلم رح کے نزدیک معاصرت شرط ہے بخاری رح کے نزدیک ملاقات شرط ہے اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اخذ شرط ہے امام مسلم رح نے بہت زور دار طریقے پر ان دونوں فریقوں کا رد کیا ہے مدلّس کا عنعنہ مقبول نہیں ہے۔

حدیث مرفوع جس کی سند متصل ہو وہ مسند ہے یہی تعریف مشہور اور معتمد علیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک ہر متصل مسند ہے اگرچہ موقوف یا مقطوع ہو۔ اور بعض نے مرفوع کو مسند کہا ہے اگرچہ وہ مرسل یا معضل یا منقطع ہو۔

فصل۔ اقسامِ حدیث میں شاذ، مُنکر اور معلل بھی ہیں۔ شاذ لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے علیحدہ ہو گیا ہو اور اصطلاح میں اُس حدیث کو جو ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو۔ اگر اس کے راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر ثقہ ہیں تو اس میں حفظ ضبط اور کثرتِ تعداد کے اعتبار سے ترجیح دینے کی کوشش کی جائیگی۔ راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے اور منکر وہ حدیث جس کو ضعیف راوی نے روایت کیا ہو اور مخالف ہو اس روایت کے جس کا راوی ضعیف ہے منکر کا مقابل معروف ہے منکر اور معروف ان دونوں میں سے ہر ایک کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور شاذ و محفوظ میں راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ شاذ اور منکر مرجوح ہوتے ہیں اور محفوظ و معروف راجح ہوتے ہیں۔ بعض نے شاذ اور منکر میں کسی راوی کی مخالفت کی خواہ وہ قوی ہو یا ضعیف قید نہیں لگائی اور کہا کہ شاذ وہ حدیث ہے کہ جسے

ثقہ نے روایت کیا ہو اور اکیلے روایت کیا ہو اس کی موافقت اور حمایت میں کوئی اصل نہ ہو اور یہ صحیح و تقریر بھی صادق آتا ہے بعض نے ثقہ اور مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور اسی طرح منکر میں صورۃ مذکورہ کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور اس حدیث کا جو فسق اور فرطِ غفلت یا کثرتِ اغلاط کے ساتھ مطعون ہو منکر نام رکھا۔ یہ اصطلاحات ہیں اس لئے اس میں مضائقہ نہیں۔

معلَل (بفتح لام) وہ اسناد ہے جس میں صحت کو مجروح کرنے والے خفی اسباب پائے جاتے ہوں جن سے علم حدیث کے ماہرین ہی واقفیت حاصل کر سکتے ہوں جیسے موصول کا مرسل کر دینا اور موضوع کا موقوف کر دینا۔ معلِل (بکسر لام) کی عبارت کبھی اپنے دعوی پر دلیل پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے جیسے دینار اور درہم کے پرکھنے میں صراف اپنے دعوے پر دلیل نہیں پیش کر سکتا۔

ایک راوی اگر کوئی حدیث بیان کرے اور دوسرا راوی دوسری حدیث بیان کرے جو اس کے موافق ہو تو اس حدیث کو متابع (بصیغہ اسم فاعل) کہیں گے۔ محدثین کے قول تابعہ فلان اور امام بخاری جو اپنی "صحیح" میں اکثر فرماتے ہیں اور اکثر محدثین بھی کہتے ہیں کہ "ولہ متابعات" تو اس کے معنی یہی ہیں متابعت تقویت اور تائید کو واجب کرتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ متابع مرتبہ میں اصل کے برابر ہو۔ اگر مرتبہ میں کم ہو تو بھی متابعت کی صلاحیت رکھتا ہے متابعت کبھی نفس راوی میں ہوتی ہے اور کبھی راوی کے شیخ میں ہوتی ہے پہلا دوسرے سے اکمل اور اتم ہے اس لئے کہ کمزوری اوّل اسناد میں اکثر ہوتی ہے متابع اگر لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے اصل کے موافق ہو تو مثلہ کہتے ہیں اور اگر صرف معنی میں موافق ہو لفظ میں نہ ہو تو نحوہ کہتے ہیں۔ متابعت کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی صحابی سے ہوں اگر دو صحابیوں سے ہوں تو اسے شاہد کہیں گے مثلاً کہا جائے کہ "لہ شاھد من حدیث ابی ھریرۃ رض" یا کہا جائے "لہ شواھد" یا "یشھد بہ حدیث فلان" کہا جائے۔ بعض نے متابعت کو لفظی موافقت اور شاہد کو معنوی موافقت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے خواہ وہ ایک صحابی سے منقول ہوں اور کبھی شاہد و متابع ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ ظاہر ہے۔ متابع اور شاہد کے جاننے کی غرض سے طرقِ حدیث اور اس کے اسناد کا تتبع اور تلاش اعتبار کہا جاتا ہے۔

فصل۔ دراصل حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ مرتبہ کے لحاظ سے صحیح اعلیٰ ہے۔ ضعیف ادنیٰ ہے اور حسن متوسط درجہ ہے۔ اور جتنی قسمیں اوپر بیان کی گئیں وہ ان ہی تینوں قسموں میں داخل ہیں۔ صحیح وہ حدیث ہے جس کا ناقل عادل تام الضبط ہو جو نہ معلّل ہو اور نہ شاذ۔ اگر یہ صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح لذاتہ ہے اور اگر اس میں کسی قسم کا نقص ہو اور کثرتِ طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے تو وہ صحیح لغیرہ ہے اور اگر اس نقص کی تلافی کرنے والی کوئی چیز نہ موجود ہو تو وہ حسن لذاتہ ہے اور صحیح میں جو شرائط معتبر ہیں اس میں کے کل یا بعض اگر کسی حدیث میں مفقود ہوں تو وہ حدیث ضعیف ہے اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے منقول ہو اور اس کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہے۔ بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام صفات جو صحیح میں بیان کئے گئے وہ حسن میں ناقص ہوتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ حسن میں جس نقصان کا اعتبار کیا گیا ہے وہ صرف خفتِ ضبط ہے ورنہ باقی صفات اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔

عدالت اس ملکہ کا نام ہے جو انسان کو تقویٰ کے التزام پر آمادہ کرتا ہے اور تقویٰ سے مراد بُرے اعمال مثلاً شرک، فسق اور بدعت سے بچنا ہے گناہِ صغیرہ سے بچنے کے متعلق اختلاف ہے۔ مذہب مختار ہے کہ یہ شرط نہیں اس لئے کہ اس سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے بجز اصرار کی صورت میں کہ یہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور مروت سے مراد ہے بعض خسیس اور چھوٹی باتوں سے بچنا جو ہمت اور مروت کے خلاف ہیں جیسے بازار میں کھانا اور راستہ میں پیشاب کرنا وغیرہ۔

ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ روایت کی عدالت شہادت کی عدالت سے عام ہے اس لئے کہ عدل شہادت آزاد کے ساتھ مخصوص ہے اور عدل روایت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے اور ضبط سے مراد ہے سُنی ہوئی چیز کو خلل اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا اس طور پر کہ اس کا حاضر کرنا ممکن ہو۔ ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبطِ صدر اور ضبطِ کتاب۔ ضبطِ صدر تو قلب میں محفوظ رکھنے کا نام ہے اور ضبطِ کتاب، ادا (یعنی دوسروں تک پہنچانے) کے وقت تک اس کے محفوظ رکھنے کا نام ہے۔

فصل۔ عدالت کے لئے وجوہِ طعن پانچ ہیں: (1) کذب۔ (2) اتہام بالکذب۔ (3) فسق۔ (4) جہالت۔ (5) بدعت۔ کذبِ راوی سے مراد یہ ہے کہ حدیثِ نبوی صلعم میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو۔ یا تو وضع کرنے والے کے اقرار کے ذریعہ یا اس کے علاوہ دوسرے قرائن کے ذریعہ سے ثابت ہو گیا ہو اور اس کی

حدیث جو کذب کے ساتھ مطعون ہو موضوع ہے اور جس کے متعلق ثابت ہو کہ اس نے حدیث میں قصداً کذب سے کام لیا تو اس کی حدیث کبھی مقبول نہ ہوگی اگرچہ اس نے عمر میں ایک ہی بار ایسا کیا ہو اور توبہ بھی کر لی ہو۔ بخلاف جھوٹے گواہ کے جب وہ توبہ کر لے تو محدثین کی اصطلاح میں حدیثِ موضوع سے مراد یہی ہے نہ کہ اس راوی کی حدیث جس سے کذب ثابت ہوا ہو اور وہ خاص اسی حدیث میں یہ مسئلہ ظنی ہے۔ وضع اور افترا کا حکم ظنِ غالب کی بنا پر ہوتا ہے اس میں قطع اور یقین کی گنجائش نہیں اس لئے کہ جھوٹا شخص کبھی سچ بولتا ہے۔ اس سے اس قول کا بھی رَدّ ہو جاتا ہے کہ وضعِ حدیث کا علم واضع کے اقرار کی بنا پر ہو اس لئے کہ ممکن ہے وہ اس اقرار میں بھی کاذب ہو اس کا سچا ہونا ظنِ غالب کی بنا پر سمجھا جائے گا اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کا قتل اور زنا کا اعتراف کرنے والے کا رجم جائز نہ ہوتا۔

راوی کے کذب کے ساتھ متہم ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو میں جھوٹا مشہور ہو مگر اس کا کاذب ہونا حدیثِ نبوی میں ثابت نہ ہو اور اسی حکم میں اس شخص کی روایت بھی داخل ہے جو شریعت کے قواعدِ معلومہ کے خلاف ہو۔ اسی قسم کے راوی کا نام متروک ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ اس کی حدیث متروک ہے یا فلاں شخص متروک الحدیث ہے۔ اگر اس شخص نے توبہ کر لی ہو اور اس کی توبہ صحیح ہو جانے کی علامات اس سے ظاہر ہوں تو حدیث کا سننا اس سے جائز ہے اور اگر اس شخص سے حدیثِ نبویؐ کے علاوہ گفتگو میں کبھی کبھی کذب واقع ہو تو یہ حدیث کو موضوع یا متروک کہنے میں اثر انداز نہیں ہوگا اگرچہ یہ معصیت ہے۔

فسق سے مراد عمل میں فسق ہے اعتقاد میں نہیں اس لئے کہ یہ بدعت میں داخل ہے اور اکثر بدعت کا استعمال اعتقاد میں ہوتا ہے اور کذب اگرچہ فسق میں داخل ہے لیکن اس کو علیحدہ ایک اصل شمار کیا ہے اس لئے کہ یہ شدید طعن ہے۔

راوی کی جہالت بھی حدیث میں طعن کا سبب ہے اس لئے کہ جب راوی کا نام اور اس کی ذات معلوم نہ ہو تو اس کے حالات بھی معلوم نہ ہوں گے کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ حدثنی رجل یا اخبرنی شیخ تو اس کا نام مبہم ہے اور حدیثِ مُبہم غیر مقبول ہے مگر اس صورت میں کہ راوی صحابی ہوں اس لئے کہ صحابی سب کے سب عدول ہیں اگر لفظ تعدیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ مقبول نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ راوی کے خیال میں تو عادل ہو لیکن حقیقتاً عادل نہ ہو اور اگر کسی امام حاذق نے بیان کیا تو مقبول ہے۔

بدعت سے مراد یہ ہے کہ دین کی مشہور باتوں کے خلاف اور اس کے خلاف جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے منقول ہے کسی امرِ محدثہ کا اعتقاد شبہ اور تاویل کے ذریعہ کرنا بطریق انکار نہیں اس لئے کہ یہ کفر ہے اور مبتدع کی حدیث جمہور کے نزدیک مردود ہے اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ صدق لہجہ اور زبان کی حفاظت کے ساتھ متصف ہو بعض نے کہا کہ اگر وہ کسی ایسے امر کا انکار کرتا ہے جو شریعت میں تواتر سے ثابت ہے اور بداہتہً یہ معلوم ہو کہ وہ امر دین میں سے ہے تو وہ مردود ہے اور اگر اس طرح پر نہ ہو تو مقبول ہے۔

مذہب مختار یہ ہے کہ اگر وہ بدعت کی دعوت دیتا ہو اور اس کو رائج کرتا ہو تو مردود ہے ورنہ مقبول ہے بشرطیکہ وہ ایسی چیز روایت نہ کرتا ہو جو اس کو بدعت کے لئے تقویت کا ذریعہ ہو کیوں کہ یہ قطعاً مردود ہے۔

مختصر یہ کہ ائمہ حدیث کا اہلِ بدعت اور باطل مذاہب والوں سے حدیث اخذ کرنے میں اختلاف ہے۔ صاحب جامع الاصول نے کہا کہ محدثین کی ایک جماعت نے خوارج، قدریہ، شیعہ اور تمام اصحابِ بدعت سے حدیثیں اخذ کی ہیں اور ایک جماعت ان سے حدیثیں اخذ کرنے میں محتاط رہی ہے ان میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی نیت ہے اس میں شبہ نہیں کہ حدیثوں کا ان سے اخذ کرنا بہت زیادہ غور و فکر کے بعد ہوتا ہے لیکن باوجود احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کیجائے اس لئے کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ جماعتیں اپنے مذہب کی ترویج کے لئے حدیثیں وضع کرتی تھیں اور توبہ و رجوع کے بعد اس کا اقرار کر لیتی تھیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

فصل۔ وجوہِ طعن جو ضبط سے متعلق ہیں یہ بھی پانچ ہیں: فرطِ غفلت[1]، کثرتِ غلط[2]، ثقات کی مخالفت[3]، وہم[4]، حافظہ کی خرابی[5]۔ فرطِ غفلت اور کثرتِ غلط قریب المعنی ہیں۔ غفلت سماع اور اخذِ حدیث سے اور غلط بیان کرنے اور پہنچانے سے متعلق ہے۔ اسناد یا متن میں ثقات کی مخالفت چند

طریقوں پر ہوتی ہے جو شذوذ کا سبب ہوتی ہے اور اسے ضبط سے متعلق وجوہ طعن اس لئے قرار دیا ہے کہ ثقات کی مخالفت کا سبب عدم ضبط و حفظ اور تغیر و تبدیل سے محفوظ ہونا ہے اور طعنِ وہم اور نسیان ہی کے سبب ہوتا ہے کہ ان دونوں کے سبب سے غلطی کی اور وہم کے طور پر روایت کر دیا کہ اگر اس کی اطلاع ایسے قرائن سے ہو جائے جو اس کی غفلت و قدح کے اسباب پر دال ہو تو یہ حدیث معلّل ہے اور یہ علم حدیث میں سب سے زیادہ دقیق اور اہم مسئلہ ہے اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنھیں اللہ نے فہم اور وسیع حافظہ عطا کیا ہو اور اسناد والوں کے احوال اور راویوں کے مراتب سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں متقدمین میں تو ایسے بہت سے گزرے ہیں مگر متاخرین میں امام دار قطنی رح کے بعد اس طرح کا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا۔ واللہ اعلم

"سوءِ حفظ" سے محدثین کے نزدیک مراد یہ ہے کہ اصابت خطا پر غالب نہ ہو اور حفظ و اتقان، سہو و نسیان سے زیادہ نہ ہو یعنی اگر خطا و نسیان صواب و اتقان کے مساوی ہو یا غالب ہو تو یہ سوءِ حفظ میں داخل ہوگا اس لئے کہ معتمد علیہ صواب و اتقان اور ان کی کثرت ہے۔ سوءِ حفظ اگر موقت اور عمر بھر راوی کے شامل حال رہی ہو تو اس کی حدیث معتبر نہ ہوگی اور بعض محدثین کے نزدیک یہ بھی شاذ میں داخل ہے اگر حافظہ کی خرابی کسی عارضہ کے سبب طاری ہو جائے مثلاً کبر سنی، بینائی کے جاتے رہنے یا کتابوں کے ضائع ہو جانے کے سبب سے، حافظہ میں خلل پیدا ہو جائے تو اس کا نام مختلط ہے پس اختلاط اور اختلال سے پہلے جو حدیث روایت کی ہو وہ حدیث مقبول ہوگی بشرطیکہ اس حالت کے طاری ہونے کے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہو اگر ممتاز نہ ہو تو توقف کیا جائے گا اور اگر مشتبہ ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے لئے متابعات اور شواہد ہوں تو پھر مردود ہونے کے بجائے قبولیت اور رجحان کا درجہ پائے گی۔ مستور، مدلس اور مرسل حدیثوں کا بھی یہی حکم ہے۔

فصل۔ صحیح حدیث جس کا راوی ایک ہو تو وہ حدیث **غریب** ہے اور اگر دو راوی ہوں تو وہ حدیث **عزیز** ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو وہ حدیث **مشہور یا مستفیض** ہے اگر کسی حدیث کے راویوں کی کثرت اس حد کو پہنچ جائے کہ ان کا کذب پر متفق ہونا محال ہو تو اس کو حدیث **متواتر** کہتے ہیں۔ اور غریب کا نام فرد بھی ہے اور مراد اس سے راوی کا کسی جگہ ایک ہونا ہے اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو، تو **فرد نسبی** کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو **فرد مطلق** ہے اور دو ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی ہو لیکن اگر صرف ایک جگہ میں ہو تو وہ عزیز نہیں بلکہ غریب ہے اور اسی طرح پر حدیث مشہور میں کثرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر جگہ دو سے زیادہ راوی ہوں "اقل اکثر پر حاکم ہے" محدثین کے اس قول کے یہی معنی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ غرابتِ صحت کے منافی نہیں ہے اور جائز ہے کہ حدیث صحیح غریب بھی ہو اس طور پر کہ رجال حدیث میں ہر ایک ثقہ ہوں اور غریب کبھی شاذ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ شذوذ جو حدیث میں طعن کے اقسام میں سے ہے صاحب المصابیح کے قول "ھٰذا حدیث غریب" کا جب وہ بطریق طعن بیان کریں تو یہی مطلب ہے اور بعض نے ثقات کی مخالفت کا لحاظ کئے بغیر جیسا کہ اوپر گزرا شاذ کی تفسیر مفرد راوی کے ساتھ کی ہے اور کہتے ہیں کہ صحیح شاذ ہے اور صحیح غیر شاذ ہے تو شذوذ اس معنی کے لحاظ سے بھی غرابت کی طرح صحت کے منافی نہیں ہے اور جب مقام طعن میں ذکر کیا جاتا ہے تو وہاں ثقات کی مخالفت معتبر ہے (اس لئے وہ صحت کے منافی ہے)۔

فصل۔ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس میں وہ شرائط کُل کے کُل یا بعض مفقود ہوں جن کا اعتبار صحیح اور حسن حدیثوں میں کیا گیا ہے اور اس کا راوی شذوذ و نکارت یا کسی علت کے ساتھ متہم ہو اس اعتبار سے ضعیف کے متعدد اقسام ہو جائیں گے اور صحیح لذاتہ و صحیح لغیرہ و حسن لذاتہ و حسن لغیرہ کے بھی مختلف مراتب ہوں گے اور باوجود اصل صحت اور حسن کے اشتراک کے ان صفاتِ کمال کے درجات میں جن کا ان دونوں کے مفہوم میں اعتبار کیا گیا ہے فرق ہوگا قوم نے مراتبِ صحت کو منضبط کیا ہے اور اس کی تعیین کی ہے اور اسناد میں اس کی مثالیں دی ہیں اور کہا ہے کہ عدالت اور ضبط تمام رجالِ حدیث کو شامل ہے لیکن ان میں بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں مطلقاً کسی خاص سند کو اصح الاسانید کہنے میں اختلاف ہے بعض نے کہا "عن زین العابدین عن ابیہ عن جدہٖ" بعض نے کہا "عن مالك عن نافع عن ابن عمر" بعض کے نزدیک "عن زھری عن سالم عن ابن عمر" اصح الاسانید ہے لیکن حق یہ ہے کہ کسی مخصوص سند پر اصح ہونے کا مطلقاً حکم لگا دینا درست نہیں اس لئے کہ صحت میں بہت سے درجات ہیں اور بہت سے اسناد اس میں داخل ہوتے ہیں اور اگر اس کو اس طرح مقید کر دیا جائے اور کہا جائے

کہ یہ فلاں شہر میں اصح الاسانید ہو یا فلاں باب یا فلاں مسئلہ میں اصح الاسانید ہے تو صحیح ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالتَّحْقِیْقِ اِنْتَہٰی۔

فصل۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہو کہ وہ جامع ترمذی میں کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث غریب حسن ہے، حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ حسن اور صحیح کے اجتماع کے جواز میں بایں طور کہ حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہو شبہ نہیں اور اسی طرح غرابت اور صحت کے اجتماع میں بھی شبہ نہیں لیکن غرابت اور حسن کے اجتماع میں اشکال پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ ترمذی نے حسن میں تعدد طرق کا اعتبار کیا ہو تو غریب کیونکر ہو سکتی ہے جس کا جواب محدثین اس طور پر دیتے ہیں کہ حسن میں تعدد طرق کا اعتبار علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس کی ایک قسم میں ہو اور جب حسن اور غرابت کے اجتماع کا حکم لگایا جائے تو مراد دوسری قسم ہے بعض نے کہا کہ اس کے ذریعہ اختلافِ طرق کی طرف اشارہ کیا ہو اس طور پر کہ بعض طریقوں میں غریب ہے اور بعض طریقوں میں حسن ہے۔ بعض کے نزدیک واو، او کے معنی میں ہے اس طور پر کہ انھیں یقینی طور پر معلوم نہ ہونے کے سبب شک ہے کہ حدیث غریب ہو یا حسن ہے بعض نے کہا کہ یہاں حسن کے معنی اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہو۔ لیکن یہ قول بہت ہی بعید ہے۔

فصل۔ حدیث صحیح کا احکام میں حجت ہونا متفق علیہ ہے اور اسی طرح اکثر علماء کے نزدیک "حسن لذاتہ" بھی ہو کہ اس بارے میں اس کا حکم بھی مثل صحیح کے ہے اگرچہ اس سے مرتبہ میں کم ہے اور حدیث ضعیف جو تعدد طرق کے ذریعہ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جائے اس کا قابل حجت ہونا بھی متفق علیہ ہے اور یہ مقولہ کہ حدیث ضعیف فضائلِ اعمال ہی میں معتبر ہے اس سے مراد اس کے مفردات ہیں اس لئے کہ وہ حسن میں داخل ہو ضعیف میں نہیں اس کی ائمہ نے تصریح کی ہے اور بعضوں نے کہا اگر ضعیف حافظہ کی خرابی یا اختلاط و تدلیس کے باعث ہو تو تعددِ طرق کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جائے گی اور اگر اتہام کذب یا شذوذ اور خطائے فاحش کے باعث ضعیف ہو تو تعددِ طرق کے ذریعے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور یہ مقولہ کہ یہ ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوت کے لئے مفید نہیں اس کو ان حدیثوں میں جن کے لئے ضعف کا حکم لگایا گیا ہے اور فضائلِ اعمال میں اس پر عملدر آمد بھی ہوتا ہے اسی تفصیل پر محمول کیا جائے گا ورنہ یہ قول بالکل لغو ہو جائے گا۔

فصل۔ جب صحیح کے مراتب میں فرق ہے کہ بعض بعض سے اصح ہے تو جاننا چاہیے کہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے کہا کہ کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہو اور بعض مغرب والوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ باتیں حُسنِ بیان، وضع و ترتیب کی خوبی، دقیق اشارات اور اسناد میں نکات کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور یہ خارج از بحث ہے۔ گفتگو صحت و قوت اور اس سے تعلق رکھنے والی چیزوں میں ہے صحت و قوت میں کوئی کتاب صحیح بخاری کے برابر نہیں ان شرائط کی بنا پر جن کا امام بخاریؒ نے صحت کے متعلق رجالِ حدیث میں خیال رکھا ہے۔ بعض نے ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دینے میں توقف کیا۔ لیکن پہلا مسلک حق ہے اور وہ حدیث جس کی تخریج میں بخاری و مسلم متفق ہوں اس کو "متفق علیہ" کہتے ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے کہا بشرطیکہ وہ ایک ہی صحابی سے ہوں۔ محدثین کہتے ہیں کہ متفق علیہ دو ہزار تین سو چھبیس ۲۳۲۶ حدیثیں ہیں۔ مختصر یہ کہ جس پر شیخین متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہیں اس کے بعد جسے صرف بخاریؒ نے روایت کیا پھر وہ جسے مسلمؒ نے روایت کیا۔ اس کے بعد وہ جو بخاری اور مسلم کی شرطوں کے مطابق ہیں پھر اس کے بعد ان کے علاوہ اُن ائمہ کی روایت کردہ حدیثیں ہیں جنھوں نے صحت کا التزام کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے کل سات قسمیں ہوں گی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ رجالِ حدیث ان صفات کے ساتھ متصف ہوں جن کے ساتھ بخاریؒ و مسلمؒ کے رجال ضبط و عدالت اور عدم شذوذ و نکارت اور غفلت میں متصف ہیں اور بعضوں نے کہا کہ شرط بخاریؒ و مسلمؒ سے مراد یہ ہے کہ اس کے رجالِ حدیث وہی لوگ ہوں جو بخاری و مسلم کے ہیں اس میں طویل کلام ہے جس کو ہم نے مقدمہ شرح سفر السعادۃ میں بیان کیا ہے۔

فصل۔ صحیح حدیثیں صرف بخاریؒ اور مسلمؒ میں محصور نہیں ہیں اور نہ ان دونوں نے تمام صحیح حدیثوں کو بیان کیا بلکہ یہ دونوں کتابیں صحیح حدیثوں ہی میں منحصر ہیں اور بہت سی ایسی حدیثیں جو ان دونوں کے نزدیک صحیح تھیں اور ان کی شرطوں کے مطابق تھیں لیکن وہ اپنی کتابوں میں نہیں لائے ہیں جہاں کہ ایسی حدیثیں لائے جو ان کے علاوہ دوسروں کے نزدیک صحیح تھیں یا ان کی شرطوں کے مطابق تھیں۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اس اپنی کتاب میں میں صرف صحیح حدیثوں

کو بھی لایا ہوں اور بہت سی صحیح حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔ امام مسلمؒ نے فرمایا: میں نے اس کتاب میں صحیح حدیثوں کو داخل کیا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جن حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ضعیف ہیں البتہ اس چھوڑنے اور حدیثوں کے لانے میں صحت یا کسی دوسری وجہ کو ضرور پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام "مستدرک" رکھا ہے اور جن حدیثوں کو بخاریؒ و مسلمؒ نے چھوڑ دیا ہے ان کو اس کتاب میں بیان کیا ہے اس کی تلافی کی ہے اور ان کے علاوہ بعض وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہیں یا ان کے علاوہ دوسروں کی شرط کے مطابق ہیں اور کہا کہ بخاری و مسلم نے یہ حکم نہیں لگایا کہ ان دونوں نے اپنی کتابوں میں جو حدیثیں بیان کی ہیں ان کے علاوہ جو حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور کہا کہ ہمارے زمانہ میں بدعتیوں کی ایک جماعت نے آئمہ دین پر طعن و تشنیع کے ساتھ زبان درازی کی ہے کہ ان حدیثوں کا مجموعہ جو تمہارے نزدیک صحیح ہیں ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں پہنچتی اور بخاری سے منقول ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں اس سے ان کی مراد بظاہر یہ ہے کہ وہ صحیح جو اُن کی شرط کے مطابق ہو اور اس کتاب میں تکرار کے ساتھ بیان کی ہوئی حدیثوں کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر اور حذفِ تکرار کے بعد چار ہزار ہیں اور دوسرے ائمہ نے بھی صحاح تصنیف کی ہیں مثلاً صحیح ابن خزیمہ جنھیں امام الائمہ کہا جاتا ہے یہ ابن حبانؒ کے استاد ہیں ابن حبانؒ نے ان کی تعریف میں کہا کہ میں نے روئے زمین پر کسی کو نہ دیکھا جو علم حدیث میں ان سے بڑھ کر ہو اور حدیث کے صحیح الفاظ کا ان سے بڑھ کر کوئی حافظ ہو گویا تمام حدیثیں ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ اور مثلاً ابن حبان جو ابن خزیمہ کے شاگرد ہیں، ثقہ، ثابت، فاضل اور بہت زیادہ فہم رکھنے والے امام ہیں اور حاکم نے کہا کہ ابن حبان علم لغت و حدیث اور وعظ کے خزینہ تھے اور اپنے زمانے کے عقلمندوں میں انکا شمار تھا۔ اور مثلاً صحیح حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے جس کا نام مُستدرک رکھا ہے اور اس کتاب میں کچھ تساہل بھی ہیں جن کی گرفت لوگوں نے کی ہے اور لوگوں نے کہا کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان حاکم سے زیادہ قوی اور اسنادوں میں زیادہ پاکیزہ ہیں اور مثلاً مختارہ حافظ ضیاء مقدسی کہ انھوں نے بھی وہ صحیح حدیثیں بیان کی ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں اور محدثین نے فرمایا کہ ان کی کتاب مستدرک سے بہتر ہے اور مثلاً صحیح ابن عوانہ اور ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی اور یہ ساری کتابیں صحیح حدیثوں کے ساتھ مختص ہیں لیکن ایک جماعت نے ان کتابوں پر تنقید کی ہے اور ہر صاحبِ علم پر فوقیت رکھنے والا ایک صاحبِ علم ہے۔

فصل۔ وہ چھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں اور ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں: صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا ہے۔ صاحب جامع الاصول نے موطا ہی کو اختیار کیا ہے اور ان چار کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں لیکن صحاح ستہ نام رکھنا تغلیب کے طور پر ہے صاحب المصابیح نے شیخین کے علاوہ کی حدیثوں کا حسن نام رکھا ہے جو جدید اصطلاح اور لغوی معنی کے قریب ہے بعض کا خیال ہے کہ کتاب دارمی کو چھٹی کتاب شمار کیا جانا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اس کے رجال ضعف میں کم ہیں اور منکر و شاذ حدیثوں کا وجود اس میں کم ہے اور اس کی سندیں عالی ہیں اس کی ثلاثیات بخاری کی ثلاثیات سے زیادہ ہیں اور یہ کتابیں جو ذکر ہوئیں وہ مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ہیں جو مشہور ہیں۔

سیوطیؒ نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" میں بہت سی کتابوں سے حدیثیں لی ہیں جو پچاس کی تعداد سے بھی متجاوز ہیں اور صحیح و حسن اور ضعیف حدیثوں پر مشتمل ہیں اور کہا کہ میں نے اس میں کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کی ہے جو موضوع مشہور ہو اور اس کے رد اور ترک پر محدثین کا اتفاق ہو، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

صاحبِ مشکوٰۃ نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں بڑے بڑے ائمہ کا تذکرہ کیا ہے جن کے نام یہ ہیں: بخاری، مسلم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی اور رزین رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ دوسروں کا ذکر اجمال کے ساتھ کیا ہے اور ہم نے ان کے حالات اکمال بذکر اسماء الرجال میں لکھے ہیں اللہ ہی کی طرف سے توفیق ملتی ہے اور ابتدا و انتہا میں اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُطبۂ کِتاب

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یّھدہ اللہ
فلا مضلّ لہٗ ومن یّضلل فلا ھادی لہٗ واشھد ان لّآ الٰہ
الّا اللہ شہادۃ تکون للنّجاۃ وسیلۃ ولرفع الدّرجات کفیلۃ و
اشھد انّ محمّداً عبدہٗ ورسولہٗ الّذی بعثہ وطرق الایمان
قد عفت اٰثارھا وخبت انوارھا ووھنت ارکانھا وجھل
مکانھا فشیّد صلوات اللہ علیہ وسلامہ من معالمھا ما عفا
وشفی من العلیل فی تائید کلمۃ التّوحید من کان علی شفا
ووضح سبیل الھدایۃ لمن اراد ان یسلکھا واظھر کنوز
السّعادۃ لمن قصد ان یملکھا **امّا بعد** فانّ التمسک
بھدیہ لا یستتب الّا بالاقتفاء لما صدر من مشکوٰتہ
والاعتصام بحبل اللہ لا یتم الا ببیان کشفہ وکان کتاب
المصابیح الّذی صنّفہ الامام محیی السّنّۃ قامع البدعۃ
ابو محمّد الحسین بن مسعود الفرّاء البغوی رفع اللہ درجتہ
اجمع کتاب صنّف فی بابہ واضبط لشوارد الاحادیث
واوابدھا ولمّا سلک رضی اللہ عنہ طریق الاختصار
وحذف الاسانید تکلّم فیہ بعض النقاد وان کان
نقلہ وانّہ من الثقات کالاسناد لکن لیس ما فیہ
اعلام کالاغفال فاستخرت اللہ واستوفقتہ
منہ فاعلمت ما اغفلہ فاودعت کل حدیث
منہ فی مقرّہ کما رواہ الائمّۃ المتقنون
والثّقات الرّاسخون مثل ابی عبد اللہ محمّد
بن اسمٰعیل البخاری وابی الحسین مسلم
بن الحجّاج القشیری وابی عبد اللہ مالک
ابن انس الاصبحی وابی عبد اللہ محمّد بن ادریس
الشّافعی وابی عبد اللہ احمد بن محمّد بن حنبل

ساری تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُس سے مغفرت چاہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں اور نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کردے تو اس کا کوئی ہادی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں۔ ایسی گواہی جو نجات کا وسیلہ اور بلندیِ مرتبہ کی ضامن ہو۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو اللہ نے اس حال میں بھیجا کہ ایمان کی راہوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور اس کی روشنی بجھ چکی تھی۔ اس کے ستون کمزور پڑگئے تھے۔ اس کے موقف سے لوگ ناواقف ہوگئے تھے۔ پس آپ نے (اللہ کی رحمتِ کاملہ اور سلامتی آپ پر نازل ہو) ان مٹے ہوئے نشانات کو بلند اور مضبوط کردیا اور کلمہ توحید کی تائید کرکے ان بیماروں کو شفا دی جو ہلاکت کے غار کے دہانے پر کھڑے تھے اور اُن کے لئے جو اس راہ پر چلنا چاہیں راہ ہدایت کھول کر رکھ دی اور ان کے واسطے سعادت اور نیکبختی کے خزانے ظاہر کردیئے جو اس کے مالک بننا چاہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ ان کی سیرت کی پیروی اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ان باتوں کا پورا اتباع نہ کیا جائے جو آپ کے قلب اور سینہ مبارک سے ظاہر ہوئیں۔ اور اللہ کی رسّی یعنی قرآن کا پورے طور پر مضبوطی سے پکڑنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ سیرتِ نبویہ اس کی وضاحت نہ کرے۔

کتاب مصابیح جو قامع بدعت امام محی السنّۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرا البغوی رح (اللہ ان کے درجہ کو بلند کرے) کی تصنیف تھی ایک جامع کتاب تھی جو اس باب میں تصنیف کی گئی اور اس میں مختلف حدیثوں کو جمع کیا تھا مگر اسناد کو حذف کردیا تھا اس لئے بعض تنقید کرنیوالوں نے اس پر اعتراض کیا اگرچہ ان کی ثقاہت کے باعث ان کا حذف کردینا ذکر کرکے قائم مقام ہے لیکن پھر بھی جس میں قرائن و دلائل موجود نہ ہوں اس کی برابری نہیں کرسکتے جس میں آثار و قرائن پائے جاتے ہوں اس لئے درگاہِ ایزدی میں میں نے استخارہ کیا اور اس سے توفیق چاہی تو اس چیز کو میں نے ظاہر کیا جسے انھوں نے نظر انداز کردیا تھا اور ہر حدیث

الشیبانی وابی عیسٰی محمد بن عیسٰی الترمذی وابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی وابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی وابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی وابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی وابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی وابی بکر احمد بن حسین البیھقی وابی الحسن رزین بن معاویۃ العبدری وغیرھم وقلیل ماھو وانی اذا نسبت الحدیث الیھم کانی اسندت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانھم قد فرغوا منہ واغنونا عنہ وسردت الکتب والابواب کما سردھا واقتفیت اثرہ فیھا وقسمت کل باب غالبا علی فصول ثلثۃ اولھا ما اخرجہ الشیخان او احدھما واکتفیت بھما وان اشترک فیہ الغیر لعلو درجتھما فی الروایۃ وثانیھا ما اوردہ غیرھما من الائمۃ المذکورین وثالثھا ما اشتمل علی معنی الباب من ملحقات مناسبۃ مع محافظۃ علی الشریطۃ وان کان ماثورا عن السلف والخلف ثم انک ان فقدت حدیثا فی باب فذلک عن تکریر اسقطہ وان وجدت اخر بعضہ متروکا علی اختصارہ او مضموما الیہ تمامہ فعن داعی اھتمام اترکہ والحقہ وان عثرت علی اختلاف فی الفصلین من ذکر غیر الشیخین فی الاول وذکرھما فی الثانی فاعلم انی بعد تتبعی کتابی الجمع بین الصحیحین للحمیدی وجامع الاصول اعتمدت علی صحیحی الشیخین ومتنیھما وان رایت اختلافا فی نفس الحدیث فذلک من تشعب طرق الاحادیث ولعلی ما اطلعت علی تلک الروایۃ التی سلکھا الشیخ رضی اللہ عنہ وقلیلا ما تجد اقول ما وجدت ھذہ الروایۃ فی کتب الاصول او وجدت خلافھا فاذا وقفت علیہ فانسب القصور الی لقلۃ الدرایۃ لا الی جناب الشیخ رفع اللہ قدرہ فی الدارین حاشا للہ من ذلک رحم اللہ من اذا وقف علی ذلک نبھنا

کو بلا تقدیم وتاخیر کے میں نے اسی جگہ میں رکھا جس طرح ائمہ متقدمین نے روایت کیا۔ اور ثقات راویوں مثلاً ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابوالحسین مسلم بن الحجاج قشیری ابوعبد اللہ مالک بن انس اصبحی ابوعبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، ابوعبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی، ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی، ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، اور ابوالحسین رزین بن معاویۃ العبدری اور ان کے علاوہ بہت کم تعداد ایسے لوگوں کی ہے کہ جب ان کی طرف حدیثوں کا میں نے انتساب کر دیا تو گویا میں نے اس کا سلسلہ سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا اس لئے کہ یہ لوگ اس سے فارغ ہو چکے ہیں اور ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں نے کتب اور ابواب اسی طرح رکھے ہیں جس طرح صاحب مصابیح نے رکھے ہیں اور اس بارے میں میں نے ان کے نقش قدم کی پیروی کی ہے اور میں نے ہر باب کو اکثر تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل تو وہ ہے جس کو شیخین (امام بخاری و مسلم) یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا۔ اور اگرچہ ان کے علاوہ دوسروں نے بھی روایت کیا ہو لیکن ان دونوں کے علو مرتبت کی بنا پر میں نے انھیں پر اکتفا کیا۔ دوسری فصل میں وہ روایتیں ہیں جن کو ان دونوں ائمہ کے علاوہ دوسروں نے روایت کیا ہو۔ تیسری فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو اس باب سے مناسبت رکھتی ہوں لیکن شرائط کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ متقدمین یا متاخرین سے منقول ہو اگر تم کوئی حدیث کسی باب میں نہ پاؤ تو سمجھو کہ میں نے تکرار کے باعث حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کا بعض حصہ حذف کیا ہوا پاؤ یا کچھ زیادتی اور اضافہ پاؤ تو میں نے کسی خاص ضرورت کی بنا پر یہ حذف یا اضافہ کیا ہے اگر تمہیں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل میں شیخین کے علاوہ کسی دوسرے کی حدیث بیان کی گئی ہو یا دوسری فصل میں شیخین کی روایت ہو تو سمجھنا کہ حمیدی کی دونوں کتابیں جمع بین الصحیحین اور جامع الاصول کی تلاش و جستجو کے بعد میں نے شیخین کی صحیحین پر اور دونوں کے متن پر اعتماد کیا اور اگر نفس حدیث میں کوئی اختلاف نظر آئے تو یہ طرق حدیث کے اختلاف کا نتیجہ ہے یا اس سبب سے کہ وہ روایت مجھے نہ ملی جو شیخ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور بعض جگہوں میں تم میرا یہ قول پاؤ گے ما وجدت ھذہ الروایۃ فی کتب الاصول (یعنی میں نے اس روایت کو کتب اصول میں نہیں پایا) یا ان کتابوں کے خلاف نظر آئے تو میری کم مائگی پر محمول کیا جائے نہ کہ معاذ اللہ

عليه وارشدنا طريق الصواب ولم آل جهدا في التنقير والتفتيش بقدر الوسع والطاقة ونقلت ذلك الاختلاف كما وجدت وما اشار اليه رضي الله عنه من غريب او ضعيف او غيرهما بينت وجهه غالبا وماله يشير اليه مما في الاصول فقد قفيته في تركه الا في مواضع لغرض وربما تجد مواضع مهملة وذلك حيث لم اطلع على راويه فتركت البياض فان عثرت عليه فالحقه به احسن الله جزاءك وسميت الكتاب بمشكوة المصابيح وسأل الله التوفيق والاعانة والهداية والصيانة وتيسير ما اقصده وان ينفعني في الحيوة وبعد الممات وجميع المسلمين والمسلمات حسبي الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب شیخ رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف اس کو منسوب کیا جائے (اللہ ان کے مرتبہ کو دونوں عالم میں بلند کرے) اللہ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل کرے جسے ہماری کوتاہیاں نظر آئیں اور ہمیں خبردار کرکے راہِ صواب بتلائے۔ ہم نے اپنی وسعت اور طاقت کے اعتبار سے تحقیق و تفتیش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے اور اس اختلاف کو بھی میں نے نقل کر دیا ہے جس طرح میں نے پایا ہے۔ امام البغویؒ نے جس حدیث کے غریب وضعیف وغیرہ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے اکثر اس کے اسباب بھی بیان کر دیے ہیں اور جن حدیثوں میں اصول کے موافق کوئی اشارہ نہیں ہے تو میں نے بھی ان کی پیروی میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے مگر بعض جگہوں میں کسی خاص غرض کے ماتحت میں نے بیان کر دیا ہے اور بعض جگہوں میں میں نے حدیث کا ماخذ نہیں بیان کیا۔ اس لئے کہ اس کے راوی مجھے نہیں معلوم ہو سکے تو میں نے حدیث کے آخر میں جگہ کو خالی چھوڑ دیا اگر تمہیں اس کا ماخذ معلوم ہو تو اس میں اضافہ کر دو۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اور میں نے اس کتاب کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھا۔

اللہ تعالے سے توفیق اور اعانت چاہتا ہوں ہوئے بچاتے اور ہدایت کی درخواست کرتا ہوں اپنے منزلِ مقصود پہنچنے کی آسانیاں چاہتا ہوں اور اس کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حالتِ حیات میں اور پس مرگ بھی مجھ کو اور تمام مومنین کو فائدہ پہنچائے اللہ ہی میرے واسطے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے گناہ سے بچنے اور عبادت کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی اعانت سے حاصل ہوتی ہے جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے انسان کو وہی چیز حاصل ہوگی جس کی نیت کرے جس نے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کی نیت کی تو اس کی ہجرت خدا و رسول ہی کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا پانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔

(بخاری و مسلم)

کِتَابُ الْاِیْمَانِ — ایمان کا بیان

فصل اوّل

حدیث جبرئیل

۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی .... رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ۔ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

وَرَوَاہُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا۔ محمدؐ! اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور (یہ کہ) تو نماز کو ادا کرے زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اگر تجھ کو زادِ راہ میسر ہو۔ اس شخص نے (سنکر) عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر ایمان رکھے یہ سنکر اس شخص نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا احسان کے متعلق کچھ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی اتنا حضورِ قلب نہ ہو) تو اتنا ضروری ہے گو یا خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت سے آگاہ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں پھر دریافت کیا قیامت کی (کچھ) نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک یا آقا کو جنے گی (یعنی کثرت سے بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے) اور دوسری نشانی یہ کہ برہنہ پا برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالی شان) مکانات و عمارات میں فخر و غرور کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھے گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "عمرؓ! تم اس سائل کو جانتے ہو؟" میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ شخص جبرئیلؑ تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم) اور حضرت ابوہریرہؓ سے جو حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے یعنی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو برہنہ پا برہنہ جسم بہرے

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور لوگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھے (اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ) پانچ باتوں کا علم صرف خدا ہی کو ہے اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ الخ یعنی قیامت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب ہوگی اور یہ بھی خدا ہی جانتا ہے کہ بارش کب ہوگی؟

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۲/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: ۱ اِس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲ نماز پڑھنا۔ ۳ زکوٰۃ دینا۔ ۴ حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کی شاخیں

۳/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان سب میں سب سے بہتر اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کا ایمان کسی تکلیف و اذیت دینے والی چیز کا راستے سے دور کرنا ہے اور شرم وحیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری ومسلم)

مومن اور مسلم کا مفہوم

۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ و مامون ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جن سے خدا نے منع فرمایا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سب سے اچھا کون شخص ہے آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ومسلم)

درجاتِ محبت

۵/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں (یعنی حضورؐ) باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کی لذت

۶/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزا اور لطف حاصل ہوگا: ۱ وہ شخص جو خدا اور رسول کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو۔ ۲ وہ شخص جو بندہ سے صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لئے محبت کرے۔ ۳ وہ شخص جس کو خدا نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو۔ اور وہ پھر کفر کی طرف واپس جانا ایسا ہی برا جانتا ہو، کہ اس امر کو برا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ڈال دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کا لطف

۷ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے خدا کو اپنا ربّ، اسلام کو اپنا دین اور محمدؐ کو اپنا رسول مان لیا، اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا۔ (مسلم)

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ اس امّت میں سے جو شخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی میری (رسالت کی) خبر کو سنے اور خدا کا جو پیام میں لایا ہوں اس پر ایمان نہ لائے اور مر جائے، وہ یقیناً دوزخی ہے۔ (مسلم)

دوہرا اجر پانے والے

۹ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ يَّطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر یا دوگنا ثواب ملے گا۔ اہل کتاب کو جو (پہلے) اپنے نبی پر ایمان لایا (اور پھر) محمدؐ پر۔ اُس غلام کو جو کسی کی ملکیت میں ہو اور خدا کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حق کو بھی ادا کرتا رہے۔ اُس شخص کو جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس سے مباشرت بھی کرتا ہو اور اس کو ادب بھی سکھاتا ہو پھر وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھا کر اور اچھی تعلیم دے کر (یعنی علم دین سکھا کر) آزاد کرے اور اس سے نکاح کر لے اس کو بھی دو اجر ملیں گے۔ (بخاری ومسلم)

کفار سے جنگ کا حکم

۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ اس امر کا زبان سے اقرار نہ کر لیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور پھر وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیں گے اور صرف اسلام کا حق اُن پر رہے گا اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم میں اس حدیث کے اندر الفاظ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ یعنی ان پر اسلام کا حق رہے گا۔ کا ذکر نہیں ہے۔

مسلمان کون ہے؟

۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کیے ہوئے (جانور) کو کھائے وہ مسلمان ہے اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے عہد وامان میں ہے،

رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

پس خدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اس کے عہد کو نہ توڑو (یعنی اس شخص کو نہ ستاؤ کہ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (بخاری)

جنت لے جانے والے اعمال

۱۲/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلائیے کہ میں اس کو کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز کو ادا کر، فرض زکوٰۃ کو ادا کر اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے یہ سنکر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کچھ کم۔ جب یہ اعرابی چلا گیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی (عزت و) مسرت حاصل کرنا چاہے وہ اس شخص (اعرابی) کو دیکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

ایمانِ کامل

۱۳/۱۳ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلام کے متعلق مجھ کو کوئی ایسی بات تبلا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد میں اس کے متعلق کسی سے کچھ دریافت نہ کروں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر آپ کے بعد کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپ نے فرمایا زبان (اور دل) سے اس امر کا اقرار کر کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف پر قائم رہ۔ (مسلم)

فرائض اسلام

۱۴/۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے سر کے بال پریشان تھے اس کی آواز تو ہمارے کانوں میں آتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (جب) وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تو ہم نے سنا کہ وہ (فرائض) اسلام کو دریافت کر رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں اس نے عرض کیا۔ ان کے سوا بھی مجھ پر کیا اور نمازیں فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل (نمازیں) پڑھنے کا تجھ کو اختیار ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ماہِ رمضان کے روزے (فرض) ہیں (اس نے کہا کچھ اور روزے بھی ہیں) آپ نے فرمایا نہیں مگر نفلی روزوں کا تجھ کو اختیار ہے طلحہؓ بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا کیا

لَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(اس زکوٰۃ کے سوا بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر صدقہ نفل کا تجھ کو اختیار ہے طلحہ رض کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ (نجدی) یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

اسلام میں مبلغ کا مقام

15/15 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ قبیلہ عبد القیس کی ایک جماعت آن حضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا یہ جماعت یا وفد کونسے قبیلہ کا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں آپ نے فرمایا! تمہاری جماعت یا وفد کو مرحبا، نہ تو تم (کبھی) رسوا ہو اور نہ پشیمان۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہمارے اور آپ کے درمیان چونکہ قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم جلد جلد حاضر نہ ہو سکے۔ صرف اشہر حرام (ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں حاضر ہونے کا موقع ملتا ہے اس لئے آپ ہم کو (حق و باطل میں) فیصلہ کن احکام و ہدایات سے متمتع فرمائیے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہم ان سے آگاہ کر دیں جن کو ہم گھروں پر چھوڑ آئے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے متعلق بھی ہدایات طلب کیں۔ آپ نے اس جماعت کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (خدا پر ایمان لانے کے معنی) اس امر کی شہادت دینا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینا۔ پھر آپ نے ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا (یعنی) لاکھ کئے ہوئے، مرتبان یا ٹھلیوں سے کدو کے تونبوں سے درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں سے اور رال کئے ہوئے برتنوں سے اس کے بعد آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو آگاہ کر دو جن کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو (یعنی گھروں پر) (بخاری و مسلم)

(اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)

احکامات اسلام

16/16 وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ

حضرت عبادہ رض بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت صحابہ رض کو جو آپ کے گرد جمع تھی (مخاطب کر کے) فرمایا اس امر پر مجھ سے بیعت کرو (یعنی میرے سامنے اس بات کا عہد کرو کہ) تم خدا کے

شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ
وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى
اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي
الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ
عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو قتل نہ کروگے کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھوگے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کروگے پس جس شخص نے تم میں سے (اپنے) اس عہد کو پورا کیا، اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے وہ خواہ اس کو معاف کردے خواہ اس کو سزا دے۔ عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی (بخاری ومسلم)

عورتوں کے لئے آپ کا فرمان

17/17 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ
اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ
مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ
الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا
وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ
مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ
مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ
تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ
نُقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید فطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لے چلے اور عورتوں کے ایک گروہ کے قریب سے گزرتے ہوئے آپؐ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ اور خیرات کرو کیونکہ مجھ کو یہ دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں" عورتوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! اس کا سبب؟ آپؐ نے فرمایا، تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بیوقوف نہ بنادیتی ہو اور اس کی عقل ضائع نہ کردیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان (اور کمی) ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلہ میں آدھی نہیں ہے[1]۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی حالت میں ہو، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یہ بھی درست ہے آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری ومسلم)

انسان کو سرکشی زیب نہیں دیتی

18/18 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ
ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ
كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ آدمؑ کا بیٹا مجھ کو جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے شایان نہیں۔ اور مجھ کو بُرا کہتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور وہ مجھ کو جھٹلاتا اور کہتا ہے کہ جس طرح خدا نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ مرنے کے بعد اسی طرح مجھ کو دوبارہ ہرگز زندہ نہ کرے گا حالانکہ اس کا پہلی

[1] شریعت میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے یعنی ہر معاملہ میں عورت کی گواہی آدھی گواہی ہوتی ہے۔ (مترجم)

مِنْ اِعَادَتِهٖ وَ اَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ وَ سُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بار پیدا کرنا مجھ کو دوبارہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے اور اس کا بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے اپنا بیٹا بنایا ہے (جیسا کہ مسیحی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) حالانکہ میں یکتا تنہا اور بے پرواہ ہوں نہ مجھ کو کسی نے جنا اور نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کوئی میرا کفو (یعنی ہمسر، مساوی اور برابری کے لائق) ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے جو روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کا مجھ کو بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ میری نسبت یہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔ (بخاری)

زمانہ کو برا مت کہو

۱۹ / ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) زمانہ کو بُرا کہہ کر مجھ کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالےٰ کا صبر و تحمل

۲۰ / ۲۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذیت رساں باتوں کو سُن کر بہت صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں کہ لوگ خدا کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں (وہ سنتا ہے، صبر کرتا ہے اور) پھر وہ ان کو عافیت سے رکھتا اور رزق دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

توحید کی اہمیت

۲۱ / ۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں گدھے کے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا اور آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی (اس حالت میں) آپ نے فرمایا معاذؓ تو جانتا ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس سے خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اس کی ذات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔ حضرت معاذؓ کہتے ہیں یہ سنکر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں (کہ وہ سنکر خوش ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں) ایسا کرنے سے لوگ سُست ہو جائیں گے اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے (حضرت معاذؓ نے گنہگار ہونے کے خیال سے مرنے کے وقت اس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

دوزخ سے رہائی

۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوْا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے اور معاذ رض آپ کے پیچھے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا "معاذ!" معاذ رض نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے (پھر) فرمایا "معاذ!" معاذ رض نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں (تین مرتبہ) آپ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ اس پر خداوند تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذ رض کہتے ہیں (یہ سن کر میں نے عرض کیا) یا رسول اللہ! کیا میں اس سے لوگوں کو خبردار کر دوں؟ کہ وہ اس بشارت کو سن کر خوش ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا (نہیں) یہ سن کر وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ مرنے کے وقت گنہگار ہونے کے خیال سے معاذ رض نے اس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

خاتمہ بالایمان جنت کی ضمانت ہے

۲۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُوْ ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں ایک (روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ (اس وقت) سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے میں واپس چلا گیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو آپ جاگ رہے تھے آپ نے (مجھ کو دیکھ کر) فرمایا جس شخص نے (سچے دل سے) لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا (یعنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس عقیدہ میں تبدیلی نہ ہوئی) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خواہ وہ شخص زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص زانی ہو اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زانی ہو اور چوری کرے۔ میں نے پھر (تیسری مرتبہ) عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ ابوذر رض جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ بھی کہ "ابوذر کی ناک خاک آلود ہو" بیان کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔

نجات کا دارومدار کس بات پر ہے۔

۲۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ وَ

حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس امر کی گواہی دے (یعنی خلوص دل کے ساتھ زبان سے اقرار کرے) کہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ خدا کے بندے خدا کے رسول

ابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خدا کی لونڈی کے بیٹے اور خدا کا کلمہ ہیں جن کو خدا نے مریمؑ کی جانب ڈالا اور خدا کی بھیجی ہوئی رُوح ہیں اور یہ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ خدا اس شخص کو جنت میں داخل کریگا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

قبول اسلام سے سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۵/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہؐ) آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر لوں (یعنی اسلام لے آؤں) رسول اللہؐ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا دیا۔ معًا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپؐ نے فرمایا عمرو کیا ہوا (یعنی اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا) میں نے عرض کیا۔ میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے (ان) گناہوں کو (جو اسلام سے پہلے میں نے کئے ہیں) بخش دیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا عمرو! کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کی ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دُور کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہوں۔ اور حج ان تمام معاصی کو مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں۔ (مسلم)

مصابیح میں اس موقعہ پر دو حدیثیں حضرت ابوہریرہؓ کی اور درج ہیں ہم ان کو ریاء اور غرور کے باب میں آگے چل کر ذکر کریں گے۔

فصل دوم

ارکان دین

۲۶/۲۶ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ اَلْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ۔

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلا دیں جو مجھ کو جنت میں لیجائے اور (دوزخ) کی آگ سے دُور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا (معاذ) تو نے ایک بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ (امر اہم) اس شخص پر آسان ہے جس کو خدا اس کی توفیق دے اور اس پر اس کو آسان کر دے۔ تو صرف خدا کی عبادت کر کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر۔ حضرت معاذ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو نیکی کے دروازے (طریقے) بھی بتلا دوں (سُن) روزہ ڈھال ہے (جو دوزخ کی آگ کے حملوں سے بچاتی ہے) اور صدقہ (خیرات) گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح) رات میں انسان کا نماز پڑھنا یعنی تہجد ادا کرنا گناہوں کو بجھا دیتا ہے معاذؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارک

الصَّلٰوۃِ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِہَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ فَقَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَعْمَلُوْنَ ؁ تک پڑھی (جس میں تہجد پڑھنے والوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں) اور اس کے بعد فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو (اس) امر کا سر، ستون اور کوہان کی بلندی بھی بتا دوں؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا (اس) امر (اہم) کا سر (یعنی اصل وبنیاد) اسلام ہے اور ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو ان باتوں کی جڑ (اصل وبنیاد) نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ! آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا، تو اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم (ان الفاظ) کے بھی جواب دہ ہوں گے جو اپنی زبان سے بولتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ معاذ! تجھ کو تیری ماں گم کرے لوگوں کو دوزخ کے اندر منہ یا ناک کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی بدزبانی کی وجہ سے۔
(مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایمان کامل کیا ہے؟

۲۷/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)
وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَتَاْخِیْرٍ وَفِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ۔

حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا ہی کے واسطے اور کسی کو (کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے (یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے کیا) اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا (ابوداؤد) اور ترمذی میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انس سے مروی ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔

سب سے افضل عمل کیا ہے

۲۸/۲۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

سچا مومن کون ہے

۲۹/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بِرِوَایَتِہٖ فُضَالَۃَ وَالْمُجَاہِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مامون) رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو مامون سمجھیں (ترمذی و نسائی) اور بیہقی نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں فضالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اور مجاہد وہ ہے جس نے خدا کی عبادت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے چھوٹے اور بڑے

اللّٰہِ وَانْتَہَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ۔ گناہوں کو ترک کر دیا۔

امانت اور ایفاء عہد کی اہمیت

۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (کوئی تقریر کی ہو) اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں ہے۔ (بیہقی)

ابدی نجات کی ضمانت

فصل سوم

۳۱ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (یعنی اس پر اللہ تعالےٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے) (مسلم)

توحید کی اہمیت

۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کو واجب کرنے والی باتیں

۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو باتیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا کونسی چیزیں جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

عقیدۂ توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَیْنَا وَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری جماعت میں حضرات ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں سے اُٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور جب واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈرے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی ایذا نہ پہنچ جائے (یہ خیال آتے

فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ أَجِدُ لَهٗ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيَكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .....

فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلٰى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

بھی ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا) پھر ہم سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ میں آپ کو ڈھونڈتا ہوا قبیلہ بنی نجار انصار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں باغ کے چاروں طرف دروازہ کی تلاش میں پھرا لیکن کوئی دروازہ نہ ملا اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر گئی تھی۔ میں سمٹا اور نالی کے ذریعہ باغ کے اندر داخل ہو گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو (دیکھ کر) فرمایا۔ ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ اُٹھے اور چلے گئے اور واپس آنے میں دیر فرمائی۔ ہم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے (یہ خیال کر کے ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آیا' میں لومڑی کی طرح سمٹا اور باغ میں داخل ہو گیا اور وہ لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ آپ نے (یہ سُن کر) مجھ کو اپنی دونوں جوتیاں عنایت فرمائیں اور پھر فرمایا۔ میری ان جوتیوں کو لے جاؤ اور جو شخص اس باغ کے باہر ملے اور وہ اس امر کی (زبان و دل سے) شہادت دے کر خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو (واپسی میں باغ کے باہر) سب سے پہلے مجھ کو حضرت عمرؓ ملے اور مجھ سے پوچھا کہ ابوہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں میں نے کہا یہ جوتیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور ان کو میرے حوالے کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو ملے اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دیدوں (یہ سُنکر) عمرؓ نے میری چھاتی پر (ہاتھ) مارا کہ میں سرینوں کے بل گر پڑا اور پھر کہا۔ ابوہریرہ واپس چلے جاؤ۔ میں واپس چلا آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زار و قطار رونے لگا حضرت عمرؓ بھی میرے پیچھے ہی تھے (مجھ کو روتا دیکھ کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ (کیا ہوا) تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا (راستہ میں) مجھ کو حضرت عمرؓ ملے میں نے (ان کو) اس خبر سے آگاہ کیا جس پر آپ نے مجھ کو مامور فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے (میرے الفاظ سُن کر) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا کہ میں پشت کے بل گرا اور پھر مجھ سے کہا کہ واپس چلے جاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سُنکر) فرمایا۔ عمرؓ تم نے ایسا کیوں کیا

فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے ابوہریرہؓ کو جوتیاں دے کر یہ پیام بھیجا تھا کہ جو شخص راستہ میں ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو، تو اس کو جنت کی بشارت دیدے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) ایسا نہ کیجئے مجھ کو اندیشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور سست ہو جائیں گے) آپ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا (ان کو) عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کی کنجی

٣٥/٣٥ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہشت کی کنجی ہے۔ (احمد)

کلمۂ توحید نجات کا ذریعہ

٣٦/٣٦ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ حَزِنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ فَاشْتَكَى عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَا حَتَّى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيعًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلَى أَخِيكَ عُمَرَ سَلَامَهُ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلَى وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے اصحابؓ میں سے کچھ لوگ نہایت غمگین تھے اور بعض کے دلوں میں (طرح طرح کے) وسوسے پیدا ہو رہے تھے اور میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا (اسی حال میں) بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے اور سلام کیا لیکن (حیرت میں) مجھ کو خبر نہ ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے (میری اس بے رخی کی) حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کی اور پھر دونوں میرے پاس آئے اور دونوں نے مجھ کو سلام کیا اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کہا عثمان کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمرؓ نے کہا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا خدا کی قسم نہ تو مجھ کو تمہارا ادھر سے جانا یاد ہے اور نہ تمہارے سلام کرنے کا خیال ہے ابوبکرؓ نے فرمایا (عمرؓ) عثمانؓ نے سچ کہا۔ (عثمانؓ) تم کو کسی شغل نے جواب سلام سے باز رکھا ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ ابوبکرؓ نے پوچھا تم کس خیال میں تھے؟ میں نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات دی اس سے پہلے کہ ہم آپ سے اس امر سے (یعنی خطرات و وسوسوں سے) نجات کا کوئی راستہ دریافت کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا ہے (یہ سنکر) میں کھڑا ہو گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس امر کو پوچھنے کے ہر طرح مستحق تھے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اس امر سے نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس کلمہ کو قبول کرے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو وہی کلمہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ (احمد)

پوری دنیا میں کلمۂ توحید پہنچنے کی پیشگوئی

٣٧/٣٧ وَعَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مقداد رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ زمین[1] پر کوئی کچا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا یعنی اللہ تعالیٰ جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہو جائیں گے اور جن کو ذلت دیگا وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے (یہ سُنکر) کہا پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔ (احمد)

جنت کی کنجی

٣٨/٣٨ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت وہب بن منبہ رضؓ سے کہا گیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ جنت کی کنجی نہیں ہے (یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے) انھوں نے کہا ہاں، لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندانے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندانے دار کنجی لے کر آؤ گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائیگا اور دندانے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ (بخاری)

نیکی کا اجر

٣٩/٣٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنائیگا (یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کریگا) اس کی ہر ایک نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائیگا۔ یہاں تک کہ اُس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی اپنے مثل لکھی جائیگی یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائے گی۔ یہانتک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے (بخاری و مسلم)

ایمان کی علامت

٤٠/٤٠ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور تیری بدی تجھ کو بُری محسوس ہو، تب تو مومن ہے (پھر) اُس نے پوچھا یا رسول اللہ گناہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی چیز تیرے دل میں تردّد پیدا کرے اور مشتبہ معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے۔ (احمد)

ایمان و اسلام کی باتیں

٤١/٤١ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ

حضرت عمرو بن عبسہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (آغازِ اسلام میں) اس امر (دین) میں کون تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ایک آزاد[2] اور ایک غلام[3]۔ پھر میں نے

[1] زمین سے مراد جزیرۃ العرب اور اس کے گرد و نواح کا علاقہ ہے۔ ۱۲ [2] حضرت ابوبکر صدیق رضؓ [3] حضرت زید بن حارثہ رضؓ۔ ۱۲

مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

پوچھا اسلام (کی نشانی) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا پاکیزہ کلام اور (لوگوں کو) کھانا کھلانا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا صبر اور سخاوت۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر اسلام کس کا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر میں نے پوچھا نماز میں سب سے بہتر کونسی چیز ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا ان کاموں کو چھوڑ دینا جن سے تیرا رب ناخوش ہو یا جو تیرے رب کو پسند نہ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کا گھوڑا لڑائی میں مارا جائے اور خود بھی شہادت پائے۔ پھر میں نے پوچھا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے (یعنی دن اور رات میں سب سے بہتر کونسا وقت ہے؟) فرمایا آدھی رات کا آخری حصہ۔ (احمد)

ایمان اور اسلام پر مرنے والا جنتی ہے

٤٢ / ٤٢ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہو کر) خدا سے جا ملے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک (اس نے) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک پہنچا دوں۔ آپؐ نے فرمایا (نہیں) ان کو عمل کرنے دو۔ (احمد)

٤٣ / ٤٣ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی بہترین خصلتوں کا سوال کیا آپؐ نے (جواب میں) فرمایا تو (صرف) خدا کے واسطے محبت کر اور خدا ہی کے لئے تو دشمنی اور بغض رکھ اور خدا ہی کی یاد میں زبان کو گویا رکھ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور کیا؟ آپؐ نے فرمایا اور یہ کر تو جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے دوسروں کے لئے بھی اس کو بہتر سمجھ اور جس کو اپنے لئے برا خیال کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی برا خیال کر۔ (احمد)

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ — بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

فصل اوّل

سب سے بڑا گناہ

٤٤ / ١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہؐ کونسا گناہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے آپؐ نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بڑا

خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ (الْاٰيَةَ) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس نے پوچھا اور اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاندار کو مار جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی بنا پر (مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (تا آخر آیت)۔ (بخاری و مسلم)

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم

۴۵/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی۔ کسی کو (بلا وجہِ شرعی) مار ڈالنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) اور حضرت انس رضؓ کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا پایا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو

۴۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ اس جان کو جس کو مار ڈالنا خدا نے حرام قرار دیا ہے، مار ڈالنا مگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا جائز ہے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز پشت دکھانا (یعنی میدانِ جنگ یا جہاد سے بھاگ جانا) پاک دامن مومنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

وہ بدترین گناہ جن کے ارتکاب کے وقت ایمان باقی نہیں رہتا

۴۷/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومنِ کامل نہیں رہتا اور رہزن یا لوٹ مار کرنے والا جب کہ اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھتے ہوں پورا مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مومنِ کامل نہیں رہتا پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو۔ (بخاری و مسلم)

اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہؒ راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت

لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُونُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورُ الْإِيمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

سکرمہ نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضؓ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباس رضؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبداللہ (یعنی امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مومن نہیں ہوتا اور نورِ ایمان اس میں نہیں رہتا۔ (یہ الفاظ بخاری رح کے ہیں۔)

منافق کی علامتیں

٤٨/٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہیں کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے تب بھی وہ منافق ہی ہے) اس کے بعد بخاری اور مسلم دونوں کے متفق الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلافِ وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

منافق بنانے والی چار باتیں

٤٩/٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) ۱ امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ ۲ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۳ عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور ۴ کسی سے لڑے تو گالیاں بکے (بخاری و مسلم)

منافق کی مثال

٥٠/٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔ (مسلم)

فصل دوم

٥١/٨ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت صفوان بن عسّال رضؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا) پس وہ دونوں یہودی آپ کی

وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ. قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَا إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (وہ) نو کھلی ہوئی نشانیاں پوچھیں (جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آپ نے فرمایا: کسی کو خدا کا شریک قرار نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو کسی الزام میں ماخوذ کرکے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ کسی پاک دامن پر تہمت نہ لگاؤ۔ اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: "اور اے یہود! تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکار وغیرہ نہ کھیلو)"۔ راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت کے مذکورہ بالا الفاظ سنکر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (برحق) ہیں آپ نے فرمایا۔ تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کرلیتے؟ انھوں نے عرض کیا (ہمارے نبی) داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم ان کی اطاعت قبول کرلیں گے تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

وہ تین باتیں جو ایمان کی جڑ ہیں

۵۲/۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں: جس شخص نے اپنی زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کافر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا خداوند تعالیٰ نے جب سے مجھ کو مامور کرکے بھیجا ہے (اس وقت سے) جہاد ہمیشہ جاری رہنے والا ہے یہانتک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کردے نہ تو کوئی ظلم کرنیوالا ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کرنیوالا منصف۔ اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

ارتکاب زنا کے وقت ایمان باہر آجاتا ہے

۵۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سر پر سایہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عمل بد سے فارغ ہوجاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت معاذ کو دس باتوں کی وصیت

۵۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ

حضرت معاذ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ: کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ ماں باپ کی نافرمانی

اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔ قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہے۔ شراب نہ پی کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ اور اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔ اور اپنے اہل و عیال کو ادب سکھا اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے۔ اور ان کو خوف دلا ان کو خدا سے یعنی بُری باتوں سے ان کو بچا۔ (احمد)

اب کفر ہے یا ایمان

۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ نفاق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ — وسوسہ کا بیان

فصل اوّل — وسوسوں کی معافی

۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔ (بخاری و مسلم)

وسوسہ کو بُرا سمجھنا ایمان کی علامت ہے

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ) ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں؟ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم ان کو زبان سے ادا کرنے کو بُرا جانتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ عین ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)۔ (مسلم)

شیطان وسوسے پیدا کرے تو اللہ کی پناہ مانگو

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے (کسی) کے پاس شیطان آ کر یہ کہتا ہے کہ (مثلاً یہ آسمان) کس نے

كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پیدا کیا اور یہ (زمین) کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب (تیرے دل میں) اس قسم کے وسوسے پیدا ہوں تو خدا سے پناہ مانگ اور اس خیال کو دل سے دور کر دے۔ (بخاری ومسلم)

۵۹/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ (جب آن سے) یہ کہا جائیگا کہ (ساری) مخلوقات کو خدا نے پیدا کیا ہے تو (کہیں گے کہ) خدا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس شخص کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو وہ فوراً یہ کہے کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا (اور ان وسوسوں سے توبہ کی) (بخاری ومسلم)

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے

۶۰/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی ہمنشین یا مصاحب جنّ اور ملائکہ میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔ صحابہؓ نے یہ سُنکر پوچھا اور یا رسول اللہ آپ کے لئے؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھ کو (اپنی مدد سے) غلبہ بخشا ہے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں اور وہ مجھ کو (ہمیشہ) بھلائی کی ہدایت کرتا ہے۔ (مسلم)

شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے

۶۱/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری وساری ہے جس طرح خون جاری وساری ہے۔ (بخاری ومسلم)

ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطانی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے

۶۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطٰنِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کا کوئی بیٹا (ایسا) پیدا نہیں کیا گیا جس کو پیدا کئے جانے کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو۔ پس جس وقت شیطان اس کو چھوتا ہے وہ (تکلیف سے) چیختا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔ (بخاری ومسلم)

۶۳/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے وقت بچہ کا چیخنا اور چلانا شیطان کے کچوکے دینے سے (یعنی اس کی کوکھ میں انگلی مارنے) کے سبب سے ہے۔ (بخاری ومسلم)

میاں بیوی کے درمیان شیطان کا پسندیدہ کام

۶۴/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنا تخت پانی (یعنی سمندر) پر بچھاتا ہے (اور اس پر بیٹھ کر) اپنی فوجوں کو حکم دیتا ہے کہ آدمیوں میں جا کر ان کو گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں شیطان کی اس جماعت میں ادنیٰ سا شیطان وہ ہے جو انتہا درجہ کا فتنہ پرداز ہو، ان میں سے ایک شیطان اپنے سردار کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا' سردار کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے انسان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیا" آں حضرت صلے نے اس کے بعد فرمایا کہ (شیطان اعظم) یہ سنکر اس کو اپنے قریب جگہ دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ اعمشؒ راوی کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت جابرؓ نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (سن کر) شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے۔ (مسلم)

جزیرۃ العرب میں توحید کی مضبوط بنیاد سے شیطان مایوسی کا شکار

٦٥/١٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ مصلّی (مومن) جزیرۂ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

شیطانی وسوسہ سے محفوظ رہنے پر اللہ کا شکر ادا کرو

٦٦/١١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے دل میں ایسی باتیں (وسوسے) پیدا ہوتی ہیں کہ میں ان کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ (جل کر) کوئلہ ہو جاؤں آپ نے فرمایا۔ اس بزرگ و برتر خدا کا شکر ہے جس نے اس کی بات کو وسوسہ کی طرف منتقل کر دیا۔ (ابوداؤد)

اپنے اندر نیکی کی تحریک پر اللہ کا شکر ادا کرو اور شیطان کی وسوسہ اندازی کے وقت اللہ کی پناہ چاہو

٦٧/١٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابن آدم پر تصرف رکھتا ہے اور فرشتہ بھی انسان پر تصرف رکھتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو یہ ہے کہ وہ انسان کو برائی کا وعدہ دیتا اور حق کے جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ کا تصرف یہ ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا اور حق کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں بھلائی کا خیال پیدا ہو اس کو خدا کی جانب سے سمجھنا چاہیے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جس کے دل میں برائی کا وسوسہ پیدا ہو تو اس کو شیطان رجیم کی طرف سے سمجھ کر خدا کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ اس کے بعد رسول اللہ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ... شیطان تم کو افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بُری باتوں کا حکم دیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔

وسوسے پیدا ہوں تو شیطان کو تھتکار دو اور اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہو

٦٨/١٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (ایک روز یہ) کہا جائیگا۔ یہ تمام مخلوق خدا نے پیدا کی ہے پس خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جب لوگ ایسا کہیں تو یہ کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر یہ کہہ کر تین بار بائیں جانب کو تھتکار دے اور شیطانِ رجیم کے فریب سے خدا کی پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)
ہم عمرو بن الاحوص کی حدیث انشاء اللہ تعالےٰ باب خطبۂ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

فصل سوم

شیطانی وسوسوں سے چوکنا رہو

٦٩/١٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا پاچھی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس بزرگی اور عزت والے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ (بخاری)
اور مسلم میں یہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خداوند تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیری امّت ہمیشہ یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیا ہے، یہاں تک کہ (ایک روز) لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ نے اس تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے، پس اللہ عزّ و جل کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نماز کے دوران شیطان کی دخل اندازی

٧٠/١٥ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور جب میں قرأت کرتا ہوں تو مجھ کو شبہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (وہ) شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے پس جب تو اپنے دل میں اس کے وسوسہ سے کوئی چیز محسوس کرے تو خدا سے پناہ طلب کر اور تین بار بائیں جانب (تھتکار دے)۔ عثمانؓ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس قسم کے وسوسہ کو دور کردیا (مسلم)

وہم اور وسوسہ کو نظر انداز کر کے اپنی نماز جاری رکھو

۷۱/۱۲ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ امْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ کو اپنی نماز میں وہم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات مجھ پر گراں ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا تو اپنی نماز برابر پڑھے جا اور یہ وہم تجھ سے کبھی دور نہیں ہوگا جبتک تو یہ کہتا ہوا نماز سے فارغ نہ ہو جائے کہ میں نے اپنی نماز پوری نہیں کی۔ (مالکؒ)

بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ — تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

فصل اوّل

۷۲/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا ہے۔ جب کہ اس کا عرش (تخت) پانی پر تھا۔ (مسلم)

۷۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْكَیْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز تقدیر پر موقوف ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی (بھی)۔ (مسلم)

۷۴/۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْٓئَتِكَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفٰكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِیْهَا تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَّقَرَّبَكَ نَجِیًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِیْهَا وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰٓی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمؑ اور موسیٰؑ نے (عالم ارواح میں) اپنے رب کے سامنے جھگڑا چھیڑا اور آدمؑ نے موسیٰؑ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ موسیٰؑ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اپنی روح تمہارے اندر پھونکی تھی ملائکہ سے تم کو سجدہ کرایا تھا اور جنت میں تم کو رکھا پھر تم نے اپنے گناہوں کی بدولت لوگوں کو زمین پر اُتار دیا۔ آدمؑ نے کہا اور تم وہی موسیٰ ہو جن کو خدا نے اپنی رسالت کا منصب دیکر برگزیدہ کیا تھا اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو وہ تختیاں دیں، جن میں ہر چیز کا بیان تھا۔ پھر تم کو خدا نے سرگوشی کی عزت بخشی تھی۔ بس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا موسیٰؑ نے کہا تورات تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔ آدمؑ نے پوچھا کیا تم نے تورات میں یہ الفاظ بھی دیکھے تھے وَعَصٰٓی اٰدَمُ الخ (یعنی آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہک گیا) موسیٰؑ نے کہا ہاں (یہ الفاظ تورات میں موجود تھے) آدمؑ نے کہا پھر تم مجھ کو ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہو جس کے کرنے پر میں خدا کے لکھنے سے مجبور تھا اور خدا نے میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے اس کو لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح آدمؑ نے موسےٰؑ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ (مسلم)

۸۲/۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں ہم سے یہ بیان کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفے کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے (پھر یہ نطفہ) جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو کر چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ اس کے بعد خداوند تعالےٰ اس مضغہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو (اس کی لوحِ تقدیر پر) اس کے اعمال، موت کا وقت، ذریعۂ رزق اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس مضغہ میں رُوح پھونکی جاتی ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے ایک شخص جنّتیوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتۂ تقدیر اس پر غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے حتّٰی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتۂ تقدیر اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ جنّتیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۳/۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) جنتی ہوتا ہے اور (اسی طرح) وہ جنّتیوں کے سے کام کرتا ہے اور (درحقیقت) وہ دوزخی ہوتا ہے۔ پس اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ خوشخبری ہے اس بچہ کے لئے یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا اور نہ بُرائی (کی حد تک وہ پہنچا) یہ سُن کر) آپ نے فرمایا۔ عائشہ کیا تمہارا خیال یہی ہے (یعنی تمہارا یہ خیال درست نہیں ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے جنت اور دوزخ کے لئے لوگوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ (مسلم)

۸۵/۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ

حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانا لکھا نہ گیا ہو۔ یعنی یا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یا جنت میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنے نوشتۂ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کر لیں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو

مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى - الْآيَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے یعنی جو شخص نیک بخت ہے اس کے لئے نیک بختی کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہے اس کے لئے بدبختی کے کام سہل کر دیئے جاتے ہیں) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى الخ یعنی جس شخص نے بخشش کی، پرہیزگاری اختیار کی اور عملِ خیر کو اچھا سمجھا، الخ (بخاری و مسلم)

۷۹ / ۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کی تقدیر میں زنا کا جتنا حصّہ لکھ دیا ہے وہ ضرور اس سے عمل میں آئے گا۔ پس آنکھ کا زنا تو یہ ہے کہ کسی نامحرم کی طرف دیکھے اور زبان کا زنا نامحرم عورتوں سے باتیں کرنا ہے (یعنی شہوت انگیز باتیں کرنا) اور نفس (یعنی جان) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ (اس آرزو اور خواہش کو) سچا کرتی ہے یا جھوٹا بناتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر اس کے زنا کا حصہ (تقدیر میں) لکھا گیا ہے جس کو وہ ضرور عمل میں لائیگا۔ دونوں آنکھوں کا زنا (نامحرم) عورت کو (بُری نظر سے) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا نامحرم عورت کی شہوت انگیز باتوں کا سُننا ہے اور زبان کا زنا اس سے (شہوت انگیز) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (عورت کو بُرے ارادے سے) چھونا (اور مساس کرنا) ہے اور پاؤں کا زنا (بدکاری کے لئے) اس کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

۸۰ / ۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) مزینہ کے دو آدمیوں نے (آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کو اس امر سے آگاہ فرمایئے کہ جو کچھ لوگ آجکل کر رہے ہیں اور (اس کے حصول میں) محنت برداشت کرتے ہیں کیا یہ وہ چیز ہے جو ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے اور ان کی تقدیر میں سے گزر چکی ہے (یعنی جو کچھ لوگ کرتے ہیں یا کر چکے ہیں وہ سب مقدر میں پہلے لکھا ہوا ہے) یا یہ وہ چیز ہے جو آیندہ ہونے والی ہے اور جس کو ان کا نبی لایا ہے (یعنی یا یہ وہ چیز ہے جو ازل میں مقدر نہیں ہوئی۔ بلکہ اب نبی لایا ہے) اور دلیل سے ان پر یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے) بلکہ وہی چیز ہے جو مقدر ہو چکی ہے اور ان پر گزر چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کی اس آیت سے ہوتی ہے "وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا" یعنی قسم ہے نفس (جان) اور اس ذات کی جس نے نفس کو برابر اور یکساں پیدا کیا۔ پھر اس کے دل میں بُرائی اور بھلائی ڈالی۔ (مسلم)

۸۱ / ۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں جوان آدمی ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ

الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَأَنَّهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہیں میں زنا میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور نہ میرے پاس کچھ مال ہے کہ میں اس سے کسی عورت کو نکاح میں لے آؤں۔ گویا ابوہریرہ رضؓ نے اپنا عذر بیان کرکے اس امر کی اجازت طلب کی تھی کہ اپنے خصیوں کو نکلوا کر نامرد بنجائیں۔ ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ میرے اس عذر کو سنکر خاموش ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ پھر یہی عرض کیا اب کی مرتبہ بھی آپ خاموش رہے تیسری بار پھر میں نے یہی عرض کیا لیکن آپ خاموش ہی رہے جب چوتھی دفعہ میں نے اپنے الفاظ کو دہرایا تو آپنے فرمایا جو کچھ تجھ کو پیش آنیوالا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن۔ (بخاری)

٨٩/١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام انسانوں کے دل خدا وند تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ اپنی انگلیوں سے جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گردش میں لاتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی! "اے دلوں کو پھیرنے والے خدا! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیر دے (یعنی ہم کو اطاعت و بندگی کی طرف رغبت عطا فرما)۔ (مسلم)

٩٠/١٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی اس میں دین حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے) پس اس کے ماں باپ یا تو اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی اور مجوسی جس طرح ایک چارپایہ جانور کامل چارپایہ بچہ دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی نقصان پاتے ہو اس کے بعد آپنے یہ آیت پڑھی "خدا کی فطرت یہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں یا مخلوقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی اور یہی دین درست اور حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

٩١/١٣ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پانچ باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپنے فرمایا کہ اللہ سوتا نہیں اور اس کا سونا مناسب (بھی) نہیں (وہ) ترازو (رزق) کو جھکاتا (بھی) ہے اور بلند (بھی) کرتا ہے) اس کے پاس لے جاتے جاتے ہیں رات کے عمل دن کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اور دن کے عمل رات کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اسکا حجاب (پردہ) نور ہے اگر وہ اپنے حجاب کو اٹھا دے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی مخلوقات کی نگاہ پہنچے سب کو جلا دے (مسلم)

٩٢/١٤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا تَغِيْضُهَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا ہاتھ (لانہایت خزانے سے) بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی،

نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

رات اور دن وہ برابر خرچ کرتا اور دیتا رہتا ہے تم نے دیکھا جب سے اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اس نے کس قدر خرچ کیا ہے لیکن اس کے خزانہ میں کمی نہیں ہوئی اور اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں (رزق کی) ترازو ہے وہی اس کو اونچا اور نیچا (کم و بیش) کرتا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور ابن نمیر راوی نے جو مسلم کے استاد ہیں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (خزانہ) بھرا ہوا ہے وہ ہمیشہ دینے اور خرچ کرنے والا ہے۔ اس میں رات دن خرچ کرنے سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔

۸۶/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو اُن کے ساتھ ہونے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۸۷/۱۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے (اس کو پیدا کر کے خدا نے) اس سے کہا کہ لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں (خدا نے) فرمایا تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے لکھا جو کچھ (آنحضرتؐ کے عہد تک) ہو چکا تھا اور جو آئندہ ہونے والا ہے۔ (ترمذی)

۸۸/۱۷ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ ... فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب (لوگوں کو) پوچھتے ہوئے سنا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا پھر اس میں سے (یعنی پشت آدمؑ سے) اولاد نکالی اور فرمایا کہ میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ جنتیوں کے کام کریں گے پھر دوبارہ آدمؑ کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے اور اولاد نکالی۔ پھر فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو دوزخ کے لئے (یہ لوگ) دوزخیوں کے کام کریں گے۔ آپؐ کا یہ ارشاد سُنکر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ؟ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ جب جنت کے لئے اپنے کسی بندہ کو پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں ہی کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ مرنے کے وقت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے ان اعمال کے سبب اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے (اسی طرح) جب کسی بندہ کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام کراتا ہے، یہاں تک کہ مرنے کے وقت تک وہ دوزخیوں کے کام

فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے کاموں کے سبب اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کو معلوم نہیں، آپ فرمائیں تو معلوم ہو۔ آپ نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "یہ کتاب پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے اس میں جنتیوں کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور ان کے آخر میں ان کی جمع بندی (یعنی میزان) کی گئی ہے اب اس میں نہ کچھ بڑھایا جا سکتا ہے اور نہ گھٹایا جا سکتا ہے" اس کے بعد آپ نے اُلٹے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "یہ کتاب (بھی) پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام درج ہیں اور آخر میں جمع بندی کی گئی ہے۔ اب اس میں کچھ زیادہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کم"۔ صحابہ رضؓ نے یہ سُن کر عرض کیا "یا رسول اللہؐ! جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو عمل سے کیا فائدہ؟" آپ نے فرمایا کہ اعمال کو درست کرو اور راہِ حق کو مضبوط پکڑ لو اور خدا کی قربت کو تلاش کرو۔ اس لئے جنتی کے آخری (حصۂ عمر) عہد کے کام جنتیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے بُرے) کام کرتا رہا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا (یعنی حکم لگا چکا کہ) ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ دوزخ میں۔ (ترمذی)

۹۰ وَعَنْ أَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوخزامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، حضورؐ یہ تو بتلائیے کہ جو منتر ہم پڑھوا تے ہیں اور جو دوا دارُو کرتے ہیں اور اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں (مثلاً جنگ میں ڈھال و زرہ وغیرہ کا استعمال) ہم کرتے ہیں کیا یہ (چیزیں) خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں بھی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۹۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہماری گفتگو کو سُن کر) غصّہ سے آپؐ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اتنا سُرخ گویا انار کے دانوں

حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

کا پانی آپ کے رخساروں میں نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہی حکم دیا گیا ہے کیا میں تمہارے درمیان اسی لئے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں جب انھوں نے اس مسئلہ پر مناقشہ کیا تو ان کو ہلاک کر دیا گیا میں تم کو قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ تم (آیندہ) اس مسئلہ میں جھگڑا نہ کرنا (اور کوئی بحث و گفتگو نہ کرنا)۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس قسم کی حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے جس کو انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے نقل کیا ہے۔

۹۲/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی (خاک) سے پیدا کیا، جس کو تمام زمین میں سے لیا گیا تھا پس پیدا ہوئی اولاد آدمؑ کی موافق زمین کے (یعنی جس قسم کی مٹی تھی اسی قسم کی) بعض ان میں سُرخ بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض (ان رنگوں کے) درمیان اور بعض ان میں سے نرم مزاج اور بعض سخت مزاج اور بعض ان میں سے ناپاک اور بعض پاک۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۹۳/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر اس نور کی روشنی پڑی اس کو راہ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خدا کے علم پر خشک ہو گیا۔ (احمد۔ ترمذی)

۹۴/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ (احکام) آپؐ لے کر آئے ان پر بھی ہمارا ایمان ہے کیا ایسی حالت میں بھی آپ ہمارے معاملہ میں خوف زدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (بندوں کے) قلوب خدا کی دو انگلیوں کی گرفت میں ہیں وہ جس طرح اس کا جی چاہتا ہے ان کو حرکت میں لاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۹۵/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل پر کی مانند ہے جو کھلے میدان میں پڑا ہو اور جس کو ہوائیں الٹ پلٹ کر رہی ہوں۔ (احمد)

۹۶/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے: [۱] اس امر کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ [۲] موت کو حق جانے۔ [۳] مرنے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ ہونے) کو سچ مانے۔ [۴] اور تقدیر پر ایمان رکھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۹۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں دو ایسے فرقے ہیں جن کو اسلام میں سے کچھ نصیب نہ ہوگا، (ایک تو) مرجئہ (اور دوسرا) قدریہ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۹۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (صورت بدل جانا) دونوں عمل ہوں گے اور اس میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی اس قسم کی روایت بیان کی ہے۔

۹۹/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، پس اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۰۰/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے (کسی معاملے میں) محاکمہ چاہو۔

(ابوداؤد)

۱۰۱/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے، (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلانیوالا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرم کو حلال بنانیوالا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جاننے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کر دیا ہو۔ (بیہقی۔ رزین)

۱۰۲/۳۱ وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین میں مقدر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت کو بھی پیدا کر دیتا ہے (تاکہ وہ وہاں جانے پر مجبور ہو اور وہاں جا کر موت کا شکار ہو)۔ (احمد۔ ترمذی)

۱۰۳/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے

ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مومنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمل کے بغیر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو یہ بچے کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا مشرکوں کے بچے؟ آپ نے فرمایا وہ (بھی) اپنے باپوں کے تابع ہیں میں نے عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔ (ابوداؤد)

١٠٤/٣٣ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن مسعود رض سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ بچہ کو گاڑنے والی عورت اور وہ جس کو گاڑا گیا دونوں دوزخ میں ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

١٠٥/٣٤ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوالدرداء رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے اپنے ہر ایک بندہ کے متعلق پانچ باتوں سے فراغت (حاصل) کرلی ہے (یعنی ان پانچ باتوں کو اس کی تقدیر میں لکھ چکا ہے) اس کی موت[1] (یعنی عمر)۔ اس کا (نیک و بد) عمل[2]۔ اس کے رہنے کی جگہ[3]۔ اس کی واپسی کی جگہ[4]۔ اور اُس کا رزق۔ (احمد)

١٠٦/٣٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدْرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث و گفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی بازپرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہیگا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

١٠٧/٣٦ وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ اَعْمَالِهِمْ فَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ

ابن دیلمی رض کہتے ہیں کہ میں حضرت اُبی بن کعب رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم کوئی حدیث بیان کرو، شاید میرے شبہات دور ہو جائیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر خداوند تعالےٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کردے تو وہ ان پر (کسی طرح کا) ظلم کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر و برتر ہوگی۔ اگر تو اُحد کے برابر بھی خدا کی راہ میں سونا خرچ کرے تو تیرا یہ عملِ خیر اس وقت تک خدا کے ہاں قبول نہ ہوگا جب تک کہ تو تقدیر پر کامل اعتقاد و ایمان نہ رکھے اور تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھ کو پہنچا ہے وہ چُوکنے اور خطا کرنے والا نہ تھا (یعنی تجھ کو ضرور اس سے دوچار ہونا تھا) اور جو چیز کہ تجھ کو نہ پہنچنے والی تھی وہ ہرگز ہرگز تجھ کو نہ پہنچتی (یعنی جو کچھ تجھ کو حاصل ہوا وہ تیری سعی کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ مقدر میں اسی طرح تھا اور جو چیز تجھ کو نہیں

ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ملی وہ تیری سعی سے کبھی نہ ملتی) اگر تو اس اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھے گا تو تو دوزخ میں جائے گا۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت اُبی بن کعبؓ کا یہ بیان سُن کر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بھی یہی بیان کیا۔ پھر حذیفہ بن الیمانؓ کے پاس گیا انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں زید بن ثابتؓ کے پاس گیا تو انھوں نے اسی قسم کی حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۸/۳۷ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ کے پاس آکر کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ اس شخص نے دین میں (کوئی) نئی بات نکالی ہے اگر واقعی اُس نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے تو اس کے سلام کا جواب نہ پہنچا۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری اُمت میں سے یا یہ فرمایا کہ اس اُمت میں سے ......
...... خسف و مسخ یا قذف ان لوگوں کو ہوگا
جو تقدیر کے منکر ہوں گے (خَسف: زمین میں دھنس جانا۔ مَسخ: صورت بدل جانا اور قَذف: سنگ باری)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

۱۰۹/۳۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاٰى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَلَدِيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہؓ (زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم) نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں پوچھا جو ایام جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ یہ سُن کر جناب امّ المومنین خدیجہؓ کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا ہے اور وہ رنجیدہ سی ہیں تو آپؐ نے فرمایا اگر تم ان کے ٹھکانے اور ان کے حال دیکھو تو تم کو ان سے نفرت ہو جائے۔ یہ سنکر حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (یعنی قاسمؓ اور عبداللہؓ) آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین اور ان کی اولاد جنت میں ہے اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہے اس کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی اطاعت کی ہم ان کو انھیں کے ساتھ رکھیں گے۔ (احمد)

۱۱۰/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا پس ان کی پشت سے وہ تمام جانیں نکل پڑیں جن کو آدمؑ کی اولاد میں خداوند بزرگ و برتر قیامت تک پیدا کرنے والا تھا۔ پھر خدا نے ان میں سے ہر ایک جان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی

مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاؤُدُ فَقَالَ اَىْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِىْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِىْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاؤُدَ فَجَحَدَ ذُرِّيَّتُهٗ، وَنَسِىَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

چمک رکھی اور پھر اُن سب کو آدمؑ کے سامنے لا کھڑا کیا۔ آدمؑ نے پوچھا اے ربّ بزرگ و برتر یہ کون ہیں؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے آدمؑ ان لوگوں میں سے ایک کی آنکھوں کے درمیان غیر معمولی نور پا کر حیران رہ گئے اور خدا سے پوچھا اے ربّ! یہ کون ہے؟ خدا نے کہا یہ داؤدؑ ہے۔ آدمؑ نے پوچھا اے خدا تو نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا ساٹھ برس۔ آدمؑ نے کہا اے میرے رب! اس کی عمر میں میری عمر سے چالیس سال زیادہ کر دے راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب آدمؑ کی عمر میں چالیس سال باقی رہ گئے تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا آدمؑ نے اس سے کہا کیا ابھی میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ موت کے فرشتہ نے کہا کیا تم نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیئے تھے۔ پس آدمؑ نے اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور بھول گئے آدمؑ (اپنے عہد کو) اور کھالیا انھوں نے (ممنوعہ) درخت کے پھل کو اور بھولتی ہے ان کی اولاد بھی اور خطا کی تھی آدمؑ نے اور خطا کرتی ہے ان کی اولاد بھی۔ (ترمذی)

۱۱۱/۴۰ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِىْ وَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِىْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت خداوند تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کے داہنے مونڈھے پر ہاتھ مارا اور اُس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں پھر بائیں مونڈھے پر ضرب لگائی اور اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلے ہیں اور اس کے بعد خدا نے فرمایا کہ دائیں طرف کی اولاد جنت میں جائے گی اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے اور بائیں طرف کی اولاد دوزخ میں جائے گی۔ اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ (احمد)

۱۱۲/۴۱ وَعَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِىْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِىْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قُبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِىْ وَلَا اَدْرِىْ فِىْ اَىِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو نضرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس جن کا نام ابو عبداللہؓ تھا، ان کے دوست عیادت کی غرض سے گئے تو وہ رو رہے تھے ان کے دوستوں نے کہا تم کیوں روتے ہو کیا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو اپنی لبوں کو کتروا یا مُنڈا اور اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تو مجھ سے (جنت میں) ملاقات کرے؟ ابو عبداللہ نے کہا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھری اور دوسری مٹھی بائیں ہاتھ کی اور فرمایا یہ (یعنی داہنی مٹھی) اس کے (یعنی جنت کے) لئے ہے اور یہ (یعنی بائیں مٹھی) اس کے (یعنی دوزخ کے) لئے ہے اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ اس کے بعد ابو عبداللہ نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس کے اندر ہوں؟ (احمد)

۱۱۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابن عباس رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظہر آدم بنعمان یعنی عرفۃ فاخرج من صلبہ کل ذریۃ ذراھا فنثرھم بین یدیہ کالذر ثم کلمھم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غفلین ۝ او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون۔

(رواہ احمد)

آپ نے میدان عرفہ کے قریب مقامِ نعمان میں خداوند تعالیٰ نے آدم کی اس اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی عہد لیا چنانچہ آدمؑ کی پشت سے ان کی ساری اولاد کو نکالا اور اس کو آدمؑ کے سامنے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر اس سے خدا نے یہ گفتگو کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ آدم کی اولاد نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے فرمایا یہ شہادت میں نے تم سے اس لئے لی ہے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہدو کہ ہم اس سے غافل یا ناواقف تھے یا تم کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تو کیا تو باطل پرستوں کے اعمال کے سبب ہم کو ہلاک کرتا ہے۔ (احمد)

۱۱۴/۲۳ وعن ابی بن کعب فی قول اللہ عزوجل و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم قال جمعھم فجعلھم ازواجا ثم صورھم فاستنطقھم فتکلموا ثم اخذ علیھم العھد والمیثاق واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی قال فانی اشھد علیکم السموت السبع والارضین السبع واشھد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیمۃ لم نعلم بھذا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عھدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شھدنا بانک ربنا والھنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا غیرک فاقروا بذلک ورفع علیھم آدم علیہ السلام ینظر الیھم فرای الغنی والفقیر وحسن الصورۃ ودون ذلک فقال رب لولا سویت بین عبادک قال انی احببت ان اشکر ورای الانبیاء فیھم مثل السرج علیھم النور خصوا بمیثاق اخر فی الرسالۃ والنبوۃ وھو قولہ تبارک وتعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم الی قولہ عیسی ابن مریم کان فی تلک الارواح فارسلہ الی مریم علیھا السلام فحدث عن ابی انہ دخل من فیھا۔

(رواہ احمد)

حضرت اُبی بن کعبؓ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ۔ کہ خدا نے (اولادِ آدم کو) جمع کیا اور ان کو طرح طرح کا قرار دیا (یعنی کسی کو مالدار اور کسی کو غریب) پھر ان کو شکل وصورت عطا کی اور پھر گویائی بخشی اور انھوں نے باتیں کیں پھر ان سے عہد وپیمان لیا اور پھر اپنے آپ پر ان کو گواہ قرار دے کر پوچھا کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں (تو ہمارا رب ہے) خداوند تعالیٰ نے پھر ان سے فرمایا کہ میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو تمہارے سامنے گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدمؑ کو بھی شاہد قرار دیتا ہوں، اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے ناواقف تھے تم (اس وقت) اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ میرے سوا نہ تو کوئی معبود ہے اور نہ میرے سوا کوئی ربّ ہے تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں تمہارے پاس عنقریب اپنے رسول بھیجونگا جو تم کو میرا عہد وپیمان یاد دلائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا یہ سنکر آدمؑ کی ساری اولاد نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا ربّ ہے اور ہمارا خدا ہے۔ تیرے سوا نہ تو ہمارا کوئی ربّ ہے اور نہ کوئی خدا۔ ساری اولادِ آدم نے اس کا اقرار کیا آدمؑ اپنی نگاہ کو بلند کئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے آدمؑ نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں خوبصورت بھی ہیں اور بدصورت بھی۔ یہ دیکھ کر آدمؑ نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے ربّ تو نے اپنے سارے بندوں کو یکساں کیوں نہیں بنایا؟ خداوند تعالےٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میرا شکر ادا کرتے رہیں۔ پھر آدمؑ نے انبیاءؑ کو (اس گروہ میں) دیکھا جو چراغوں کی مانند روشن ومنور تھے اور نور ان کے اوپر جلوہ گر تھا ان سے خصوصیت کے ساتھ رسالت ونبوت کے عہد وپیمان لئے گئے (تھے) جیسا

خداوند تعالیٰ کے اِس قول میں ذکر ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ ... مِيْثَاقَهُمْ (الیٰ قوله عیسیٰ ابن مریم) اِس گروہِ انبیاءؑ میں عیسیٰ بن مریم تھے خدا نے ان کی رُوح کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیج دیا۔ اُبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رُوح مریم کے منہ کی طرف سے ان کے جسم میں داخل ہو گئی۔

115/44 وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهِ فَاِنَّهُ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے آیندہ وقوع میں آنے والی باتوں پر گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ہماری باتوں کو سُنکر) فرمایا کہ جب تم سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا تو اس کو سچ مان لو لیکن جب تم سنو کہ کسی شخص کی خلقت بدل گئی ہے تو اس کا کبھی یقین نہ کرو۔ اِس لئے کہ انسان اسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (احمد)

116/45 وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! آپنے جو زہر آلود بکری کھائی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ آپنے فرمایا کہ جو چیز (یعنی اذیّت وتکلیف یا بیماری) مجھ کو پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدمؑ مٹی کے اندر تھے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ　　عذاب قبر کا ثبوت

فصل اوّل

117/1 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قبر کے اندر مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے خدا کے اِس ارشاد کا يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ یعنی ثابت وقائم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط ومحکم طریقہ پر ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں منقول ہے کہ فرمایا آپنے کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بیان میں نازل ہوئی ہے (جب قبر کے اندر مُردے سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلعم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

118/2 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (یعنی) محمدؐ کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس مومن بندہ جواب میں کہتا ہے کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

وہ (محمدؐ) خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے تجھ کو جنت میں جگہ بھی دی گئی ہے پس مردہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کی نسبت کیا خیال رکھتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے عقل سے نہیں پہچانا اور نہ قرآن پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے چیخنے چلانے کی آواز سوائے جنوں اور آدمیوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔

(بخاری و مسلم) الفاظ بخاری رح کے ہیں۔

119/3 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح و شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو اس وقت تک اس کا انتظار کر کہ خدا تجھ کو قیامت میں اٹھا کر وہاں بھیجے۔ (بخاری و مسلم)

120/4 وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی، اور اس نے عذابِ قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا (عائشہ) خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے عائشہ رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا ”ہاں قبر کا عذاب حق ہے“ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

121/5 وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

حضرت زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ (ایک بار) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خچر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے ناگہاں پانچ چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا یہ کس حال میں مرے تھے اس شخص نے عرض کیا شرک کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جسطرح میں سنتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ سے دعا مانگو کہ وہ آگ کے عذاب سے بچائے۔ صحابہ رض نے عرض کیا ہم اللہ تعالےٰ کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا قبر کے عذاب سے تم خدا سے پناہ

مَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ
مَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طلب کرو۔ صحابہؓ نے کہا ہم اللہ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم پناہ مانگو اللہ سے ظاہری اور باطنی فتنوں سے۔ صحابہؓ نے کہا ہم خدا سے پناہ طلب کرتے ہیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم پناہ مانگو دجال کے فتنہ سے۔ صحابہؓ نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں خدا سے دجال کے فتنہ سے (مسلم)

فصل دوم

۱۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ
یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَ لِلْاٰخَرِ النَّكِیْرُ فَیَقُوْلَانِ
مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا
فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ
قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ
فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ
یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ
اِلٰٓی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ
الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ
اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَ
اِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا
فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ
تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ
عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا
حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت) پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں (یہ منکر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دیگا۔ اس کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے، قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے "سو رہ" مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل و عیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تا کہ ان کو اپنے اس حال سے آگاہ کر دوں فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو سو رہ، جس طرح وہ دلہن سوتی ہے جس کو جگانیوالا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہانتک کہ خدا تجھ کو یہاں سے اٹھائے (یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے) اور جو مردہ (دعوٰی ایمان میں صادق نہ ہو) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا، وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو سنکر کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو ایسا کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبائے گی کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا یہانتک کہ خدا اس کو اس جگہ سے اُٹھائے۔ (ترمذی)

۱۲۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ
فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ
لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ
مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَ مَا یُدْرِیْكَ فَیَقُوْلُ
قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰیَةَ

حضرت براء بن عازبؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس بٹھاتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ .... فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

نے فرمایا ہے کہ یہی معنی ہیں خدا کے اس قول کے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر ایک شخص آسمان سے پکار کر کہے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آئیں گی اور حدِ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا کافر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ آگ کا لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں اِدھر نکل آتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گرز سے اس کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۲۴/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو (بے اختیار ہو کر) روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اور اس کے ذکر سے نہیں روتے اور اس جگہ روتے ہو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے پس جس نے اس منزل سے نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی ہے اور جس نے اس منزل سے نجات حاصل نہیں اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کبھی کوئی منظر قبر سے زیادہ سخت نہیں دیکھا (ترمذی و ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (لوگوں سے) فرماتے اپنے بھائی کے

لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

لئے استغفار کرو اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافر کے اوپر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈستے ہیں قیامت تک اور وہ اژدہے ایسے ہیں کہ اگر ان میں ... ناقابل ہو جائے

... عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
۱۱ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے جنازے پر گئے پس جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی اور ان کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تسبیح (یعنی سبحان اللہ) پڑھی ہم نے بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھا۔ پھر آپؐ نے تکبیر کہی۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا آپ نے تکبیر کیوں کہی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس بندۂ صالح کی قبر اس پر تنگ ہو گئی تھی پھر خدا نے ہماری تسبیح و تکبیر سے اس کو کشادہ کر دیا۔ (احمد)

۱۲۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ (یعنی حضرت سعدؓ) وہ شخص ہے جس کے لئے عرش نے حرکت کی (اور جس کی) روح آسمان پر پہنچنے کے وقت) اور کھولے گئے اس کے لئے آسمان کے دروازے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے اور تنگ کی گئی قبر ان کی پھر یہ تنگی دور کی گئی اور ان کی قبر کشادہ ہو گئی۔ (نسائی)

۱۲۹/۱۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ قَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس میں انسان کو آزمایا جاتا ہے۔ پس اس ذکر سے مسلمان (معصیت کے احساس سے) دیر تک (روتے اور) چلاتے رہے۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ آدمیوں کے رونے اور چلانے کے سبب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہ سن سکی۔ جب یہ شور کم ہوا تو میں نے اس شخص سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا۔ تم کو خدا برکت دے آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اس نے بتایا کہ آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں کے اندر فتنہ میں ڈالے جاؤ گے۔ یعنی تم کو آزمایا جائیگا

قریباً من فتنۃ الدجال۔

١٣٠/١٤٢ وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أدخل الميت القبر مثلت له الشمس عند غروبها فيجلس يمسح عينيه ويقول دعوني أصلي۔ (رواه ابن ماجة)

١٣١/١٥ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الميت يصير إلى القبر فيجلس الرجل في قبره غير فزع ولا مشعوف ثم يقال له فيم كنت فيقول كنت في الإسلام فيقال له ما هذا الرجل فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات من عند الله فصدقناه فيقال له هل رأيت الله فيقول ما ينبغي لأحد أن يرى الله فيفرج له فرجة قبل النار فينظر إليها يحطم بعضها بعضا فيقال له انظر إلى ما وقاك الله ثم يفرج له فرجة قبل الجنة فينظر إلى زهرتها وما فيها فيقال له هذا مقعدك على اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث إن شاء الله تعالى ويجلس الرجل السوء في قبره فزعا مشعوفا فيقال له فيم كنت فيقول لا أدري فيقال له ما هذا الرجل فيقول سمعت الناس يقولون قولا فقلته فيفرج له فرجة قبل الجنة فينظر إلى زهرتها وما فيها فيقال له انظر إلى ما صرف الله عنك ثم يفرج له فرجة إلى النار فينظر إليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث إن شاء الله تعالى۔

(رواه ابن ماجة)

یہ امتحان فتنۂ دجال کے قریب ہوگا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب میت کو قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے (اگر وہ مومن ہے) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا پس اس سے پوچھا جاتا ہے یہ شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ کے رسول ہیں جو خدا کے پاس سے ہمارے لئے ظاہر دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے خدا کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھول دی جاتی ہے وہ ادھر دیکھتا ہے اور آگ کے شعلوں کو اس طرح بھڑکتا ہوا پاتا ہے کہ ایک کی لپٹ دوسرے کو کھا رہی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچایا ہے پھر ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تر و تازگی اور اس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس سبب سے کہ تیرا اعتقاد مضبوط اور اس پر تجھ کو کامل یقین تھا۔ تو اسی (یقین کی) حالت میں مرا اور اسی حالت میں تجھ کو قبر سے اٹھایا جائیگا اگر اللہ نے چاہا۔ اور بُرا بندہ جب قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھتا ہے تو خوف زدہ اور گھبرایا ہوتا ہے۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین میں تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ کون شخص تھا؟ وہ کہتا ہے "میں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہتا تھا پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تر و تازگی اور چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف جس کو خدا نے تجھ سے پھیر لیا ہے پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آگ کے تیز شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے اس شک کے سبب جس میں تو مبتلا تھا اور جس پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اوّل

۱۳۲ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۳ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک خطبہ میں) کہا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد ﷺ کی راہ ہے اور بدترین چیزیں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

۱۳۴ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب (وہ لوگ جن سے خدا سخت ناخوش ہے) تین آدمی ہیں (ایک تو) حرم محترم میں الحاد (کجروی) کرنے والا اور (دوسرا) اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا اور (تیسرا) کسی مسلمان کے خون ناحق کا خواستگار ہونا کہ اس کے خون کو بہائے۔ (بخاری)

۱۳۵ / ۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری)

۱۳۶ / ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ

حضرت جابر رض بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ سو رہے تھے اور آپس میں باتیں کرنے لگی۔ چنانچہ (ان میں سے) بعض نے کہا کہ تمہارے اس دوست کے متعلق ایک مثال ہے اس کو اس کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا بیشک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا اس شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور (لوگوں کو کھلانے کے لئے) دسترخوان چنا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی بات کو مان

مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے نہ مانا وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھایا۔ فرشتوں نے یہ مثال سنکر کہا اس کی تاویل بیان کرو تاکہ یہ شخص اس کو سمجھ لے (یہ سنکر) بعض فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ) دوسروں نے کہا بیشک آنکھیں سوتی ہیں اور قلب جاگتا ہے پھر انھوں نے اس کی تاویل بیان کی اور کہا گھر سے مراد تو جنت ہے اور بلانے والے سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس جس شخص نے محمدؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یعنی ان میں کافر کون ہے اور مومن کون اور یہ فرق آپ کی اطاعت و نافرمانی سے ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

۱۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انھوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کرکے آپس میں کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہم کیا چیز ہیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (یہ سنکر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھو گا۔ دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا (یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی لیکن چند شخصوں نے اس سے پرہیز کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں۔ پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ

حضرت رافعؓ بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجوروں کے درختوں میں تابیر[۱] کرتے تھے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو تابیر کرتے دیکھ کر) پوچھا تم یہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایسا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ آپ کا یہ ارشاد سنکر لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا اور اس سال پھل کم آیا۔ چنانچہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی ہوں، پس جب میں تم کو کوئی دینی حکم دوں تو تم اس کو قبول کر لو اور جب اپنی عقل سے تم کو کوئی بات بتا دوں تو تم سمجھ لو کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ (مسلم)

۱۴۰/۹ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّيْ أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور اس چیز کی مثال جس کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا ہو اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک ننگا (بے غرض) ڈرانیوالا ہوں، پس تم کو چاہیے کہ تم (اپنی) نجات ڈھونڈو، نجات تلاش کرو۔ پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راتوں آہستہ سے نکل گئے اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ اپنے گھروں ہی میں رہی صبح کو لشکر نے آکر اس کو پکڑ لیا اور مار ڈالا اور جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۱/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔ هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ آخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی۔ پس جب آگ نے چاروں طرف روشنی پھیلا دی تو پروانے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے ان کو روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اس کی کوشش پر غالب رہتے ہیں اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں پڑنے سے روکتا ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور مسلم میں بھی ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ مسلم کی روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں تاکہ تم کو آگ سے بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔ (بخاری ومسلم)

---

[۱] کھجوروں کے درختوں میں نر و مادہ دونوں قسم کے درخت ہوتے ہیں مدینہ والے نر کھجور کا پھول مادہ کھجوریں میں لگاتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس عمل سے کھجوریں زیادہ پھلیں گی۔ تابیر اسی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

١٤٢ (١١) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِیْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کی مثال جس چیز کو عطا فرما کر مجھ کو خدا نے بھیجا ہے یعنی علم اور ہدایت، مثل کثیر بارش کے ہے جو زمین پر ہوئی ہو۔ پس زمین کے ایک اچھے ٹکڑے نے پانی کو قبول کر لیا (یعنی جذب کر لیا) اور خشک گھاس اس سے ہری ہو گئی اور بہت سی نئی گھاس کو اس نے پیدا کیا اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ پانی اس کے اوپر جمع ہو گیا اور اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا لوگوں نے اس کو پیا اور پلایا اور اس سے کھیتی کو سیراب کیا اور بارش کا یہ پانی ایک اور ایسے زمین کے ٹکڑے کو پہنچا جو چٹیل میدان تھا نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس کو اُگایا۔ پس یہ سب مثال ہے اس شخص کی جس نے علم دین کو سمجھا اور جو چیز خدا نے میری وساطت سے بھیجی تھی اس سے اس نے نفع اُٹھایا پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور مثال ہے اس شخص کی جس نے (علم دین کے لئے) سر کو نہیں اُٹھایا اور خدا کی جو ہدایت میرے ذریعہ سے پہنچی تھی اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

١٤٣ (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَاَ اِلٰی وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وقرأ الی وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ (یعنی خدا وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ (یہ آیت پڑھ کر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہے جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس (سمجھ لو کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کجرو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔ (بخاری ومسلم)

١٤٤ (١٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَةٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتٰبِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپؐ نے دو آدمیوں کی آوازیں سُنیں جو ایک (متشابہ) آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے اُس وقت آپؐ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ کتاب (الٰہی) میں اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (مسلم)

١٤٥ (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقّاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جس نے کسی چیز کا سوال کیا ہو جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے سے وہ حرام ہو گئی۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۶/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانے میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سُنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو ایسے لوگوں سے اور رکھو اپنے قریب آنے دو تم ان کو تاکہ وہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

۱۴۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَھَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس کا ترجمہ و تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ پس رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کو جب معلوم ہوا تو آپ) نے فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کو سچّا جانو اور نہ ان کو جھٹلاؤ اور صرف یہ کہو کہ ہم اللہ تعالےٰ پر اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے ایمان لائے۔ (بخاری)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! انسان کے جھوٹ بولنے کے لئے یہی بہت ہے کہ جس بات کو سُنے اُسے نقل کردے (یعنی تحقیق نہ کرے)۔ (مسلم)

۱۴۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِهٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِهٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِهٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں (ایسے مددگار اور دوست) جو اس کے طریقہ کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا پس جو شخص ان لوگوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد (یعنی جو شخص ان کے خلاف اتنا بھی نہ کرسکے اس میں) رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (مسلم)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور (اس اطاعت گزار) کے اجر میں کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس کو کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (مسلم)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شروع

سَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوا اسلام غریب اور آخر میں بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ پس غرباء کے لئے خوشخبری ہے (غربت سے مراد مسافرت ہے)۔ (مسلم)

١٥١/٢٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایمان اس طرح مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا کہ جس طرح کہ سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ الخ کو ہم کتاب مناسک میں درج کریں گے اور دو حدیثیں معاویہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی کہ جن کی ابتدا ولا یزال من امتی و لا یزال طائفۃ من امتی سے ہے باب ثواب ہذہ الامۃ میں درج کریں گے اگر خدا نے چاہا۔

فصل دوم

١٥٢/٢٢ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ربیعہ الجرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں فرشتے دکھائے گئے۔ پس ان فرشتوں نے آپ سے کہا چاہیے کہ تمہاری آنکھیں سوئیں تمہارے کان سنیں اور تمہارا دل سمجھے۔ آپ نے فرمایا پس سوئیں میری آنکھیں، سنا میرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے پھر آپ نے فرمایا کہ مثال کے طور پر فرشتوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا اور کھانا تیار کیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان پر کھانا کھایا اور سردار اس سے خوش ہوا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا اور سردار اس پر ناراض ہوا۔ آپ نے فرمایا اس مثال میں سردار سے مراد خدا ہے اور بلانے والے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں گھر سے مراد اسلام ہے اور دسترخوان سے مراد جنت ہے۔ (دارمی)

١٥٣/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے چھپر کھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ (اس کو سن کر) یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملا ہم نے اس کی اطاعت کی۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

١٥٤/٢٢ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ

حضرت مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ دیا گیا ہے مجھ کو قرآن اور اس کے مثل اس کے ساتھ خبردار ہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر پڑا ہوا کہے گا کہ بس اس قرآن کو لازم جانو۔ پس جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ حرام کیا رسول اللہ

حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

نے وہ اسی کی مانند ہے جس کو حرام کیا خدا نے۔ خبردار ہو کہ تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے اور اسی طرح کچلی رکھنے والا ہر درندہ اور حرام ہے تمہارے لئے معاہد کی گری پڑی چیز۔ مگر وہ گری پڑی چیز حلال ہے جس کی پروا اُس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اس قوم پر لازم ہے کہ اسکی مہمانی کرے اگر وہ مہمانی نہ کرے تو اس شخص کو جائز ہے کہ وہ مہمانی کے موافق ان سے حاصل کرے۔ (ابوداؤد) دارمی نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اِس روایت کو جس طرح اللہ نے حرام کیا" تک بیان کیا۔

156/25 وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِىْ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِىْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمُصِيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال رکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو چیز حرام کی ہے وہ اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو کہ قسم خدا کی میں نے حکم دیا، نصیحت کی اور منع کیا چند چیزوں سے اور وہ مثل قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ اور اللہ نے تم کو یہ حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں اجازت لئے بغیر چلے جاؤ اور نہ تمہارے لئے ان عورتوں کو مارنا جائز ہے اور نہ ان کے پھلوں کا کھانا جائز ہے جب کہ وہ اپنا مطالبہ ادا کر دیں جو اُن کے ذمّہ تھا۔

(ابوداؤد)

157/26 وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف مُنہ کرکے بیٹھ گئے اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (شاید) یہ آخری وصیّت ہے پس آپ ہم کو کچھ اور نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا۔ میں تم کو وصیّت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور نصیحت کرتا ہوں تم کو سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم کو حبشی غلام کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے وہ اختلافِ کثیر کو دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لو اسی پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو اور تم (دین میں) نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد- ابوداؤد- ترمذی ابن ماجہ) مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے اِس روایت میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

158/27 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اِس خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی را

سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ)

ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنے راستے کی طرف بلاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو (احمد نسائی دارمی)

۱۵۹/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

(رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِىُّ فِىْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَّوَيْنَاهُ فِىْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات اس چیز کے تابع نہیں ہوتیں جس کو میں (خدا کی طرف سے) لاتا ہوں (یعنی دین اور شریعت)۔ یہ روایت شرح السنۃ میں ہے اور نووی نے اربعین میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جس کو ہم نے کتاب حجۃ میں سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۶۰/۲۹ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِىْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِىْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

(وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ)۔

حضرت بلال بن حارث مزنی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنّت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا جنھوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جس شخص نے کہ گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا، جنھوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (ترمذی)

(اور اس روایت کو ابن ماجہؒ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے اور عمرو نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

۱۶۱/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت عمرو بن عوف رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی جانب سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے اور دین ابتدا میں غریب پیدا ہوا تھا اور آخر میں ایسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ پس خوش خبری ہے غریبوں کو وہی درست کر دیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا یعنی میری سنّت کو (ترمذی)

۱۶۲/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِىْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِىْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل درست اور ٹھیک جیسی کہ دونوں جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری اُمّت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم بہتّر فرقوں

ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى
ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً
قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ
فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ
تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ
لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ ۔

میں منقسم ہوگئی تھی میری امّت تہتّر فرقوں میں منقسم ہوگی جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ رض نے پوچھا یا رسُول اللہ ص! جنّتی فرقہ کونسا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا وہ فرقہ جس میں مَیں ہوں اور میرے اصحاب۔ (ترمذی) اور احمد وابوداؤد نے حضرت معاویہ رض سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتّر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنّت میں اور جنّتی گروہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امّت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہوجائیں گی جس طرح ہڑک ہڑک والے میں جاری ہوجاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے باقی نہیں بچتا۔

١٦٣ / ٣٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى
ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي
النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ میری امّت کو، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ امّتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کریگا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔ (ترمذی)

١٦٤ / ٣٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جماعتِ کثیر کا اتّباع کرو پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

١٦٥ / ٣٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ
قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ
مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ
كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ مجھ سے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اِس حال میں بسر کردے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو تو ایسا ہی کر پھر آپؐ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میرا طریقہ اور سنت ہے پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)

١٦٦ / ٣٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ
فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری امّت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔
بیہقی نے یہ روایت اپنی کتاب زہد میں حضرت ابن عباس رض سے نقل کی ہے۔

١٦٧ / ٣٦ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَّهُوْدَ
تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰى اَنْ نَّكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ
اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ
جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَّلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا
مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رض رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رض آنحضرت ص کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود کی حدیثیں سُنتے ہیں اور وہ ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان (حدیثوں) میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی حیران ہو (اپنے دین میں کہ اس کو ناقص خیال کرتے ہو) جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں؟ میں تمہارے پاس صاف و روشن شریعت لایا ہوں اگر حضرت موسیٰ ع زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت پر مجبور ہوتے۔ (احمد و بیہقی)

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک و حلال کھایا طریق سنّت پر عمل کیا اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایسے لوگ تو آجکل بہت ہیں آپ نے فرمایا اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ (ترمذی)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَّنْ عَمِلَ مِنْھُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص خدا کے احکام کا دسواں حصّہ بھی چھوڑ دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر کوئی شخص احکام کا دسواں حصّہ بھی عمل میں لے آئیگا تو نجات پا جائیگا۔ (ترمذی)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوامامہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت پانے اور ہدایت پر قائم رہنے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی مگر اس وقت جبکہ اس میں جھگڑا پیدا ہوا اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یعنی وہ نہیں بیان کرتے تیرے لئے مثال بلکہ جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃَ نِ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (یعنی سخت ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو) ورنہ پھر اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے گا تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی پس اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ پس آج جو لوگ صومعوں اور دیار (یعنی نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں) میں پائے جاتے ہیں یہ انھیں لوگوں کی یادگار اور بقایا ہیں۔ رُہبانیت (ترک دنیا) کو انھیں لوگوں نے اختراع کیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔ (ابوداؤد)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ وَّمُحْکَمٌ وَّمُتَشَابِہٌ وَّاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر (یعنی پانچ قسم کے حکموں پر) نازل ہوا ہے: حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (قصّوں) سے عبرت حاصل کرو (حدیث کے) یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔

۱۷۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر تین طرح کے ہیں۔ ایک امر ظاہر ہے ہدایت اس کی پس اس کی پیروی کر۔ دوسرا امر وہ ہے جس کی گمراہی ظاہر ہے اس سے بچ۔ تیسرا امر مختلف فیہ ہے اس کو خدا کے

إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حوالے کر۔ (احمد)

فصل سوم

۱۷۴/۴۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسا بکری کا بھیڑیا ہوتا ہے جو اس بکری کو اٹھالے جاتا ہے جو ریوڑ سے بھاگ نکلی ہو یا ریوڑ سے دُور چلی گئی ہو یا ریوڑ کے کنارے پر ہو اور بچو تم پہاڑ کی گھاٹیوں (یعنی گمراہی) سے اور جماعت اور جمع کے ساتھ رہو۔ (احمد)

۱۷۵/۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر (یعنی ایک ساعت کے لئے) جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۷۶/۴۵ وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالک بن انس رضؓ بطریق مُرسل بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے (اور وہ) کتاب اللہ اور سنتِ رسُول اللہ ہیں۔ (موطا)

۱۷۷/۴۶ وَعَنْ غُضَيْفِ ابْنِ حَارِثٍ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔ (احمد)

حضرت غضیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنّت اُٹھالی گئی سنّت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

۱۷۸/۴۷ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسّان رضؓ کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنّت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو اس کے مثل سنّت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے) (اور پھر) وہ سنّت قیامت تک اس کی طرف واپس نہیں کی جاتی۔ (دارمی)

۱۷۹/۴۸ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

ابراہیم بن میسرہ رضؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے دینِ اسلام کو ڈھا دینے میں مدد دی۔ (بیہقی)

۱۸۰/۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوءَ الْحِسَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا، اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی، اللہ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچاکر راہِ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو بُرے حساب سے بچائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی پیروی کی، وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا۔ اور آخرت میں بدنصیب نہ ہوگا۔ اس کے بعد ابن عباس رضؓ نے یہ آیت پڑھی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بدنصیب)۔ (رزین)

١٨١/٥٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَّعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَّعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَّدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَّرَوَاهُ اَحْمَدُ) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ۔

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک مثال بیان کی ہے، یعنی ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں اور دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر ایک داعی کھڑا ہوا ہے، جو پکار کر کہتا ہے سیدھے راستہ پر چلے جاؤ ادھر ادھر نہ ہو اور اس داعی کے اوپر ایک اور داعی ہے (یعنی سرے والے داعی سے آگے کھڑا ہوا ہے) جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو (وہ دوسرا) داعی پکار کر کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر اس کو نہ کھول۔ اگر تو اس کو کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا (اور وہاں سخت تکلیف اٹھائے گا) یہ مثال بیان کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ سیدھا راستہ تو اسلام ہے، اور (دیواروں میں) جو دروازے کھلے ہوئے ہیں، ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو پردے (ان دروازہ پر) پڑے ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ اور وہ داعی جو سیدھے راستے کے سر پر کھڑا ہوا ہے قرآن ہے اور وہ داعی جو اس سے آگے کھڑا ہے اور وہ اللہ کا واعظ (نصیحت کرنے والا) ہے۔ جو ہر مومن کے دل میں موجود ہے۔ (رزین اور احمد) اور بیہقی نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے بھی انھیں سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

١٨٢/٥١ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرے پس اس کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی کرے جو مر گئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اور وہ (مرے ہوئے لوگ جن کی پیروی کرنی چاہئے) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضہ ہیں جو اس امّت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے کامل اور بہت کم تکلّف کرنے والے پسند کیا تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے۔ پس تم ان کی بزرگی کو سمجھو، اور ان کے نقشِ قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو، ان کے عادات و اخلاق کو اختیار کرو۔ وہی لوگ صراطِ مستقیم (ہدایت کے سیدھے راستہ) پر تھے (رزین)

١٨٣/٥٢ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ

حضرت جابر رضہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطّاب رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا

التَّوْرٰتِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذِہٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰتِہٖ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْكَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ تورات کا نسخہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر حضرت عمر رض نے تورات کو پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیّر ہونے لگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہا: "عمر رض! تم کو گم کریں گم کرنے والیاں، کیا تم رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کے چہرے (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے"۔ حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نظر ڈالی اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ کے غصّہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے ربّ ہونے پر، اور دینِ اسلام پر، اور محمدؐ کی نبوت پر۔ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں موسیٰ ؑ تو تم ان کی اطاعت قبول کر لیتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے (اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوّت کو اور زمانے کو پاتے تو (یقیناً) میرا اتباع کرتے۔ (دارمی)

184/53 وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا۔ اور کلام اللہ میرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے اور کلام اللہ کا بعض حصّہ بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

185/54 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَدِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُہَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری بعض حدیثیں بعض کو منسوخ کرتی ہیں جیسا کہ قرآن منسوخ کرتا ہے۔ (قرآن کے بعض حصّہ کو)

186/55 وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْہَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِکُوْہَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْہَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْہَا۔

(رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارُقُطْنِیُّ)

حضرت ابو ثعلبۃ الخشنی رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے چند باتیں فرض کی ہیں پس تم ان کو ضائع نہ کرو (یعنی ان کو ترک نہ کرو) اور چند چیزیں (خدا تعالےٰ نے) حرام کی ہیں، پس ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ اور چند حدود مقرر کی ہیں، پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں (کے بیان کرنے) میں سکوت اختیار کیا (بھول کر نہیں بلکہ دانستہ) پس تم ان چیزوں پر بحث نہ کرو۔

(مذکورہ بالا تینوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں)۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

فصل اوّل

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قصے سنو، ان کو لوگوں کے سامنے بیان کردو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے۔ (بخاری)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہؓ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری کوئی (ایسی) حدیث بیان کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹے آدمیوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا فرمانے والا تو خدا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ ایام جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔ (مسلم)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں پر (یعنی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا اور اس کو سکھاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲/۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ (جیسے اوقاف یا کنویں وغیرہ) یا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

۱۹۳/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل کو آسان کیا اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالےٰ اس وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس پر بہشت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے اور جب جمع ہو جاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی اور پڑھاتی ہے تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔ (مسلم)

۱۹۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن (خلوصِ نیت کے ترک کا) حکم لگایا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کیا گیا ہو گا۔ پس اس کو میدانِ قیامت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالےٰ اس کو اپنی (عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ سب اس کو یاد آجائیں گی۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھ کو بہادر کہیں چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل کھینچا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن کو پڑھا پس اس کو خدا کے حضور میں لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا وہ ان کو یاد کریگا پس خدا اس سے پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کا شکر کیونکر ادا کیا یعنی کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے ہی لئے قرآن پڑھا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہے تو نے تو علم اس لئے سیکھا تھا

أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھ کو قاری کہیں چنانچہ تجھ کو عالم اور قاری کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائیگا اور اس کو منہ کے بل کھینچا جائیگا۔ پھر وہ آگ میں ڈالدیا جائیگا۔ اسکے بعد وہ شخص ہوگا جس کو خدا نے وسعت دی اور اسکی روزی کو زیادہ کیا اور طرح طرح کا مال عطا کیا اس کو خدا کے حضور میں حاضر کیا جائیگا اور خدا اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا اور وہ ان نعمتوں کو یاد کریگا پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ ان نعمتوں کے شکر میں تونے کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کے لئے اس میں خرچ کیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہے تونے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھ کو سخی کہا جائے چنانچہ تجھ کو سخی کہا گیا۔ پس حکم دیا جائیگا کہ اس کو منہ کے بل کھینچا جائیگا اور پھر آگ میں ڈالدیا جائے گا۔ (مسلم)

۱۹۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائیگا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیگا کہ علماء (حق) کو اٹھالیگا حتّٰی کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوی دینگے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۶/۱۰ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص نے ان سے کہا۔ اے ابو عبد الرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا میں ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ تم اکتا جاؤ گے میں نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہاری خبرگیری کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری خبرگیری کرتے تھے اور ہمارے اکتا جانے کا خیال رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۷/۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کا اعادہ فرماتے۔ یہاں تک کہ لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ کسی جماعت کے قریب سے گزرتے اور اسکو سلام کرنے کا ارادہ فرماتے، تو تین مرتبہ اس کو سلام کرتے۔ (بخاری)

۱۹۸/۱۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری سواری چلنے سے عاجز ہوگئی ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ میرے پاس (کوئی) سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایسا شخص اس کو بتلادوں جو سواری دیدے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

أَجْرِ فَاعِلِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو۔ (مسلم)

199/13 وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ (إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) دن کے ابتدائی حصّہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو ننگی تھی اور اپنے جسم پر کمبل یا عبا ڈالے ہوئے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے ان کو فاقہ زدہ دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر واپس آکر بلالؓ کو اذان کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو تکبیر کہی اور (جمعہ یا ظہر کی) نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ الخ لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔ (آخر آیت تک جس کا آخری حصّہ یہ ہے) البتہ اللہ تعالےٰ تمہارا نگہبان ہے۔ پھر وہ آیت پڑھی جو سُورۂ حشر میں ہے۔ یعنی اللہ سے ڈرو اور آدمی کو چاہئے کہ وہ اس چیز پر نظر رکھے جو اس نے کل (قیامت) کے لئے پہلے سے بھیجی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے گیہوں میں سے اپنے کپڑے میں سے اور اپنی کھجوروں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا۔ خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ راوی (جریر) کا بیان ہے کہ (یہ سُنکر) ایک انصاری شخص ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے قریب تھا کہ اس کا ہاتھ تھک جائے بلکہ اس کا ہاتھ تھک چکا تھا۔ پھر لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ جمع ہو گئے غلّہ اور کپڑے کے ڈھیر دو۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کندن کی طرح دمک رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رواج دے تو اس کو اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس شخص نے کسی بُرے طریقہ کو اسلام میں رائج کیا اس کو اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس شخص کا گناہ بھی جو اُس کے بعد اس پر عمل کرے گا لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

200/14 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قتل کیا جاتا کسی کو ظلم کے طریقہ پر مگر ہوتا ہے آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا ایک حصّہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ (بخاری ومسلم)

وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ مُعَاوِیَۃَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ بَابِ ثَوَابِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اور حضرت معاویہ رضی کی وہ حدیث جس کا شروع یہ ہے لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ کو ہم بَابُ ثَوَابِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ میں بیان کریں گے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ۔

فصل دوم

۲۰۱ / ۱۵ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُکَ مِنْ مَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَۃٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ بْنَ کَثِیْرٍ۔)

کثیر بن قیس رض کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رض کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا۔ اے ابودرداء رض میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سنکر آیا ہوں کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جس کو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو اور کوئی غرض بجز اس کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ ابودرداء رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان جن اور حیوانات وغیرہ) تمام مخلوقات استغفار کرتی ہے اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا پورا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم پیغمبروں کے وارث اور جانشین ہیں اور انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث (انہوں نے) عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی؛ اور ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لکھا ہے)

۲۰۲ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَکْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْکُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ

حضرت ابو امامہ باہلی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ (یعنی یہ پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم، عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات یہانتک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے (ترمذی) اور دارمی نے مرسل طریقہ پر اس روایت کو مکحول سے نقل کیا ہے جس میں دو آدمیوں (عالم و عابد) کا ذکر نہیں ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم، عابد پر

الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَ سَرَدَ الْحَدِيْثَ إِلٰى آخِرِهٖ)

اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی کہ میں تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی خدا کے بندوں میں علماء خدا سے ڈرتے ہیں۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

۲۰۳/۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس اطرافِ زمین سے علم دین سمجھنے آئیں گے۔ تم ان کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ (ترمذی)

۲۰۴/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَإِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فائدہ دینے والی بات عقلمند آدمی کا مطلوب ہے پس جہاں وہ اس کو پائے اس کا وہ مستحق ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کے راوی ابراہیم بن فضل کو ضعیف خیال کیا جاتا ہے (یعنی روایتِ حدیث میں)۔

۲۰۵/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (عالمِ دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۰۶/۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ إِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ۔

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نااہل کو علم کا سکھانا اس شخص کے مانند ہے جس نے سور کے گلے میں جواہرات موتیوں اور سونے کا ہار ڈال دیا ہو (ابن ماجہ) اور اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں "مسلمان مرد" تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اسناد ضعیف ہیں اور یہ حدیث مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اور یہ سب طرق ضعیف ہیں۔

۲۰۷/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یکجا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلقِ نیک اور دوسری دینی سمجھ۔ (ترمذی)

۲۰۸/۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے وہ اس وقت تک جب تک کہ (گھر) واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۰۹/۲۳ وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا

حضرت سخبرہ ازدی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کو طلب کرے (تو اس کی یہ طلب) کفارہ ہوتا ہے ان گناہوں کا

مَضٰی۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ۔

جو اس سے پہلے اس نے کئے ہوں (ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اور اس کا راوی ابوداؤد ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

٢١٠/٢٤ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا پیٹ بھلائی (یعنی علم) سے نہیں بھرتا وہ سنتا ہے اس کو یہانتک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

٢١١/٢٥ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَنَسٍ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام دیجائیگی (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت انس رضؓ سے بیان کیا ہے)۔

٢١٢/٢٦ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ)

حضرت کعب بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس سے علماء پر فخر کرے یا جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو آگ میں داخل کریگا۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت کیا ہے۔

٢١٣/٢٧ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ رِیْحَھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو (بھی) میسّر نہ ہوگی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

٢١٤/٢٨ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرِ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ثَلٰثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ۔ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ وَاَبَادَاوٗدَ لَمْ یَذْکُرَا ثَلٰثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ۔ اِلٰی اٰخِرِہٖ

حضرت ابن مسعود رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو (یعنی باعزّت اور خوش رکھے) جس نے میری کوئی بات سُنی پس اس کو یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس بعض حاملِ فقہ (یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض حاملِ فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو اُن سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لئے کرنا۔ دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اس لئے کہ جماعت کی دعا اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ (شافعی۔ بیہقی در مدخل۔ اور احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابت رضؓ سے روایت کیا ہے لیکن ترمذی اور ابوداؤد نے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔)

٢١٥/٢٩ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سُنا اور

كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْ سَامِعٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ)

جس طرح سنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور دارمی نے اس روایت کو حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے)۔

۲۱۶/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ)۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (صحیح) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرلے (ترمذی اور اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت جابرؓ سے جس میں اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم کے الفاظ نہیں بیان کئے)۔

۲۱۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن (کے بارے) میں کچھ کہا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے۔ (ترمذی)

۲۱۸/۳۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہوگئی، تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۲۱۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۲۲۰/۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَؤُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَىٰ عَالِمِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی نسبت یہ سنا کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے، ایک دوسرے کے خلاف دفع کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے یعنی مارا انھوں نے کتاب اللہ کے بعض حصہ کو بعض پر (یعنی آیات میں تناقض واختلاف ثابت کیا) حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے پس نہ جھٹلاؤ تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کردو اور جو نہیں جانتے اس کو جاننے والوں کے حوالے کردو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۲۲۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نازل کیا گیا ہے قرآن سات طرح پر (یعنی عرب کے ساتوں لغت پر)

اٰیَۃٍ مِّنْھَا ظَھْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

اس میں سے ہر آیت کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی اور ہر حد کو واسطے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے۔ (شرح السنۃ)

۲۲۲/۳۶ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَّمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہیں (یعنی دین کے علم) ایک تو آیت محکمہ (یعنی مضبوط اور غیر منسوخ) دوسرے سنت قائمہ (یعنی مستند حدیثیں) اور تیسرے فریضۂ عادلہ (یعنی اجماع امت اور قیاس) اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۲۳/۳۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٍ۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصہ بیان نہ کرے (یعنی وعظ ونصیحت نہ کرے) مگر حاکم یا محکوم اور مغرور ومتکبر (ان میں سے دو کو تو وعظ ونصیحت جائز اور مغرور ومتکبر کو ناجائز وممنوع)۔ (ابوداؤد) اور اس کو دارمی نے عمرو بن شعیب رض سے روایت کیا اور انھوں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے (روایت کیا) اور ایک روایت میں اس کے بدلے میں اومرا بیان کیا۔

۲۲۴/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَّعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتوٰی بغیر علم کے دیا ہوا ہوگا اس کا گناہ فتوٰی دینے والے پر ہوگا۔ اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔ (ابوداؤد)

۲۲۵/۳۹ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۶/۴۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھالیا جاؤں گا (مراد فرائض سے یا تو فرض چیزیں ہیں یا علم فرائض)۔ (ترمذی)

۲۲۷/۴۱ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْہِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابودرداء رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر فرمایا یہ وقت کہ جاتا رہے گا علم آدمیوں میں سے یہاں تک کہ وہ علم کے ذریعہ کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے (علم سے مراد وحی ہے اور اشارہ ہے اپنی وفات کی طرف)۔ (ترمذی)

۲۲۸/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رِوَایَۃً یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَفِیْ جَامِعِہٖ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ اِنَّہٗ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَّمِثْلُہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی وَسَمِعْتُ ابْنَ عُیَیْنَۃَ اَنَّہٗ قَالَ ھُوَ الْعُمَرِیُّ الزَّاھِدُ

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب علم حاصل کرنے کے لئے لوگ اونٹوں کے جگر کو پھاڑ ڈالیں گے (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے۔ (ترمذی) اور جامع ترمذی میں ابن عیینہ رح سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک بن انس ہیں اور عبدالرزاق نے بھی یہی لکھا ہے اور اسحٰق بن موسٰی کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہ رح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مدینہ کا

وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ۔

وہ عالم عمر بن عبد العزیز ہیں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے اور اس کا نام عبد العزیز بن عبد اللہ ہے۔

۲۲۹/۳۳ وَعَنْهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا خدائے عزّ وجل اس امت کے لئے ہر ایک صدی پر ایک شخص کو بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰/۳۴ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

(ابراہیم بن عبد الرحمٰن العذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاصل کریں گے اس علم (کتاب و سنت) کو ہر آئندہ آنیوالی جماعت میں سے اس کے نیک لوگ جو دور کریں گے اس سے حد سے گزر جانیوالے لوگوں کی تحریف کو اور اہل باطل کی افترا پردازی اور جاہلوں کی تاویلات کو۔ (بیہقی)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ہم باب تیمم میں بیان کریں گے۔ اِنْ شاء اللہ تعالےٰ

فصل سوم

۲۳۱/۳۵ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشے گا تو اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

۲۳۲/۳۶ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا حال پوچھا گیا جن میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ان میں سے کون بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا، ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ (دارمی)

۲۳۳/۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہے وہ شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی حاجت لائی گئی تو اس نے نفع پہنچایا اور اس سے بے پرواہی کی گئی تو بے پروا رکھا اس نے اپنے آپ کو۔ (رزین)

۲۳۴/۴۸ وعن عكرمة ان ابن عباس قال حدث الناس كل جمعة مرة فان ابيت فمرتين فان اكثرت فثلاث مرات ولا تمل الناس هذا القرآن ولا الفينك تاتي القوم وهم في حديث من حديثهم فتقص عليهم فتقطع عليهم حديثهم فتملهم ولكن انصت فاذا امروك فحدثهم وهم يشتهونه وانظر السجع من الدعاء فاجتنبه فاني عهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه لا يفعلون ذلك۔ (رواه البخاري)

عکرمہ رضؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے (ایک روز) عکرمہؓ سے کہا کہ تم ہر جمعہ کو لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار وعظ و نصیحت کو کم سمجھیں تو پھر ہفتہ میں دو بار اور اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں تین بار اور رنجیدہ اور تنگ نہ کر تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس قرآن سے۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے کہا۔ اور میں تجھ کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تو کسی قوم یا جماعت کے پاس جائے اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تو ان کی باتوں کو منقطع کر کے ان کو وعظ و نصیحت شروع کر دے اور اُن کو تکلیف پہنچائے۔ ایسی حالت میں تجھ کو چاہیے کہ خاموش رہ البتہ اگر وہ تجھ سے وعظ و نصیحت کی خواہش کریں تو ان کے سامنے حدیث بیان کر جب تک وہ اس کے خواہشمند ہوں اور دُعا میں مقفیٰ عبارت استعمال نہ کر کیونکہ میں نے معلوم کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے (یعنی دُعا میں مقفیٰ الفاظ استعمال نہ کرتے تھے)۔ (بخاری)

۲۳۵/۴۹ وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب العلم فادركه كان له كفلان من الاجر فان لم يدركه كان له كفل من الاجر۔ (رواه الدارمي)

حضرت واثلہ بن الاسقعؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دوہرا اجر ملے گا اور اگر علم حاصل نہ ہوا تو اکہرا ثواب ملے گا۔ (دارمی)

۲۳۶/۵۰ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا تركه او مصحفا ورثه او مسجدا بناه او بيتا لابن السبيل بناه او نهرا اجراه او صدقة اخرجها من ماله في صحته وحياته تلحقه من بعد موته۔ (رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو اس کے جن عمل یا نیکیوں سے مرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور تیسرے قرآن ہے جو وارثوں کے لئے چھوڑا ہو، چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو، پانچویں سرائے یا مسافرخانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

۲۳۷/۵۱ وعن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلبت كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع (رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (بیہقی)

۲۳۸/۵۲ وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها۔ (رواه الدارمي)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رات کو تھوڑی دیر درس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (دارمی)

۲۳۸/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو۲ مجلسوں میں سے گزرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں آپ نے فرمایا دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں لیکن ان میں ایک بہتر ہے دوسرے سے۔ ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہے اور خدا سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش و رغبت کا اظہار کر رہی ہے خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقہ یا علم کو حاصل کر رہی ہے اور جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں (یہ کہکر) پھر آپ بھی ان میں بیٹھ گئے۔ (دارمی)

۲۳۹/۵۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا

حضرت ابوالدرداء رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کرلے تو اللہ تعالےٰ اس کو قیامت فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہونگا۔ (بیہقی)

۲۴۱/۵۵ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کرنے والوں میں کون سب سے بڑا سخی ہے؟ صحابہ رض نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی شان و شکوہ کی طرح آئے گا۔ (بیہقی)

۲۴۲/۵۶ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رض کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو۲ ایسے حریص ہیں جن کا پیٹ (کبھی نہیں بھرتا۔ ایک تو علم کا حریص کہ علم سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حریص کہ دنیا سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔ بیہقی کہتے ہیں امام احمد نے ابوالدرداء کی حدیث کے لئے فرمایا کہ یہ لوگوں میں بہت مشہور ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

۲۴۳/۵۷ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِّلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَاَ

عون رح کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رض نے بیان کیا کہ دو حریص ہیں جو (کبھی) سیر نہیں ہوتے اہل علم اور دنیا دار اور (درجہ میں) دونوں برابر نہیں اہل علم تو زیادہ کرتا ہے خدا کی رضامندی و خوشنودی کو اور دنیا دار زیادتی کرتا ہے سرکشی میں۔ پھر عبداللہ بن مسعود رض نے یہ آیت پڑھی: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى

عَبْدُ اللّٰہِ کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۲۴۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّہُوْنَ فِی الدِّیْنِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاھُمْ وَنَعْتَزِلُھُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْکُ کَذٰلِکَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِھِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّہٗ یَعْنِی الْخَطَایَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

۲۴۵/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْہُ عِنْدَ اَھْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَھْلَ زَمَانِھِمْ وَلٰکِنَّھُمْ بَذَلُوْہُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاھُمْ فَھَانُوْا عَلَیْھِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِھَا ھَلَکَ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِہٖ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ اِلٰی اٰخِرِہٖ)

۲۴۶/۶۰ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

۲۴۷/۶۱ وَعَنْ سُفْیَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۲۴۸/۶۲ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا

اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی۔ یعنی انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس لئے اپنے آپ کو بے پرواہ جانتا ہے۔ عون راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے عالم کے حق میں یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ یعنی خدا کے بندوں میں عالم خدا سے ڈرتے ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم اُمرا کے پاس جاکر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصّہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا۔ اسی طرح اُمراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے فرمایا ہے کہ اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اُس کے اہل ہی کو سکھائیں۔ تو وہ اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں اپنے علم کے سبب۔ لیکن (اہل علم نے ایسا نہیں کیا بلکہ) انھوں نے علم کو دنیا داروں پر خرچ کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا (دولت) کو حاصل کر لیں وہ دنیا داروں کی نگاہ میں ذلیل ہوئے۔ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کر لیا تو اللہ اس کے دُنیاوی مقصد کو خود پورا کر دیتا ہے اور جس شخص کے مقاصد پراگندہ اور متفرق ہوں جیسا کہ دنیا کے حالات ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ خواہ کسی جنگل (یعنی دنیا کے کسی حصہ) اور کسی حالت میں ہلاک ہو۔ (ابن ماجہ، بیہقی)۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اس حدیث کو ابن عمر رض سے بیان کیا ہے۔

اعمش رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کی آفت بھولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نا اہل کے سامنے بیان کرے۔ (دارمی مُرسلاً)

سفیان رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے حضرت کعب رض سے دریافت کیا۔ تمہارے نزدیک اہل علم کون ہے؟ کعب رض نے جواب دیا، وہ لوگ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر حضرت عمر رض نے پوچھا۔ عالموں کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ کعب رض نے جواب دیا لالچ۔ (دارمی)

احوص بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بُرائی کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بُرائی کی بابت مجھ سے (کچھ) نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپ نے تین بار ان جملوں کو

ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَ اِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ادا فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ خبردار ہو کہ شر بدوں میں بدترین بُرے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔ (دارمی)

۲۴۹/۶۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدتر شخص وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جاسکے۔ (دارمی)

۲۵۰/۶۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتٰبِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

زیاد بن حدیر رض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رض نے پوچھا تم جانتے ہو اسلام کو تباہ و برباد کرنے والی کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں، حضرت عمر رض نے فرمایا اسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالم کا (یعنی اس کی غلطی یا گناہ) اور جھگڑنا منافق کا کتاب اللہ کے اندر اور تباہ کرتا ہے گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا۔ (دارمی)

۲۵۱/۶۵ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رح سے روایت ہے کہ علم دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں ہے بس یہ علم نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ جو زبان پر ہے بس یہ آدمی پر خدائے عزوجل کی دلیل و حجت ہے۔ (دارمی)

۲۵۲/۶۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے ایک کو (یعنی علم ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے اور دوسرا (علم باطنی) اگر میں اس کو بیان کردوں، تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری)

۲۵۳/۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ انھوں نے (لوگوں کو مخاطب کرکے) کہا۔ لوگو! تم میں سے جو شخص کسی بات کو جانتا ہو وہ اس کو بیان کردے اور جو نہ جانتا ہو، اس کی نسبت وہ کہہ دے کہ اللہ ہی جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کا اس کو علم نہیں ہے اس کی نسبت اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہنا بھی علم کی ایک قسم ہے چنانچہ خداوند تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے فرمایا ہے: قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ یعنی میں اس قرآن پر تم سے کوئی اجرت یا بدلہ نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۴/۶۸ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن سیرین رح نے فرمایا ہے کہ یہ علم (یعنی کتاب و سنت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔ (مسلم)

۲۵۵/۶۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رض نے (قاریوں کو مخاطب کرکے کہا) اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو پس تحقیق تم سبقت لے گئے ہو دور کی سبقت، اگر تم راہ مستقیم سے ہٹ کر ادھر ہوگئے تو البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے (بخاری)

۲۵۶/۷۰ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ

وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ.)

سے پناہ مانگو غم کے کنوئیں سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ایک وادی (نالہ) ہے دوزخ میں جس سے دوزخ دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے اعمال کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مغبوض ترین وہ قاری (قرآن پڑھنے والے) ہیں جو امراء سے ملاقات کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی محاربی نے کہا ہے کہ اُمراء سے مراد ظالم امراء ہیں

۲۵۷/۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاۤؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاۤءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد ہی لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں مگر اس کے نقوش۔ ان کی مسجدیں (ظاہر میں) آباد ہوں گی لیکن فی الحقیقت وہ خراب ہوں گی ہدایت سے ان کے علماء آسمان کے نیچے (بسنے والی) مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے اُن ہی سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور ان ہی میں لوٹ آئے گا۔

(بیہقی در شعب الایمان)

۲۵۸/۴۲ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاۤءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاۤؤُنَا اَبْنَاۤءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ).

حضرت زیاد بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا (یعنی ابتلا اور فتنہ کا) اور پھر فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا۔ میں نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! علم کیوں کر جاتا رہیگا حالانکہ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں گے، وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا زیاد تیری ماں تم کو گم کرے میں تو مدینہ میں تجھ کو سمجھ دار انسان خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ان کتابوں کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد۔ ابن ماجہ اور ترمذی اور دارمی نے اس کو ابو امامہؓ سے روایت کیا۔)

۲۵۹/۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علم کو سیکھو اور سکھاؤ اور علمِ فرائض (فرض احکام کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ سیکھو قرآن کو اور سکھاؤ لوگوں کو۔ بس میں ایک شخص ہوں، جو اُٹھایا جاؤں گا اور علم کو بھی عنقریب اُٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ اختلاف کریں گے دو شخص ایک فرض چیز میں، اور ایسا کوئی شخص نہ پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (یعنی علم اس قدر کم ہوجائے گا یا فتنے اس قدر بڑھ جائیں گے۔ (دارمی۔ دارقطنی)

٢٦٠/٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اُٹھایا جائے اس خزانہ کے مانند ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (احمد۔ دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ — پاکیزگی کا بیان

فصل اوّل

٢٦١/١ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

حضرت ابومالک اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا بھر دیتا ہے (اعمال کی) ترازو کو اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ بھر دیتے ہیں آسمانوں اور زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تیرے اوپر دلیل ہے ہر شخص (جب صبح کرتا ہے۔ یعنی صبح سوکر اٹھتا ہے تو اپنی جان کو اپنے کاموں میں بیچتا (لگاتا) ہے۔ پس آزاد کرتا ہے (اپنے کام میں کامیاب ہوکر) اپنی جان کو یا ہلاک کرتا ہے (ناکام ہوکر)۔ (مسلم)

٢٦٢/٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلٰثًا۔)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ چیز جو تمہارے گناہوں کو دُور کردے اور (جنت میں) تمہارے درجات کو بڑھائے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا پورا کرنا وضو کا بیماری یا تکلیف کی حالت میں۔ کثرت سے قدموں کا اٹھنا (جانا) طرف مسجد کے اور ایک نماز کے بعد انتظار کرنا دوسری نماز کا۔ "پس یہی رباط" مالک بن انس رضؓ کی حدیث میں "یہ ہے رباط" کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے اور ترمذی میں تین تین مرتبہ۔ (مسلم۔ ترمذی)

٢٦٣/٣ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس کے (تمام) گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔ (بخاری و مسلم)

٢٦٤/٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا دُھل جاتے اور خارج ہو جاتے ہیں یا اس پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے وہ تمام گناہ جن کو انھوں نے کیا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ چلے تھے پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہانتک کہ وہ پاک ہو جاتا ہے گناہوں سے۔ (مسلم)

۲۶۵/۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان شخص کہ جب نماز کا وقت آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع اور رکوع کرے مگر یہ کہ اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ (مسلم)

۲۶۶/۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے وضو کیا پس تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ مُنہ دھویا پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھویا پھر الٹا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر تین مرتبہ سیدھے پاؤں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ اُلٹے پاؤں کو دھویا اور پھر کہا حضرت عثمانؓ نے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے اندر اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۷/۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور مُنہ سے متوجہ ہو کر (یعنی ظاہر و باطن کو یکسو کر کے) تو اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے جنّت۔ (مسلم)

۲۶۸/۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ إِلٰى آخِرِهِ

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے تم میں سے کوئی ایسا شخص جو وضو کرے اور اس کی خوبیاں انتہا پر پہنچا دے (آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ) اور پورا وضو کرے اور پھر کہے گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں مگر یہ کہ کھول دیئے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس دروازے میں سے اس کا جی چاہے جنّت میں داخل ہو۔ (مسلم۔ حمیدی جامع الاصول۔ نووی۔ ترمذی اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الخ یعنی اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا، اور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنَّ مُحَمَّدًا)

پاکیزگی کرنے والوں میں شامل کر۔)

٢٦٩/٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو قیامت کے دن "غرّ المحجلین" یعنی روشن پیشانی اور سفید اعضا والے کی صفت سے پکارا جائے گا۔ اور یہ روشنی و سفیدی وضو کی وجہ سے ہوگی۔ پس تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے پس چاہیئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری و مسلم)

٢٧٠/١٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچے گی (جنت میں) مومن کو زینت یا زیور جہاں تک پہنچے گا وضو کا پانی۔ (مسلم)

فصل دوم

٢٧١/١١ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور ہرگز طاقت نہ رکھ سکو گے سیدھے رہنے کی اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہترین چیز نماز ہے اور نہیں حفاظت کرتا وضو کی مگر مومن۔ (مالک، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

٢٧٢/١٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے وضو پر لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔ (ترمذی)

فصل سوم

٢٧٣/١٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو۔ (احمد)

٢٧٤/١٤ وَعَنْ شَبِيبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ وَإِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت شبیب بن ابی روحؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کسی صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) صبح کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ روم کی تلاوت کی۔ پس آپ کو تشابہ ہوا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح وضو نہیں کرتے اور اس وجہ سے ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن میں۔ (نسائی)

٢٧٥/١٥ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ قَالَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شمار کیا میرے ہاتھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میرے ہاتھ پر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) آدھی ترازو کو بھرتا ہے اور الحمد للہ پوری ترازو کو بھرتا ہے اور تکبیر (اللہ اکبر کہنا) بھر دیتی ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی)

٢٧٦/١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت عبداللہ صنابحی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم إذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه وإذا استنثر خرجت الخطايا من أنفه فإذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت أشفار عينيه فإذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت أظفار يديه فإذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من أذنيه فإذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت أظفار رجليه ثم كان مشيه إلى المسجد وصلوته نافلة له۔

(رواه مالك والنسائي)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے، پس وہ کلّی کرتا ہے تو خارج ہو جاتے ہیں گناہ اس کے منہ کے اور جب ناک جھاڑتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ ناک کے اور جب منہ دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ چہرے اور آنکھوں کے۔ یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے گناہ بھی خارج ہو جاتے اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی اور جب پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی۔ پھر وہ چلتا ہے مسجد کی طرف اور اس کی نماز اس کے (اعمال میں) زیادتی ہے۔

(مالک۔ نسائی)

٢٧٧/١٧ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنا إن شاء الله بكم لاحقون وددت أنا قد رأينا إخواننا قالوا أولسنا إخوانك يا رسول الله قال أنتم أصحابي وإخواننا الذين لم يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بعد من أمتك يا رسول الله فقال أرأيت لو أن رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم ألا يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فإنهم يأتون غرا محجلين من الوضوء وأنا فرطهم على الحوض۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ (جنت البقیع) میں تشریف لے گئے پس فرمایا آپ نے سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین! اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں اور تمنّا رکھتا ہوں میں اس کی کہ دیکھیں ہم اپنے بھائیوں کو (یہ سنکر) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میرے دوست ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ قیامت میں ان لوگوں کو کیوں کر پہچانیں گے جو ابھی تک آپ کی امّت میں نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں کے اندر ملے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو شناخت نہ کرلے گا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا وہ (قیامت میں) وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے آئیں گے اور میں حوضِ کوثر پر ان سے پہلے موجود ہوں گا۔ (مسلم)

٢٧٨/١٨ وعن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول من يؤذن له بالسجود يوم القيمة وأنا أول من يؤذن له أن يرفع رأسه فأنظر إلى ما بين يدي فأعرف أمتي من بين الأمم ومن خلفي مثل ذلك وعن يميني مثل ذلك وعن شمالي مثل ذلك فقال رجل يا رسول الله كيف تعرف أمتك من بين الأمم فيما بين نوح إلى أمتك قال هم غر محجلون من أثر الوضوء ليس أحد كذلك غيرهم وأعرفهم أنهم يؤتون

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور پھر پہلا شخص میں ہوں گا ان لوگوں میں جن کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم دیا جائے گا۔ پس دیکھوں گا میں اپنے آگے انبوہ خلق کا اور اُن میں سے میں اپنی امّت کو پہچان لوں گا۔ پھر اسی قسم کا انبوہ اپنے پیچھے دیکھوں گا اور پہچان لوں گا دوسری امّتوں میں سے اپنی امّت کو۔ پھر اپنی دائیں جانب اور بائیں طرف دیکھوں گا اس کے مانند اور اپنی امّت کو پہچان لوں گا۔ پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ ان امّتوں کے درمیان آپ کیوں کر اپنی امّت کو پہچانیں گے (خاص کر) حضرت نوحؑ کی امّت سے اپنی امّت تک کے انبوہ

كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ہیں۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ہوں گے اور سوائے اس کے اور کوئی امت ایسی نہ ہوگی اور ان کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال اُن کے سیدھے ہاتھوں میں ہوگا اور اس طرح شناخت کروں گا کہ ان کی خورد سال اولاد ان کے آگے دوڑتی ہوگی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ — وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان

فصل اوّل

۲۷۹/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وضو نہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۰/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر پاکیزگی یا وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ حرام مال کی خیرات قبول ہوتی ہے۔ (مسلم)

۲۸۱/۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مذی زیادہ آتی تھی اور میں اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں آپ سے اس کا حکم دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا۔ پس میں نے حضرت مقدادؓ سے دریافت کرنے کو کہا حضرت مقدادؓ نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا (مذی کے خارج ہونے پر) صرف پیشاب گاہ کو دھو ڈالے اور وضو کرلے۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۲/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو آگ نے پکایا ہو اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو۔ (مسلم)

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

امام محی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی، اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۳/۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو وضو کر اور جی نہ چاہے تو نہ کر۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر۔ پھر اس نے سوال کیا۔ کیا میں بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (مسلم)

۲۸۴/۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ کے اندر کچھ پائے (یعنی قراقر) پس مشتبہ ہوتی اس پر یہ بات کہ خارج ہوئی کوئی چیز یا نہیں۔ پس اس کو چاہئے جب تک وضو کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک آواز کو نہ سنے یا بُو نہ پائے۔ (مسلم)

۲۸۵/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دُودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۶/۸ وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوٰتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں (پانچ نمازیں) اور موزوں پر مسح کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آج آپ نے وہ چیز کی ہے جس کو کبھی آپ نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا عمر! میں نے قصداً ایسا کیا ہے (تاکہ لوگوں کو اس کا جواز معلوم ہوجائے)۔ (مسلم)

۲۸۷/۹ وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سوید بن نعمانؓ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں سفر پر گئے جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے پاس واقع ہے تو عصر کی نماز پڑھی اور پھر توشہ منگوایا ستو لایا گیا اور آپ کے حکم سے گھولا گیا پھر آپ نے اور ہم نے اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری)

فصل دوم

۲۸۸/۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر آواز یا بُو سے۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۸۹/۱۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے مذی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ)۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی کنجی وضو ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے (یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دینے سے تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں) اور نماز کی تحلیل سلام کہنا ہے (یعنی سلام کے بعد نماز ختم ہو جاتی ہے اور تحریم بھی)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۲۹۱/۱۳ وَعَنْ عَلِیِّ ابْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی بن طلقؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا بغیر آواز خارج ہو تو اس کو وضو کرنا چاہئے اور نہ جماع کرو تم عورتوں سے ان کی مقعد (پاخانہ کی جگہ) میں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۲/۱۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

حضرت معاویہ بن سفیان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکھیں سرین کا بند ہیں۔ پس جب آنکھ سوجاتی ہے تو یہ بند کھل جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۳/۱۵ وَعَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِى السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِىْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔

حضرت علی رضؓ کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرین کا بند آنکھیں ہیں پس جو شخص سوجائے اس کو چاہیئے کہ وضو کرے۔ (ابوداؤد)
امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو بیٹھا نہ ہو لیٹ کر سویا ہو چنانچہ حضرت انس رضؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عشاء کی نماز کا بیٹھے ہوئے انتظار کیا کرتے تھے یہانتک کہ نیند کے سبب ان کے سر جھک جھک جاتے تھے اسی حالت میں وہ اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

۲۹۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ جس وقت آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۵/۱۷ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ)

حضرت بُسرہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے عضوِ خاص کو چھوئے اس کو چاہیئے کہ وضو کرے۔
(مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔)

۲۹۶/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِىٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِى السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِىُّ وَالدَّارُقُطْنِىُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِىُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔)

حضرت طلق بن علی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص اپنے عضوِ خاص کو چھوئے (تو کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا وہ بھی تو آدمی ہی کا ایک حصّہ یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)
امام محی السنّہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اس لئے کہ ابوہریرہ رضؓ طلق رضؓ کے آنے کے بعد اسلام لائے ہیں اور ابوہریرہ رضؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ، جب تم میں سے کسی کا ہاتھ عضوِ مخصوص پر پہنچ جائے اور ہاتھ اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وضو کرنا چاہیئے۔
(شافعی۔ دار قطنی۔ نسائی)

۲۹۷/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّأُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِىُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اور بغیر وضو کئے (یعنی سابقہ وضو سے) نماز پڑھ لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک عروہؒ یا ابراہیم التیمیؒ کا حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرنا کسی حال میں صحیح نہیں اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ مرسل ہے اور عروہؒ نے عائشہ سے نہیں سُنا)۔

۲۹۸/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر پونچھ لیا اپنا ہاتھ ٹاٹ سے جو آپکے نیچے بچھا ہوا تھا اور پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۹۹/۲۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھُنی ہوئی پسلی لے گئی۔ پس آپنے اس میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوگئے اور وضو نہیں کیا۔ (احمد)

فصل سوم

۳۰۰/۲۲ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابورافعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کے پیٹ کی چیزیں (دل اور کلیجی وغیرہ) بھونتا تھا آپ (انہیں کھاتے) پھر نماز کو کھڑے ہوجاتے اور وضو نہ کرتے۔ (مسلم)

۳۰۱/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاهٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ! فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ۔ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ)۔

حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفہ کے طور پر بکری کا گوشت بھیجا گیا تھا۔ میں نے (اس کو پکانے کے لئے) ہانڈی میں ڈال دیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ابورافع یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ بکری کا گوشت ہے جو میرے پاس ہدیہ کے طور پر آیا تھا پس میں نے اس کو ہانڈی میں پکالیا۔ آپنے فرمایا ابورافع ایک دست مجھ کو بھی دو۔ پس میں نے ایک دست دیدیا۔ پھر آپنے فرمایا ایک دست اور دو۔ میں نے دوسرا دست بھی دیدیا۔ پھر آپنے فرمایا ایک دست اور دو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورافعؓ سے۔ ابورافع! اگر تو خاموش رہتا تو مجھ کو دست پر دست دیتا چلا جاتا جب تک کہ چپ رہتا پھر آپنے پانی منگوایا، اپنا مُنہ دھویا اور کلّی کی اور پھر انگلیوں کے پورے دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور پھر ابورافع کے پاس گئے اور ان کے نزدیک ٹھنڈا گوشت دیکھا پھر آپنے اس میں سے کھایا پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ (احمد۔ اور دارمی نے اس کو ابوعبید

۳۰۲/۲۴ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں اور اُبی بن کعبؓ اور ابوطلحہؓ ہم سب بیٹھے ہوئے تھے پس ہم نے گوشت روٹی کھائی اور پھر وضو کے لئے پانی منگوایا۔ ابیؓ اور طلحہ نے کہا وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے۔ انھوں نے کہا کیا پاک چیزوں کے کھانے سے وضو کرتے ہو ان چیزوں کو کھاکر وضو نہیں کیا اس شخص نے جو تم سے بہتر ہیں۔ (احمد)

۳۰۳/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ

حضرت ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینا اور اس کو ہاتھ سے چھونا یہ بھی ملامسہ ہے (جس کا ذکر آیت اَوْ لٰمَسْتُمُ الخ میں ہے) اور جس شخص نے اپنی

جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ)

عورت کا بوسہ لیا اور اس کو ہاتھ سے چھوا۔ پس اس پر وضو لازم ہے (مالک، شافعی)

٣٠٤/٢٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینے سے وضو لازم آتا ہے۔ (مالک)

٣٠٥/٢٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْهَا۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا ہے کہ بوسہ میں لمس داخل ہے پس بوسہ لینے کے بعد وضو کیا کرو۔ (دارقطنی)

٣٠٦/٢٨ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ۔

عمر بن عبد العزیزؒ تمیم داریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر بہنے والے خون سے۔ (اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے حضرت تمیم داریؓ سے نہیں سنا اور نہ انھیں دیکھا۔ یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول راوی ہیں)۔

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ — پائخانہ کے آداب کا بیان

فصل اوّل

٣٠٧/١ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)

امام محی السنۃ فرماتے ہیں کہ یہ حکم جنگل کا ہے اور آبادیوں میں اس کا کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں کسی ضرورت سے حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر چڑھا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کرتے دیکھا آپ قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے تھے اور شام کی جانب منہ۔ (بخاری و مسلم)

٣٠٨/٢ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا ہے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کریں اور یا ہم سیدھے ہاتھ سے استنجا کریں اور اس سے (بھی منع کیا ہے) کہ ہم تین ڈھیلوں سے کم سے استنجا کریں اور اس سے کہ ہم استنجا کریں گوبر اور ہڈی (وغیرہ) سے۔ (مسلم)

٣٠٩/٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں (نر و مادہ) سے)۔ (بخاری و مسلم)

٣١٠/٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ پس آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں

أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر عذاب کیا جا رہا ہے اور کسی بڑی چیز پر عذاب نہیں کیا جا رہا، ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تر شاخ لی، درمیان سے چیر کر اس کے ۲ دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم یہ آپ نے کیوں کیا ہے؟ فرمایا شاید اس عمل سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ شاخیں سبز رہیں۔ (بخاری و مسلم)

٣١١/٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم ان دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب ہیں۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ صلعم وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ پھرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص پاخانہ پھرے (یعنی کسی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (مسلم)

٣١٢/٦ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو اپنے سیدھے ہاتھ سے عضو کو نہ چھوئے۔ (بخاری و مسلم)

٣١٣/٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے ناک کو بھی جھاڑے اور جو شخص پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرے۔ اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے (یعنی تین، پانچ، سات)۔ (بخاری و مسلم)

٣١٤/٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور ایک برچھی کو لیتا، آپ پانی سے استنجا کرتے اور برچھی سے ڈھیلوں کو توڑتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

٣١٥/٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَّقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ وَفِي رِوَايَتِهِ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ)۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ (کو جانے) کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اتار لیتے (اس لئے کہ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے۔ اور ایک روایت میں "نزع" کی بجائے "وضع" منقول ہے۔

٣١٦/١٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رضؓ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جانے کا ارادہ فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لیجاتے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

٣١٧/١١ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ فَأَتَى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

تھا کہ آپ نے پیشاب کا ارادہ فرمایا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کے نیچے بیٹھ کر پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کے لئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔ (ابوداؤد)

٣١٨/١٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب پاخانہ کا ارادہ فرماتے تو جب تک جُھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اُٹھاتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

٣١٩/١٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں، جیسا باپ بیٹے کے لئے ہوتا ہے۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ جب تم پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو مُنہ کرو اور نہ پشت اور حکم دیا آپ نے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاک کرنے کا اور منع فرمایا استنجا کرنے کو لید اور ہڈی سے اور منع فرمایا سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

٣٢٠/١٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ کو وضو کرنے اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور اُلٹے ہاتھ کو استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں اور یہ کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا۔ (ابوداؤد)

٣٢١/١٥ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر (یا ڈھیلے) لے جائے کہ ان سے استنجا کرے بس یہ کافی ہوں گے (یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔) (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

٣٢٢/١٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

٣٢٣/١٧ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت رویفع بن ثابت رض کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے رویفع شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس خبر دیجیو تو لوگوں کو جس شخص نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی نجاست (گوبر و لید وغیرہ) سے استنجا کیا یا ہڈی سے استنجا کیا اس سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

٣٢٤/١٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سُرمہ لگائے تو طاق سلائیاں لگائے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور

حَسَنٌ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ
أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ
وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ
لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا
حَرَجَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۵/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ
مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا
أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ)

۳۲۶/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۷/۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي
الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۸/۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ
عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۹/۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى
أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۳۰/۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا
دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں اور جو شخص کچھ کھائے پھر خلال کرے تو جو چیز خلال میں نکلے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے اس کو نگل لے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے اس کو چاہیئے کہ پردہ کرے۔ اگر کوئی چیز پردہ کی نہ ہو تو ریت کا تودہ اپنے پیچھے کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کے پاخانے کے مقام سے کھیلتا ہے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے (اس لئے کہ پیشاب کرنے کے بعد) اس میں نہانا یا وضو کرنا اکثر وسواس پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) مگر ترمذی اور نسائی نے ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ نہیں بیان کیا۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب ہیں: پیشاب اور پاخانہ کرنا (دریا کے) گھاٹ پر، راستہ کے درمیان، اور سائے (دار جگہ) میں پیشاب یا پاخانہ پھرنا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص ایک ساتھ پاخانہ پھرنے نہ جائیں کہ اپنی شرمگاہوں کو کھولیں اور باتیں کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے غضبناک ہوتا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاخانے شیاطین اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص پاخانہ کو جائے وہ یہ دعا پڑھے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے)۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم میں کوئی شخص پاخانہ میں داخل ہو تو جنوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ کہے بسم اللہ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہیں۔

٣٣١/٢٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔)

حضرت امّ المومنین عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٣٣٢/٢٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تو میں آپؐ کے لئے پیالہ یا (چمڑے کی) چھاگل میں پانی لاتا آپ اس سے استنجا کرتے پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑتے۔ پھر میں دوسرا پانی لاتا اور آپ وضو فرماتے۔ (ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے اس کے معنے بیان کئے ہیں)۔

٣٣٣/٢٧ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت حکم بن سفیان رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر چھینٹا دیتے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٣٣٤/٢٨ وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت امیمہ رضؓ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ رات کو آپ اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٣٣٥/٢٩ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قِيْلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ)

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

امام محیّ السنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر گئے اور وہاں کھڑے ہو کر آپ نے پیشاب کیا۔ (بخاری و مسلم) کہا جاتا ہے کہ آپ کا یہ فعل کسی عذر پر مبنی تھا۔

فصل سوم

٣٣٦/٣٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

٣٣٧/٣١ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت زید بن حارثہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیلؑ سب سے پہلی وحی میں آپ کے پاس آئے پس آپ کو وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنی پس جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔ (احمد۔ دارقطنی)

٣٣٨/٣٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ جب تم وضو کرو تو تھوڑا سا پانی شرمگا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

پر چھڑک لو۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور میں نے بخاری سے کہتے ہوئے سُنا کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

٣٣٩/٣٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رض پانی کا لوٹا لیکر آپ کے پیچھے۔ پس آپ نے پوچھا عمر رض یہ کیا ہے؟ عمر نے کہا پانی ہے آپ کے وضو کے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو میرا یہ فعل سنّت ہو جاتا۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

٣٤٠/٣٤ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو ایوب رض، جابر رض اور انس رض کہتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (یعنی مسجد قبا میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکیزگی کرنے والوں کو) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعتِ انصار تحقیق خداوند تعالےٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہاری تعریف کی ہے۔ پس کیا ہے تمہاری پاکی۔ انھوں نے عرض کیا وضو کرتے ہیں ہم نماز کے لئے اور غسل کرتے ہیں جنابت (ناپاکی) سے اور استنجا کرتے ہیں پانی سے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں۔ پس لازم پکڑو اس کو۔ (ابن ماجہ)

٣٤١/٣٥ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّيْ لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيْ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

حضرت سلمان رض کہتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے استہزار کے طور پر کہا کہ میں تمہارے صاحب (یعنی نبی صلعم) کو دیکھتا ہوں کہ سکھاتے ہیں تم کو ہر چیز یہاں تک کہ پاخانہ میں بیٹھنے کی صورت بھی۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ پاخانہ میں ہم قبلہ رخ نہ بیٹھیں سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کریں اور ان پتھروں میں گوبر لید اور ہڈی وغیرہ نہ ہو۔ (مسلم احمد اور یہ لفظ احمد کے ہیں)۔

٣٤٢/٣٦ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ... فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حسنہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں (اس وقت) ڈھال تھی آپ نے ڈھال کو زمین پر رکھ دیا پھر بیٹھ کر اس کے سامنے پیشاب کیا۔ بعض مشرکین نے کہا ان کی طرف دیکھو اس طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُن لی اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے دوست کو پہنچی (یعنی عذاب) بنو اسرائیل جب پیشاب کرتے اور ان کے جسم یا کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ بنو اسرائیل کے ایک شخص نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پس اس کو قبر کے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

٣٧٣ - وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)۔

حضرت مروان اصفر رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے ابن عمر رضؓ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر قبلہ کی جانب بیٹھے اور پیشاب کیا طرف اونٹ کے۔ میں نے کہا ابن عمر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہم کو منع نہیں کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اس سے منع کیا گیا تو جنگل میں لیکن جب کہ تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

٣٧٤ - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانے سے باہر آتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی۔ یعنی ہر قسم کی تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھ کو عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ)

٣٧٥ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ جب جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کو منع فرمائیے کہ وہ گوبر ہڈی اور کوئلے سے استنجا کریں۔ اس لئے کہ خداوند تعالے نے ان چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)۔

بَابُ السِّوَاكِ — مسواک کرنے کا بیان

فصل اوّل

٣٧٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو ان کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لئے مسواک کریں۔ (بخاری ومسلم)

٣٧٧ - وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریح بن ہانی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ جب باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام کیا کرتے؟ انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے آپ مسواک کرتے۔ (بخاری ومسلم)

٣٧٨ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے ملتے اور دھوتے۔ (بخاری ومسلم)

٣٧٩ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس باتیں فطرت میں سے ہیں (یعنی دس دین کی باتیں ہیں): لبوں کے بال کتروانا، داڑھی کا بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن کتروانا۔ دھونا انگلیوں کے جوڑوں کا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ زیر ناف بالوں کا مونڈنا

وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِي دَاوٗدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

اور استنجا میں تھوڑا پانی خرچ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات کو میں بھول گیا، ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو (مسلم) اور ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرنا کے الفاظ ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن اس کو صاحب جامع اور خطابی نے معالم السنن میں اسی طرح ابوداؤد سے عمار بن یاسرؓ کے واسطہ سے روایت کیا۔

فصل دوم

۳۵۰/۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ بِلَا اِسْنَادٍ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کی پاکی کا سبب ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث۔ (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ بخاری)

۳۵۱/۶ وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں رسولوں کے طریقہ میں سے ہیں۔ حیا کرنا۔ حیا کی جگہ دوسری روایت میں ختنہ کرنے کے الفاظ ہیں۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

۳۵۲/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ - (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں جب سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (ابوداؤد۔ احمد)

۳۵۳/۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دیدیتے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ پس میں پہلے اس سے خود مسواک کرلیتی پھر دھوتی اور رسول اللہ صلعم کو دیدیتی۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۳۵۴/۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک اُن میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ کیا پس مجھ سے کہا گیا بڑے کو دو لہٰذا میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دی۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے مجھ کو مسواک کرنے کا حکم دیا، اور مجھ کو ڈر ہوا کہیں (مسواک کی زیادتی سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو نہ چھیل ڈالوں۔ (احمد)

۳۵۶/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔ (بخاری)

٣٥٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی بیٹھے تھے ان میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی آپ کی طرف مسواک کی فضیلت میں یہ کہ بڑے کو مسواک دو۔ (ابوداؤد)

٣٥١ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

٣٥٢ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابی سلمہؓ زید بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں مشکل نہ جانتا اپنی امت پر تو ان کو حکم دیتا ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا اور تاخیر کرتا عشاء کی نماز میں تہائی رات تک۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد (دیکھا گیا کہ) زید بن خالدؓ نماز کو آتے اور مسواک ان کے کان پر رکھی ہوتی جس طرح قلم رکھی ہوتی ہے، وہ جب نماز کو کھڑے ہوتے فوراً مسواک کر لیتے اور پھر کان پر رکھ لیتے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا مگر یہ کہ انہوں نے ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل کا تذکرہ نہیں کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سنتوں کا بیان

فصل اوّل

٣٥٣ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا۔ (بخاری و مسلم)

٣٥٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے اور وضو کا ارادہ کرے تو تین بار ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑ دے اس لئے کہ شیطان رات گزارتا ہے اس کی ناک کے بانسے پر۔ (بخاری و مسلم)

٣٥٥ وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے یہ سن کر عبداللہؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو دو مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ نَحْوُهُ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ. وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

٣٢٣/٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٣٢٤/٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٣٢٥/٦ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی دے کر ناک کو جھاڑا تین تین بار پھر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا دو دو مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا (اس طرح کہ) دونوں ہاتھوں کو پیشانی سے گدی کی طرف لے گئے اور پھر گدی کی طرف سے پیشانی کی طرف لائے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ (مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد) اور بخاری و مسلم میں یہ روایت اس طرح ہے کہ کہا گیا عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہ وضو کرو تم ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سا وضو۔ پس منگایا انھوں نے پانی کا برتن اور ڈالا اس برتن سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر۔ پس دھویا ان کو تین مرتبہ پھر برتن سے کُلی کے لئے پانی لیا اور اسی ایک پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی دیکر اس کو جھاڑا تین مرتبہ اس طرح کیا۔ پھر برتن سے پانی لے کر تین مرتبہ مُنہ کو دھویا پھر پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر پانی لے کر سر کا مسح اس طرح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے لیکر پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور اس کے بعد کہا کہ اس طرح تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مسح کے لئے دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے پیچھے لے اور پھر پیچھے سے آگے کو لائے یعنی سر کے اگلے حصہ سے مسح شروع کیا اور گدی کی طرف لے گئے پھر گدی کی طرف سے وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی ناک میں پانی دیا اور جھاڑا یعنی تین مرتبہ تین چلّوؤں سے اور ایک میں یہ الفاظ ہیں کہ، پس کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک ہی چلّو سے اور تین مرتبہ اس طرح کیا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس مسح کیا سر کا پس دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے آئے صرف ایک مرتبہ۔ پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی اور ناک میں پانی تین مرتبہ دیا صرف ایک چلّو سے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ یعنی تمام اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور نہیں زیادہ کیا اس پر۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو مرتبہ۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے مقام مقاعد میں وضو کیا۔ پھر لوگوں سے کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ

فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ پس وضو کیا انھوں نے تین تین مرتبہ۔ (مسلم)

٣٦٦/٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو واپس لوٹے یہاں تک کہ جب ہم پہنچے پانی پر جو راستہ میں تھا۔ لوگوں نے نمازِ عصر کے لئے وضو میں جلدی کی۔ پس جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا ان کی ایڑیاں خشک ہیں کہ پانی ان کو نہیں پہنچا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ہے ایڑیوں کے لئے آگ سے وضو کو پورا کرو اور ”ویل“ دوزخ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ (مسلم)

٣٦٧/٨ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ نے کہا کہ وضو کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس مسح کیا اپنی پیشانی کا اور مسح کیا عمامہ پر اور موزوں پر۔ (مسلم)

٣٦٨/٩ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب تک ممکن ہوتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرتے۔ یعنی طہارت میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

٣٦٩/١٠ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوْا بِأَيَامِنِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو اپنے سیدھے ہاتھ سے شروع کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٣٧٠/١١ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ أَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ)

حضرت سعید بن زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابوداؤد۔ اور دارمی نے ابوسعید خدری رضؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا)

٣٧١/١٢ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْأَصَابِعِ)۔

حضرت لقیط بن صبرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو وضو کی خبر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا پورا کر تو وضو کو اور انگلیوں میں خلال کر اور اچھی طرح ناک میں پانی پہنچا مگر جب کہ تو روزہ دار ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٣٧٢/١٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۳۷۳/۱۴ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو چھنگلیا کی انگلی سے ملتے یعنی اس سے خلال فرماتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۷۴/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلّو پانی لیتے اور ٹھوڑی کے نیچے پہنچاتے پس خلال کرتے اس سے اپنی داڑھی میں اور پھر فرماتے اس طرح سے حکم کیا ہے مجھ کو میرے رب نے۔ (ابوداؤد)

۳۷۵/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عثمان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۳۷۶/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابی حیہ رضی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رض کو وضو کرتے دیکھا پس دھویا انھوں نے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ پاک کیا۔ پھر تین مرتبہ کلّی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور تین مرتبہ مُنہ کو دھویا اور تین مرتبہ کہنیوں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر کہا پسند کیا میں نے اس بات کو کہ دکھاؤں میں تم کو کہ کس طرح تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۷۷/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عبد خیر رض کا بیان ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے علی رض کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ پس آپ نے سیدھے ہاتھ سے برتن میں سے پانی لیا اور منہ میں بھر کر کلّی کی اور ناک میں پانی دیا اور اُلٹے ہاتھ سے ناک کو جھاڑا تین مرتبہ اسی طرح کیا پھر کہا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے پس دیکھے کہ اس طرح تھا وضو آپ کا۔ (دارمی)

۳۷۸/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن زید رض کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلّی کی آپ نے اور ناک میں پانی دیا ایک ہی چلّو سے اور تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۳۷۹/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا اور کانوں کے اندر کا اپنی شہادت کی انگلیوں سے اور اوپر کا انگوٹھوں سے۔ (نسائی)

۳۸۰/۲۱ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔

حضرت رُبیّع بن معوذ رض سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا آپ نے اپنے سر کا آگلے حصّہ پر اور پچھلے حصّہ پر اور کنپٹیوں پر ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ وضو کیا آپ نے پس داخل کیا اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ الرِّوَایَةَ الْاُوْلٰی وَ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ الثَّانِیَةَ)

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ)

٣٨١/٢٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَ اَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا آپؐ نے اپنے سر کا اس پانی سے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا یعنی نیا پانی لے کر۔ (ترمذی اور مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے)۔

٣٨٢/٢٣ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوامامہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا کہا کہ آپ آنکھ کے کویوں کو بھی ملا کرتے تھے۔ اور کہا کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور حمّاد نے کہا ہے کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ "دونوں کان سر میں داخل ہیں" یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول؟

٣٨٣/٢٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ مَعْنَاهُ۔)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کی کیفیت پوچھی۔ پس آپؐ نے (وضو کے) ہر عضو کو تین تین بار دھو کر دکھایا اور فرمایا اس طرح سے ہے وضو۔ پس جس نے اس پر زیادہ کیا بُرا کیا، تعدّی کی اور ظلم کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

٣٨٤/٢٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو یہ دُعا کرتے سنا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ یعنی اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے سفید محل جنّت کے دائیں جانب۔ پس کہا اے بیٹے خدا سے جنت کو مانگ اور دوزخ سے پناہ چاہ۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا ہو کہ عنقریب اِس امّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت میں زیادتی کریں گے اور دُعا میں بھی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

٣٨٥/٢٦ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا۔

حضرت ابی بن کعبؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا وضو کا ایک شیطان ہے جس کو وَلَہان کہا جاتا ہے پس پانی کے وسوسے سے بچو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے اِس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو اور وہ اصحابِ حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

٣٨٦/٢٧ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے کپڑے کے کونے سے اپنا مُنہ پونچھتے۔ (ترمذی)

٣٨٧/٢٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو پونچھا کرتے تھے۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے)۔

فصل سوم

۳۸۸/۲۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ثابت بن ابی صفیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے جن کا نام محمد بن باقر ہے کہا۔ کیا تم سے حضرت جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ؟ انھوں نے کہا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۸۹/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ.

حضرت عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا کہ یہ نور کے اوپر نور ہے۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری مرتبہ دھونا (رزین)

۳۹۰/۳۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ إِبْرَاهِيْمَ. (رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا۔ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کا وضو ہے۔ (اور حضرت ابراہیمؑ کا وضو ہے)۔ (رزین)

۳۹۱/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے اور ہم کو ایک وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا جب تک کہ وضو نہ ٹوٹتا۔ (دارمی)

۳۹۲/۳۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ أَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

محمد بن یحییٰ بن حبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا۔ مجھ کو بتائیے کہ کیا عبد اللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے باوضو ہوں یا بے وضو اور یہ عمل انھوں نے کس سے حاصل کیا تھا۔ کہا عبید اللہ نے کہ حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرؓ سے اسماء بنت زید بن خطابؓ نے یہ کہ عبد اللہ بن حنظلہ بن عامر غسیل نے حدیث بیان کی اسماء سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو یہ عمل جب آپ پر مشکل ہوا تو حکم دیا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور موقوف کیا گیا وضو مگر جب کہ وضو ٹوٹ جائے۔ عبید اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ خیال تھا کہ مجھ میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کی قوت ہے پس عبد اللہؓ نے اس پر موت کے وقت تک عمل کیا۔ (احمد)

۳۹۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ أَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سعد پر گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے پس فرمایا آپ نے اے سعد یہ کیا اسراف ہے۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے۔ فرمایا ہاں اگرچہ جاری نہر پر بھی تو وضو کرے۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۳۹۴/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا اس نے اپنا تمام بدن (پاک) کیا اور جس نے وضو میں اللہ کا نام نہیں لیا اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا۔ (دار قطنی)

۳۹۵/۳۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الصَّلٰوةَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إِصْبَعِهِ (رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَخِيْرَ)

حضرت ابی رافع رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وضو فرماتے تو اپنی انگلی کی انگوٹھی کو بھی حرکت دیتے۔ (دار قطنی۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْغُسْلِ — نہانے کا بیان

فصل اوّل

۳۹۶/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے بیٹھے کوئی (عورت کی) چاروں شاخوں کے درمیان (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان) پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) پس واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۷/۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

حضرت ابو سعید رضؓ خدری رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پانی پینے سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔ (مسلم) امام محی السنّہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور ابن عباس رضؓ نے کہا ہے کہ "پانی پانی سے ہے" کا حکم احتلام کے لئے ہے۔ (ترمذی)

(بخاری و مسلم میں یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی۔)

۳۹۸/۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔

حضرت امّ سلمہ رضؓ کا بیان ہے کہ امّ سلیم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ خدا حق بات کو بیان کرنے میں حیا نہیں کرتا، پس کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ جبکہ اس کو احتلام ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں جب وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ سنکر حضرت امّ سلمہ رضؓ نے شرم سے منہ ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ خاک آلود ہو تیرا داہنا ہاتھ، پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے بچہ اس کا اس کی صورت کے۔ (بخاری و مسلم)

اور اس حدیث میں جو امّ سلیم سے مروی ہے مسلم نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد پتلی پس ان میں جو منی غالب ہو یا پہلے خارج ہو (انزال ہو) بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

۳۹۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ناپاکی کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلال کرتے۔ یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے

يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ۔

چلوؤں پانی لے کر سر پر ڈالتے اور اس طرح تین مرتبہ کرتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ غسل شروع کرتے تو برتن میں ڈالنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور اس کے بعد وضو کرتے۔

٤٣٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا۔ حضرت میمونہؓ (زوجہ نبی علیہ السلام) نے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو پھر دوبارہ دھویا۔ اسی طرح دونوں ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر شرمگاہ کو دھویا پھر بایاں ہاتھ (جس سے شرمگاہ کو دھویا تھا) زمین پر رگڑا پھر اس کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ کو دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر اور اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو کپڑا دیا (بدن خشک کرنے کے لئے) لیکن آپ نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے۔ (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٤٣٧ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسلِ حیض کی بابت پوچھا۔ پس آپ نے غسل کی کیفیت بیان کی اور غسل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا مشک میں بھگوئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اس سے پاکی حاصل کر۔ انصاری عورت نے کہا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا کپڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاریہ نے پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟ فرمایا پاک ہے اللہ تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو مکرر سنکر میں نے انصاری عورت کو اپنی جانب کھینچ لیا اور پھر اس سے میں نے کہا تو اس کپڑے کو خون کی جگہ رکھدے۔ (بخاری و مسلم)

٤٣٨ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط۔ پس کیا ناپاکی کے غسل میں ان کو بھی کھولوں؟ آپ نے فرمایا نہیں تجھ کو یہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہالے تو تو پاک ہو جائے گی۔ (مسلم)

٤٣٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (۵٦ تولہ) پانی سے وضو کرلیتے اور ایک صاع (۴ مُد) پانی سے اور زیادہ سے زیادہ پانچ مُد پانی سے غسل فرمالیتے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ میرے لئے پانی چھوڑ دو میرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی ہیں کہ یہ غسل دونوں کا ناپاکی کا غسل ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس کو غسل کرنا چاہیئے۔ پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر احتلام یاد ہو اور تری نہ پائی جائے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ امّ سلیم رضؓ نے یہ سُن کر پوچھا کہ اگر عورت بھی تری کو پائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ میں غائب ہو جائے (یعنی داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ پس کیا میں نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل، پس غسل کیا ہم دونوں نے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي هُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَالِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے پس دھوؤ بالوں کو اور پاک کرو بدن کو (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي)

حضرت علی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بال برابر بھی جگہ غسل جنابت میں چھوڑ دی اور اس کو نہ دھویا تو اس کی وجہ سے اس کو دوزخ میں ایسا عذاب کیا جائے گا (الاماں) علی رضؓ کہتے ہیں کہ (یہ حکم سنکر) اس وقت سے دشمنی کی ہے میں نے اپنے سر کے ساتھ۔ تین بار آپ نے یہ جملے ادا کئے۔ (یعنی اس وعید کے بعد میں نے اپنے سر کے بال منڈا دیئے)۔ (ابوداؤد۔ احمد دارمی) مگر احمد و دارمی نے علی رحؓ کے الفاظ کو مکرر نہیں بیان کیا ہے۔)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

۴۱۰/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھو لیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے۔ (ابوداؤد)

۴۱۱/۱۶ وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یعلیٰ رضہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں (ننگا) نہاتے دیکھا۔ پس آپ منبر پر چڑھے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا تحقیق خداوند تعالےٰ حیادار ہے پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ پوشی کو محبوب رکھتا ہے پس تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو چاہیے کہ پردہ کرے۔ (ابوداؤد - نسائی)

فصل سوم

۴۱۲/۱۷ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اُبی بن کعب رضہ کہتے ہیں کہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہونے کی اجازت ابتداءِ اسلام میں تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا یعنی ابتدائے اسلام میں صرف منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا تھا۔ اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل واجب نہ تھا۔ اب یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور صرف جماع سے بھی غسل واجب ہوا۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضہ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (ابن ماجہ)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ (ابتداء میں) پچاس نمازیں فرض تھیں اور ناپاکی سے سات مرتبہ نہانا ضروری تھا اور پیشاب کپڑے پر لگ جاتا تو اس کو بھی سات بار دھویا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا سے کمی کی درخواست کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں (فرض) رہیں اور ناپاکی سے ایک مرتبہ نہانا اور پیشاب بھرے کپڑے کو ایک بار دھونا۔ (ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَ مَا يُبَاحُ لَهٗ

ناپاک آدمی سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کے لئے جائز ہیں

فصل اوّل

۴۱۵/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِيْتَنِيْ اَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور میں ناپاک تھا۔ پس پکڑا آپنے میرا ہاتھ اور چلا میں آپکے ساتھ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے۔ پس چپکے سے اُٹھ کر میں باہر آیا اور اپنے مکان پہنچ کر نہایا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ تشریف رکھتے ہیں۔ آپنے (مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ ابوہریرہ رضؓ تم کہاں تھے۔ میں نے سارا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا پاک ہے اللہ تحقیق مسلمان ناپاک نہیں۔

یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ الفاظ یوں ہیں کہ ملاقات کی آپنے مجھ سے اور میں ناپاک تھا۔ پس بُرا معلوم ہوا مجھ کو کہ جب تک میں غسل نہ کرلوں آپ کے پاس بیٹھوں۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو ناپاک ہوجاتے ہیں آپنے ان سے فرمایا وضو کر، عضوِ خاص کو دھو اور پھر سو رہ۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۷/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

امّ المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ناپاک ہوتے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کرلیتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی عورت کے پاس جائے اور فارغ ہوکر پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضو کرلے۔ (مسلم)

۴۱۹/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (ایک رات میں اپنی کئی بیویوں کے پاس جاتے (یعنی ان سے جماع فرماتے) اور صرف ایک مرتبہ غسل کرتے۔ (مسلم)

۴۲۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکرِ الٰہی کرتے تھے (یعنی ناپاکی کی حالت میں بھی) اور ابن عباس رضؓ کی حدیث اِنْ شاء اللہ "کتاب الاطعمہ" میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

۴۲۱/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے لگن میں غسل کیا (یعنی لگن میں سے پانی لے کر نہائیں) پس ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لگن کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا۔ پس ایک بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ناپاک تھی (اور اس پانی میں سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے (ناپاک کے نہانے اور اس میں ہاتھ ڈالنے سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۲۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناپاکی سے غسل فرماتے پھر میرے پاس آکر گرمی حاصل کرتے اس سے پہلے کہ میں نہاؤں۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

۴۲۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ اَوْ يَحْجُزُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ)۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے سے باہر تشریف لاتے پس پڑھاتے ہم کو قرآن اور کھاتے ہمارے ساتھ گوشت اور نہیں روکتی تھی ان باتوں سے آپ کو کوئی چیز اور نہ قرآن پڑھنے کو مگر ناپاکی (یعنی صرف ناپاکی کی حالت میں آپ ایسا کوئی کام نہ کرتے تھے۔) (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور ابن ماجہ نے اس طرح روایت کی)۔

۴۲۴/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی (ناپاک) قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔ (ترمذی)

۴۲۵/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھیر لو تم دروازے اپنے گھروں کے مسجد کی طرف سے (یعنی مسجد کے اندر اپنا راستہ نہ رکھو) کیونکہ حائضہ عورتوں اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا میں جائز نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد)

۴۲۶/۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت علی رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اُس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور جس میں کتّا اور ناپاک آدمی ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۲۷/۱۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ

حضرت عمار بن یاسر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے۔ کافر کے بدن کے پاس (خواہ زندہ ہو یا مُردہ) خلوق کی خوشبو

والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان يتوضأ (رواه ابو داود)

۴۲۸ وعن عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن الا طاهر (رواه مالک والدارقطنی)

۴۲۹ وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی ابن عمر حاجته وکان من حدیثه یومئذ ان قال مر رجل فی سکة من السکک فلقی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدیه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر۔ (رواه ابو داود)

۴۳۰ وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ ثم اعتذر الیه وقال انی کرهت ان اذکر الله الا علی طهر۔ (رواه ابو داود وروی النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیه)

لگانیوالے کے پاس اور ناپاک آدمی کے پاس جبتک وہ وضو نہ کرلے۔ (ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا، جو خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ قرآن کو ہاتھ نہ لگائے مگر پاک آدمی۔ (مالک۔ دارقطنی)

نافع سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ابن عمرؓ کے ساتھ میں قضائے حاجت کے لئے گیا۔ پس ابن عمرؓ نے فراغت حاصل کی اور اس روز انھوں نے جو حدیث بیان کی وہ یہ تھی کہ ایک شخص کسی کوچے سے گزر رہا تھا کہ اس کی ملاقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر آ رہے تھے پس سلام کیا اس شخص نے آپ کو لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا پس جب وہ شخص اس گلی میں نظروں سے اوجھل ہونے کے قریب ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور پھر ان کو چہرہ پر ملا پھر دوبارہ ہاتھ ملے اور دونوں ہاتھوں پر پھیرے (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا چونکہ پاک نہ تھا اس لئے میں تمہارے سلام کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ (ابو داؤد)

حضرت مہاجر بن قنفذؓ سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس وقت سلام کا جواب نہیں دیا جب تک کہ وضو نہ کرلیا پھر آپ نے عذر کیا اور فرمایا مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ناپاکی کی حالت میں خدا کا نام لوں۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

۴۳۱ عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبه ثم ینام۔ (رواه احمد)

۴۳۲ وعن شعبة قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل من الجنابة یفرغ بیده الیمنی علی یده الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجه فنسی مرة کم افرغ فسألنی فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضأ وضوءه للصلوة ثم یفیض علی جلده الماء ثم یقول هکذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتطهر۔ (رواه ابو داود)

۴۳۳ وعن ابی رافع قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له یا رسول الله الا تجعله غسلا

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنابت (ناپاکی) کی حالت میں ہوتے اور سو رہتے پھر جاگتے اور پھر سو رہتے۔ (احمد)

شعبہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ جب ناپاکی سے غسل کرتے (تو پہلے) سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ پر پانی ڈالتے سات مرتبہ پھر سات مرتبہ شرمگاہ کو دھوتے پس بھول گئے (ابن عباسؓ) ایک مرتبہ کہ کتنی بار پانی ڈالا مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا تیری ماں نہ ہو کس چیز نے تجھ کو معلوم کرنے سے باز رکھا۔ پھر ابن عباس وضو کرتے نماز کا سا وضو پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر کہتے اسی طرح سے تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو رافع رضؓ نے بیان کیا کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (سب سے جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس (ہر جماع کے بعد غسل کیا) پس میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ آپ نے سب سے آخر

وَاحِدًا اٰخِرَ. قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ.
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ)

میں ایک ہی غسل کیوں نہ کر لیا؟ آپ نے فرمایا یہ (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) خوب پاک کرتا ہے، فرحت بخشنے اور طہارت دینے والا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۳۴/۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا. قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت حکم بن عمرو رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مرد وضو کرے، عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی) ترمذی نے یہ زیادہ کہا کہ آپ نے فرمایا "عورت کے جھوٹے پانی سے" اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵/۲۱ وَعَنْ حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا.
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِيْ أَوَّلِهٖ نَهٰى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ. وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ).

حمید الحمیری نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جس نے ابوہریرہ کی طرح چار برس تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور غسل کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ اور چاہئے کہ مرد عورت دونوں ایک برتن میں سے چلو لے کر نہالیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور احمد نے اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانہ کے اندر اور ابن ماجہ نے اس کو عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔)

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ پانی کے احکامات

فصل اول

۴۳۶/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے، اور نہ اس میں غسل کرے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں، کہ تم میں سے کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر غسل نہ کرے لوگوں نے ابوہریرہ رض راوی سے پوچھا کہ پھر کیا کرے؟ ابوہریرہ رض نے کہا اس میں پانی لے کر یعنی چلو سے یا کسی برتن سے غسل کرے۔

۴۳۷/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ (مسلم)

۴۳۸/۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

حضرت سائب بن یزید نے کہا کہ میری خالہ مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ ص میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے۔ پس آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا اور آپ کے بچے ہوئے پانی کو میں نے پیا۔ پھر میں آپ کی

فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس دیکھا میں نے مہر نبوت کو جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی اور چھپر کھٹ کی گھنڈی کی مانند چمک رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ)۔

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کا حکم پوچھا جو جنگل کے اندر زمین پر جمع ہو اور چار پائے اور درندے اس پر آتے ہوں اور اس میں سے پانی پیتے ہوں اور وہاں پیشاب بھی کرتے ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر وہ پانی دو بڑے مٹکوں کے بقدر ہو تو وہ ناپاکی کو قبول نہیں کرتا (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔)

۴۴۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتَنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم بضاعہ کے کنویں کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ یہ ایک کنواں تھا مدینہ میں جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی تھی۔ آپ نے فرمایا تحقیق پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۴۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم دریا میں سوار ہوتے ہیں یعنی کشتی میں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی (پینے کو) لیجاتے ہیں۔ پس اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں۔ پس کیا وضو کر لیں ہم دریا کے پانی سے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے (یعنی مردہ مچھلی)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۴۴۲ وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ زَيْدٍ مَجْهُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی زید، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے جنّ کی رات میں (یعنی اس رات میں کہ جس میں حضورؐ کی خدمت میں جنّ حاضر ہوئے تھے) تیری چھاگل میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی نے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ وضو کیا آپ نے نبیذ کھجور کے شربت سے۔ ترمذی نے کہا ابو زید مجہول ہے اور علقمہ سے ثابت ہے کہ نقل کیا عبداللہ بن مسعودؓ سے، انھوں نے فرمایا میں جنّ کی رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا۔ (مسلم)

۴۴۳ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ

کبشہ بنت کعب بن مالک (جو ابن ابی قتادہ کی بیوی تھیں) نے کہا

ابِي أبي قتادة أنّ أبا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءًا فجاءت هرّة تشرب منه فأصغى لها الإناء حتى شربت قالت كبشة فرآني أنظر إليه فقال أتعجبين يا ابنة أخي قالت فقلت نعم فقال إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنها من الطوافين عليكم والطوافات

(رواه مالك وأحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي)

کہ ابو قتادہ ان کے پاس آئے (یعنی ان کے خسر) پس میں نے ان کے لئے (برتن میں) وضو کے واسطے پانی بھرا۔ بلی آئی اور پینے لگی اس برتن میں سے پانی اور ٹیڑھا کر دیا ابو قتادہ نے اس برتن کو (تاکہ بلی اچھی طرح پانی پی لے) کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے مجھ کو دیکھا کہ کیا میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں۔ پس ابو قتادہ نے کہا میری بھتیجی! کیا تو اس پر تعجب کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۴۴۳
۹
وعن داود بن صالح بن دينار عن أمه أنّ مولاتها أرسلتها بهريسة إلى عائشة قالت فوجدتها تصلي فأشارت إليّ أن ضعيها فجاءت هرّة فأكلت منها فلما انصرفت عائشة من صلاتها أكلت من حيث أكلت الهرّة فقالت إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنما هي من الطوافين عليكم وإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلها۔ (رواه أبو داود)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے کہا کہ ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے ان کے ہاتھ حضرت عائشہ کے پاس ہریسہ بھیجا۔ اور انھوں حضرت عائشہ رضی کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پس اشارہ کیا عائشہ رضی نے میری طرف اس کا کہ تو اس کو رکھ دے (چنانچہ رکھ دیا گیا) پس بلی آئی اور ہریسہ میں سے کھایا۔ جب حضرت عائشہ رضی نماز سے فارغ ہو کر آئیں تو آپ نے اس ہریسہ میں سے اسی جگہ سے کھانا شروع کیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی کا کھایا ہوا نجس نہیں ہے بلی تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دیکھا۔ (ابو داؤد)

۴۴۴
۱۰
وعن جابر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أنتوضأ بما أفضلت الحمر قال نعم وبما أفضلت السباع كلها۔ (رواه في شرح السنة)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اس پانی سے وضو کر لیں جس کو گدھوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس پانی سے بھی جس کو تمام درندوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ (شرح السنۃ)

۴۴۵
۱۱
وعن أم هانئ قالت اغتسل رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وميمونة في قصعة فيها أثر العجين۔ (رواه النسائي وابن ماجة)

حضرت ام ہانی رضی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی نے ایک قصعہ (بادیہ۔ بڑا پیالہ) میں غسل کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان تھا (یعنی دونوں نے ایک برتن کے پانی سے غسل کیا۔) (نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۴۴۶
۱۲
عن يحيى بن عبد الرحمن قال إنّ عمر خرج في ركب فيهم عمرو بن العاص حتى وردوا حوضًا فقال عمرو يا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب يا صاحب الحوض لا تخبرنا فإنا نرد على السباع وترد علينا۔

رواه مالك وزاد رزين قال زاد بعض الرواة في قول عمر وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یحییٰ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ عمر رضی ایک قافلہ میں روانہ ہوئے جس میں عمرو بن عاص رضی بھی تھے۔ یہاں تک کہ ایک حوض پر پہنچے۔ عمرو بن عاص رضی نے حوض والے سے پوچھا کہ کیا تیرے حوض پر درندے بھی آتے ہیں؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی نے فرمایا۔ اے حوض والے یہ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہم آتے ہیں درندوں پر (یعنی کبھی ہم آتے ہیں پانی پر) اور درندے آتے ہیں ہم پر (یعنی کبھی درندے آتے ہیں پانی پر)۔

مالک اور رزین نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث میں حضرت عمر رضی

سَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ "

کے قول میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ درندے جو کچھ اپنے پیٹ میں بھر لیں وہ ان کا ہے اور جو باقی رہ جائے وہ ہمارا ہے، پاک کرنے والا ہے اور پینے کے قابل ہے۔"

۴۴۸/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو سعید خدری رض کا بیان ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے پانی سے پاکی حاصل کرنے کا حکم پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہیں اور جن پر درندے، کتے اور گدھے سب آتے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا جو چیز درندوں نے اپنے پیٹ میں بھر لی وہ ان کی ہے اور ہمارے لئے وہ چیز ہے جو انھوں نے چھوڑ دی اور وہ پاک کرنے والی ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۴۹/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا ہے کہ دھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو۔ اس لئے کہ وہ برص کو پیدا کرتا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ — نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

فصل اوّل

۴۵۰/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتّا پانی پی لے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تمہارے جس برتن سے کتا پانی پی جائے اس کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

۴۵۱/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پس لوگوں نے اس کو پکڑ لیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس کو چھوڑ دو اور ایک ڈول پانی پیشاب پر بہا دو کہ تم لوگ آسانی کرنے واسطے بنا کر بھیجے گئے ہو مشکل کرنے والے بنا کر نہیں۔ (بخاری)

۴۵۲/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس سے کہا ٹھہر ٹھہر پس رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو اس کے حال پر اس کو چھوڑ دو تاکہ وہ پیشاب کر لے۔ چنانچہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر اس کو رسول اللہ صلے اللہ

فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے بلایا اور اس سے کہا یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ذکرِ الٰہی نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔ انس رضؓ نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے ایک شخص کو (پانی لانے کا) حکم دیا۔ پس وہ ایک ڈول پانی لایا اور اس کو پیشاب پر بہا دیا۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۳ (۴) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنتِ ابوبکر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (تو خشک ہو جانے پر) پہلے اس کو چٹکیوں سے مل دے اور پھر پانی سے دھو ڈالے پھر نماز پڑھ لے (خواہ کپڑا تر ہو یا خشک ہو جائے۔) (بخاری ومسلم)

۲۵۴ (۵) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمان رضؓ بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے (تو کیا کرے؟) حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ (حضورؐ کے کسی کپڑے پر منی لگ جاتی تو) میں اس کو دھوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ کپڑا ابھی بھیگا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو تشریف لیجاتے۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۵ (۶) وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

اسود اور ہمام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو رگڑ دیتی تھی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اس کپڑے سے نماز پڑھ لیتے۔

۲۵۶ (۷) وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امّ قیس رضؓ بنت محصن کا بیان ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑوں پر بہا دیا اور دھویا نہیں۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۷ (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب کپڑے کو دباغت دے لیا جائے (یعنی پکا لیا جائے یا دھوپ میں خشک کر لیا جائے) تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

۲۵۸ (۹) وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضؓ کی ایک آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی، وہ مر گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ نے فرمایا کیوں نہ نکال لیا تم نے اس کا

بِهِ فَقَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس دباغت دے لی ہوتی اس کو اور نفع اٹھالیا ہوتا اس سے لوگوں نے عرض کیا یہ تو مُردار ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۹/۱۰ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی۔ پس ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پُرانی ہوگئی۔ (بخاری)

فصل دوم

۴۶۰/۱۱ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔)

حضرت لبابہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے حسین بن علیؓ رسول اللہ کی گود میں تھے کہ انھوں نے پیشاب کیا آپ کے کپڑے پر۔ میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیجیے اور تہبند مجھ کو دیجیے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے (احمد۔ ابوداؤد ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور چھینٹا دیا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب سے۔

۴۶۱/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چلے کوئی تم میں سے اپنی جوتیوں کے ساتھ گندگی پر اور پھر مٹی پر یعنی زمین پر تو مٹی اس گندگی کو پاک کردینے والی ہے (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۴۶۲/۱۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ ان سے ایک عورت نے کہا کہ میرا دامن لمبا ہے اور میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں۔ امّ سلمہؓ نے کہا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز جو اس کے بعد ہے (یعنی زمین) (احمد۔ مالک۔ ترمذی، ابوداؤد اور دارمی) اور ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی امّ ولد تھی

۴۶۳/۱۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۶۴/۱۵ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔)

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنْ تُفْتَرَشَ

ابوالملیح بن اُسامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی) دارمی اور ترمذی نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے درندوں کے چمڑے کا فرش بچھانے سے بھی منع کیا ہے۔

۴۶۵/۱۶ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوالملیحؓ کا بیان ہے کہ وہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

٤٦٦/١٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن علیم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط آیا (جس میں لکھا تھا کہ) تم مردار کے چمڑے سے نفع نہ اٹھاؤ اور نہ اس کے پٹھے سے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

٤٦٧/١٨ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے اس کو دباغت دینے کے بعد۔ (مالک۔ ابوداؤد)

٤٦٨/١٩ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ قریش کی ایک جماعت اپنی ایک (مُردہ بکری) کو اس طرح کھینچ کرلے جارہی تھی جس طرح گدھے کو لے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کاش نکال لیا ہوتا تم نے چمڑہ اس کا۔ لوگوں نے کہا یہ تو مُردار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاک کردیتا ہے اس کو پانی اور کیکر کے پتے (یعنی دباغت سے مُردار کا چمڑہ پاک ہوجاتا ہے)۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٤٦٩/٢٠ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن المحبق رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں ایک شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ ناگہاں آپ نے ایک مشک کو لٹکے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ص یہ تو مردار کا چمڑہ ہے آپ نے فرمایا دباغت نے اس کو پاک کردیا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

فصل سوم

٤٧٠/٢١ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مسجد کی طرف جو ہمارا راستہ ہے وہ غلیظ ہے پس کیا کریں ہم جب ہم پر بارش ہو۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد کوئی پاک راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا پس یہ پاک راستہ اس ناپاک کے بدلے میں ہے۔ (ابوداؤد)

٤٧١/٢٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور ننگے پاؤں زمین پر چلنے سے وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

٤٧٢/٢٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رض نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کُتّے مسجد کے اندر آتے جاتے تھے اور ان کی آمدورفت کے سبب صحابہ رض مسجد کو دھوتے نہ تھے۔ (بخاری)

٤٧٣/٢٤ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ

حضرت براء رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے اور حضرت جابر رض کی روایت کے یہ

قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

الفاظ ہیں کہ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے۔ (احمد۔ دارقطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ — موزوں پر مسح کرنے کا بیان

فصل اول

۴۷۴/۱ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریح ابن ہانی نے کہا میں نے علیؓ بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا۔ پس کہا حضرت علیؓ نے کہ مدت مقرر کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔ (مسلم)

۴۷۵/۲ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ.... عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ پس ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے گئے فجر سے پہلے، میں آپ کے لئے پانی کی چھاگل لے گیا۔ جب آپ واپس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالنا شروع کیا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ کو۔ آپ اس وقت صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے جبہ کی آستینوں کو چڑھا کر ہاتھوں کو نکالنا چاہا لیکن تنگ ہوئی آستینیں (اور ہاتھوں کے اوپر نہ چڑھ سکیں) لہٰذا آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال لئے اور جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر آپ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا۔ پھر میں نے آپ کے پاؤں سے موزے نکالنے کا ارادہ کیا تاکہ آپ پاؤں کو دھوئیں۔ آپ نے فرمایا موزوں کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے ان کو پاکی پر پہنا ہے۔ پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم قوم میں پہنچے (یعنی مجاہدین اسلام میں) وہ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو انھوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (اپنی جگہ قائم رہنے کا) اشارہ فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے دو رکعت نماز میں سے ایک رکعت پڑھی۔ پھر جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

فصل دوم

۴۷۶/۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ اجازت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى)

مسافر کو تین دن اور تین رات کی اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی جبکہ موزے پہنے ہوں، وضو کر کے دونوں موزوں پر مسح کرنے کی (اثرم - ابن خزیمہ - دارقطنی) خطابی نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور منتقی میں اسی طرح پر ہے۔

۴۷۷ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت صفوان رضؓ بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین رات تک اپنے موزوں کو (پاؤں سے) باہر نہ نکالو۔ مگر جب ناپاک ہو جاؤ اور غسل واجب ہو جائے لیکن پاخانہ پیشاب سونے کے بعد موزے اتارنے کی ضرورت نہیں (ترمذی - نسائی)

۴۷۸ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَّعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا پس آپ نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنی بخاری سے اس حدیث کے بارہ میں معلوم کیا تو انھوں نے کہا صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے)

۴۷۹ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

۴۸۰ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابوں اور نعلین پر۔
(احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

فصل سوم

۴۸۱ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپ نے فرمایا بلکہ تو بھول گیا، میرے رب بزرگ و برتر نے مجھ کو اسی کا حکم دیا ہے۔
(احمد - ابوداؤد)

۴۸۲ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر مسح کرنے سے اور بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ موزے کے اوپر مسح کرتے تھے۔
(ابوداؤد - دارمی)

بَابُ التَّیَمُّمِ — تیمم کا بیان

فصل اوّل

۴۸۳ عن حذیفة قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم فُضِّلنا على الناس بثلاث جُعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجُعلت لنا الأرض كلها مسجدًا وجُعلت تربتها لنا طهورًا إذا لم نجد الماء (رواه مسلم)

حضرت حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو فضیلت دی گئی ہے دوسری امتوں کے لوگوں پر تین چیزوں میں۔ ایک تو بنائی گئی ہماری صفیں (نماز میں) مثل ملائکہ کی صفوں کے۔ دوسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے مسجد، تیسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے پاک کرنے والی جب کہ ہم کو پانی نہ ملے۔ (مسلم)

۴۸۴ وعن عمران قال كنا في سفر مع النبي صلى الله علیه وسلم فصلى بالناس فلما انفتل من صلوته إذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم فقال ما منعك يا فلان أن تصلي مع القوم قال أصابتني جنابة ولا ماء قال عليك بالصعيد فإنه يكفيك. (متفق علیه)

حضرت عمران کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آں حضرتؐ نے اس سے فرمایا اے فلاں کس چیز نے روکا تجھ کو کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھے؟ اس نے عرض کیا میں ناپاک تھا اور غسل کے لئے پانی نہ تھا آپ نے فرمایا تو پھر تیرے لئے مٹی ہے (یعنی تیمم) کہ وہ کافی ہے (بخاری و مسلم)

۴۸۵ وعن عمار قال جاء رجل إلى عمر بن الخطاب فقال إني أجنبت فلم أصب الماء فقال عمار لعمر أما تذكر أنا كنا في سفر أنا وأنت فأما أنت فلم تصل وأما أنا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله علیه وسلم فقال إنما كان يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله علیه وسلم بكفيه الأرض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه (رواه البخاري) ولمسلم نحوه وفيه قال إنما يكفيك أن تضرب بيديك الأرض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك وكفيك.

حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ناپاک ہوگیا ہوں اور پانی مجھ کو نہیں ملا ہے (میں کیا کروں) عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کو واقعہ یاد ہے کہ جب ہم سفر میں تھے یعنی ہم اور تم دونوں جنبی (ناپاک) ہوئے۔ تم نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں نے خاک پر لوٹ کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے یہ کافی تھا، یہ ارشاد فرما کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر ہاتھوں پر پھونک ماری پھر چہرہ پر دونوں کو پھیرا اور ہاتھوں پر بھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ کافی تھا کہ تو اپنے دونوں کو زمین پر مارتا پھر پھونکتا ان کو اور

۴۸۶ وعن أبي الجهيم بن الحارث بن الصمة قال مررت على النبي صلى الله علیه وسلم وهو يبول فسلمت عليه فلم يرد علي حتى قام إلى جدار فحته بعصا كانت معه ثم وضع يديه على الجدار فمسح وجهه وذراعيه ثم رد علي ولم أجد هذه الرواية في الصحيحين ولا في كتاب الحميدي ولكن ذكره في شرح السنة وقال هذا حديث حسن.

حضرت ابوالجہیمؓ بن الحارث ابن الصمہؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہیں دیا مجھ کو، یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور لاٹھی سے جو آپ کے پاس تھی دیوار کو کھرچا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر رکھا اور چہرہ اور ہاتھوں پر دونوں ہاتھوں کو پھیرا پھر میرے سلام کا جواب دیا (اس روایت کو میں نے بخاری و مسلم میں نہیں پایا اور نہ کتاب حمیدی میں البتہ اس کو شرح السنۃ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے یہ

فصل دوم

۴۸۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهٗ بَشَرَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ عَشْرَ سِنِيْنَ)

حضرت ابوذرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کو اگرچہ وہ پانی کو دس برس تک نہ پائے۔ پس جب پانی کو پائے تو اس سے بدن کو دھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔)

۴۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِيْ رَاْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِيْ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سفر پر نکلے پس ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اُس سے اس کے سر میں زخم آگیا۔ پھر اس کو احتلام ہوا اور اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا کیا ایسی حالت میں تیمم جائز ہے؟ انھوں نے کہا ایسی حالت میں جب کہ تو پانی استعمال کرنے پر قادر ہے ہم تیرے لئے تیمم کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ پس اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ پھر جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ ان کو مارے جو بات معلوم نہ تھی ان کو انھوں نے کیوں دریافت نہیں کی۔ نادانی کی بیماری کا علاج سوال ہے بلاشبہ اس کو تیمم کرنا کافی تھا اور وہ اپنے زخم کے کپڑے کی پٹی پر مسح کرتا اور تمام بدن کو دھوتا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۸۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِيْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰى هُوَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُّرْسَلًا)۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ ۲ دو شخص سفر پر روانہ ہوئے نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا پس دونوں نے پاک مٹی پر تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر (اسی نماز کے) وقت ہی کے اندر پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے تو وضو کر کے نماز لوٹالی اور دوسرے نے نہیں لوٹائی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ پس جس نے نماز نہیں پھیری تھی اس سے آپ نے فرمایا تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز پڑھ لی تھی اس سے فرمایا تجھ کو دوگنا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی) نسائی اور ابوداؤد نے بھی اس کو عطاء بن یسارؓ سے مرسلاً روایت کیا۔

فصل سوم

۴۹۰ عَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوالجہیمؓ بن الحارث بن الصمّہ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیر جمل (کنویں) کی طرف تشریف لائے پس آپ سے ایک شخص ملا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ (بخاری ومسلم)

۴۹۱ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمّار بن یاسر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضؓ نے تیمّم کیا، پاک مٹی سے نمازِ فجر کے لئے جبکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا اور مسح کیا اپنے چہروں کا۔ ایک بار پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی سارے ہاتھوں کا مونڈھوں تک اور بغل کے اندر اپنے ہاتھ ڈال کر۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ — غسلِ مسنون کا بیان

فصل اوّل

۴۹۲/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو آئے تو چاہیئے کہ پہلے غسل کرے (بخاری ومسلم)

۴۹۳/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۹۴/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ہے ہر بالغ (اور عاقل) مسلمان پر یہ کہ وہ ہر ساتویں دن غسل کرے جس میں سر اور بدن کو دھوئے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

۴۹۵/۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن اس نے فرض ادا کیا اور یہ بہت اچھا فرض ہے۔ اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

۴۹۶/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میّت کو غسل دے اس کو چاہیئے کہ وہ بھی غسل کرے۔ (ابن ماجہ) اور احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور جو میّت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔

۴۹۷/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے تھے (یعنی آپ نے چار باتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا ہے) جنابت سے۔ جمعہ کے دن۔ سینگی کھچوانے سے اور میّت کو نہلانے سے۔ (ابوداؤد)

۴۹۸/۷ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ

حضرت قیس بن عاصم نے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ بیری کے پتوں اور پانی سے نہائیں۔
(ترمذی- ابوداؤد- نسائی)

فصل سوم

۴۹۹/۸ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلٰى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ الصُّوفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عکرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق کی ایک جماعت آئی اور ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ کے نزدیک کیا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا نہیں لیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور جو شخص غسل کرے اس کے لئے بہتر ہے اور جو نہ نہائے اس پر واجب نہیں اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کی ابتدا کیوں کر ہوئی۔ بعض (صحابہؓ) فقیر لوگ (اس زمانہ میں) صوف پہنتے تھے اور پیٹھ پر (بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے۔ ان کی مسجدیں تنگ تھیں مسجدوں کی چھتیں نیچی تھیں اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ایک روز جمعہ کے جب کہ سخت گرمی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ پسینہ میں اس صوف کے اندر تر ہو گئے۔ پس بو پھیلی اس سے اور تکلیف پہنچی اس سے لوگوں کو بعض کو بعض سے۔ جب یہ بو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! جب جمعہ کا دن ہو تم غسل کرو اور چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک (غسل جمعہ کے بعد) عمدہ قسم کے تیل اور خوشبو کا استعمال کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مال دیا اور لوگوں نے صوف کے بجائے اچھے کپڑے پہنے۔ محنت ومشقت کے کام چھوٹ گئے۔ مسجدیں وسیع ہو گئیں اور پسینہ سے جو تکلیف لوگوں کو پہنچتی تھی اس سے بہت کچھ امن مل گیا۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَيْضِ — حیض کا بیان

فصل اوّل

۵۰۰/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ لوگ نہ تو اس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اور نہ اس کو اپنے گھروں میں جمع رکھتے تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپ سے حائضہ کا حکم پوچھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الخ یعنی اے رسولؐ! تجھ سے لوگ حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ پس (اس آیت کے نازل ہونے پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ تم سب کچھ کرو لیکن اس سے جماع نہ کرو۔ یہود کو جب اس کا علم ہوا تو انھوں نے کہا یہ شخص ہمارے

وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس دینی امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس میں ہماری مخالفت ضرور کرتا ہے۔ پس اُسَید بن حُضَیر اور عبّاد بن بشیر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہود ایسا اور ایسا کہتے ہیں، کیا اب ہم ان عورتوں کے پاس نہ بیٹھیں (ان سے ہر قسم کے تعلقات ترک کر دیں؟) یہ (سن کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے خیال کر لیا کہ آپ ان دونوں شخصوں سے خفا ہو گئے۔ چنانچہ وہ دونوں آدمی باہر نکل گئے۔ پس ان دونوں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا تحفہ لایا گیا ہے (ایک برتن میں)۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی کو بھیجا (ان کو بلانے کے لئے۔ اور جب وہ آگئے تو) دونوں کو دودھ پلایا۔ پس ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض نہیں ہوتے تھے۔ (مسلم)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (پانی کے) ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں ناپاک ہوتے اور آپ مجھ کو حکم دیتے پس میں تہبند باندھتی۔ اور آپ اپنے جسم کو میرے جسم سے لگاتے (تہبند کے اوپر) اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اور آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال دیتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کا سر دھوتی۔ (بخاری ومسلم)

۵۰۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اسی برتن میں بچا ہوا پانی یا نیا پانی) دیتی اور آپ اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جس جگہ میں نے پیا تھا اور حالتِ حیض میں مَیں گوشت کی ہڈی چوستی پھر وہ ہڈی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی اور آپ بھی اسی جگہ سے اس ہڈی کو چوستے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ (مسلم)

۵۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور پھر قرآن پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

۵۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے مجھ کو یہ حکم دیا کہ چھوٹا بوریا اٹھا کر مجھ کو دیدو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مسلم)

۵۰۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چادر میں نماز پڑھتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ (بخاری ومسلم)

فصلِ دوم

۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پاخانہ کی جگہ صحبت کرے یا کاہن کے پاس جائے پس اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نازل ہوئی محمدؐ پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) اور ابن ماجہ و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ کاہن جو کچھ کہے وہ اس کی تصدیق کرے یعنی سچا جانے۔ پس وہ کافر ہوا۔“ ترمذی نے کہا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرم کے واسطے سے جانتے ہیں۔ وہ ابوتمیمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ) وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرے لئے کیا چیز حلال ہے اپنی عورت سے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا حلال ہے تیرے لئے وہ چیز جو اوپر ہو تہبند کے اور بچنا اس سے بہتر ہے (رزین)

محی السنہ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۰۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے اس کو چاہیئے کہ نصف دینار خیرات کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۰۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حالت حیض جماع کرنے سے جو صدقہ دیا جائے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ) اگر حیض کا خون سُرخ ہو تو ایک دینار اور خون زرد ہو تو نصف دینار۔ (ترمذی)

فصلِ سوم

۵۱۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت زید بن اسلم نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا چیز حلال ہے میرے لئے میری بیوی سے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ خوب مضبوط باندھ تو تہبند اس کا اس کے جسم پر پھر تہبند کے اوپر تیرا کام ہے (یعنی ناف سے اوپر تجھ کو اختلاط مباح ہے۔ (مالک)

۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو بستر سے بوریے پر آجاتی اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے قریب آتے اور نہ وہ قریب جاتیں اُن کے جب تک کہ پاک نہ ہوتیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ مستحاضہ کا بیان

فصل اوّل

٥١٢/١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو خون آتا رہتا ہے۔ پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ خون تو ایک رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں ہے۔ جس وقت تجھ کو حیض آئے نماز چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے خون کو دھو ڈال (یعنی غسل کر) اور پھر نماز پڑھ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

٥١٣/٢ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر رض، فاطمہ بنت ابی حبیش رض سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ نے بتایا کہ وہ مستحاضہ ہو جاتی تھیں۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو، اور وہ سیاہ خون ہے جو شناخت کیا جاتا ہے۔ اگر یہ (یعنی خون حیض) تو نماز سے باز رہ۔ اور جو دوسرا ہو (یعنی سیاہی مائل اس کا رنگ نہ ہو تو) وضو کر اور نماز پڑھ۔ کیوں کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد و نسائی)

٥١٤/٣ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ام سلمہ رض نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون ڈالتی تھی ہمیشہ یعنی اس کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پس ام سلمہ رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے واسطے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہیئے کہ شمار کرے ان دنوں اور راتوں کو جن میں اس کو ہر مہینے کا خون آتا تھا اس بیماری سے پہلے۔ پس چھوڑ دے ان دنوں کے موافق نماز کو ہر مہینے اور جب گزر جائیں وہ دن تو چاہیئے اس کو کہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔ (مالک، ابوداؤد، دارمی اور نسائی نے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہے)۔

٥١٥/٤ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهُ دِينَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ عدی کے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا۔ عدی کے دادا کا نام دینار ہے، دینار نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں یہ کہا ہے کہ وہ حیض کے ان دنوں میں جن کی اسے عادت تھی نماز کو چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے اور روزے بھی رکھے نماز بھی پڑھے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

لہ مستحاضہ۔ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض و نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ۱۲ مترجم

۵۱۱ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حمنہؓ بنت جحش کہتی ہیں کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی، بہت سخت اور بہت زیادہ۔ پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھوں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہوں، اس کے متعلق آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس نے مجھ کو روزہ اور نماز سے باز رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بیان کرتا ہوں میں تیرے واسطے روئی کو، کیونکہ وہ خون کو لے جاتی ہے (یعنی خون نکلنے کے مقام پر روئی رکھ لے تاکہ وہ اس کو جذب کر لے) میں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا لگام کی طرح کپڑا باندھ۔ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی لنگوٹ سے بھی نہیں رکتا۔) پھر آپ نے فرمایا کپڑا رکھ لے لنگوٹ کے اندر۔ اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ڈالتی ہوں میں خون کو بہت زیادہ مانند مینھ کے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کافی ہے تجھ کو اور اگر قوت رکھتی ہو تو دونوں پر عمل کر، اپنے حال سے تجھ کو زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ استحاضہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا۔ پس اس خون میں سے چھ یا سات دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کر یہاں تک کہ جب دیکھے کہ پاک و صاف ہو گئی تو تیئیس یا چوبیس دن رات تک نماز پڑھ اور روزے رکھ۔ پس البتہ یہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اور اسی طرح ہر مہینے جیسا کہ عورتیں حائضہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پاکی کے ایام۔ اور اگر تجھ سے (یہ دوسری صورت) ممکن ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر کر لے اور عصر میں جلدی تو غسل کر اور ظہر و عصر دونوں نمازوں کو جمع کر لے (ایک ساتھ پڑھ لے) اسی طرح مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو جلدی پڑھ اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کر لے، تو پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کے لئے بھی غسل کر، پس اسی طرح تو ہمیشہ کر اور روزے رکھ اگر تجھ میں اس کی قوت ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ حکم (یعنی آخری) دونوں حکموں میں زیادہ پسند ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

۵۱۲ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی جبیش ابتداءً مستحاضہ ہوئی ہے اتنی اتنی مدت سے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا پاک ہے اللہ! بے شک یہ استحاضہ شیطان کی جانب سے

وسلم سبحان اللہ ان ھذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رأت صفارۃ فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فیما بین ذلک۔ (رواہ ابو داود) وقال مجاھد عن ابن عباس لما اشتد علیھا الغسل امرھا ان تجمع بین الصلوتین۔

ہے اس کو چاہیے کہ وہ لگن میں بیٹھے۔ پس جب دیکھے لگن کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے مغرب عشاء کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور ان کے درمیان وضو کرے۔ (ابوداؤد) اور مجاہدؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جب اس پر نہانا مشکل ہوا (یعنی ہر نماز کے لئے) تو اس کو دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کا حکم فرمایا۔

کتاب الصلوٰۃ — نماز کا بیان

فصل اوّل

۵۱۸/۱ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوئے ہیں جب کہ گناہِ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں (مسلم)

۵۱۹/۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے کوئی یہ بتائے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا اس کے بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے ان کے سبب گناہوں کو۔ (صغیرہ گناہوں کو)۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰/۳ وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات فقال الرجل یا رسول اللہ الی ھذا قال لجمیع امتی کلھم وفی روایۃ لمن عمل بھا من امتی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ (آپ واقعہ سن کر خاموش رہے اور وحی کا انتظار کیا) پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ الخ یعنی قائم رکھ تو نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (صبح و شام) اور چند ساعتیں رات میں، البتہ نیکیاں مٹاتی ہیں برائیوں کو۔ اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! کیا یہ حکم میرے ہی لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری ساری امت کے لئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جو شخص میری امت میں اس پر عمل کرے اس کے لئے یہ حکم ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۱/۴ وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلوۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر حد واجب ہے لہٰذا مجھ پر آپ حد جاری فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد و جرم مستوجب سزا کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز

الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں نے جرم قابلِ حد کا ارتکاب کیا ہے آپ کلام الٰہی کے مطابق مجھ پر حکم لگائیے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا ہاں (پڑھی) آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ نے بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اور اس کے بعد کونسا کام اچھا ہے؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمائیں اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ (مسلمان) اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترکِ نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۲۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت عبادہؓ بن صامت نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ پس جس شخص نے ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا، ان کے وقت پر ان کو پڑھا۔ اور رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضورِ قلب سے نماز کو ادا کیا۔ اس کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بخش دے گا اس کو اور جو ایسا نہ کرے اس کے لئے خدا کا کوئی وعدہ نہیں وہ چاہے اس کو بخشے اور چاہے عذاب دے۔ (مالک، نسائی، ابوداؤد)۔

۵۲۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو اپنی پانچ نمازیں اور روزے رکھو اپنے (رمضان) کے مہینے میں اور ادا کرو اپنے مال کی زکوٰۃ اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی اور داخل ہو جاؤ تم اپنے رب کی جنت میں۔ (احمد، ترمذی)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ اور علیحدہ کر دو ان کے

وَكَذَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ)

سونے کی جگہ (یعنی ان کو تنہا سُلاؤ)۔ (ابوداؤد۔ اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں بروایت سبرہ بن معبد سے روایت ہوئی ہے)۔

٥٢٧/١٠ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت بُریدہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوا۔

(احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

فصل سوم

٥٢٨/١١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے ملاعبت کی۔ یعنی گلے لگایا اور صحبت کی حد تک میں نہیں پہنچا۔ پس حاضر ہوں جو حد (شرعی سزا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں جاری کریں۔ پس کہا عمر رضؓ نے پردہ پوشی کی تھی خدا نے تیری (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چھپاتا۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا وہ اس کو بلا لایا۔ اور آپؐ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ۔ یعنی قائم رکھ تو نماز کو صبح و شام اور رات کے حصہ میں تحقیق نیکیاں مٹا دیتی ہیں بُرائیوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ پس عرض کیا قوم کے ایک شخص نے کہ اے اللہ کے نبی! یہ حکم خاص اس شخص کے لئے ہے یا سب کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔ (مسلم)

٥٢٩/١٢ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضؓ نے کہا کہ (ایک روز) جاڑوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتّے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) آپ باہر تشریف لے گئے۔ پس آپؐ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور ان شاخوں سے پتّے گرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا ابوذر! ابوذرؓ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب بندۂ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو گرتے ہیں اس کے گناہ اس طرح جس طرح کہ یہ پتّے درخت سے جھڑتے (احمد)

٥٣٠/١٣ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا

حضرت زید بن خالد الجہنی نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں سہو نہ کیا حضورِ قلب سے

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ان کو پڑھا تو خدا اس کے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ (احمد)

۵۳۱/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا۔ پس فرمایا کہ جو شخص محافظت کرتا ہے نماز پر تو یہ نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کی بخشش کا ذریعہ۔ اور جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کا اور نہ ذریعہ بخشش اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی اس کا ان لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا) (احمد۔ دارمی بیہقی در شعب الایمان)۔

۵۳۲/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہ کرتے تھے مگر نماز کو (کہ اس کا ترک ان کے نزدیک موجب کفر تھا)۔ (ترمذی)

۵۳۳/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو درداءؓ نے کہا۔ مجھ کو میرے دوست نے یہ نصیحت کی ہے (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے) کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے، اگرچہ تیرے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے اور یہ کہ فرض نماز کو جان کر نہ چھوڑ۔ اس لئے کہ جس نے فرض نماز کو دانستہ ترک کیا اُس سے اسلام بری الذمہ ہے اور یہ کہ تو شراب نہ پی اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ — اوقاتِ نماز کا بیان

فصل اوّل

۵۳۴/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (وہ ہے) جب کہ دوپہر ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت (وہ ہے جو اس کے بعد ہو اس وقت تک) جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کا وقت (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت صبح کے ظاہر ہونے سے آفتاب کے نکلنے تک ہے۔ پس جب سورج نکل آئے تو نماز سے باز رہ۔ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔ (مسلم)

۵۳۵/۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا نماز پڑھ تو ہمارے ساتھ ان دو دنوں میں۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلال رضؓ کو حکم دیا انھوں نے اذان

أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا آپؐ نے عصر کی تکبیر کا جب آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہوگیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہوگئی شفق پھر حکم دیا نمازِ فجر کا جب کہ ہوگئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضؓ کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال رضؓ نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا (یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی) اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپؐ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبرئیلؑ نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہوجاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ دوگنا ہوگیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرئیلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! یہ وقت تجھ سے پہلے انبیاءؑ کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

۵۳۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحؒ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کرکے پڑھا تو عروہؒ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبدالعزیز رحؒ نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا آپ نے عصر کی تکبیر کا جب کہ آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہوگیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہوگئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہوگئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضؓ کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال رضؓ نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا (یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی) اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو اُن دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبرئیلؑ نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہوجاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ دوگنا ہوگیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرئیلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! یہ وقت تجھ سے پہلے انبیاءؑ کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

۵۳۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرَئِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کرکے پڑھا تو عروہ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبدالعزیز رح نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے متعلق ابوہریرہ رض نے جو کچھ بتایا تھا اس کو میں بھول گیا۔ اور ابوبرزہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور عشاء سے پہلے سونے کو بُرا جانتے تھے اور نماز کے بعد بات کرنے کو بُرا سمجھتے تھے اور نماز پڑھتے فجر کی آپ اس وقت جبکہ شناخت کر لیتا آدمی اپنے ہم جلیس کو اور پڑھتے آپ نماز فجر میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ عشاء کی نماز تہائی رات تک پڑھنے میں کوئی تامل نہ فرماتے تھے اور نمازِ عشاء سے پہلے سونے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اسی طرح عشاء کے بعد باتیں کرنا آپ کو پسند نہ تھیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۱/۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن عمرو بن الحسن بن علی رض سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم جابر بن عبداللہ رض سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیا تھی کہا انھوں نے کہ نماز پڑھتے تھے آپ ظہر کی دن ڈھلے اور عصر کی اس وقت جب کہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۲/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔ (بخاری ومسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

۵۴۳/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اور بخاری کی ایک روایت میں جو ابوسعید سے منقول ہے" یہ الفاظ ہیں کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدّت جہنم کی بھاپ سے ہے اور آپؐ نے یہ فرمایا کہ دوزخ نے شکایت کی اپنے ربّ سے اور عرض کیا کہ میرا بعض حصّہ بعض حصّے کو کھائے جاتا ہے۔ پس خدا نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دیدی۔ ایک سانس جاڑوں میں اور ایک سانس گرمیوں میں۔ پس جب پاؤگے تو گرمی اور سردی کی شدّت تو یہ وہی دو سانسیں ہیں۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "پس شدّت اس چیز کی جو تم گرمی میں پاتے ہو وہ اس کے گرم سانس کی وجہ سے ہے۔ اور شدّت اس چیز کی جس کو تم سردی میں پاتے ہو" وہ اس کے سرد سانس کے سبب سے ہے۔

۵۴۴/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رض نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا۔ پس جانے والا عوالی چلا جاتا (عوالی بیرونِ شہر آبادی) اور سورج روشن ہوتا اور عوالی کے بعض حصے مدینہ سے چار میل کے قریب تھے۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۵/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نمازِ عصر میں تاخیر) منافق کی نماز (ہوتی) ہے جو بیٹھا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں میں چلا جاتا ہے (تو نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹکریں مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس میں اللہ کا مگر بہت تھوڑا۔ (مسلم)

۵۴۶/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو جائے اس کی حالت ایسی ہے کہ گویا اس کے اہل وعیال اور مال لوٹ لئے گئے۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۷/۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت بُریدہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑا نمازِ عصر کو اس نے ضائع کر دیا اپنے عمل کو۔ (بخاری)

۵۴۸/۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس واپس ہوتا ہم سے کوئی اور دیکھ سکتا تھا وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۹/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے (آن حضرتؐ اور صحابہؓ) عشا کی شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۰/۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے صبح کی اور (نماز پڑھ کر) عورتیں واپس ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۱/۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہؒ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت دونوں نے (روزہ رکھنے کے لئے) سحری کھائی اور سحری سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھ لی۔ ہم نے حضرت انس رضؓ سے پوچھا کہ سحری کے کھانے اور نمازِ صبح کے درمیان کتنا فرق تھا۔ انھوں نے کہا صرف اتنا وقت کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ (بخاری)

۵۵۲/۱۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي

حضرت ابوذر رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہ تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جب تجھ پر ایسے حاکم یا سردار مسلّط ہوں گے جو نماز کو دیر کر کے پڑھیں گے۔ ابوذر رضؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا پھر آپ اس

قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نماز پڑھ تو وقت پر پس اگر تو اُس نماز کو ان کے ساتھ پائے تو پھر پڑھ لے یہ تیرے لئے نفل ہو گی (مسلم)

۵۵۳/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جس نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی اس نے عصر کو پالیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۴/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عصر کی ایک رکعت پائے غروب آفتاب سے پہلے پس اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی نماز پوری کرلے اور جو شخص آفتاب نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائے، اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔ (بخاری)

۵۵۵/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس وقت یاد آجائے فوراً پڑھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کا بدلہ کوئی نہیں، صرف یہ ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِی الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سونے کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو جانے پر) کوئی قصور لازم نہیں آتا۔ البتہ جاگنے کی حالت میں (تاخیر) موجب قصور ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو جس وقت یاد آئے فوراً پڑھ لے جیسا کہ فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ یعنی نماز قائم کر میرے یاد کرنے کے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۵۷/۱۸ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضؓ نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا علی تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب وہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جب اس کا کفو (عورت کے مطابق مرد) پایا جائے۔ (ترمذی)

۵۵۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو اوّل وقت ادا کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خدا کی معافی کا سبب ہے۔ (ترمذی)

۵۵۹/۲۰ وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت اُمّ فروہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اوّل وقت ادا کرنا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

اور حضرت امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف حضرت عبداللہ ابن عمر عمری سے روایت کی جاتی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

۵۶۰ / ۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دو بار نہیں پڑھی، آخر عمر تک۔ (ترمذی)

۵۶۱ / ۲۲ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ)

حضرت ابوایوب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کی حالت میں رہے گی یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ میری امت ہمیشہ دین فطرت پر رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز میں دیر نہ کریں گے (یعنی اتنی دیر کہ ستارے نکل آئیں۔) (ابوداؤد) دارمی نے اس کو حضرت عباس رضؓ سے روایت کیا۔

۵۶۲ / ۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ، اگر میں امر کو اپنی امت پر شاق (مشکل) خیال نہ کرتا تو میں یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک بڑھا کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۵۶۳ / ۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِمُوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاخیر کرو تم اس نماز (عشاء) میں۔ اس لئے کہ تمام سابق امتوں میں تم کو نماز عشاء کی فضیلت عطا فرمائی گئی ہے اور کسی امت نے تم سے پہلے اس نماز کو نہیں پڑھا۔ (ابوداؤد)

۵۶۴ / ۲۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ نے بیان کیا۔ میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی نماز عشاء کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اس کو تیسری تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۵۶۵ / ۲۶ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روشنی میں فجر کا پڑھنا بڑا اجر رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد دارمی۔ اور نسائی کے نزدیک فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ کے الفاظ نہیں ہیں)

فصل سوم

۵۶۶ / ۲۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُورُ فَيُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ يُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا اس کو دس حصوں میں پھر پکایا جاتا گوشت اور پھر کھاتے ہم پکا ہوا گوشت آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۷ / ۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک رات میں عشاء کی

نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے پس جب تہائی رات گزر چکی تھی تو آپ تشریف لائے بلکہ اس کے بھی بعد ہم کو معلوم نہیں کہ گھر میں کسی شغل نے آپ کو مشغول رکھا تھا یا اس کے سوا کوئی اور سبب تھا۔ آپ نے ہمارے پاس پہنچکر فرمایا۔ بلاشبہ تم نماز کا انتظار کرتے تھے اور کوئی دیندار تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا اگر میری امت پر یہ امر گراں نہ گزرتا تو نماز پڑھتا میں ان کے ساتھ اسی وقت۔ پھر حکم دیا موذن کو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔ (مسلم)

۵۶۸/۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تمہاری نمازوں کے قریب قریب البتہ عشاء کی نماز میں وہ تمہاری نماز سے کچھ دیر کرتے تھے اور نمازوں کو سبک پڑھتے تھے (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔) (مسلم)

۵۶۹/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو سعیدؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور (اس شب) آپ گھر سے باہر تشریف نہ لائے مگر جبکہ گزر گئی آدھی رات کے قریب۔ پس آپ نے فرمایا اپنی (اپنی) جگہ بیٹھے رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ نے فرمایا کہ تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے اپنے بستروں پر چلے گئے لیکن تم نماز کا انتظار کر رہے ہو پس تم کو معلوم ہو کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے۔ تمہارا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جائے گا اور اگر مجھ کو کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۵۷۰/۳۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں بہت جلدی کرتے تھے تم لوگوں سے، اور تم جلدی کرتے ہو عصر کی نماز میں آں حضرتؐ کی نماز عصر سے۔ (احمد۔ ترمذی)

۵۷۱/۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضؓ نے کہا کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی ادا کرتے۔ (نسائی)

۵۷۲/۳۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبادہ بن صامت نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے ہوں گے جن کے مشاغل ان کو وقت پر نماز ادا کرنے سے روکیں گے یہاں تک کہ نماز کا (مستحب) وقت جاتا رہے گا۔ پس اس زمانہ میں تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (ابو داؤد)

۵۴۳/۳۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت قبیصہؓ بن وقاص نے کہا۔ رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے لوگ ہوں گے جو نماز میں دیر کریں گے پس وہ نماز تمہارے لئے فائدہ ہے اور ان کے لئے وبال۔ پس پڑھو تم ان کے ساتھ نماز جب تک وہ قبلہ کی طرف پڑھیں۔ (ابوداؤد)

۵۴۴/۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبیداللہ بن عدی بن الخیار نے بیان کیا کہ میں عثمانؓ کے پاس گیا جب وہ محاصرہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا آپ تمام لوگوں کے امام ہو اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی جس میں آپ مبتلا ہو اور نماز پڑھاتا ہے ہم کو امام فتنہ کا اور ہم اس کو گناہ سمجھتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز انسان کے تمام اعمال میں افضل ہے پس جب بھلائی کریں لوگ تو بھی ان کے ساتھ بھلائی کر اور جب برائی کریں تو بچا اپنے آپ کو ان کی برائی سے۔ (بخاری)

بَابُ فِيْ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ نماز کے فضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۴۵/۱ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہؓ بن رویبہ نے کہا۔ میں نے رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہرگز داخل نہ ہوگا آگ میں وہ شخص جو نماز پڑھے آفتاب طلوع ہونے سے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مسلم)

۵۴۶/۲ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو نمازیں ٹھنڈے وقت کی پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (فجر و عشاء) (بخاری و مسلم)

۵۴۷/۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتے رہتے ہیں تم میں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے اور جمع ہوتے ہیں یہ فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں۔ پھر جب واپس جاتے ہیں وہ فرشتے جو تم میں رہے تھے۔ پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے اور وہ (رب) ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ کس حال میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو؟ پس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۸/۴ وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَإِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ

حضرت جندب قسریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کے عہد و ذمہ میں ہے پس تم کو چاہیے کہ اپنے آپ ___ کو اس حال میں رکھو کہ خدا تم سے اپنے عہد و ذمہ کی باز پرس نہ کرے یعنی تم سے اپنے ذمہ کا مواخذہ نہ کرے کیونکہ خدا جب اپنے عہد کو

نار جهنم. (رواه مسلم وفي بعض نسخ المصابيح القشيري بدل القسري).

کسی سے طلب کرے گا تو اس کو پالے گا اور منہ کے بل اس کو آگ میں ڈال دے گا۔ (مسلم)

۵۷۹/۵ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا إليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا. (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور جماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر ہے تو اس کو نہ پانے کی صورت میں وہ قرعہ ڈال کر اس کو حاصل کریں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز کو سویرے جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ دوڑ کر جائیں اور اگر عشاء اور نماز صبح کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کے لئے قوت نہ ہونے کی حالت میں بھی آئیں سُرین کے بل بیٹھ کر۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۰/۶ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس صلوة أثقل على المنافقين من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوا. (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اگر ان کو ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو سُرینوں کے بل چل کر آئیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۱/۷ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكأنما صلى الليل كله. (رواه مسلم)

حضرت عثمان رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔ (مسلم)

۵۸۲/۸ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الأعراب هي العشاء وقال لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلوتكم العشاء فإنها في كتاب الله العشاء فإنها تعتم بحلاب الإبل. (رواه مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہاتی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام پر کہیں غلبہ حاصل نہ کرلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہاتی کہیں تمہاری نماز عشاء کی نام پر غلبہ حاصل نہ کرلیں اس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشاء ہے۔ بیں تحقیق یہ گنوار اونٹوں کا دودھ دوہنے کے سبب تاخیر کرتے تھے اس میں۔ (مسلم)

۵۸۳/۹ وعن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق حبسونا عن صلوة الوسطى صلوة العصر ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارا. (متفق عليه)

حضرت علی رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا کہ (بازرکھا ز کافروں نے) ہم کو درمیانی نماز نماز عصر سے، بھر دے خداوند تعالےٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں میں آگ۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

۵۸۴/۱۰ عن ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر. (رواه الترمذي)

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ (ترمذی)

۵۸۵/۱۱ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت اِنَّ قرآنَ الفجر

وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا قَالَ تَشْھَدُہٗ مَلٰٓئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃُ النَّھَارِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کَانَ مَشْھُوْدًا کی تفسیر یوں بیان کی ہو کہ نماز فجر میں حاضر ہوتے ہیں (یعنی جمع ہوتے ہیں) فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔ (ترمذی)

فصل سوم

٥٨٦ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ زَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْھُمَا تَعْلِیْقًا)

حضرت زید بن ثابت رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے (مالک نے زید سے روایت کیا اور ترمذی نے دونوں سے تعلیقاً روایت کیا)

٥٨٧ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ بِالْھَاجِرَۃِ وَلَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً اَشَدَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقَالَ اِنَّ قَبْلَھَا صَلٰوتَیْنِ وَبَعْدَھَا صَلٰوتَیْنِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے سویرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ پر ان تمام نمازوں میں جو وہ پڑھتے تھے ظہر کی نماز سے زیادہ سخت کوئی نماز نہ تھی پس یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی محافظت کرو نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی۔ زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ درمیانی نماز سے دو نمازیں پہلے ہیں اور دو بعد میں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٥٨٨ وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَا یَقُوْلَانِ الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الصُّبْحِ۔ (رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا) وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِیْقًا۔

حضرت مالک رضؓ کہتے ہیں کہ ان سے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضؓ نے یہ بیان کیا ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔ (موطا) اور ترمذی نے ابن عباس رضؓ و ابن عمر رضؓ سے تعلیقاً روایت کیا۔

٥٨٩ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَۃِ اِبْلِیْسَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کو جائے وہ گویا ایمان کے جھنڈے کو لیجاتا ہے اور جو شخص بازار جاتا ہے وہ گویا ابلیس کے جھنڈے کو لیجاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْاَذَانِ
اذان کا بیان

فصل اوّل

٥٩٠ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُہٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ذکر کیا نماز کا وقت معلوم کرانے کے سلسلہ میں آگ اور ناقوس کا۔ پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے تھے) پس حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو کہ دو بار کہے اذان کے کلموں کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔ (بخاری و مسلم)

٥٩١ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاْذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت ابو محذورہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مجھ کو اذان سکھائی۔ فرمایا کہو: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (اللہ بہت بڑا ہے) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبو

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) پھر فرمایا دوبارہ کہو وہی جملے جو پہلے کہے تھے یعنی أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ (آؤ تم نماز کی طرف) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (آؤ تم فلاح کی طرف) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

فصل دوم

۵۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز اذان کے دو دو کلمے تھے اور تکبیر کا ایک۔ لیکن تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (نماز کھڑی ہو گئی) دو مرتبہ کہا جاتا تھا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

۵۹۳ وَعَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو محذورہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے ۱۹ انیس کلمے سکھائے اور تکبیر کے ۱۷ سترہ کلمے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو محذورہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ سنکر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو محذورہ رض کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا کہو اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ بلند آواز سے پھر کہو تو أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہ کلمات پست آواز سے کہو۔ پھر بلند آواز سے دوبارہ کہو أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ پس اگر صبح کی نماز ہو تو یہ الفاظ بھی کہو الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (ابوداؤد)

۵۹۵ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْ اِسْرَآئِیْلَ الرَّاوِیْ لَیْسَ ھُوَ بِذَاکَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ)۔

حضرت بلالؓ نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ فجر کے سوا کسی نماز میں تو تثویب نہ کر (یعنی نکر نماز کے وقت سے آگاہ کر کے اذان میں کوئی خاص جملہ بڑھا دیا جائے)۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۵۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِہٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِہٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُہٗ مَجْہُوْلٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلد جلدی کہہ اور اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے اور اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا ہم صرف عبد المنعم کی حدیث جانتے ہیں اور اس کی اسناد مجہول ہے۔)

۵۹۷ وَعَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت زیاد بن حارث صُدائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ تو فجر کی اذان کہہ۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر بلالؓ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی صُدائی نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۵۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوۃَ لَیْسَ یُنَادِیْ بِھَا اَحَدٌ فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُھُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُھُمْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت کا اندازہ کرتے اور ایک وقت معین کر دیتے تھے اور ان کا کوئی منادی نہ تھا۔ پس ایک روز اس مسئلہ پر مشورہ کیا۔ بعض نے کہا نصاریٰ کا سا ناقوس لے لو بعض نے کہا قرنا لے لو جیسا کہ یہود کے پاس ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کوئی آدمی کیوں نہ مقرر کر دو جو نماز کا بلاوا دے آیا کرے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رضؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کی منادی کر دو۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ یُعْمَلُ لِیُضْرَبَ بِہٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوۃِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ یَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ یَدِہٖ فَقُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِہٖ قُلْتُ نَدْعُوْا بِہٖ

حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم دیا[1] تاکہ اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے جمع کریں تو مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے خواب ہی میں اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے کیا فروخت کرتا ہے

[1] شاید حکم دینے کے معنی یہاں یہ ہیں کہ حضورؐ نے حکم دینے کا ارادہ فرمایا۔

إلى الصلوة قال أفلا أدلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله أكبر إلى آخره وكذا الإقامة فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بما رأيت فقال إنها لرؤيا حق إن شاء الله فقم مع بلال فألق عليه ما رأيت فليؤذن به فإنه أندى صوتا منك فقمت مع بلال فجعلت ألقيه عليه ويؤذن به قال فسمع بذلك عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج يجر رداءه يقول يا رسول الله والذي بعثك بالحق لقد رأيت مثل ما أري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد. (رواه أبو داود والدارمي وابن ماجة إلا أنه لم يذكر الإقامة وقال الترمذي هذا حديث صحيح لكنه لم يصرح قصة الناقوس.)

۶۰۰/۱۱ وعن أبي بكرة قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم لصلوة الصبح فكان لا يمر برجل إلا ناداه بالصلوة أو حركه برجله. (رواه أبو داود)

۶۰۱/۱۲ وعن مالك بلغه أن المؤذن جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال الصلوة خير من النوم فأمره عمر أن يجعلها في نداء الصبح. (رواه في الموطأ)

۶۰۲/۱۳ وعن عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حدثني أبي عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلالا أن يجعل إصبعيه في أذنيه وقال إنه أرفع لصوتك. (رواه ابن ماجة)

تو ناقوس کو اس نے کہا تو ناقوس کو کیا کرے گا میں نے کہا ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے کہا کیا میں تجھ کو ایسی چیز نہ بتلا دوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ اور اسی طرح تکبیر میں جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یقیناً یہ خواب حق ہے جو خدا چاہے پس کھڑا ہو تو بلال رضؓ کے ساتھ اور جو خواب دیکھا ہے اس کو بتلا اور وہ اذان کہے اس لئے کہ وہ بلند آواز سے تجھ سے۔ پس میں بلال رضؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو اذان کے کلمے بتانے لگا اور وہ اذان کہتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضؓ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو چادر کھینچتے ہوئے گھر سے نکلے اور آکر عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ دکھایا عبداللہ کو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس خدا ہی کے لئے تعریف ہے۔ (ابوداؤد۔ دارمی) ابن ماجہ نے اقامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے لیکن ناقوس کا واقعہ نہیں بیان کیا

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کو نکلا۔ پس جو شخص راستہ میں ملتا آپ اس کو نماز کے لئے بلاتے یا (سوتا ہوتا تو) اپنے پاؤں سے اس کے پاؤں کو حرکت دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

امام مالک کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمر رضؓ کے پاس آتا اور نماز صبح کی خبر دیتا۔ پس ایک روز مؤذن نے حضرت عمر رضؓ کو سوتا ہوا پایا اور کہا نماز بہتر ہے نیند سے۔ پس حکم دیا حضرت عمر رضؓ نے کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان میں شامل کر لیا جائے۔ (موطا)

عبدالرحمٰن بن سعد نے کہا ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد سعد نے اپنے باپ عمار سے اور عمار نے سعد رضؓ سے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرے (کیونکہ عمل) تیری آواز کو بہت بلند کر دینے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ اذان اور اذان کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

٦٠٣/١ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔ (مسلم)

٦٠٤/٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دیجاتی ہے تو شیطان پشت دے کر بھاگتا ہے اور ہوتی ہے اسکے واسطے آواز گوز کی (یعنی گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے) تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے پھر جب تکبیر کہی جاتی ہے تو (پھر) پشت دے کر بھاگتا ہے اور تکبیر ختم ہونے کے بعد پھر واپس آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں خطرہ ڈالے اور اس کو وہ چیزیں یاد دلائے جو اس کو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

٦٠٥/٣ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سنتے جن اور انسان اور نہ کوئی دوسری شے موذن کی انتہائی آواز مگر یہ کہ شہادت دیں گی وہ قیامت کے دن اس کی۔ (بخاری)

٦٠٦/٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کے الفاظ سنو تو وہی الفاظ کہو جو وہ کہتا ہے، پھر درود پڑھو مجھ پر (اذان کے بعد) پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار، اللہ تعالے اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر طلب کرو اللہ تعالے سے میرے لئے وسیلہ کہ وہ جنت میں ایک مقام ہے اور نہیں لائق ہے وہ جگہ خدا کے بندوں میں سے مگر ایک بندے کے لئے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے، اس پر میری شفاعت حلال ہے۔ (مسلم)

٦٠٧/٥ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

حضرت عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تو جو کوئی کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر جب موذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر جب کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب کہے، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب کہے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ تو کہے لَا

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب کہے اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ تو کہے اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ پھر جب کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صدق دل سے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

٦٠٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان سن کر کہا (یعنی اذان کے بعد یہ دعا پڑھی) اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔ یعنی اے اللہ! اس کامل دعا کے پروردگار (یعنی اذان کے پروردگار) اور پروردگار نماز قائم کے محمدؐ کو تو وسیلہ اور بزرگی دے اور پہنچا ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ تو جائز ہوگی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت (بخاری)

٦٠٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غارت گری کے لئے جاتے جب صبح روشن ہوتی (یعنی جب آپ کفار کو لوٹنے کے لئے جاتے تو سحر کا وقت ہوتا) اور ارادہ کرتے اذان سننے کا۔ پس اگر سن لیتے اذان تو باز رہتے ورنہ پھر لوٹ کے لئے چلے جاتے۔ پس (ایک روز جبکہ لوٹ کے لئے جا رہے تھے) آپ نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے "اللہ اکبر" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص دین فطرت پر ہے (یعنی اسلام پر) پھر اس نے کہا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خارج ہوا تو دوزخ سے۔ پس دیکھا صحابہؓ نے اس شخص کو تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا۔ (مسلم)۔

٦١٠ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سنے اور کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور یہ کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر محمدؐ کے رسول ہونے پر اور دین اسلام پر) تو بخش دئے جاتے ہیں اس کے سارے صغیرہ گناہ۔ (مسلم)

٦١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ دونوں (یعنی اذان و تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ یہ جملہ فرمانے کے بعد کہا۔ اس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

٦١٢/١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور موذن امانت دار ہے۔ اے اللہ تو ہدایت دے اماموں کو اور بخش دے اذان دینے والوں کو۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

٦١٣/١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

٦١٤/١٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي فَقَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راضی ہوتا ہے تیرا رب بکریاں چرانے والے سے جو بکریاں چراتا ہو پہاڑ کی ٹیکری پر کہ اذان دیتا ہے وہ نماز کے لئے اور نماز پڑھتا ہے۔ پس فرماتا ہے اللہ تعالے (ملائکہ اور ارواح مقربین سے) دیکھو میرے اس بندے کی طرف اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ پس بخش دیا میں نے اپنے بندے کو اور داخل کروں گا میں اس کو جنت میں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٦١٥/١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین اشخاص مشک کے ٹیلے پر ہوں گے ایک تو وہ غلام جس نے خدا کا حق ادا کیا اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا۔ دوسرے وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی۔ تیسرے وہ شخص جو اذان دیتا ہے پانچوں نمازوں کی دن اور رات میں۔
(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

٦١٦/١٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلٰوةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلٰى قَوْلِهِ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَقَالَ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی بخشش کی جاتی ہے اس کی آواز کی انتہا کے مطابق اور گواہی دیتے ہیں اس کے لئے ہر تر اور خشک۔ اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لئے لکھا جاتا ہے ثواب پچیس نمازوں کا اور دور کئے جاتے ہیں اس کے وہ گناہ جو دو نمازوں کے درمیان کئے گئے۔ (احمد ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور نسائی نے صرف کُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ تک بیان کیا اور کہا اس کے لئے نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ہوتا ہے۔

٦١٧/١٥ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو تیری قوم کا امام مقرر کیا تو اقتدا کر رعایت کر ان کے ضعیف کی (یعنی کمزور نمازیوں کا خیال رکھنا) اور مقرر کر تو ایسا موذن

جو اذان دینے کی اجرت نہ لے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

٦١٨/١٦ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْلَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھلایا کہ میں مغرب کی اذان کے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ دعا مانگوں اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ یعنی الٰہی! یہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے واپس جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا۔ پس بخش دے تو مجھ کو۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

٦١٩/١٧ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا۔ وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوامامہؓ یا بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا (قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے) اور باقی تکبیر میں وہی فرمایا جس کا ذکر عمرؓ کی اذان کی حدیث میں ہو چکا ہے۔ (ابوداؤد)

٦٢٠/١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

٦٢١/١٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ)۔

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں۔ ایک تو اذان کے وقت کی دعا اور دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب کہ گھمسان کا رن پڑ رہا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یعنی جہاد کی دعا کے بجائے بارش میں دعا کرنا (ابوداؤد۔ دارمی) لیکن دارمی نے تَحْتَ الْمَطَرِ کو نہیں بیان کیا۔

٦٢٢/٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ اذان دینے والے ہم پر فضیلت و بزرگی رکھتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا جس طرح موذن کہتے ہیں تو بھی اسی طرح کہہ اور جب تو فارغ ہو جائے اذان کے جواب سے تو خدا سے مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

٦٢٣/٢١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ مقام روحا تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ (مسلم)

٦٢٤/٢٢ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ

حضرت علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے موذن نے اذان دی۔ معاویہؓ نے بھی وہی الفاظ کہے جو موذن نے کہے تھے۔ یہاں تک کہ جب موذن نے کہا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو معاویہؓ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور جب موذن

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

نے کہا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو معاویہ رضؓ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر اس کے بعد معاویہ رضؓ نے وہی جملے کہے جو مؤذن نے کہے تھے۔ پھر معاویہ رضؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ اسی طرح فرماتے تھے۔ (احمد)

۶۲۵/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُّنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضؓ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے۔ جب بلال خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسی طرح (اذان کے جواب میں) یقین کے ساتھ کہے وہ بہشت میں داخل ہو گا۔ (نسائی)

۶۲۶/۲۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَھَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مؤذن کی شہادتین سُنتے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا ہوں اور میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

۶۲۷/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَکُتِبَ لَہٗ بِتَاْذِیْنِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَۃً وَلِکُلِّ اِقَامَۃٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور (اس کے حساب میں) لکھی جاتی ہے اس کی اذان کے معاوضہ میں روز ساٹھ اور تکبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں۔ (ابن ماجہ)

۶۲۸/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم کو مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ (بیہقی)

بَابُ فِیْ بَیَانِ بَعْضِ اَحْکَامِ الْاَذَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

فصل اوّل

۶۲۹/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات میں پس کھاؤ پیو تم (رمضان میں سحر کا کھانا) اُس وقت تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم۔ ابن عمر رضؓ کا بیان ہے کہ ابن ام مکتوم رضؓ نابینا آدمی تھے (اور وہ اس وقت اذان دیتے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۰/۲ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْرُ

حضرت سمرہ رضؓ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضؓ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب البتہ جب افق پر پھیلی ہوئی فجر نمودار ہو جائے (تو سحری کھانا چھوڑ

فِي الْأُفُقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ)

٦٣١/٣ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٣٢/٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٣٣/٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمْ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٦٣٤/٦ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٣٥/٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا

دو)۔ (مسلم۔ اور لفظ ترمذی کے ہیں)۔

حضرت مالک رضؓ بن حویرث نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا دونوں رسول اللہ صلے کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے فرمایا جب تم دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور تکبیر کہو اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مالک رضؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو سفر کیا جب آخری رات میں آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ آرام کے لئے اُترے اور حضرت بلال رضؓ سے فرمایا تم ہماری حفاظت کرو یعنی جب صبح ہو جائے تو جگا دینا۔ حضرت بلال رضؓ تہجد کی نماز میں مشغول ہو گئے اور جتنی نماز ممکن تھی پڑھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضؓ سو گئے۔ جب فجر کا وقت قریب آ گیا تو بلال رضؓ نے اپنی سواری (اونٹ) کا سہارا لے لیا یعنی تکیہ لگا لیا اور مشرق کی طرف مُنہ کر لیا تاکہ روشنی نمودار ہو جائے تو حضور کو جگا دیں لیکن حضرت بلال رضؓ کی آنکھ میں نیند بھر گئی اور وہ اونٹ سے کمر لگائے سو گئے پس نہ تو بلال رضؓ کی آنکھ کھلی اور نہ حضورؐ کی اور نہ صحابہ رضؓ میں سے کسی کی یہاں تک کہ پہنچی گرمی دھوپ کی اور سب سے پہلے حضورؐ کی آنکھ کھلی۔ آپ نے گھبرا کر فرمایا اے بلال (تجھ کو کیا ہو گیا؟) بلال رضؓ نے عرض کیا۔ غالب آ گئی وہ جس نے غلبہ پایا آپ پر (یعنی نیند) آپ نے فرمایا کھینچ لے چلو (اپنے اونٹ) یعنی یہاں سے جلد نکل چلو چنانچہ وہاں سے اونٹوں کو تھوڑی دُور آگے لے گئے پھر وضو کیا حضورؐ نے اور بلال رضؓ کو اذان کا حکم دیا اور پھر حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے اس کو چاہیے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو (گھر سے نکلتا ہوا) نہ دیکھ لو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ بلکہ طمانیت کے ساتھ آؤ اور جس قدر

تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز تم کو مل جائے پڑھ لو اور جو نہ پاؤ اس کو پورا کر لو۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ گویا اس وقت سے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

۶۳۶ / ۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّءُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز آخری رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں قیام فرمایا اور حضرت بلال کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ (صبح کی) نماز کے وقت جگا دیں۔ حضرت بلال رضؓ بھی سو گئے اور دوسرے لوگ بھی اس وقت جاگے جب آفتاب طلوع ہو چکا تھا اور صبح کی نماز ادا کرنے کے سبب سب گھبرا گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ فوراً سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ یہاں سے نکل کر ایک وادی میں پہنچے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے۔ وہاں سے سوار ہوئے اور جب اس جنگل سے باہر نکل گئے تو آپؐ نے فرمایا یہاں اترو اور وضو کرو اور بلال رضؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور تکبیر کہیں۔ پھر نماز پڑھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگوں کو گھبرایا ہوا پایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! خداوند تعالےٰ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو ہماری روحوں کو دوسرے وقت واپس کر دیتا (یعنی اس وقت سے پہلے اور نماز کے وقت) پس جب تم میں سے کوئی سو جائے اور نماز سے غافل ہو جائے یا نماز کو بھول جائے اور اس غفلت و نسیان سے گھبرا جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھے جس طرح اس کے وقت پر اس کو پڑھتا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بلال رضؓ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو لیٹ جانے پر آمادہ کر دیا، پھر جب وہ سو گیا تو دیر تک اس کو تھپکتا رہا جس طرح تھپکتے ہیں بچوں کو، یہاں تک کہ وہ غافل ہو کر سو گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت بلال رضؓ کو طلب فرمایا۔ بلال رضؓ نے بھی وہی صورت بیان کی، جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضؓ سے بیان فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے بلال رضؓ کا بیان سن کر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔ (مالک بطریق مرسل)

۶۳۷ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

مؤذنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوتی ہیں (یعنی مؤذن مسلمانوں کی ان دو چیزوں کے ذمّہ دار ہیں) ان کے روزے اور ان کی نماز (یعنی ان کی اذان سے مسلمانوں کے روزے اور نماز وابستہ ہیں، اس لئے مؤذنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں)۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ　مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان

فصل اوّل

٦٣٨/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (فتح مکہ کے روز) جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ نے دعا کی لیکن نماز نہیں پڑھی اور باہر نکل آئے۔ پھر باہر آکر کعبہ کے سامنے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

(بخاری ومسلم)

٦٣٩/٢ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ یا عثمان نے کعبہ کو اندر سے بند کر لیا (تاکہ لوگ ہجوم نہ کریں) اور وہاں (تھوڑی دیر) قیام کیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بلال خانۂ کعبہ سے باہر آئے تو میں نے پوچھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انھوں نے کہا آپ نے ایک ستون کو داہنی جانب رکھا اور دو ستونوں کو بائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے اور اُن ایام میں خانۂ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے (آج کل تین ہیں) اور پھر آپ نے ان کے درمیان نماز پڑھی۔

(بخاری ومسلم)

٦٤٠/٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے سوائے مسجد حرام کے۔ (بخاری ومسلم)

٦٤١/٤ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کجاووں کو نہ باندھو (یعنی ہرگز ہرگز سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام کی جانب دوسرے مسجد اقصیٰ کی طرف اور تیسرے میری اس مسجد نبوی کی طرف۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٢/٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

٦٢٣/٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سواری پر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے (بخاری ومسلم)

٦٢٤/٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

٦٢٥/٨ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے لئے مسجد کو بنائے خداوند تعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

٦٢٦/٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن کے اوّل حصہ میں یا آخری حصہ میں مسجد کی طرف جائے اللہ تعالےٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرتا ہے خواہ صبح کو جائے یا شام کو۔ (بخاری ومسلم)

٦٢٧/١٠ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جس کا گھر سب سے دور ہو باعتبار مسافت۔ اور جو شخص کہ انتظار کرے نماز کا اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو رہے۔ (بخاری ومسلم)

٦٢٨/١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آنے کا ارادہ کرلیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو آپؐ نے ان لوگوں سے پوچھا۔ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اُٹھ آنے کا ارادہ رکھتے ہو، انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہؐ! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کی طرف آنے میں) تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مسلم)

٦٢٩/١٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو خداوند تعالےٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھے گا۔ جس روز کہ خدا تعالےٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک امام عادل۔ دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کردے۔ تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آجائے بے چین رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو شخص جو خالص خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں یکجا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں اور جُدا ہوتے ہیں تو خدا ہی کی محبت میں (یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہیں) پانچواں وہ شخص جو

تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یاد کرتا ہے خدا کو تنہا اور اس کی آنکھیں ذکر الٰہی سے جاری رہتی ہیں۔ چھٹا وہ شخص جس کو ایک شریف النسب اور حسین عورت نے بُرے ارادہ سے طلب کیا ہو اور اس نے اس کی خواہش کے جواب میں یہ کہہ دیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ ساتواں وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر خیرات کی ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز، جماعت کے ساتھ پچیس ۲۵ درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے اس نماز سے جو گھر یا بازار میں پڑھے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وضو کیا اور اچھی طرح (آداب شرائط کو ملحوظ رکھ کر) وضو کیا۔ پھر مسجد کی طرف چلا نماز کی خالص نیت سے تو جو قدم وہ مسجد کی طرف اُٹھاتا ہے۔ اس قدم کی بدولت ثواب میں اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے سبب سے اس کا گناہ کم پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ نماز میں مشغول رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ (یعنی اے اللہ! بخشش کر اس کی یا اللہ رحم کر اس پر) اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، اس کا وہ وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس وقت داخل ہوتا ہے مسجد میں اس حالت میں کہ ہوتی ہے اس کو نماز روکنے والی اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے اس کو اے اللہ توبہ قبول کر اس کی جب تک کہ وہ ایذا نہ دے کسی کو مسجد میں اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ (بخاری، مسلم)

۶۵۱/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو اُسید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، پس چاہئے اس کو کہ یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (یعنی اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (یعنی، اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔) (مسلم)

۶۵۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۳/۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کی عادت تھی) جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو عموماً چاشت کے وقت آتے اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد میں (تھوڑی دیر) بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شخص یہ سنے کہ کوئی آدمی اپنی گم شدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ کہے خدا اس کی چیز کو واپس نہ دے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

٦٥٥ / ١٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کہ اس بدبودار درخت میں سے کچھ کھائے (یعنی لہسن اور پیاز کھائے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے بھی ایذا پاتے ہیں اس چیز سے جس سے اذیت پاتے ہیں انسان۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٦ / ١٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٧ / ٢٠ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے نیک و بد اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو دور کر دینا پایا اور اعمال بد میں مسجد کے اندر تھوکنا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔ (مسلم)

٦٥٨ / ٢١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو کھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب تک وہ نماز کی حالت میں ہے خدا سے مخاطب ہے اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے کہ ادھر فرشتے ہوتے ہیں بلکہ بائیں جانب تھوکے یا قدموں کے نیچے اور پھر اس کو دبا دے۔ اور ابوسعید رضہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "بلکہ بائیں قدم کے نیچے تھوکے"۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٩ / ٢٢ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیاء ع کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٦٦٠ / ٢٣ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خبردار ہو کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے اپنے انبیاء ع اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

٦٦١ / ٢٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِي بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

٦٦٢ / ٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق

عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة۔ (رواه الترمذي)

ومغرب کے درمیان قبلہ ہے (یعنی مدینہ والوں کا اور ان لوگوں کا جو مدینہ کے مانند ہیں)۔ (ترمذی)

٦٦٣/٢٦ وعن طلق بن علي قال خرجنا وفدا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعناه وصلينا معه وأخبرناه أن بأرضنا بيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا في إداوة وأمرنا فقال اخرجوا فإذا أتيتم أرضكم فاكسروا بيعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا إن البلد بعيد والحر شديد والماء ينشف فقال مدوه من الماء فإنه لا يزيده إلا طيبا۔ (رواه النسائي)

طلق بن علی رض کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کی صورت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ہم نے نصاریٰ کے عبادت خانے کے متعلق آپ سے پوچھا (کہ کیا کریں ہم۔ آیا اس کو منہدم کردیں یا باقی رکھیں؟) پھر ہم نے آپ سے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر بچے ہوئے پانی سے کلی کی اور اس کلی کو پانی میں ڈال دیا اور اس پانی کو ہماری چھاگل میں بھر دیا۔ پھر ہم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ اب تم جاؤ اور جس وقت اپنے شہر میں پہنچو تو نصاریٰ کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالو اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑکو اور وہاں پر مسجد بنالو۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے (راستہ میں) پانی خشک ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ملا کر اس کو بڑھالو۔ اس سے اس کی پاکیزگی اور برکت میں اضافہ ہو جائے گا۔ (نسائی)

٦٦٤/٢٧ وعن عائشة قالت أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد في الدور وأن ينظف ويطيب۔ (رواه أبو داود والترمذي وابن ماجة)

ام المومنین حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں، پاک صاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

٦٦٥/٢٨ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أمرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى (رواه أبو داود)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم نہیں دیا گیا ہے مسجدوں کے بلند کرنے کا اور ان کو پختہ کرنے کا۔ ابن عباس رض نے کہا ہے البتہ زینت کرو گے تم مساجد کی جس طرح کہ زینت کرتے ہیں یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کی۔ (ابوداؤد)

٦٦٦/٢٩ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشراط الساعة أن يتباهى الناس في المساجد۔ (رواه أبو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ فخر کیا کریں گے۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

٦٦٧/٣٠ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي أجور أمتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علي ذنوب أمتي فلم أر ذنبا أعظم من سورة من القرآن أو آية أوتيها رجل ثم نسيها۔ (رواه الترمذي وأبو داود)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکالنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی، اور پیش کئے گئے میرے سامنے میری امت کے گناہ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو، پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

٦٦٨/٣١ وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو خوش خبری پہنچاؤ جو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف

التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ)

جاتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے سبب سے ان کو کامل روشنی نصیب ہوگی (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے سہل بن سعدؓ و انسؓ سے روایت کیا)۔

٦٦٩/٣٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کا خبرگیر دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (یعنی مسجدوں کو آباد نہیں کرتا مگر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا)۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

٦٧٠/٣٣ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسٰجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عثمانؓ بن مظعون کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو خصی ہونے کی اجازت دے دیجئے (اس لئے کہ مجھ کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جو کسی کو خصی (نامرد) کرے یا وہ خصی ہو جائے میری امت کے لئے نامرد ہونا روزہ رکھنا ہے (روزہ سے شہوت افسردہ ہوتی ہے) پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو ترک دنیا کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صرف یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔ (شرح السنۃ)

٦٧١/٣٤ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالرحمن رضؓ بن عائش کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا خدا تعالےٰ نے مجھ سے پوچھا۔ ملائکہ مقربین کس معاملہ میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ! تو ہی خوب جانتا ہے۔ (یہ سنکر) خداوند تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی سردی میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور مجھ کو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (یعنی اس طرح دکھایا ہم نے ابراہیمؑ کو تصرف آسمانوں اور زمین کا تاکہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے)۔ (دارمی) اور ترمذی نے بھی یہ حدیث عبدالرحمن بن عائش رضؓ، ابن عباس رضؓ اور معاذ بن جبل رضؓ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے پوچھا اے محمدؐ! تو جانتا ہے ملائکہ مقربین کس چیز میں بحث کرتے ہیں۔ آپ نے آسمان و زمین کی درمیانی چیزوں کا علم حاصل کرنے کے بعد فرمایا۔ ہاں میں جانتا ہوں وہ (گناہوں کے)

إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

کفاروں پر گفتگو کرتے ہیں اور وہ کفارے کیا ہیں؟ نمازوں کے بعد مسجد وں میں بیٹھ کر دوسرے وقت کی نمازوں کا انتظار کرنا اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا اور ناگواری کی حالت میں پانی سے وضو کرنا جس نے ایسا کیا یعنی یہ اعمال کئے وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ پھر خداوند تعالےٰ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! جب تو نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کی توفیق چاہتا ہوں اور بُرے کاموں کے چھوڑنے کی اور مسکینوں کو دوست رکھنے کی اور اے اللہ جس وقت ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو میری روح کو فتنہ میں ڈالنے سے پہلے ہی قبض کر لینا۔ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی تعلیم کے لئے فرمایا (خداوند تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) ہدایت کے لئے فرمایا اور درجات کو بلند کرنے والی یہ چیزیں ہیں۔ سلام (کے رواج) کو پھیلانا۔ کھانا کھلانا اور رات میں، جب لوگ سور ہے ہوں، نماز کا پڑھنا۔

٦٦٢/٣٥ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لی ہے (یعنی دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کی ذمہ داری) ایک تو غازی جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلا ہے وہ خدا کی ذمہ داری میں ہے اگر وہ شہید ہو جائے تو جنت میں اس کو داخل کیا جائے اور زندہ رہے تو ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا وہ بھی خدا کی نگہبانی میں ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتا ہوا داخل ہو، وہ بھی خدا کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابوداؤد)

٦٦٣/٣٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور اس درمیانی وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو لکھا جاتا ہے علیین میں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٦٦٤/٣٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپ سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ پوچھا گیا اور یا رسول اللہ ان کا میوہ کیا ہے۔ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (ترمذی)

٦٧٥/٣٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے گا یعنی دینی یا دنیوی کسی غرض سے وہی اس کا نصیب ہے۔ (ابوداؤد)

٦٧٦/٣٩ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى

فاطمہ بنت حسینؓ اپنی دادی فاطمہ رضؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود بھیجتے محمدؐ پر اور سلام یعنی یہ الفاظ فرماتے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ اور پھر دُعا کرتے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (یعنی اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) (ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ) اور احمد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر آتے تو یہ الفاظ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ کی جگہ یہ الفاظ کہتے۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ فاطمہ بنت حسینؓ کی ملاقات فاطمہ کبریٰ سے نہیں ہوئی۔

٦٧٧/٤٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (رواه ابوداؤد والترمذى)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور خرید و فروخت سے بھی اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

٦٧٨/٤١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھو تو اس سے یہ کہو کہ خدا تیری تجارت میں تجھ کو نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی گم شدہ چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہو خدا کرے تیری چیز نہ ملے۔ (ترمذی۔ دارمی)

٦٧٩/٤٢ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ)

حضرت حکیم بن حزام رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)۔

٦٨٠/٤٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں یعنی لہسن اور پیاز سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ابوداؤد)

٦٨١/٤٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔ (ترمذی۔ دارمی)

٦٨٢/٣٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَ الْمَجْزَرَةِ وَ الْمَقْبَرَةِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَ فِي الْحَمَّامِ وَ فِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقاما پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جاتیں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ، مقبرہ میں، راستہ کے درمیان، حمام میں، اونٹوں کے بندھنے کی جگہ اور خانۂ کعبہ کی چھت پر۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

٦٨٣/٣٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھو اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہ پڑھو۔

(ترمذی)

٦٨٤/٣٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو مسجد بنا لینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

٦٨٥/٣٨ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسی جگہ بہتر ہے آپ خاموش رہے اور دل میں ارادہ کر لیا کہ جب تک جبرئیلؑ نہ آئیں گے خاموش رہوں گا چنانچہ جبرئیلؑ تشریف لائے اور آپؐ نے ان سے یہ سوال کیا جبرئیلؑ نے کہا اس معاملہ میں میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں اپنے رب بزرگ و برتر سے دریافت کروں گا اس کے بعد جبرئیلؑ نے کہا کہ محمدؐ! میں آج خدا کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس سے پہلے اتنا قریب کبھی نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا جبرئیلؑ کس طرح اور کس قدر؟ جبرئیلؑ نے کہا اس قدر قریب کہ میرے اور خدا کے درمیان صرف ستر ہزار پردے نور کے باقی رہ گئے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔ (ابن حبان)

فصل سوم

٦٨٦/٤٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِهِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَّتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کریگا اور نیکی کو سیکھے گا یا سکھائیگا تو اس کا مرتبہ اتنا ہوگا جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے اور جو اس غرض سے نہ آئے یعنی کسی بری غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو دوسرے کے مال کو (حسرت سے) تکتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

٦٨٧/٥٠ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ

حسنؓ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا تعالےٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت

فیہم حاجۃ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

نہیں ہے۔ (بیہقی)

٦٨٨/٥١ وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطاب فقال اذھب فأتنی بھذین فجئتہ بھما فقال ممن انتما او من این انتما قالا من اھل الطائف قال لو کنتما من اھل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ البخاری)

حضرت سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے میرے ایک کنکری ماری میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان دونوں آدمیوں کو بلا لاؤ (جو مسجد میں) بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو بلا لیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ عمرؓ نے کہا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں زور زور سے باتیں کرتے ہو؟ (بخاری)

٦٨٩/٥٢ وعن مالک قال بنی عمر رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ۔ (رواہ فی الموطأ)

مالک کہتے ہیں کہ عمرؓ نے مسجد کے ایک گوشہ میں چبوترہ بنوا دیا تھا جس کا نام بُطیحا تھا اور لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ جس شخص کو باتیں کرنے کی ضرورت ہو یا شعر پڑھنا چاہتا ہو یا بلند آواز سے باتیں کرنا مقصود ہو تو وہ مسجد سے نکل آئے اور اس چبوترے پر بیٹھ جائے۔ (موطا)

٦٩٠/٥٣ وعن انس قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی القبلۃ فشق ذلک علیہ حتی رئی فی وجھہ فقام فحکہ بیدہ فقال ان احدکم اذا قام فی صلوتہ فانما یناجی ربہ وان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھکذا۔ (رواہ البخاری)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب رینٹھ کو پڑا ہوا دیکھا تو آپؐ کو بہت ناگوار ہوا یہاں تک کہ چہرے پر ناگواری کا اثر نظر آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور پھر فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتے ہو اور اس وقت تمہارا پروردگار تمہارے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ایسی حالت میں کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک دے اس کے بعد آپؐ نے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا اور اس کو مل ڈالا اور فرمایا اس طرح کرے۔ (بخاری)

٦٩١/٥٤ وعن السائب بن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک قد آذیت اللہ ورسولہ۔ (رواہ ابو داود)

حضرت سائب بن خلادؓ سے جو ایک صحابی ہیں کہا۔ کہ ایک شخص ایک جماعت کا امام ہوا اور اس نے نماز کی حالت میں قبلہ کی جانب تھوکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ لیا اور جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ آئندہ یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اس کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے آگاہ کیا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے شاید یہ الفاظ بھی فرمائے۔ تو نے خدا اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔ (ابو داؤد)

٦٩٢/٥٥ وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلوۃ الصبح حتی کدنا نتراءی عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوۃ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ آفتاب مشرق سے نمودار ہو کہ آپ تیزی سے تشریف لائے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلوتي حتى استثقلت فاذا انا بربي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت لا ادري قالها ثلاثا قال فرأيته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد انامله بين ثديي فتجلى لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك يا رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت في الكفارات قال وما هن قلت مشي الاقدام الى الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلوة واسباغ الوضوء حين الكريهات قال ثم فيم قلت في الدرجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلام والصلوة بالليل والناس نيام فقال سل قال قلت اللهم اني اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وان تغفر لي وترحمني واذا اردت فتنة في قوم فتوفني غير مفتون واسئلك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربني الى حبك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها حق فادرسوها ثم تعلموها۔

(رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث صحيح)

نے نماز پڑھی اور تخفیف کی قرأت اور ارکان نماز میں اور سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا۔ جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں رات کو (تہجد کے لئے) اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی نماز ہی میں مجھ کو اونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو دیکھا بہترین شکل و صورت میں خداوند تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک اے رب۔ فرمایا ملائکہ مقربین کس چیز میں بحث و گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خداوندا مجھ کو معلوم نہیں تین بار خداتعالیٰ نے یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا خدائے تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی انگلیوں کی سردی کو میں نے محسوس کیا اپنے سینہ میں اور روشن ہو گئی میرے لئے ہر چیز اور واقف ہو گیا میں تمام اشیاء سے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب! ارشاد باری ہوا کہ ملائکہ مقربین کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا گناہوں کے کفارہ کے مسئلہ میں۔ خداتعالیٰ نے پوچھا۔ گناہوں کا کفارہ کیا چیزیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جماعتوں کی طرف پیادہ پا جانا۔ نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسری نمازوں کا انتظار کرنا۔ ناگوار حالتوں میں پانی سے وضو کرنا۔ اس کے بعد خداتعالیٰ نے پوچھا فرشتے اور کس بات میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ درجات میں (یعنی درجات جنت)۔ خداتعالیٰ نے پوچھا وہ درجات کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا۔ اخلاق اور نرمی سے گفتگو کرنا۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر خدا نے کہا جو دعا اپنے لئے بہتر خیال کرو مانگو میں نے عرض کیا: اللهم اني اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وان تغفر لي وترحمني واذا اردت فتنة في قوم فتوفني غير مفتون واسئلك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربني الى حبك (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کام کرنے کا بُرے کاموں کو چھوڑ دینے کا مساکین کو دوست رکھنے کا اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے، تو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے مجھ کو وفات دیدے اور میں تجھ سے (اے میرے رب!) تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت جس کو تو پسند کرتا ہے اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت کے قریب پہنچاتا ہے) اور اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا: یہ خواب حق ہے یاد رکھو اس کو اور دوسروں تک پہنچاؤ اس کو۔ (احمد، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔

٦٩٣ / ٥٩ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال كان

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطٰنُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارے دن۔ (ابوداؤد)

۶۹۴/۵۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ (رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

عطاء بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ (اے اللہ میری قبر کو بُت نہ بنا کہ لوگ اس کو پُوجنے لگیں) پھر فرمایا اس قوم پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے جس نے انبیاءؑ کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ (مالک مرسلاً)

۶۹۵/۵۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِہٖ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باغوں کے اندر نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔

(احمد۔ ترمذی)

۶۹۶/۵۹ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہٖ بِصَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْہِ بِخَمْسٍ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے برابر اور مسجد اقصٰی بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور میری اس مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ)

۶۹۷/۶۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام۔ میں نے عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصٰی میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا؟ فرمایا چالیس سال۔ اس کے بعد فرمایا اور اب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں پڑھ لے۔ (بخاری ومسلم)

بَابُ السَّتْرِ ستر ڈھانکنے کا بیان

فصل اوّل

۶۹۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِہٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے صرف ایک کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں ایک کپڑے کو اس طرح جسم سے لپیٹے ہوئے تھے کہ ان کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۹/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس وقت تک تم میں سے کوئی ایک کپڑے سے نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصّہ مونڈھوں پر نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۰/۳ وَعَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو چاہئے کہ اس کپڑے کے دونوں اطراف (کونوں) میں مخالفت رکھے۔ (بخاری)

۴۰۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّأْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ)۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے کنارے دوسرے رنگ کے تھے یا کنارون پر دوسرا کام کیا ہوا تھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا اس چادر کو ابی جہم (تاجر) کے حوالے کرکے اس سے انبجانیہ کی چادر لے آؤ۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا (یعنی حضور قلب نصیب نہیں ہوا) (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

۴۰۲/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے ہٹا لو۔ اس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

۴۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا ہدیہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور پھر واپس آکر اتار ڈالا نہایت سختی کے ساتھ گویا آپ اس سے نفرت کرتے ہیں اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کے لئے یہ کپڑا زیبا نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۰۴/۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)۔

حضرت سلمہ رضؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک ہی کُرتے میں نماز پڑھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور اس میں گھنڈی یا ٹانکا لگا لے اگرچہ کانٹے کا ہی ٹانکا ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۰۵/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ازار کو لٹکاتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا اور وضو کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ نے اس کو وضو کرنے

رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کا حکم کیوں دیا؟ آپؐ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپؐ نے کس لئے مجھ کو وضو کرنے کا حکم دیا؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص ازار لٹکا کر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد)

٧٠٦/٩ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

٧٠٧/١٠ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت صرف کرتے اور اوڑھنی جبکہ وہ ازار بھی پہنے نہ ہو، نماز پڑھ لے۔ فرمایا اگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ قدموں کی پشت تک پہنچ جائے تو نماز جائز ہے۔ (ابوداؤد)

٧٠٨/١١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے سدل سے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر (سدل کہتے ہیں کپڑا اس طرح اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکے ہوئے ہوں)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

٧٠٩/١٢ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخالفت کرو یہود کی نماز میں اس لئے کہ وہ جوتوں اور موزوں کو پہنے بغیر نماز پڑھتے ہیں۔ تم جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھو۔ (ابوداؤد)

٧١٠/١٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأٰى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؐ نے اپنی جوتیاں اتاریں اور بائیں جانب رکھ دیں۔ لوگوں نے جب حضورؐ کے اس فعل کو دیکھا تو اپنی جوتیوں کو بھی اتار ڈالا۔ پھر جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ کس چیز نے تم کو اس پر آمادہ کیا کہ تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ عرض کیا ہم نے آپ کو جوتیاں اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ کو آگاہ کیا کہ تمہاری جوتیوں میں نجاست لگی ہوئی ہے۔ اب جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر آئے تو جوتیوں کو دیکھ لے۔ اگر ان میں نجاست لگی ہو تو پونچھ ڈالے اور انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھ لے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

٧١١/١٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهٖ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

اس لئے کہ بائیں جانب رکھنا دوسرے کے دائیں جانب ہوگا۔ بلکہ جوتوں کو پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جوتوں سمیت نماز پڑھ لے مگر اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۱۲/۱۵ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ چٹائی پر سجدہ کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضورؐ کو ایک کپڑے میں جو آپ کے جسم پر لپٹا ہوا تھا، نماز پڑھتے دیکھا۔ (مسلم)

۱۳/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتے پہنے دونوں حالتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابو داؤد)

۱۴/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت محمد بن المنکدر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے ہمارے ساتھ ازار (تہبند) میں نماز پڑھی جس کو انھوں نے گدی کی طرف باندھ رکھا تھا اور ان کے کپڑے سرپایہ پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تم صرف تہبند میں نماز پڑھتے ہو۔ جابر رضؓ نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ تجھ جیسے احمق کو دکھا دوں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی شخص کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۱۵/۱۸ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس پر ہم کو کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب کپڑے بہت کم ہوتے تھے۔ لیکن جب خداوند تعالے نے وسعت بخشی تو دو کپڑوں میں نماز بہتر پائی گئی۔ (احمد)

بَابُ السُّتْرَةِ سُترہ کا بیان

فصل اوّل

سترہ کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

۱/۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دن کے اول حصہ میں عیدگاہ تشریف لے جاتے۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ بردار ہوتا اور جب

بَيْنَ يَدَيْهِ فَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عید گاہ پہنچتے تو نیزہ آپ کے سامنے کھڑا کیا جاتا اور آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔ (بخاری)

اللہ کی تعریف اور سترہ کے سامنے سے گزرنے کا حکم

۷۱۷/۲ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو جحیفہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ مقام بطح میں ایک سُرخ خیمہ میں تھے۔ اور بلال کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لائے۔ لوگوں نے اس پانی کو دوڑ دوڑ کر لیا۔ جس کو مل گیا اس نے چہرے پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسروں کے ہاتھ کی تری سے اُٹھایا۔ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رض نے ایک نیزہ گاڑا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سُرخ لباس میں جس پر دھاریاں تھیں، تشریف لائے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور نیزے کے اُس طرف سے گزر رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

سواری کے جانور اور اونٹ کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا

۷۱۸/۳ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ۔

نافع بن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (بخاری و مسلم) نافع کہتے ہیں۔ میں نے ابن عمر رض سے پوچھا۔ جب اونٹ چرنے چلے جاتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے۔ یعنی کس چیز کا سترہ بناتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ کجاوہ کو درست کرکے رکھ لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (یہ الفاظ بخاری رح کے ہیں)۔

۷۱۹/۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت طلحہ رض بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مانند اونچی لکڑی رکھ لے تو اس کی طرف نماز پڑھ لے اور سامنے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔ (مسلم)

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۷۲۰/۵ وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ

حضرت ابوجہیم رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے؟ تو وہ نمازی کے سامنے گزرنے سے چالیس تک ٹھہرا رہتا اور یہ

اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

گزرنا بہتر خیال کرے۔ ابو نضر راوی کا بیان کہ چالیس ؟ سے کیا مراد ہے یہ مجھے یاد نہیں رہا۔ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ (بخاری و مسلم)

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو زبردستی روکنے کا حکم

۷۲۱/۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَ لِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ۔

حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سامنے کھڑا کرکے (یعنی سترہ کھڑا کرکے) نماز پڑھے اور اس سے اس کا منشا یہ ہو کہ سترہ اس کے اور گزرنے والے کے درمیان ہے۔ پھر ایسی حالت میں جو شخص کہ سترہ کی پروا نہ کرے اور نمازی کے سامنے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ وہ اس کو روکے اور وہ نہ رُکے یا نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ ایسی صورت میں شیطان ہے۔ (بخاری و مسلم)

سترہ نماز کی محافظت کرتا ہے۔

۷۲۲/۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ وَیَقِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توڑتا ہے (یعنی باطل کرتا ہے) نماز کو گزرنا نمازی کے سامنے سے عورت، گدھے اور کتے کا اور اس کو لکڑی کا کھڑا کرنا روکتا ہے مانند لکڑی کجاوہ کے۔ (مسلم)

نمازی کے آگے عورت کے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۷۲۳/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ کَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی رہتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گدھی وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۷۲۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز گدھی پر سوار ہو کر آیا ان ایام میں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منٰی میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپکے سامنے سترہ نہ تھا میں نمازیوں کی بعض صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی سے اتر کر اس کو چرنے چھوڑ دیا اور پھر صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عصا کو سترہ کے طور پر گاڑنے کی بجائے سامنے رکھ لینے میں علماء کا اختلاف

۷۲۵/۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ عَصًا

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اور کوئی چیز موجود نہ ہو تو اپنی لاٹھی ہی کھڑی کر لے اور لاٹھی بھی موجود نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر کسی کا اس

فليخط خطا ثم لا يضره ما مر امامه. (رواه ابو داود وابن ماجة)

کے سامنے سے گزرنا کوئی ضرر نہ دے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سترہ کو قریب کھڑا کرنا

۴۲۶/۱۱ وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته. (رواه ابو داود)

حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سترہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سترہ کو اپنے قریب رکھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑے۔ (ابوداؤد)

سترہ پیشانی کے عین سامنے نہ کھڑا کرنا چاہیے۔

۴۲۷/۱۲ وعن المقداد بن الاسود قال ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا. (رواه ابو داود)

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اس طرح کہ یہ چیزیں آپ کے داہنے یا بائیں بھوں کے سامنے ہوتی تھیں اور کبھی درمیان میں رکھنے کا آپ قصد نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

نمازی کے سامنے سے کتے اور گدھے وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۴۲۸/۱۳ وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في بادية لنا ومعه عباس فصلى في صحراء ليس بين يديه سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى بذلك. (رواه ابو داود وللنسائي نحوه)

حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت جنگل میں تھے آپ کے ساتھ حضرت عباسؓ بھی تھے۔ آپ نے جنگل میں نماز پڑھی۔ آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور ہمارا ایک گدھا اور ایک کتیا تھی وہ دونوں آپ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ آپ نے اس کی پروا نہ کی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۴۲۹/۱۴ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شيء وادرءوا ما استطعتم فانما هو شيطان. (رواه ابو داود)

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جو نمازی کے سامنے سے گزرے اور دور کرو جب تک ممکن ہو کسی چیز کو گزرنے سے اس لئے کہ گزرنے والا شیطان ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۴۳۰/۱۵ عن عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح. (متفق عليه)

ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول خدا ﷺ کے سامنے اس طرح سوتی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ میرے پاؤں کو دبا دیتے اور میں پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ سجدہ سے اٹھ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں پھیلا دیتی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں گھروں میں چراغ نہ جلتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گزرنا جرم عظیم ہے

۴۳۱/۱۶ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له في ان يمر بين

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے

بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

گزرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ ایک سو برس کھڑا رہنا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔ (ابن ماجہ)

۷۳۲/۱۷ وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يُّخْسَفَ بِهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَهْوَنَ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کعب احبار کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر یہ معلوم کرلے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو وہ اپنا زمین میں دھنس جانا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ پسند کرے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو زمین میں دھنسا یا جانا زیادہ آسان معلوم ہو۔ (مالک)

نمازی کے آگے سے کتنی دوری پر گزرنا چاہیئے

۷۳۳/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِيْ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بغیر سترہ کے نماز پڑھے گا اس کی نماز اس کے سامنے گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی اور اگر گزرنے والا ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے بقدر دور ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ نماز کے اوصاف اور ارکان وغیرہ کا بیان

فصل اوّل

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

۷۳۴/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پھر نماز پڑھی اور اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا۔ جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا۔ تیسری مرتبہ یا اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ کو بتلایئے (میں کس طرح نماز پڑھوں؟) آپؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے تیار ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ۔ پھر قرآن میں سے جس قدر یاد ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر طمانیت کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے پھر سجدہ کر طمانیت کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور اسی طرح نماز کو پورا کر۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۳۵/۱ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي جالسا وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطن وينهى ان يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم۔ (رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو شروع کرتے تکبیر سے اور قرأت کو شروع کرتے الحمد سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکھتے اور نہ پست بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ میں نہ جاتے جب تک ٹھیک نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے اُلٹے پاؤں کو بچھا لیتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور منع فرماتے آپ دونوں پاؤں پر بیٹھنے جس کو عقبۂ شیطان کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلانے سے بھی منع فرماتے جس طرح درندے بچھا لیتے ہیں اور آپ نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔ (مسلم)

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اٹھایا جائے۔

۴۳۶/۲ وعن ابي حميد الساعدي قال في نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انا احفظكم لصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى فاذا جلس في الركعة الاخرة قدم رجله اليسرى ونصب الاخرى وقعد على مقعدته۔ (رواه البخاري)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق نماز کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے حضورؐ کو دیکھا ہے کہ جس وقت آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں زانوؤں کو مضبوط پکڑتے پھر اپنی پشت کو جھکاتے اور جب (رکوع سے) سر کو اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ کمر کی ہڈیوں کے جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے، پھر جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھتے کہ کہنیوں کو نہ بچھاتے اور نہ پہلو کی جانب سمیٹتے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے اور کولھے پر بیٹھتے۔ (بخاری)

رفع یدین

۴۳۷/۴ وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود۔ (متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے ہوئے کہتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۸/۵ وعن نافع ان ابن عمر كان اذا دخل في الصلوة كبر ورفع يديه واذا ركع رفع يديه

نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہتے، اور جب رکوع کرتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور

إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے، تب بھی ہاتھ اُٹھاتے اور جب دونوں رکعتیں پوری کرکے اُٹھتے، تب بھی ہاتھ اُٹھاتے۔ اِس روایت کو حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ (بخاری)

رفع یدین کے مسئلہ میں حنفیہ کی مستدل احادیث و آثار

۴۳۹/۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالکؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اسی طرح ہاتھ اٹھاتے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر تک بلند کرتے۔ (بخاری و مسلم)

جلسۂ استراحت کا مسئلہ

۴۴۰/۷ وَعَنْهُ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالکؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ جس وقت طاق رکعت (پہلی یا تیسری) کے سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھتے تھے اور پھر اٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کہاں اور کس طرح رکھنے چاہئیں

۴۴۱/۸ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائلؓ بن حجرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو کپڑے میں ڈھانک لیا اور سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو پھر کپڑے سے ہاتھ نکال کر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی، اور رکوع کیا۔ پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

۴۴۲/۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہلؓ بن سعدؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ (بخاری)

۴۴۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تکبیر کہتے یعنی "اللہ اکبر" پھر رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ پھر رکوع سے پشت کو اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر جب اچھی طرح کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدہ سے سر کو اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدے سے سر کو اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ اور اسی طرح ساری نماز

وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں کرتے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے۔ اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

افضل نماز کون سی ہے

۴۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔ (مسلم)

فصل دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۲۵/۱۲ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ

حضرت ابو حمید ساعدی رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں کی جماعت سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سے زیادہ واقف ہوں۔ صحابہ رض نے کہا اچھا بیان کرو۔ انھوں نے کہا جس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو سیدھی رکھتے، نہ تو سر کو اونچا رکھتے اور نہ جھکاتے۔ پھر سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور سجدہ کرتے اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر ان کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں پوری کر کے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو شانوں تک لے جاتے۔ یعنی جس طرح نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہہ کر کیا تھا۔ پھر اسی طرح سے باقی نماز میں کرتے، یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں باہر نکالتے اور بائیں جانب کے کولھے پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیرتے۔ صحابہ رض نے یہ سُنکر فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد۔ دارمی۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں جو ابو حمید سے منقول ہے یہ الفاظ

سَلَّمَ- قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ- وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ وَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى اِلَى الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ)

ہیں کہ پھر (آپ نے) رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوؤں پر رکھا۔ گویا آپ ان کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور کمان کے چلّے کی طرح دونوں ہاتھوں کی کہنیوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھا اس کے بعد راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور اور شانوں کے برابر رکھا اور دونوں زانوؤں کو کشادہ اور پیٹ سے الگ رکھا۔ یہاں تک کہ فارغ ہوئے سجدوں سے پھر بیٹھے اس طرح کہ بچھایا بایاں پاؤں اور داہنے پاؤں کی پشت قبلہ کی طرف کی اور سیدھے ہاتھ کو سیدھے گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور جب چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو بائیں کولہے کو زمین کی طرف نکالتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکالتے۔)

تکبیر تحریمہ اور ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

٧٢٦/١٣ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ)۔

حضرت وائل بن حجر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ نماز کو کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں شانوں تک اٹھایا اور ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر رکھا۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ (ابوداؤد)

اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لَو تک اٹھایا۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

٧٢٧/١٤ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت قبیصہؓ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تعدیل ارکان کی تعلیم

٧٢٨/١٥ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

حضرت رفاعہ رضؓ بن رافع کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو بتائیے

أُصَلِّيْ قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ۔

کس طرح نماز پڑھوں؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ اور جو کچھ اللہ نے چاہا کر تو پڑھے، یعنی سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ اور پڑھ۔ پھر جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر رکھ اور قائم رہ رکوع میں اور پشت کو ہموار رکھ۔ پھر جس وقت تو سر اُٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا رکھ اور سر کو اُٹھا۔ یعنی سیدھا کھڑا ہو جا کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر جب سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر جب سجدے سے سر اُٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ کر پھر اسی طرح ہر ایک رکوع اور سجدہ میں کر یہاں تک کہ ہر ایک رکن کو اطمینان سے ادا کر۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور ابوداؤد نے کچھ فرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ترمذی ونسائی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اس طرح وضو کر جیسا کہ خدا تعالےٰ نے تجھ کو حکم دیا ہے۔ پھر کلمۂ شہادت پڑھ (یعنی وضو کے بعد۔ یا کلمۂ شہادت سے مراد اذان ہے) پھر تکبیر یا نماز کو کھڑا ہو اور قرآن میں سے جو کچھ تجھ کو یاد ہو اس کو پڑھ۔ اور کچھ یاد نہ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ اور پھر رکوع کر۔

نماز کے بعد دعا مانگنی چاہیئے

٧٤٩/١٧ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور (نماز میں) خشوع اور عاجزی ہے اور اظہار غریبی ہے۔ پھر اٹھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہاتھ اٹھانے کا یہ مطلب ہے کہ بلند کر تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف اِس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں منہ کی جانب ہوں اور یہ کہہ یارب یارب! اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دعا نہیں کی یا نماز اس طریقہ پر نہیں پڑھی) اس کی نماز ایسی اور ایسی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

امام تکبیرات بآواز بلند کہے

٧٥٠/١٨ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن حارث بن المعلےٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہم کو نماز پڑھائی اور جس وقت کہ سجدہ سے سر اُٹھایا اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور جس وقت کہ دو رکعت پڑھ کر اُٹھے، آپ نے بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہا۔ اور اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۷۵۱/۱۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ (یعنی ابوہریرہؓ) کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے نماز میں بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ شخص احمق ہے جو اتنی تکبیر کہتا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا تیری ماں تجھ کو گم کرے، یہ طریقہ حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (بخاری)

۷۵۲/۱۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

علی بن حسین مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تکبیر کہتے جب کہ آپ جھکتے اور اٹھتے اور آپ ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے خدا وند تعالےٰ سے ملاقات کی (یعنی وفات پائی۔ (مالک)

رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

۷۵۳/۲۰ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودرضؓ نے ہم سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سی نماز نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اُٹھائے تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث اس معنی میں درست نہیں ہے۔

۷۵۴/۲۱ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہوتے۔ دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے کی چیزوں کو معجزہ کے طور پر دیکھنا

۷۵۵/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آخری صف میں ایک شخص تھا جو بُری طرح نماز پڑھتا تھا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے اس کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اے فلاں! کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا، تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے مخفی رہتا ہے۔ خدا کی قسم ہے جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان

فصل اوّل

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۷۵۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کامل طور پر خاموش رہتے۔ میں نے ایک دن عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"۔
یعنی، اے اللہ! دور رکھ مجھ کو میرے گناہوں سے جس طرح دور رکھا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ اے اللہ! مجھ کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح پاک کیا جاتا ہے کپڑے سے میل کو، اے اللہ! دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس کس موقع پر کون کون سی دعا پڑھتے تھے

۷۵۳ - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز کو شروع فرماتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور پھر یہ پڑھتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ

اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ وَ الْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَ اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ وَ اِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَ اِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَ التَّسْلِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِلشَّافِعِیِّ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَ الْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ اَنَا بِکَ وَ اِلَیْکَ لَا مَنْجَا مِنْکَ وَ لَا مَلْجَا اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ۔)

فِیْ یَدَیْکَ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَ اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ یعنی متوجہ ہوا میں اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو متوجہ ہونے والا حق کی طرف اور بیزار ہونے والا باطل سے۔ اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی میری موت سب خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے لئے گناہوں کو بخش دے سارے گناہوں کو اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ اس جانب تو ہی میری رہنمائی کر سکتا ہے اور بدترین اخلاق سے مجھ کو بچا۔ اور تو ہی مجھ کو بدترین اخلاق سے بچا سکتا ہے۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور آمادہ ہوں تیرا حکم بجا لانے پر۔ تمام نیکیاں اور بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کوئی برائی تیری جانب منسوب نہیں کی جا سکتی۔ میں تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی قوت سے قائم ہوں تو با برکت ہے اور بلند و برتر ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے، اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف ـــ اور جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ۔ یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے رکوع کیا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں اسلام لایا اور تیرے ہی لئے میرے کان میری آنکھ میرا مغز میری ہڈی اور میرے پٹھے تواضع کرتے ہیں ـــ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔ یعنی اے اللہ! اے ہمارے رب! صرف تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین کے مطابق اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو بعد کو تو پیدا کرے ـــ اور جب سجدہ کرتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ یعنی اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی خوشنودی کے لئے اسلام قبول کیا، سجدہ کیا میرے منہ نے اس ذات کو جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اور کھولا آنکھوں اور کانوں کو، بہت بابرکت ہے اللہ اور بہترین خالق ہے۔ اور پھر التحیات اور سلام کے درمیان یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جو پہلے کئے ہیں میں نے اور جو پیچھے کئے ہیں میں نے اور جو پوشیدہ کئے ہیں میں نے اور جو علانیہ کئے ہیں میں نے۔ اور بخش دے اس گناہ کو جو زیادتی کی میں نے اعمال وغیرہ میں اور اس گناہ کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اپنے بندوں کو عزت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے عزت و مرتبہ میں اور تیرے سوا کوئی

نہیں ہے۔

اور شافعی کی روایت میں اس دعا میں جو تکبیر تحریمہ کے بعد آپ نے پڑھی وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ کے بعد یہ الفاظ ہیں وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ اَنَابِكَ وَاِلَیْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاءَ اِلَّا اِلَیْكَ تَبَارَكْتَ۔ یعنی، اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہے اور ہدایت یافتہ وہی شخص ہے جس کو تو نے ہدایت دی، میں قائم ہوں تیری قوت کے ذریعے اور تیری ہی طرف میں رجوع کرتا ہوں نہیں ہے نجات اور بے پروائی تیری ذات سے اور تجھ سے اور نہیں ہے پناہ مگر تیری طرف، تو ہی بابرکت ہے۔ (مسلم)

٨٥٨/٣ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِی النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَرْفَعُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں شامل ہوا۔ اس کا سانس چڑھا ہوا تھا اسی حال میں اس نے کہا اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ۔ (یعنی بہت بڑا ہے، اللہ ہی کے لئے ہے تعریف بہت پاکیزہ برکت دی گئی ہے اس میں) جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے پھر فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے؟ لوگ خاموش رہے آپ نے پھر فرمایا۔ تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے اس لئے کہ کوئی بری بات نہیں کہی یہ سنکر اس شخص نے کہا میں مسجد میں آیا اور میرا سانس چڑھا ہوا تھا اور میں نے یہ کلمات کہے۔ حضورؐ نے فرمایا تحقیق میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون اُن میں سے ان کو پہلے لے جاتے خدا تعالےٰ کے سامنے۔ (مسلم)

فصل دوم

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

٨٥٩/٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ! اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری، تیری تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے بزرگی تیری اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کیا) ترمذی نے کہا اس حدیث کو حارثہ سے ہم نہیں جانتے ان کے حافظہ میں کلام کیا گیا ہے۔

٨٦٠/٥ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ثَلٰثًا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

حضرت جبیر بن مطعم رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ تکبیر تحریمہ کے بعد اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا وَسُبْحَانَ

مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

اَللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ یعنی اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت۔ اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام اور میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ذریعہ شیطان سے اس کے کبر سے اس کے شعروں اور وسوسوں سے (اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا کے الفاظ روایت نہیں کئے اور اس کی جگہ شیطان الرجیم کے الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں "نفخہ" سے برائی اور "نفثہ" سے شعر اور "ہمزہ" سے وسوسے مراد ہیں۔)

آنحضرتؐ نماز میں دو جگہ خاموشی اختیار کرتے تھے

۷۶۱/۹ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت سمرہؓ بن جندب کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو سکوت یاد رکھے ہیں۔ ایک سکوت اس وقت کہ تکبیر تحریمہ کہتے اور دوسرا اس وقت جب کہ آپ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے۔ ابی بن کعبؓ نے اس کی تصدیق کی۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۷۶۲/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُّسْلِمٍ وَّحْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر اٹھتے تو شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور خاموش نہ رہتے۔ (مسلم)

اسے حمیدی نے افراد میں اور اسی طرح جامع نے صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

فصل سوئم

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

۷۶۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ یعنی میری نماز میری عبادت میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خدا ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں اول ہوں مسلمانوں کا۔ اے اللہ! مجھ کو اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے کیوں کہ تو ہی برے اعمال و اخلاق سے بچانے والا ہے۔ (نسائی)

۷۶۴/۲ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اس کے بعد حضرت جابرؓ کی مانند حدیث بیان کی لیکن محمد نے وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کی جگہ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا۔ اس کے بعد کہا: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ یعنی اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے اس کے بعد آپ قرأت پڑھتے۔ (نسائی)

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں قرأت کا بیان

فصل اوّل

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا بیان

٧٦٥ (١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور الحمد کے بعد کچھ اور (قرآن میں سے) نہ پڑھے۔

سورۃ الفاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ناقص ادا ہوتی ہے

٧٦٦ (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں الحمد نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) یعنی وہ نماز ناتمام ہے کامل نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (کیا ایسی حالت میں ہم بھی الحمد پڑھیں؟) انھوں نے جواب دیا اپنے دل میں یا آہستہ پڑھ کر تو ہی سن سکے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ۔ اور جو کچھ میرا بندہ مجھ سے مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ پس جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ اور جب کہتا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اور جب کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان ہے اور جو میرے بندے نے مانگا ہے وہ اس کے لئے ہے۔ اور جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

مَا سَأَلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ تو خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور جو میرا بندہ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ (مسلم)

بسم اللہ باواز بلند پڑھنی چاہیئے یا آہستہ

۷۹۷/۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

آمین کہنے کا حکم

۷۹۸/۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے یہ فرمایا ہے کہ امام جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری) اور مسلم میں بھی اسی طرح ہے۔

وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب قرارت پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مقتدی کی نماز کا طریقہ

۷۹۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللہُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللہُ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو (جماعت سے) تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر تم میں سے ایک شخص تمہارا امام ہو اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو تمہاری دعا خدا قبول کرے گا۔ پھر جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو اور امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام کا سر اٹھانا بدلہ ہے پہلے رکوع کرنے کا اور جب امام سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تمہاری تعریف سنتا ہے۔ (مسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَتَادَۃَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

نماز میں قرأت کا طریقہ

۷۷۰/۶ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے یعنی ہر رکعت میں الحمد اور ایک سورت اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھتے اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی ہم کو سناتے اور پہلی دو رکعتوں کو دوسری دو رکعتوں سے زیادہ طویل کرتے اور اسی طرح سے عصر اور صبح کی نمازیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں آنحضرت کے قیام کی مقدار

۷۷۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے چنانچہ ہم نے اندازہ کیا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة پڑھنے کے بقدر قیام کرتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر رکعت میں تیس آیتیں پڑھنے کے بقدر قیام کرتے اور اندازہ کیا ہم نے ظہر کی دو آخری رکعتوں میں اس سے نصف کا۔ اور اندازہ کیا ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں کہ آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے بقدر قیام فرماتے اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قیام فرماتے۔ (مسلم)

ظہر کی نماز کی قرأت

۷۷۲/۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِیْ رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِی الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اسی کے مانند اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے تھے۔ (مسلم)

مغرب کی نماز کی قرأت

۷۷۳/۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فقہاء کرام کی جانب سے نمازوں میں تعیین قرأت کی دلیل

۷۷۴/۱۰ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام الفضل بنت حارث کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرض نماز پڑھنے والے کو نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا جائز ہے یا نہیں

۸۵۵/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر اپنی قوم کو جاکر نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ شروع کردی۔ ایک شخص جماعت میں سے سلام پھیر کر نکلا، تنہا نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلاں شخص کیا تو منافق ہو گیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم خدا کی۔ اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹ والے ہیں دن کو کھیتوں میں پانی دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور یقیناً معاذ نے حضور کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں آیا اور نماز میں سورۂ بقرہ شروع کردی (یہ سن کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ رض کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ رض! کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے؟ پڑھ تو عشاء کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور سورۂ وَالضُّحٰى اور سورۂ وَاللَّيْلِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (بخاری و مسلم)

نماز عشاء کی قرأت

۸۵۶/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ پڑھتے سنا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز نہیں سنا۔ (بخاری و مسلم)

نماز فجر کی قرأت

۸۵۷/۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض بن سمرہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اسی کی مثل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد کی نمازوں میں اس سے کم پڑھتے۔ (مسلم)

۸۵۸/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورۂ وَالْفَجْرِ اور وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

۸۵۹/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۂ مومنین شروع کی جب موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا حضرت عیسیٰ کا ذکر تو آپ کو کھانسی آئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز فجر کی قراءت

٤٨٠/١٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں الٓمّٓ تَنْزِيلُ پڑھتے اور دوسری رکعت میں هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ جمعہ کی قراءت

٤٨١/١٧ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولٰى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابوہریرہ رضؓ کو مدینہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابوہریرہ رضؓ نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

نمازِ عیدین و جمعہ کی قراءت

٤٨٢/١٨ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور کہا نعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

٤٨٣/١٩ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ اور عید فطر میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

فجر کی نماز سنت کی قراءت

٤٨٤/٢٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

٤٨٥/٢١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے، یعنی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نمازِ فجر کی قراءت

۴۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں الٓمّٓ تَنْزِیْلُ پڑھتے اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ (بخاری ومسلم)

نمازِ جمعہ کی قراءت

۴۸۱/۱۷ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی لَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِی السَّجْدَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِهِمَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابوہریرہ رضؓ کو مدینہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابوہریرہ رضؓ نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

نمازِ عیدین وجمعہ کی قراءت

۴۸۲/۱۸ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِیْدُ وَالْجُمُعَةُ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِی الصَّلٰوتَیْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھا کرتے تھے اور کہا نعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

۴۸۳/۱۹ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ یَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدِ اضحی اور عیدِ فطر میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں قٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

فجر کی نمازِ سنت کی قراءت

۴۸۴/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

۴۸۵/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور وہ آیت جو آلِ عمران میں ہے، یعنی قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز مغرب کی قراءت

۷۹۱/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن مغرب کی نماز میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

(شرح السنۃ)۔ اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا، مگر لیلۃ الجمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۲/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی بار میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز کے بعد کی سنتوں میں اور نماز فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ کو پڑھتے سنا ہے۔

(ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس کو ابوہریرہؓ سے روایت کیا، مگر "بعد المغرب" نہیں بیان کیا۔

۷۹۳/۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهٗ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ)

سلیمان بن یسارؓ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا تھا اور آخری دو رکعتوں کو خفیف اور عصر میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا تھا۔ اور عشا میں متوسط سورتیں اور صبح کے وقت بڑی سورتیں۔

(نسائی۔ اور ابن ماجہ نے وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ تک بیان کیا)

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان

۷۹۴/۳۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ)۔

حضرت عبادہؓ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قراءت شروع کی تو آپ کو پڑھنا بھاری ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم شاید اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھا کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا سوائے الحمد کے کچھ نہ پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ کا جواب سنکر فرمایا۔ اور میں کہتا تھا (اپنے دل میں) جب کہ قراءت مجھ پر بھاری ہوئی کہ قرآن مجھ پر کیوں بھاری ہو گیا ہے پس جب جہری نماز ہو تو تم سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔)

٧٩٥/٣١ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جس نماز میں قرأت آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو پڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی (نماز میں) قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میں (دل میں) کہتا تھا کیا بات ہے کہ میں قرآن سے جھگڑ رہا ہوں (یعنی قرآن پڑھنے میں مجھ کو دقت پیش آرہی ہے) راوی کا بیان ہے کہ پھر لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنے سے باز رہے۔ ان نمازوں میں جن میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

٧٩٦/٣٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ اور بیاضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالے سے مناجات کرتا ہے پس چاہئے کہ جو مناجات وہ کرتا ہے اس میں غور کرے اور نہ بلند آواز سے پڑھے ایک دوسرے پر کوئی قرآن کو۔ (احمد)

امام کی متابعت ضروری ہے

٧٩٧/٣٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

جو شخص قرأت پر قادر نہ ہو وہ کیا پڑھے

٧٩٨/٣٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ إِلَّا بِاللّٰهِ)۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ قرآن میں سے کچھ یاد کرلوں۔ اس لئے مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا تو یہ پڑھ لیا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور عبادت پر سوائے خدا کی مدد کے کوئی قوت نہیں ہے۔) اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو خدا کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا (اپنے لئے) تو یہ کہہ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (یعنی اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ کو عافیت سے رکھ مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو روزی دے) پس اشارہ کیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھر لیا اپنے ہاتھوں کو بھلائی سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

احکامِ الٰہی پر آپؐ کے عمل کی ایک مثال

۷۹۹ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (احمد۔ ابوداؤد)

نماز میں کن آیتوں کی قرأت کے بعد کیا کہنا چاہیئے

۸۰۰ / ۳۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ.)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پر پہنچے تو کہے: بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (یعنی ہاں اور میں اس پر شاہد ہوں) اور جو شخص لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پڑھے اور اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى تک پہنچے تو یہ کہے "بَلٰى" (یعنی ہاں وہ اس پر قادر ہے) اور جو شخص وَالْمُرْسَلٰتِ پڑھے اور فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (یعنی ہم اللہ پر ایمان لائے)

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۰۱ / ۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضہ کی جماعت میں تشریف لائے اور ان کے سامنے اوّل سے آخر تک سورۃ رحمٰن پڑھی اور صحابہ رضہ خاموشی سے سنتے رہے۔ پھر جب حضورؐ ختم کر چکے تو فرمایا کہ میں نے یہ سورت جنوں کے سامنے پڑھی تھی اس رات میں جب کہ جن جمع ہوئے تھے (یعنی اسلام قبول کرنے اور قرآن سننے کے لئے) اور وہ تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے تھے۔ چنانچہ جب میں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا تو وہ کہتے لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (یعنی اے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کو ہم جھٹلاتے ہیں اور تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھنا

۸۰۲ / ۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاذ بن عبد اللہ الجہنی کہتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس نے صبح کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دونوں رکعتوں میں پڑھتے سنا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ نے قصداً ایسا کیا یا آپ بھول گئے۔ (ابوداؤد)

۸۰۳ / ۳۹ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عروہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضہ نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعتوں میں سورۃ بقرہ کو پڑھا۔ (مالک)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز فجر میں سورۂ یوسف کثرت سے پڑھتے تھے

۸۰۴/۴۰ وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورۂ یوسف مگر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نماز صبح میں اکثر اسے پڑھتے تھے۔ (مالک)

۸۰۵/۴۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهُ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے دونوں رکعتوں میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ عامر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کے اوّل وقت نماز کے لئے کھڑے ہوں گے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

۸۰۶/۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا مفصّل سورتوں میں سے کوئی چھوٹی بڑی سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز میں نہیں چھوڑی کہ اس کو میں نے آپ سے نہ سنا ہو۔ (مالک)

۸۰۷/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا)

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں حٰمٓ الدُّخَان پڑھی۔ (نسائی مرسلاً)

بَابُ الرُّكُوْعِ — رکوع کا بیان

فصل اوّل

رکوع و سجود ٹھیک طریقہ سے کرنا چاہیے

۸۰۸/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۸۰۹/۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع سے اٹھنا یہ چاروں چیزیں مقدار میں برابر ہوتی تھیں بجز قیام اور قعود کے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قومہ و سجدہ

۸۱۰/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَوْهَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کو یہ خیال ہوتا کہ آپ شاید وہ رکعت چھوڑ دی۔ پھر آپ سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر بیٹھتے کہ ہم کو پھر یہی خیال ہوتا۔ (مسلم)

٨١١ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اے ہمارے رب! تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! تو مجھ کو بخش دے) اور آپ اس عمل کو قرآن کے حکم کے موافق کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

٨١٢ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ فرمایا کرتے تھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (یعنی بہت پاک ہے نہایت پاک، فرشتوں کا پروردگار ہے اور روح (جبرئیل) کا۔ (مسلم)

رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

٨١٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار مجھ کو منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھوں پس تم رکوع میں پروردگار کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دُعا مانگنے کی کوشش کرو۔ پس مناسب ہے کہ وہ دعا تمہارے لئے قبول کی جائے۔ (مسلم)

٨١٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اس لئے کہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا۔ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

قومہ کی دعا

٨١٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے پشت کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ (مسلم)

٨١٦ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

حضرت ابو سعید خدری کہتے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (یعنی اے اللہ! ہمارے رب!

بِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تیری ہی تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ جو تو چاہے بعد میں اے لائق تعریف اور عظمت کے تو لائق تر ہے اس چیز کے کہ کہا بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی، اور نہیں عطا کر سکتا کوئی جس چیز سے کہ منع کر دیا تو نے۔ اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو دولت تیرے عذاب سے۔ (مسلم)

۸۱۷/۱۰ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ ایک شخص جو آپ کے پیچھے تھا اس نے کہا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا وہ کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے کہا۔ میں تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں کا ثواب لکھنے میں کہ کون اس کو پہلے لکھے۔ (بخاری)

فصل دوم

تعدیل ارکان کا حکم اور آئمہ کا مسلک

۸۱۸/۱۱ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

رکوع وسجود کی تسبیحات

۸۱۹/۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرلو۔ اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى نازل ہوئی تو فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں شامل کرلو۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۸۲۰/۱۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

عون بن عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پس اس کا رکوع پورا ہوا اور تین مرتبہ کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو سجدے کے اندر کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى تین مرتبہ اس کا سجدہ اس سے پورا ہو گیا اور

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔

یہ ادنیٰ درجہ ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔
اور ترمذی نے کہا، اس کی اسناد متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون ابن مسعودؓ سے نہیں ملے۔

۸۲۱/۱۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور جب کوئی رحمت کی آیت قرأت میں آتی تو آپ ٹھہر جاتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت آتی تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)
نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو "الاعلیٰ" تک نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فصل سوم

۸۲۲/۱۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو ٹھہرے آپ رکوع میں بقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے۔ اور کہتے تھے رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔
(نسائی)

۸۲۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو، مگر اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز کے پیچھے۔ ابن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا کہ ہم نے اندازہ کیا اس نوجوان کے رکوع کا، دس مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر۔ اور سجدہ کا بھی اسی قدر۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۸۲۴/۱۷ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شقیق کہتے ہیں، حذیفہ رضؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو مکمل نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ رضؓ نے اس کو بلایا اور کہا۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اور راوی کہتا ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ حذیفہ رضؓ نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تو مر جائے ایسی حالت میں، کہ تو اس طرح نماز پڑھتا ہوا مرے گا تو غیر فطرت پر یعنی اس طریقہ اسلام کے خلاف جس پر خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

۸۲۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً اَلَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ نماز میں سے وہ کیوں کر چُراتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (چوری کرنا یہ ہے) نماز کے رکوع اور سجدہ کا پورا نہ کرنا۔ (احمد)

۸۲۶/۱۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ وَالزَّانِیْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِیْھِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْھِنَّ عُقُوْبَۃٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَۃِ الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ)

وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت نعمان بن مرّہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا خیال رکھتے ہو تم شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے معاملہ میں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گناہِ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے۔ اور بدترین چوری وہ چوری ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں سے آدمی کیوں کر چُراتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا۔

(مالک۔ احمد اور دارمی نے اسی طرح روایت کیا)۔

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِہٖ　سجدہ کی کیفیت اور فضیلت کا بیان

فصل اوّل

اعضاء سجدہ

۸۲۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَالشَّعْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر، پاؤں کے پنجوں پر۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں نہ تو ہم کپڑوں کو اکٹھا کریں اور نہ بالوں کو۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں طمانیت کا حکم

۸۲۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدہ میں (یعنی اطمینان سے سجدہ کرو) اور تم میں سے کوئی بھی سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں ہاتھوں اور کہنیوں کو رکھنے کا حکم

۸۲۹/۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھ اور اونچا رکھ کہنیوں کو۔ (مسلم)

۸۳۰/۴ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَھْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ ھٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاؤُدَ کَمَا صَرَّحَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاہُ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَھْمَۃٌ اَنْ تَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ لَمَرَّتْ۔

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو جدا رکھتے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ (ابوداؤد) اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ جب سجدہ کرتے تو اگر چاہتا بکری کا بچہ تو آپکے ہاتھوں کے درمیان سے گزر جاتا۔

۸۳۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن مالک رض بن بحینہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں آنحضرت صلعم کی دعا

۸۳۲/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ یعنی اے اللہ بخش دے تو میرے گناہ سارے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور چھپے۔ (مسلم)

۸۳۳/۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ پس میں نے آپ کو ڈھونڈا اور میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے جب کہ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ تیرے غصہ سے میں نہیں شمار کر سکتا تیری تعریف کو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

سجدہ پروردگار سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے

۸۳۴/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا قریب ترین خدا سے ہونا اس وقت متحقق ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ میں ہو، اس لئے تم زیادہ دعا کیا کرو سجدہ میں۔ (مسلم)

سجدۂ تلاوت کے وقت شیطان کی آہ و بکاء

۸۳۵/۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

إِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطٰنُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ أُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور چلا جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ہے آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور اس کے لئے جنت ہے ــــ اور مجھ کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے آگ دوزخ ہے۔ (مسلم)

کثرتِ سجدہ جنت میں آنحضرتؐ کی رفاقت کا ذریعہ ہے

٨٣٦
١٠
وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ربیعہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپ کو وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی (مسواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا: مانگ جو مانگنا چاہتا ہے (دین اور دنیا کی بھلائی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو جنت میں آپ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے سوا اور بھی کچھ چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا۔ تو میری مدد کر اپنی ذات سے زیادہ سجدے کر کے۔ (مسلم)

٨٣٧
١١
وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ سے اور ان سے کہا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ میں اس کے کرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ تب بھی وہ خاموش رہے جب میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے اوپر خدا کے لئے سجدہ کو لازم کرلے اور کثرت سے سجدہ کر اس لئے کہ تو خدا کے لئے جو سجدہ کرے گا خدا اس کے بدلے میں تیرے مرتبہ کو بلند کرے گا اور دور کرے گا اس کے سبب سے تیرے گناہ کو۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت ابو درداءؓ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اور انھوں نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ثوبانؓ نے دیا تھا۔ (مسلم)

فصل دوم

سجدہ کرنے کا طریقہ

٨٣٨
١٢
عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور جب آپ سجدہ سے اُٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٨٣٩
١٣
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور چاہیے کہ وہ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے اپنے

وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ۔

گھٹنوں کو رکھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی) ابوسلیمان خطابی کہتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان آنحضرتؐ کی دعا

۸۳۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم کر مجھ کو ہدایت دے، مجھ کو عافیت سے رکھ اور مجھ کو رزق عطا فرما) (ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۳۱/۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہتے تھے۔ (نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

جلدی جلدی سجدہ کرنے کی ممانعت

۸۳۲/۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (سجدہ میں) اور درندے کی طرح ہاتھوں کو بچھا دینے سے اور اس سے کہ جگہ مقرر کرے آدمی مسجدوں میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے

۸۳۳/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی میں پسند کرتا ہوں تیرے لئے وہ چیز جس کو پسند کرتا ہوں اپنے لئے اور بُرا سمجھتا ہوں تیرے لئے اس چیز کو جس کو بُرا خیال کرتا ہوں اپنے لئے پس تو دو سجدوں کے درمیان اقعاء[1] نہ کر۔ (ترمذی)

رکوع و سجود میں کمر سیدھی کرنا چاہیئے

۸۳۴/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت طلق بن علی حنفی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اس بندہ کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنی نماز کے رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں

۸۳۵/۱۹ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص پیشانی زمین پر رکھے (سجدہ کے لئے

[1] اقعاء کتے کی طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں یعنی دونوں سرینوں کو زمین پر رکھنا اور دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا اور ہاتھوں کو زمین پر پھیلا دینا اور بعض لوگ ایڑیوں پر بیٹھنے کو بھی اقعاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِىْ يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اس جگہ پر رکھے جس پر پیشانی رکھی ہو پھر جب سر اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ (مالک)

بَابُ التَّشَهُّدِ — تشہد یعنی التحیات کا بیان

فصل اوّل

التحیات میں ہاتھوں کو رکھنے کا حکم

۸۳۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِى التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تشہد کو بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر اور داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ اپنا مثل عدد ترپن کے اور اشارہ کرتے شہادت کی انگلی سے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی اس انگلی کو جو انگوٹھے کے پاس ہے اٹھاتے اور دعا مانگتے یعنی اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو کھلا ہوا بائیں گھٹنے پر رکھتے۔ (مسلم)

۸۳۷/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں تو داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بناتے اور پکڑتے بائیں ہاتھ سے اپنا بایاں گھٹنا۔ (مسلم)

۸۳۸/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو تشہد میں یہ کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ (یعنی اللہ پر سلام ہے بندوں سے پہلے جبرئیلؑ پر سلام ہے، میکائیلؑ پر سلام ہے۔ اور فلاں (یعنی فرشتوں وغیرہ) پر سلام ہے۔ پس ایک روز جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اللہ پر سلام نہ کہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر بیٹھے تو یہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ ۵ پس جو ان کلمات کو کہے تو پہنچتا ہے سلام اس کا ہر نیک بندہ کو جو

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهٗ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آسمان اور زمین میں ہے۔ اور پھر ان کلمات کو آپ نے ان الفاظ پر ختم کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے بعد جو دعا پسند ہو اُس کو مانگے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ الْاَلِفِ وَاللَّامِ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت چنانچہ آپ کہتے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (مسلم)

میں نے "سَلَامٌ عَلَيْكَ" اور "سَلَامٌ عَلَيْنَا" بغیر الف لام کے نہ تو صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین میں پایا۔ لیکن صاحب جامع نے ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

فصل دوم

اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی کو متحرک رکھنا

۸۵۰ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بیٹھے اور بچھالیا بایاں پاؤں اور رکھا بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کی کہنی پہلو سے علیحدہ رکھ کر داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھا اور دو انگلیاں یعنی چھوٹی اور اس کے پاس کی بند رکھیں۔ اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا۔ پھر شہادت کی انگلی کو اٹھایا میں نے دیکھا آپ اس انگلی کو جنبش دیتے تھے اور اس سے اشارہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد - دارمی)

اشارہ کے وقت انگلی کو متحرک نہ رکھنا چاہیئے

۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ)۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کلمہ شہادت نماز میں پڑھتے تھے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے لیکن اس کو جنبش نہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد - نسائی)

اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی نظر اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی۔

اشارہ صرف ایک انگلی سے کرنا چاہیئے

۸۵۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نماز میں دو انگلیوں سے اشارہ کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے۔

فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔)

(ترمذی۔ نسائی۔ بیہقی)

قعدہ میں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا چاہئے

۵۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ آدمی نماز کے اندر ہاتھوں کو ٹیک کر بیٹھے۔ (احمد ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے حضورؐ نے اس سے کہ جب آدمی سجدے سے اُٹھے تو اپنے ہاتھوں کے سہارے اُٹھے۔

قعدوں کی مقدار میں فرق

۵۵۴/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے قعدہ میں اس قدر بیٹھتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں، اور کھڑے ہو جاتے (یعنی زیادہ دیر تک نہ بیٹھتے)۔

(ترمذی۔ نسائی)

فصل سوم

۵۵۵/۱۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔ اور وہ تشہد یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

شہادت کی انگلی شیطان کے لئے باعث تکلیف ہے

۵۵۶/۱۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو (قعود صلوٰۃ میں) دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے اور نظر کو انگلی پر رکھتے۔ پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

(احمد)

التحیات آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے

۵۵۷/۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ تشہد کا آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد نے اس کو روایت کیا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

التحیات میں درود پڑھنے کا طریقہ

٩٥٨ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی اور کہا کیا میں تجھ کو وہ چیز ہدیہ نہ دوں جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ چیز ہدیہ دیں۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ پر اور اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں؟ خداوند تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو سکھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (بخاری و مسلم) لیکن مسلم کی روایت میں دونوں مقامات پر عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ نہیں پایا جاتا۔

٩٥٩ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بخاری و مسلم)

درود بھیجنے کی فضیلت

٩٦٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

٩٦١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

رحمت نازل کرے گا۔ اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

٨٦٢/٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ (ترمذی)

امت کا سلام فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں

٨٦٣/٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی دارمی)

آپ سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں

٨٦٤/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے۔ مگر یہ کہ اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

گھروں کو قبر نہ بنایا جائے

٨٦٥/٨ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ۔ اور میری قبر پر عید اور خوشی نہ کرو، البتہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

درود نہ بھیجنے پر وعید

٨٦٦/٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو کہ رمضان اس پر آیا اور گزر گیا اور اس نے مغفرت حاصل نہیں کی، اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ اس کے ماں باپ اس کے سامنے بڑھاپا پایا یا ان میں سے کسی ایک نے۔ اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (ترمذی)

درود و سلام کی فضیلت

٨٦٧/١٠ وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ

حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس

فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

جبرئیلؑ آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ کیا تجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ تیری امت میں سے کوئی شخص تجھ پر درود بھیجے اور میں دس مرتبہ اس پر رحمت نازل کروں اور تیری امت میں کوئی تجھ پر سلام بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔ (نسائی۔ دارمی)

درود وسلام کی کوئی حد مقرر نہیں

٨٦٨/١١ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ آپؐ بتلائیے کہ میں اس کے لئے کتنا وقت مقرر کردوں (اپنے اعمال و اوراد میں سے) آپؐ نے فرمایا جس قدر تو چاہے مگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کردوں؟ فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کردوں۔ آپؐ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنی دعا کا سارا وقت مقرر کردوں یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کئے جائیں گے۔ (ترمذی)

درود کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

٨٦٩/١٢ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص حاضر ہوا اور نماز پڑھی اور پھر یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ آپؐ نے فرمایا نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کی عظمت کے مناسب ہو پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور خدا کی تعریف کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے نماز پڑھنے والے (اپنے لئے) دعا کر قبول کی جائے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)۔

٨٧٠/١٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خدا کی تعریف کی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، پھر اپنے لئے دعا کی (یہ سنکر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مانگ دیا جائے گا، مانگ دیا جائے گا" (ترمذی)

فصل سوم

اُمّی کی تحقیق

۸۸۱/۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّكْتَالَ بِالْمِكْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کو پورا ثواب ملے جب کہ وہ ہم پر اور اہل بیت پر درود بھیجے بس اُس کو چاہیے کہ اس طرح درود بھیجے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (ابوداؤد)

درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے

۸۸۲/۱۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔) عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

درود آنحضرتؐ کے پاس پہنچتے ہیں

۸۸۳/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے درود بھیجے تو وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

درود کی فضیلت

۸۸۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالےٰ اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (احمد)

۸۸۵/۱۸ وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت رویفع رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص درود بھیجے محمدؐ پر اور پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (اے اللہ ٹھہرا اس کو اس جگہ جو مقرب ہو تیرے نزدیک قیامت کے دن) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (احمد)

۸۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَالَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے اور ایک باغ میں داخل ہوئے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وفات دی۔ میں آپ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا۔ کیا آپ کو میں اس کی بشارت

قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

دیوں کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (احمد)

قبولیت دعا درود پر موقوف ہوتی ہے

٨٨٧ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تو درود نہ بھیجے اپنے نبیؐ پر۔ (ترمذی)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد میں دعا پڑھنے کا بیان

فصل اوّل

تشہد میں آنحضرتؐ کی دعا

٨٨٨/١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (یعنی اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے) ایک شخص نے یہ دعا سنکر آپؐ سے کہا، بہت تعجب کی بات ہے آپؐ قرض سے پناہ مانگتا۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹی باتیں کرتا ہے اور وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیئے؟

٨٨٩/٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری رکعت کے تشہد سے فارغ ہو تو خدا کے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ عذابِ دوزخ سے۔ عذابِ قبر سے۔ زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر اور فتنہ سے۔ (مسلم)

٨٩٠/٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے، چنانچہ آپ فرماتے اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (مسلم)

تشہد و درود کے بعد کی دعا

٨٨١/٤ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دُعا سکھا دیجئے کہ میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (یعنی میں نے اے اللہ ظلم کیا اپنے نفس پر بڑا ظلم، اور گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا۔ تو مجھ کو بخش دے خاص طور بخشنا اور مجھ پر رحم کر، تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سلام پھیرنے کا بیان

٨٨٢/٥ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا آپؐ کے رخساروں کی سفیدی کو (یعنی آپؐ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی حضور اتنا چہرے کو پھیرتے تھے)۔ (مسلم)

نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھے

٨٨٣/٦ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرکے بیٹھتے۔ (بخاری)

٨٨٤/٧ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب بیٹھتے۔ (بخاری)

٨٨٥/٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا حصّہ مقرر نہ کرے۔ یعنی اس امر کو لازم خیال کرے کہ (نماز کے بعد) داہنی جانب پھرے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا ہے بائیں جانب سے پھرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کی دعا

٨٨٦/٩ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس امر کو پسند کرتے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنی جانب ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ ہماری طرف منہ کرکے بیٹھیں۔ براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے (یعنی نماز کے سلام کے بعد) رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (یعنی میرے رب مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو اُٹھائے یا جمع کرے)۔ (مسلم)

نماز کے بعد مقتدیوں کا امام سے پہلے اُٹھ جانا غیر مستحب ہے

٨٨٨/١٠ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضِّحْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب عورتیں فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو فوراً اُٹھ کر گھر چلی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نمازی مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اور لوگ بھی کھڑے ہوتے اور چلے جاتے۔

(بخاری)

اور جابرؓ کی حدیث باب ضحک میں بیان کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل دوم

نماز کے بعد کی دعا

٨٨٩/١١ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أُحِبُّكَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ اے معاذ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ میں بھی آپؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ دُعا کیا کر اور کبھی اس کو ترک نہ کر رَبِّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (یعنی اے میرے رب! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت میں تو میری مدد کر)۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی) مگر ابوداؤد نے "قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أُحِبُّكَ" نہیں بیان کیا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

٨٩٠/١٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب پھرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے۔ یہاں تک کہ دائیں جانب کے رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ اور بائیں جانب (پھر کر) کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یہاں تک کہ آپؐ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) ترمذی نے حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ نہیں بیان کیا۔ اور ابن ماجہ نے عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا۔

آنحضرت ؐ نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر کر بیٹھتے تھے

٨٩١/١٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْسَرِ إِلٰى حُجْرَتِهِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر جاتے یعنی اپنے حجرہ کی جانب۔

(شرح السنۃ)

فرض کے بعد سنتیں پڑھنے کے لئے جگہ بدل لینی چاہیئے

۸۹۱/۱۴ وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ۔)

عطاء خراسانی مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں (ابھی نماز پڑھ چکا ہے بلکہ ذرا ہٹ جائے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ عطاء خراسانی حضرت مغیرہ رضؓ سے نہیں ملے)

۸۹۲/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شوق دلاتے تھے صحابہؓ کو نماز کا اور منع فرماتے تھے آپ اس سے کہ پھریں وہ آپؐ کے پھرنے سے پہلے نماز کے بعد۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

تشہد کے بعد آنحضرتؐ کی دعا

۸۹۳/۱۶ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت شدادؓ بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی چاہتا ہوں اور ہدایت کا قصد رکھتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور تیری عبادت کی خوبی اور مانگتا ہوں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان اور چاہتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی جس کو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو تجھ کو معلوم ہے اور معافی چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے۔ (احمد، نسائی)

۸۹۴/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (نسائی)

آنحضرتؐ کے سلام کا طریقہ

۸۹۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرتے تھے سامنے کے رخ اور پھر تھوڑا سا منہ کو داہنی جانب پھیرتے تھے۔ (ترمذی)

سلام پھیرتے وقت جواب کی نیت

۸۹۶/۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سلام پھیرنے میں ہم امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد دُعا وغیرہ کا بیان

فصلِ اوّل

نماز کے اختتام پر اللہ اکبر کہنا

٨٩٧/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ختم ہونے کو تکبیر سے پہچان لیتا تھا۔ (یعنی آپ نماز کے آخر میں بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فرض کے بعد آنحضرتؐ کے بیٹھنے کی مقدار

٨٩٨/٢ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو اس دُعا کے پڑھنے کے بقدر بیٹھتے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (یعنی اے اللہ تو سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ بابرکت ہے تو اے عظمت اور بخشش کے مالک۔ (مسلم)

٨٩٩/٣ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ کہتے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (مسلم)

فرض نماز کے بعد کی دُعا

٩٠٠/٤ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری ومسلم)

٩٠١/٥ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رکنے کی اور عبادت پر قوت کی سوائے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت کے اور کوئی قوت نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی ہیں نعمتیں اور اسی کے لئے ہے بزرگی، اسی کے لئے ہے نیک تعریف اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، ہم خالص کرنے والے ہیں اس کے واسطے دین کو، اگرچہ کافر اس کو برا سمجھیں (مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیے

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعد رض کہتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ نامردی، بخل، ناکارہ عمر، فتنۂ دنیا اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

نماز کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۹۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولتمندوں نے اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا سبب؟ انھوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ خیرات کرتے ہیں مگر ہم نہیں کر سکتے۔ وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ تم اس کے سبب ان لوگوں سے سبقت لے جاؤ جو تم سے پہلے اسلام لا چکے ہیں اور ان لوگوں سے بھی مرتبہ میں بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور کوئی شخص تم سے بہتر و افضل نہ ہوگا مگر صرف وہ شخص جو وہی عمل کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھو، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ۔ ابو صالح کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد فقرائے مہاجرین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے اس بات کو سنا جو ہم نے کی اور انھوں نے بھی اس پر عمل کیا (اور وہ پھر ہم سے بڑھ گئے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا فضل ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو ہر نماز کے

بعد دس مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو دس مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو دس مرتبہ بجائے تینتیس مرتبہ کے۔

٩٠٤/٨ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد چند الفاظ کہنے کے ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا تو اب سے مایوس و نا امید نہیں ہوتا یعنی تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔ (مسلم)

٩٠٥/٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی کل ننانوے مرتبہ اور سو کی تعداد کو پورا کرنے کے لئے یہ کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں (یعنی بہت زیادہ)

(مسلم)

فصل دوم

قبولیت دعا کا وقت

٩٠٦/١٠ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یا رسول اللہ! کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے درمیانی حصہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی)

ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

٩٠٧/١١ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی وہ سورتیں جن کا آغاز اَعُوْذُ سے ہوتا ہے) پڑھوں۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ بیہقی)

طلوع و غروب آفتاب تک ذکر میں مشغول رہنے کی فضیلت

٩٠٨/١٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد سے سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں چار غلاموں کو آزاد کر دوں۔

(رواہ ابو داؤد)

(ابوداؤد)

٩٠٩/١٣ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ وعمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ۔
(رواہ الترمذی)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا خدا کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔ (ترمذی)

فصل سوم

دو نمازوں کے درمیان وقفہ کرنا چاہیئے

٩١٠/١٤ عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ قال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیہ فہزہ ثم قال اجلس فانہ لن یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب۔ (رواہ ابوداؤد)

ازرق بن قیسؒ کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جن کی کنیت ابورمثہؓ تھی ہم کو نماز پڑھائی اور کہا یہی نماز یا اسی نماز کی مانند میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تھی۔ ابورمثہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اگلی صف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص تھا جو حاضر ہوا نماز کی پہلی تکبیر میں، پس نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا دونوں طرف یعنی دائیں بائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ پھر پھرے آپ ایک طرف مثل پھرنے ابورمثہؓ کے (یعنی خود اپنی ذات سے مراد ہے) پس کھڑا ہوا وہ شخص جو پہلی تکبیر میں آکر شریک ہوا تھا اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ عمرؓ فوراً کھڑے ہوگئے اور اس کے دونوں مونڈھوں کو پکڑ کر حرکت دی اور پھر کہا بیٹھ جا اس لئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اس وجہ سے کہ وہ دو نمازوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا۔ خطابؓ کے بیٹے خدا نے تجھ کو راہ حق پر پہنچایا یعنی تونے سچ کہا۔ (ابوداؤد)

نماز کے بعد کی تسبیح

٩١١/١٥ وعن زید بن ثابت قال امرنا ان نسبح فی دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین ونحمد ثلثا وثلثین ونکبر اربعا وثلثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل لہ امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلوۃ کذا وکذا قال الانصاری

حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ پس ایک انصاری نے خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ تسبیح پڑھو تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی۔ انصاری نے خواب میں فرشتے

فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

نے کہا کہ ہاں۔ پھر فرشتے نے کہا کہ مقرر کرو تم ان تینوں کلموں کی تعداد پچیس پچیس اور شامل کرو اس میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو پچیس ۲۵ مرتبہ۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب سے آگاہ کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر عمل کرو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

912/16 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکڑی کے اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روکتی اور جو شخص آیۃ الکرسی کو سوتے وقت پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے اور جتنے مکان اس کے گرد ہوں، سب کو امن میں رکھتا ہے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا، اور اس کو ضعیف کہا)

نماز فجر و مغرب کے بعد ذکر کی فضیلت

913/17 وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكُ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور مغرب و صبح کی نماز کے بعد پاؤں موڑنے سے پہلے ان کلمات کو پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو لکھی جاتی ہیں دس مرتبہ نیکیاں اس کے لئے ایک بار (پڑھنے) کے بدلے اور مٹائی جاتی ہیں اس کی دس برائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات اس کے لئے امان ہر بری چیز سے اور امان شیطان رجیم سے اور کوئی گناہ اس کو ہلاکت کی طرف نہیں لے جاتا مگر شرک اور ہوگا وہ شخص عمل کے اعتبار سے بہترین انسان، مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ عمل کرتا ہوگا وہ افضل ہوگا۔ (احمد۔ اور ترمذی نے اسی طرح حضرت ابوذر رضہ سے "اِلَّا الشِّرْکُ" تک روایت کیا۔ اور "صلوٰۃ المغرب" اور "بِیَدِہِ الْخَیْرُ" کو بیان نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

نماز فجر کے بعد ذکر کی فضیلت

914/18 وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ

حضرت عمر بن الخطاب رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی جمعیت نجد کی جانب بھیجی۔ یہ جمعیت کثیر مال غنیمت لے کر واپس آئی اور جلد واپس آئی۔ ہم میں سے ایک شخص نے جو اس جمعیت کے ساتھ نہیں گیا تھا، کہا ہم نے ایسی کوئی فوجی جمعیت نہیں دیکھی جو اس قدر جلد واپس

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّاوِي هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ)۔

آگئی ہو اور اس قدر مالِ غنیمت لائی ہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کیا بتلاؤں میں تم کو ایسی قوم جو مالِ غنیمت میں زیادہ اور واپسی میں بہتر ہو۔ وہ قوم وہ ہے جو صبح کی نماز میں حاضر ہوئی ہو پھر سورج نکلنے تک بیٹھی ہوئی خدا کا ذکر کرتی رہی ہو، یہی وہ لوگ ہیں جو واپسی میں افضل اور غنیمت میں زیادہ ہیں (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ راوی حماد بن ابی حمید اس حدیث میں ضعیف ہے)

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

فصل اوّل

نماز میں چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مفسدِ نماز ہے

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہؓ بن حکم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، ناگہاں لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا۔ میں نے کہا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ (رحم کرے) لوگوں نے میری طرف گھورا (اس لئے کہ تو نماز کے اندر چھینک کا جواب دیتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا کہ تم کو تمہاری ماں گم کرے تم کیوں میری طرف دیکھتے ہو۔ پس مارنا شروع کیا لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر (تاکہ میں خاموش رہوں) جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں غصہ ہوا لیکن خاموش رہا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد میں نے کسی کو ایسا شفیق سکھانے والا نہیں پایا، خدا کی قسم آپ نے نہ تو مجھ کو ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا کہا (بلکہ یہ) فرمایا۔ یہ نماز ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو آدمیوں کے ساتھ کی جاتی ہے نماز تو نام ہے تسبیح، تکبیر اور قرآن پڑھنے کا یا اس کے مانند کچھ اور فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا زمانۂ جاہلیت قریب کا (یعنی میں نیا مسلمان ہوں) اور تحقیق خدا نے دیا ہے ہم کو دینِ اسلام اور ہم میں سے چند ایسے شخص ہیں جو کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہیں وہ اس کو اپنے دلوں میں (یعنی وہم ہے اور نفع و ضرر پر اس کا

کوئی اثر نہیں) پس بے شک ہم ان کو کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں (یعنی فال یا رمل وغیرہ) آپ نے فرمایا ایک نبی تھے جو خط کھینچتے تھے پس جس شخص کا خط اس پیغمبر کے خط کے موافق ہو وہ اس بات کو حاصل کر لیتا ہے۔ (مسلم)

نماز میں سلام کا جواب دینا حرام ہے

۹۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ نماز پڑھتے ہوتے سلام کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیدیتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (جبکہ آپ نماز میں مشغول تھے) آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے تو) ہم لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے اور آپ ہم کو سلام کا جواب دیدیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا نماز میں مشغولیت ہے (یعنی ذکرِ الٰہی یا قراءت قرآن ایسی حالت میں کلام کرنا ممنوع ہے۔) (بخاری ومسلم)

نماز میں زمین کو برابر کرنے کا مسئلہ

۹۱۷ وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معیقیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت جو سجدہ میں مٹی کو صاف کیا کرتا تھا فرمایا۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

نماز میں خصر ممنوع ہے

۹۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے

۹۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اُچک لینا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

نماز میں دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف نہ اُٹھانی چاہیئے۔

۹۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ ... أَبْصَارُهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باز رہیں لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اُچک لے جائیں گی آنکھیں ان کی جو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں نگاہیں نماز میں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا اپنی نواسی کو نماز میں کاندھے پر بٹھانا

۹۲۱ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص کی بیٹی آپ کے کاندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع فرماتے تو امامہ کو اُتار دیتے اور جب سجدہ سے فارغ ہوتے تو پھر اس کو مونڈھوں پر بٹھا لیتے۔

نماز میں جمائی کے وقت منہ بند کرلینا چاہیئے

۹۲۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ھَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان اس کو روکے اس لئے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جب تک ممکن ہو اور ہا " نہ کہے اس لئے کہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس سے ہنستا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ ایک واقعہ

۹۲۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِی اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں میں ایک دیو آج رات جھٹ آیا تاکہ میری نماز خراب کرے لیکن اللہ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کو پکڑ لیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اس کو دیکھ لو۔ معاً مجھ کو اپنے بھائی سلیمان (پیغمبر) کی یہ دعا یاد آگئی رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ۔ اے رب! مجھ کو ایسا ملک عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو۔ پس میں نے اس کو ذلیل کرکے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں کسی خاص موقع پر اشارہ کیا جاسکتا ہے

۹۲۴ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سہل بن سعد رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے (مثلاً اس کو کوئی بلائے یا کچھ مانگے) تو اس کو چاہیئے کہ وہ سُبحان اللہ کہے اور دستک دینا یا تالی بجانا عورتوں کے لئے مخصوص ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ سُبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہیئے۔

۹۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِیَ اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ اَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ مِنْ اَمْرِہٖ مَا یَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَکَلَّمُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ فَاِذَا کُنْتَ فِیْھَا فَلْیَکُنْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوتے تھے سلام کیا کرتے تھے اور یہ واقعہ حبشہ سے واپسی سے پہلے کا ہے۔ پھر جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا جب آپ نماز سے فارغ ہوچکے تو آپ نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اپنے جس حکم کو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور اب خدا نے یہ حکم ظاہر کیا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کیا کرو۔ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیا، اور

ذٰلِكَ شَأْنُكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

فرمایا، نماز صرف قرآن پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہے پس جب تو نماز کی حالت میں ہو تو تجھ کو یہی کرنا چاہئے (ابوداؤد)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۲۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رض سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں کیوں کر سلام کا جواب دیتے تھے جبکہ ہم آپ کو سلام کرتے تھے۔ بلال رض نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی کی روایت میں بلال کی بجائے صہیب ہے)

نماز میں چھینکنے کے بعد حمد کرنا

۹۲۷ / ۱۳ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت رفاعہ رض بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی نماز میں مجھ کو چھینک آگئی۔ میں نے اسی حالت میں نماز میں کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى (یعنی، تمام تعریف خدا کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت اور برکت کی گئی جیسی کہ پسند کرتا ہے ہمارا رب) پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، نماز میں باتیں کرنے والا کون ہے؟ اس کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر پوچھا۔ سب خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے پوچھا تو رفاعہ رض راوی نے کہا، میں ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تیس سے زیادہ فرشتے ان کلمات کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون ان کو پہلے لے جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

جمائی شیطانی اثر ہے

۹۲۸ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ۔)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔

نماز کے راستہ میں انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرنے کا حکم

۹۲۹ / ۱۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت کعب رض بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کر کے مسجد کی طرف جائے اور نماز میں انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر نہ بیٹھے تو وہ شروع سے آخر تک نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے

٩٣٠ (١٢) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر برابر بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز پڑھنے والا اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنی چاہیئے

٩٣١ (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهُ).

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا، اے انس اپنی نگاہوں کو وہاں رکھ جہاں تو سجدہ کرتا ہے (ساری نماز میں)۔ (بیہقی)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے پر وعید

٩٣٢ (١٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) کہ اے بیٹے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا۔ اس لئے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے اگر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز میں مضائقہ نہیں، فرض نماز میں نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی)

نماز میں کن انکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔

٩٣٣ (١٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھ لیا کرتے تھے، لیکن گردن کو پشت کی جانب نہ پھیرتے تھے۔ (ترمذی ونسائی)

نماز میں شیطانی اثرات

٩٣٤ (٢٠) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا نماز میں اور حیض کا جاری ہونا، قے آنا اور نکسیر پھوٹنا، یہ سب شیطان کی جانب سے ہے۔ (ترمذی)

رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی

٩٣٥ (٢١) وَعَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز ہوتی ہے۔ یعنی رو رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهٖ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى وَأَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ)

تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے منہ سے ایسی الفاظ نکل رہی تھی جیسی کہ چکی کی آواز ہوتی ہے اور یہ آپ کے رونے کی آواز تھی۔ (احمد۔ نسائی۔ ابوداؤد)

نماز میں کنکریاں نہ ہٹانے کا حکم

۹۲۶/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ہاتھ سے کنکریوں کو نہ ہٹائے اس لئے کہ خدا کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

سجدہ کی جگہ صاف کرنے کے لئے پھونک نہ ماری جائے

۹۲۷/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو پھونک مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا۔ اے افلح خاک آلودہ کر اپنے منہ کو۔ (ترمذی)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام لینے کی صورت ہے

۹۲۸/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا، دوزخیوں کی راحت کی صورت ہے۔ (شرح السنۃ)

نماز میں سانپ و بچھو کو مارنے کا مسئلہ

۹۲۹/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

آنحضرت صلعم نماز کی حالت میں دروازہ کھولتے تھے

۹۳۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

ام المومنین حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں نفل نماز پڑھتے تھے اور دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ میں گھر میں آتی تو آپ دروازہ کھول دیتے اور پھر مصلے پر جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا مسئلہ

۹۳۱/۲۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت طلق بن علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف وليتوضأ وليعد الصلاة۔ رواه أبو داود وروى الترمذي مع زيادة ونقصان۔)

کہ جب تم میں سے نماز کی حالت میں کسی کی بغیر آواز کے ہوا خارج ہو، تو اس کو چاہیئے کہ وہ جاکر وضو کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

۹۲۲/۲۸ وعن عائشة رضي الله عنها أنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أحدث أحدكم في صلاته فليأخذ بأنفه ثم لينصرف۔ (رواه أبو داود)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (ابوداؤد)

۹۲۳/۲۹ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أحدث أحدكم وقد جلس في آخر صلاته قبل أن يسلم فقد جازت صلاته۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث إسناده ليس بالقوي وقد اضطربوا في إسناده)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا اس وقت خارج ہو جب وہ نماز کے آخری قعدہ میں ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔ (ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مضبوط نہیں ہے اور راویوں نے اس کی سند میں اضطراب کیا ہے۔)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ

۹۲۴/۳۰ عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج إلى الصلاة فلما كبر انصرف وأومأ إليهم أن كما أنتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء ورأسه يقطر فصلى بهم فلما صلى قال إني كنت جنبا فنسيت أن أغتسل (رواه أحمد) وروى مالك عن عطاء بن يسار مرسلا۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے تشریف لائے۔ جب تکبیر کہی گئی تو آپ نے صحابہ رضہ کی جانب منہ پھیر کر اشارہ سے کہا، اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ یہ اشارہ کرکے آپ مسجد سے باہر نکلے، غسل کیا اور اس حال میں واپس تشریف لائے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور صحابہ رضہ کو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں جنبی تھا (یعنی ناپاک) اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔

(احمد) اور اس کو مالک رح نے عطاء بن یسار سے مرسلاً روایت کیا۔

سجدہ کی جگہ کو گرمی سے بچانے کے لئے حضرت جابر رضہ کا طریقہ

۹۲۵/۳۱ وعن جابر قال كنت أصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي أضعها لجبهتي أسجد عليها لشدة الحر۔ (رواه أبو داود وروى النسائي نحوه)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اور کنکریوں کی ایک مٹھی بھری ہوئی رکھتا تھا تاکہ ان پر سجدہ کروں اور گرم زمین کی گرمی سے آپ کو بچاؤں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

نماز میں آنحضرت صلعم کے ساتھ شیطان کا ایک عجیب معاملہ

۹۲۶/۳۲ وعن أبي الدرداء قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فسمعناه يقول أعوذ بالله منك ثم قال ألعنك بلعنة الله ثلاثا وبسط يده

حضرت ابودرداء رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (جس میں) ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اعوذ باللہ منک (میں خدا تعالے کے ذریعہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔)

كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر آپ نے کہا اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ (لعنت کرتا ہوں تجھ پر خدا کی لعنت) یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ کہے پھر آپ نے آگے کو ہاتھ بڑھایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز کے اندر ایسی بات کہتے سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی آپ کو کہتے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن شیطان آگ کا انگارہ لے کر آیا تھا تاکہ وہ اس کو میرے منہ میں ڈال دے۔ پس میں نے کہا میں تجھ سے خدا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔ تین مرتبہ میں نے یہ الفاظ کہے۔ پھر میں نے کہا میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی مکمل لعنت تین مرتبہ۔ لیکن وہ میرے آگے سے نہ ہٹا پھر میں نے اس کو پکڑ لینے کا ارادہ کیا خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو صبح تک شیطان بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ (مسلم)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۳۷/۳۲ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ ایک شخص کے قریب گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور اس نے زبان سے سلام کا جواب دیا۔ عبداللہ بن عمرؓ پھر اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے۔ (مالک)

بَابُ السَّهْوِ　　سجدۂ سہو کا بیان

فصل اوّل

رکعتوں کی تعداد بھول جانے کی صورت میں سجدۂ سہو کا بیان

۹۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو ایسی حالت پیش آئے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے (یعنی سجدۂ سہو) (بخاری و مسلم)

۹۳۹/۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ

عطاء بن یسارؒ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر یہ شک پیدا ہو کہ کس قدر نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کر دے اور ایک خاص تعداد کا یقین کر لے اور پھر اس یقین کی بنا پر نماز کو پوری کرکے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی

صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِي رِوَايَتِهِ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

ہوں گی تو یہ دو سجدے ان کو چھ بنا دیں گے اور پوری چار پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہوں گے۔ (مسلم) اور مالکؒ نے عطا سے مرسلاً روایت کیا

٩٥٠/٣ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیونکر؟ صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں (یہ سنکر) آپؐ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہؓ کے اعتراض کو سنکر فرمایا۔ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے اگر کسی کو نماز کے اندر شک پیدا ہو تو وہ ایک صحیح رائے قائم کرنے کا قصد کرے اور اس رائے کی بنا پر نماز کو پورا کرلے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرلے۔ (بخاری و مسلم)

٩٥١/٤ وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا فَقَالَ

ابن سیرینؒ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نمازوں میں سے ایک نماز جس کا نام ابوہریرہؓ نے بتایا تھا لیکن میں بھول گیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر آپ نے سلام پھیر دیا اور اُٹھ کر اس لکڑی کے سہارے کھڑے ہوگئے جو عرض میں لگی ہوئی تھی۔ آپ کی حالت سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپؐ غضبناک ہیں۔ آپؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ میں ڈال لیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور بائیں ہاتھ کی پشت پر اپنا داہنا رخسار رکھ لیا، اور جلد باز لوگ جو نماز کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے اُٹھ اُٹھ کر مسجد کے دروازوں سے باہر جانے لگے۔ صحابہؓ نے آپس میں کہا۔ کیا نماز کم ہوگئی؟ مسجد کے اندر جو لوگ موجود تھے ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے ان دونوں حضرات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے خوف معلوم ہوا لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اس کو ذوالیدین کہتے تھے، وہ آگے بڑھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے، یا نماز ہی میں کمی ہوگئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہ تو میں بھولا اور نماز بھی کم نہ ہوئی۔ اس کے بعد آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا ذوالیدینؓ سچ کہتا ہے اور تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہؐ ذوالیدین نے ٹھیک کہا۔ (یہ سنکر) آپ مصلے کی جانب بڑھے اور بقیہ نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مثل سجدہ نماز کے بلکہ اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر کو اٹھایا اور پھر اللہ اکبر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

کیا اور سجدہ کیا نماز کے سجدہ کی مانند یا اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ راوی ابن سیرینؒ سے لوگوں نے بار بار پوچھا کہ کیا اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا؟ ابن سیرینؒ ہر بار جواب میں یہ کہتے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمران بن حصین نے یہ کہا کہ پھر آپ نے سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ عرض کیا کچھ تو ہوا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

سجدۂ سہو سلام پھیر کر کرنا چاہیئے یا اس کے بغیر؟

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (قعدہ کرنے کے بجائے) آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ رضؓ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرنے کا وقت آیا تو صحابہ رضؓ نے تکبیر کہی اور آپ نے دو سجدے سلام سے پہلے کر لئے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

(درود و دعا سجدۂ سہو سے پہلے پڑھنی چاہیئے یا بعد میں)

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو سجدے سہو کے کئے پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۹۵۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے (یعنی قعدہ نہ کرے) اور اس سے پہلے کہ ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے اس کو یاد ہو جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کر لے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۹۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتَّى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرانؓ بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پس ایک شخص جس کا نام خرباق تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! یہ کہہ کر اس نے واقعہ بیان کیا۔ آپ غضبناک حالت میں چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور صحابہ رضؓ کے پاس پہنچ کر کہا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کئے اور پھیرا سلام۔ (مسلم)

نماز میں کمی کا شک واقع ہو جانے کی صورت میں کیا کیا جائے

۹۵۶/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس کو یہ شک پیدا ہوا کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے تو وہ اور پڑھ لے یہاں تک کہ زیادتی کا شک پیدا ہو جائے۔ (احمد)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

تلاوتِ قرآن کے سجدوں کا بیان

فصل اوّل

سورۂ نجم کا سجدہ

۹۵۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ وَالنَّجْم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نے، جنوں اور آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری)

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کے سجدے

۹۵۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا ہے (بخاری)

سجدۂ تلاوت واجب ہے

۹۵۹/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے، ہم آپ کے پاس موجود ہوتے تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور اس قدر اژدحام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض لوگ سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کا سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۰/۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ وَالنَّجْم پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

سورۂ صٓ کا سجدہ

۹۶۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَاَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَاَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى اَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ سورۂ صٓ کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مجاہدؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا کہ میں سورۂ صٓ میں سجدہ کروں؟ تو ابن عباس رضؓ نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ سے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ تک اور

نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر کہا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان انبیاءؑ کی پیروی کریں۔ (بخاری)

فصل دوم

قرآن میں کل کتنے سجدے ہیں؟

۹۶۲/۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ اُن میں سے تین تو مفصل (سورتوں) میں ہیں اور دو سجدے سورۂ حج میں ہیں۔ (ابوداود۔ ابن ماجہ)

دو سجدوں کی وجہ سے سورۂ حج کی فضیلت

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ سورۂ حج کو فضیلت دی گئی ہے اس سبب سے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور جو شخص ان دونوں سجدوں کو نہ کرے وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے۔ (ابوداود) ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مصابیح میں فلا یقرأھا کے الفاظ ہیں جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔

سورۂ الم تنزیل السجدہ کا سجدہ

۹۶۴/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیا۔ صحابہؓ نے اس سے یہ خیال قائم کیا کہ آپؐ نے نماز میں الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ پڑھی ہے۔ (ابوداود)

سجدہ تلاوت قاری اور سامع دونوں پر واجب ہوتا ہے

۹۶۵/۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قرآن پڑھا کرتے اور جس وقت سجدہ کی آیت آتی اور آپ سجدہ کرتے تو ہم آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداود)

۹۶۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں سجدہ کی ایک آیت پڑھی۔ پس (آپ کے ساتھ) سب نے سجدہ کیا ان میں بعض سوار تھے اور بعض نے زمین پر سجدہ کیا۔ سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ (ابوداود)

آنحضرتؐ کا مفصل سورتوں میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۷/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مفصل سورتوں میں سے کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا۔ (ابوداود)

سجدۂ تلاوت کی تسبیح

٩٦٨/١٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن کے سجدوں میں رات کو یہ کہا کرتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ (یعنی میرے مُنہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، کان بنائے اور آنکھیں عطا کیں اپنی قوت اور قدرت سے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

٩٦٩/١٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے تلاوتِ قرآن کا سجدہ کیا، اور درخت نے بھی (میرے ساتھ) سجدہ کیا۔ پھر میں نے اس درخت کو یہ کہتے سُنا اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ (یعنی اے اللہ! اس سجدہ کے سبب میرے لئے ثواب کو لکھ دے اور گناہ دور کر دے اور مقرر کر دے اپنے پاس میرا ذخیرہ اور قبول کر لے میرے سجدے کو جس طرح قبول کیا تو نے اپنے داؤد کے سجدے کو) ابن عباس رضؓ کہتے ہیں (پس) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی ایک آیت پڑھی اور پھر سجدہ کیا۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ کہتے تھے۔ اسی طرح جس طرح بیان کیا تھا اس شخص نے درخت کا واقعہ (یعنی آپ نے بھی وہی دُعا پڑھی)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

سورۂ والنجم کا سجدہ

٩٧٠/١٤ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پاس موجود تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا لیکن قریش کے ایک بوڑھے نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور ان کو پیشانی سے لگا لیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہےلہ۔ حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ شخص کفر کی حالت میں مارا گیا۔ (بخاری ومسلم) بعض راویوں نے اس شخص کا نام امیّہ بن خلف لکھا ہے۔

سورۂ صٓ کا سجدہ

٩٧١/١٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا اور فرمایا کہ حضرت داؤدؑ نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر کیا تھا اور ہم بطور شکر کرتے ہیں۔ (نسائی)

لہ یعنی ازراہ تکبر یہ حرکت کی۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے۔ ۱۲۔ مترجم

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

اُن اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

فصل اوّل

طلوع و غروب کے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے

٩٦٢/١ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتحرى احدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها وفي رواية قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوة حتى تغيب ولا تحينوا بصلوتكم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بين قرني الشيطن۔ (متفق عليه)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سورج نکلنے کے وقت اور سورج ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ بالکل ظاہر نہ ہو جائے اور آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

٩٦٣/٢ وعن عقبة بن عامر قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب۔ (رواه مسلم)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرمایا کرتے تھے اور انھیں اوقات میں مُردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ایک تو آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرا اس وقت کہ دوپہر کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ ڈھل جائے اور تیسرا اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ (مسلم)

فجر و عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

٩٦٤/٣ وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس۔ (متفق عليه)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اس وقت تک کہ آفتاب نہ نکل آئے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج نہ ڈوب جائے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے اوقات

٩٦٥/٤ وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرني عن الصلوة فقال صل صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع

حضرت عمروؓ بن عبسہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور میں بھی مدینہ میں آیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نمازوں کے وقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ اور پھر نماز سے رک جا جب

الشمس حتى ترتفع فإنها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فإن الصلوٰة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلوٰة فإن حينئذ تسجر جهنم فإذا أقبل الفيء فصل فإن الصلوٰة مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم أقصر عن الصلوٰة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال قلت يا نبي الله فالوضوء حدثني عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إلا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم إذا غسل وجهه كما أمره الله إلا خرت خطايا وجهه من أطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه إلى المرفقين إلا خرت خطايا يديه من أنامله مع الماء ثم يمسح رأسه إلا خرت خطايا رأسه من أطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه إلى الكعبين إلا خرت خطايا رجليه من أنامله مع الماء فإن هو قام فصلى فحمد الله وأثنى عليه ومجده بالذي هو له أهل وفرغ قلبه لله إلا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته أمه۔ (رواه مسلم)

تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ (اشراق کی) کہ اس وقت کی نماز مشہودہ ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے اور نمازی کی شہادت دیتے ہیں) یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے اور زمین پر اس کا سایہ نہ پڑے، پھر نماز سے رُک جا۔ اس لئے کہ اس وقت بھڑکایا جاتا ہے دوزخ کو۔ پھر جب سایہ ڈھل جائے تو (ظہر کی) نماز پڑھو اس لئے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کا ہے یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر نماز سے رُک جا آفتاب کے غروب ہونے تک، اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ! وضو کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر کلی کرے پھر ناک میں پانی دے کر اس کو جھاڑ دے تو اس کے چہرے اور منہ اور ناک کے بانسے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو دونوں کلوں کے جانب ہیں (یعنی ڈاڑھی کے حصوں کے گناہ) پھر جب وہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ سر کے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھے اور خدا کی تعریف و توصیف بیان کرے اور اس کی بزرگی کا اظہار (بیان) کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔ (مسلم)

آنحضرت ﷺ کا عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

٩٨٧ وعن كريب أن ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأزهر أرسلوه إلى عائشة فقالوا اقرأ عليها السلام وسلها عن الركعتين بعد العصر قال فدخلت على عائشة فبلغتها ما أرسلوني فقالت سل أم سلمة فخرجت إليهم فردوني إلى أم سلمة فقالت أم سلمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رأيته يصليهما

کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضؓ، مسور بن مخرمہ رضؓ اور عبد الرحمن بن ازہر رضؓ نے مجھ کو حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ آپ سے ہمارا سلام کہو اور دریافت کرو کہ عصر کے بعد دو رکعت نماز کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں گیا تینوں صحابیوں کا سلام عرض کیا اور سوال پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ رضؓ سے پوچھو۔ میں نے واپس جا کر یہی کہہ دیا۔ پھر مجھ کو حضرت ام سلمہ رضؓ کے پاس بھیجا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا

ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے۔ آپ ان رکعتوں سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ جب ان رکعتوں کو پڑھ کر آپ گھر میں آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہلایا کہ ام سلمہؓ یہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے۔ اور اب میں نے دیکھا کہ آپ ان کو پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اُمیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دُو رکعتوں کے بارے میں پوچھا۔ واقعہ یہ ہے کہ قبیلۂ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے ان سے باتوں میں میری ظہر کی بعد کی رکعتیں رہ گئیں، انھیں کو میں نے عصر کے بعد پڑھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

فجر کی سنتوں کی قضا کا مسئلہ

٩٧٧/٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ۔)

محمد بن ابراہیم قیس بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز دُو دُو رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا صبح کی فرض نماز سے پہلے دُو سُنتیں میں نے نہیں پڑھی تھیں انھیں میں نے اس وقت پڑھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر خاموش ہو گئے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ محمد ابن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے کوئی حدیث نہیں سُنی۔ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن قہد سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے)۔

خانۂ کعبہ کا طواف ہر وقت کیا جا سکتا ہے

٩٧٨/٧ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر (خانۂ کعبہ) کا طواف کرنے سے منع نہ کرو اور رات اور دن میں جس وقت وہ چاہے نماز پڑھنے دو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کا مسئلہ

٩٧٩/٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ (شافعی)

٩٨٠/٩ وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ

ابو خلیل ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ اور فرمایا کہ دوزخ جھونکی جاتی ہے روزانہ مگر جمعہ کے

تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ)۔

دن نہیں جھونکی جاتی۔ (ابوداؤد) ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوخلیل نے ابوقتادہ رض سے ملاقات نہیں کی۔

فصل سوم

اوقاتِ مکروہ

981/10 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ الصنابحی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے پھر جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینگ پھر آفتاب کے پاس آجاتا ہے اور زوال پر دور ہو جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر قریب آجاتا ہے اور غروب ہوجانے پر علیحدہ ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

982/11 وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبصرہ غفاری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مقام مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی اور پھر فرمایا کہ یہ وہ نماز ہے جو پیش کی گئی تھی (یعنی لازم کی گئی تھی) تم سے پہلی قوموں پر لیکن انھوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جو شخص حفاظت کرے گا اس نماز کی اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک شاہد طلوع نہ ہو اور شاہد ستارہ ہے۔ (مسلم)

عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت

983/12 وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں کہ تم جو نماز پڑھتے ہو اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے ان کو پڑھنے سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے۔ (بخاری)

984/13 وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کے زینہ پر چڑھ کر کہا کہ جس شخص نے مجھ کو پہچانا یعنی میرا نام جان لیا۔ اس نے میری سچائی کو معلوم کر لیا اور جس نے مجھ کو نہ پہچانا تو میں اس کو بتاتا ہوں کہ میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بعد نماز صبح جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے مگر مکہ میں، مگر مکہ میں، مگر مکہ میں۔

(احمد۔ رزین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

جماعت کی نماز کا ثواب

۹۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ثواب میں ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے (بخاری ومسلم)

ترکِ جماعت پر وعید

۹۸۶/۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ہَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَہَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْہَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْہِمْ بُیُوْتَہُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَہِدَ الْعِشَاءَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ۔)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں نماز کے لئے اور اذان دی جائے پھر ایک امام مقرر کروں لوگوں پر نماز پڑھنے کے لئے پھر جاؤں میں ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چکنی اور فربہ ہڈی یا بکری یا گائے کے دو کھر مل جائیں گے، تو وہ عشا کی نماز میں حاضر ہوں۔ (بخاری ومسلم)

نابینا شخص کو بھی جماعت میں شریک ہونے کی تاکید

۹۸۷/۳ وَعَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ ہَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک اندھا شخص (حضرت عبداللہ ابن امِ مکتومؓ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے پھر اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی جائے۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مسلم)

سخت سردی کی وجہ سے اور بارش کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے

۹۸۸/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک نہایت سرد اور آندھی والی رات میں نماز کی اذان دی۔ پھر اذان دینے کے بعد لوگوں سے

الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا خبردار، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت جب کہ سخت سردی اور بارش ہوتی تھی، موذن کو یہ حکم دیدیتے تھے کہ وہ اذان میں بھی یہ کہہ دے کہ آگاہ رہو، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

کھانا سامنے آجائے تو کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیے

۹۸۹ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے کھانا کھالے اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرے اور اطمینان کے ساتھ کھاکر فارغ ہو۔ اور حضرت ابن عمر رض کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز شروع ہو جاتی تو آپ نماز کو نہ آتے جب تک کھانا نہ کھالیتے۔ اور امام کی قرأت سنتے رہتے۔ (بخاری و مسلم)

بول وبراز کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۹۰ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُمّ المومنین عائشہ رض فرماتی ہیں کہ، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ کھانا سامنے ہونے پر نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب کہ دو خبیث دباؤ ڈال رہے ہوں، (یعنی پاخانہ اور پیشاب)۔ (مسلم)

فرض نماز کی تکبیر ہو جانے پر دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۹۱ (۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (مسلم)

عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت

۹۹۲ (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اس کو منع نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

عورتیں خوشبو لگاکر مسجد میں نہ جائیں

۹۹۳ (۹) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینبؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی مسجد میں جائے وہ خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

۹۹۴ (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو عورت دبخور، خوشبو لگائے، وہ عشا کی نماز میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو۔ (مسلم)

فصل دوم

عورتوں کو گھر میں اپنی نماز پڑھنا بہتر ہے

995 (11) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے نہ روکو۔ لیکن اُن کے گھر (نماز کے لیے بہرحال) بہتر ہیں۔ (ابوداود)

عورتوں کو کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے

996 (12) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (یعنی دالان میں) بہتر ہے صحن کی نماز سے اور اس کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے کھلے ہوئے مکان سے۔ (ابوداود)

خوشبو لگا کر مسجد میں جانے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

997 (13) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوٰى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگائے، یہاں تک کہ خوشبو لگانے کے بعد وہ اچھی طرح غسل نہ کرلے، ایسا غسل جیسا کہ ناپاکی کا غسل کیا جاتا ہے۔ (ابوداود۔ احمد۔ نسائی)

خوشبو لگا کر باہر نکلنے والی عورتوں کے بارے میں وعید

998 (14) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جب کہ وہ شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے) اور جو عورت کہ خوشبو لگائے اور مردوں کی مجلس سے گزرے وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداود۔ نسائی)

فجر اور عشاء کی نمازوں کی فضیلت

999 (15) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض

عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دو نمازیں یعنی عشاء اور فجر کی نمازیں منافقوں پر تمام نمازوں میں بھاری ہیں۔ اگر ان لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور نماز کی پہلی صف فرشتوں کی پہلی صف کی مانند ہے۔ اگر تم کو پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ اور آدمی کی نماز (کسی دوسرے ایک) آدمی کے ساتھ، تنہا نماز سے بہتر ہے اور آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے اور جس قدر آدمی زیادہ ہوں خدا تعالےٰ کو پسند ہیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

جماعت سے نماز پڑھنے والوں پر شیطان غالب نہیں ہوتا

۱۰۰۰/۱۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو الدرداء رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت سے نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ پس جماعت کو تم ضروری سمجھو، اس لئے تنہا بھیڑ کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

بغیر عذر جماعت میں شریک نہ ہونے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۰۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَا يَمْنَعُهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنے، اس کو کوئی عذر مؤذن کے اتباع سے نہ روکے۔ صحابہ رض نے پوچھا کونسا عذر؟ فرمایا خوف اور بیماری۔ قبول نہیں کی جاتی وہ نماز جو بغیر جماعت کے پڑھے۔
(ابوداؤد۔ دارقطنی)

جماعت کھڑی ہو جائے اور استنجا کی حالت ہو تو پہلے استنجا سے فارغ ہونا چاہیے

۱۰۰۲/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت عبداللہ بن ارقم رض کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پاخانہ جائے۔
(ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

تین چیزوں کی ممانعت

۱۰۰۳/۱۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا

حضرت ثوبان رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جن کا کرنا کسی کو جائز نہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور دعا میں وہ صرف اپنی ذات کو مخصوص کرلے اور قوم کو چھوڑ دے، اگر اس نے ایسا کیا تو قوم کی خیانت کی۔ دوسرے یہ کہ اجازت حاصل کرنے سے پہلے کسی کے گھر کے اندر نظر نہ ڈالے، اگر اس نے

يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔)

ایسا کیا تو خیانت کی۔ تیسرے یہ کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب کہ پاخانے یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ ان سے فارغ ہو کر ہلکا ہو۔
(ابوداؤد، ترمذی)

کھانے کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی ممانعت

۱۰۰۰/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے یا اور کسی کام کے سبب نماز میں تاخیر نہ کرو۔
(شرح السنۃ)

فصل سوم

جماعت سے نماز پڑھنے کی تاکید

۱۰۰۱/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَ
مَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ
مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ
الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ
سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ
الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ
لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى
وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ
فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ
نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ
ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ
اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا
دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَّلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا
يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ
الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ
فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ رضؓ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ نماز با جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ شخص جو منافق ہوا اور اس کا نفاق ظاہر ہو یا بیمار۔ اور وہ بیمار بھی مسجد میں آتا تھا جو دو آدمیوں کے سہارے چلتا تھا۔ اور ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان طریقوں میں سے ایک نماز ہے جو اس مسجد میں جماعت سے ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک کامل مسلمان کی حیثیت سے کل کو خدا سے ملاقات کرے اس کو چاہیئے کہ وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے اور اس جگہ ان کو جماعت سے ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہو اور یہ کہ خداوند تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور یہ نمازیں انہیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نماز پڑھو گے اپنے گھروں میں جیسا کہ نماز پڑھتا ہے پیچھے رہ جانے والا۔ تو تم اپنے نبی کی سنت (طریقہ) سے بیگانے ہو جاؤ گے اور گمراہ بن جاؤ گے۔ اور جو شخص تم میں سے پاکی حاصل کرے یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد میں جانے کا ارادہ کرے جن میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے جو وہ چلے گا ایک نیکی لکھی جائے گی ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور ایک برائی دور کی جائے گی اور تحقیق ہم نے دیکھا ہے کہ نماز با جماعت سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا ہے جو منافق ہے اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہے۔ اور اس زمانے میں ایسے بھی آدمی تھے جن کو دو آدمی پکڑ کر مسجد میں لاتے تھے اور ان کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

جماعت چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے

۱۰۰۲/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کو قائم کرتا اور اپنے جوانوں

صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَ اَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

کو حکم دے دیتا کہ وہ گھروں میں آگ لگا دیں۔ (احمد)

اذان ہو جانے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنے کا حکم

۱۰۰۷/۲۳ وَعَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان دی جائے نماز کے لئے تو تم میں اس وقت تک کوئی مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ (احمد)

۱۰۰۸/۲۴ وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْہِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو الشعثاء رحمۃ کہتے ہیں کہ ایک شخص اذان دیئے جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو ابو ہریرہؓ نے کہا اس شخص نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (مسلم)

۱۰۰۹/۲۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَّ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عثمانؓ بن عفان کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اذان نے مسجد میں پالیا اور پھر وہ مسجد سے باہر چلا گیا کسی خاص ضرورت کے لئے نہیں اور پھر واپس آنے کا وہ ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

زبان و عمل سے اذان کا جواب نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۱۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ (رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سُنا اور اس کا جواب نہیں دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز نہیں ہے (یعنی کامل نماز) مگر کسی عذر سے ایسا کیا تو مضائقہ نہیں۔ (دارقطنی)

نابینا شخص کو بھی جماعت نہ چھوڑنی چاہیئے

۱۰۱۱/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِّ وَ السِّبَاعِ وَ اَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُّخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَّ لَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ)

حضرت عبد اللہؓ ابن ام مکتوم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ میں بہت سے موذی جانور اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا آپ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتا ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا بس تو حاضر ہو اور اجازت نہ دی۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۱۰۱۲/۲۸ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَ ھُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ام درداءؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس غضبناک حالت میں حضرت ابو درداءؓ آئے۔ میں نے کہا کس چیز نے آپ کو غضبناک بنایا انھوں نے کہا۔ خدا کی قسم میں امت محمدیہ کے کسی امر کو نہیں جانتا مگر صرف یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے (لیکن اب وہ اس کو بھی چھوڑتے جاتے ہیں)۔ (بخاری)

فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے

۱۰۱۳ / ۲۹ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَآءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَھَا لَمْ اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْھَدَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

ابوبکر بن سلیمان رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ پایا، پھر عمر رض صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عمر رض سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ سلیمان نے رات بھر نماز پڑھی تھی اس کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو گیا۔ حضرت عمر رض نے کہا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے میرا حاضر ہونا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مالک)

دو آدمیوں کی جماعت ہو جاتی ہے

۱۰۱۴ / ۳۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کے مسجد جانے کا مسئلہ

۱۰۱۵ / ۳۱ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَھُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُھُنَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَبَّہٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُہٗ سَبَّہٗ مِثْلَہٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بلال بن عبداللہ بن عمر رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو تاکہ وہ بھی مساجد سے اپنا حصہ حاصل کریں۔ بلال رض نے کہا قسم ہے خدا کی ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ جس کے جواب میں عبداللہ رض نے کہا۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو مسجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔ اور سالم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبداللہ رض نے بلال رض کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اتنا برا بھلا کہا کہ کبھی اتنا برا بھلا کہتا ہوا نہ سنا گیا۔ اور پھر کہا میں تجھ کو آگاہ کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

۱۰۱۶ / ۳۲ وَعَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَھْلَہٗ اَنْ یَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ فَمَا کَلَّمَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر رض سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے اہل کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے۔ پس کہا عبداللہ بن عمر رض کے ایک بیٹے (بلال رض) نے البتہ ہم ان کو منع کریں گے۔ عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں تیرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہد راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر رض اس بات پر اپنے بیٹے بلال سے آخر عمر تک نہ بولے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

فصلِ اول

صف برابر رکھنے کا حکم

۱۰۱۷/۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ گویا آپ برابر کرتے ان کو تیروں سے (تیروں سے برابر کرنا عرب کا محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا) جب ہمیں اس کا پورا علم ہوگیا۔ یعنی صفوں کے درست کرنے کا، تو ایک روز آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا خدا کے بندو اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری صف قائم نہ کی جائے

۱۰۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نماز قائم کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا۔ صفوں کو درست کرو اور برابر کھڑے ہو۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری)۔ اور بخاری ومسلم کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صف برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے

۱۰۱۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھا کرو تم اپنی صفوں کو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔ (بخاری ومسلم)

صف برابر نہ رکھنے سے قلوب میں اختلاف پیدا ہوتا ہے

۱۰۲۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رض فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور مجھ سے قریب رہیں تم میں سے وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ ابو مسعود رضہ کہتے ہیں کہ آج تم اسی باعث سخت اختلاف میں

(رواہ مسلم)

پڑھ چکے ہو۔ (مسلم)

مساجد میں شور و غل نہیں مچانا چاہیے

۱۰۲۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثَلٰثًا وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے قریب وہ لوگ رہیں جو بالغ اور عقلمند ہیں، پھر عقل و بلوغ میں ان کے قریب اور پھر ان کے قریب اور پھر ان کے قریب۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مسجد میں اس طرح شور کرنے سے جیسا کہ بازار میں ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۰۲۲/۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے اصحابؓ پیچھے ہٹ کر نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور اگلی صف میں نہیں آتے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور تمہاری اقتدا وہ کریں جو تمہارے بعد آئیں۔ ایک قوم ہمیشہ پیچھے رہنے کی کوشش میں رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ان کو پیچھے ڈال دے گا (اپنی رحمت سے)۔ (مسلم)

صفیں برابر اور پوری رکھنی چاہئیں

۱۰۲۳/۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا اور فرمایا تم کو کیا ہوا کہ میں تم کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں دیکھتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد آپ پھر ایک روز تشریف لائے اور فرمایا تم نماز میں ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے جیسی کہ فرشتے اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فرشتے اپنے رب کے حضور میں کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

مرد اور عورت کی بہترین صف کون سی ہے

۱۰۲۴/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف اور عورتوں میں سب سے بہتر آخری صف ہے اور بدترین پہلی صف۔ (مسلم)

فصل دوم

صفوں میں خلاء نہ رکھنا چاہیے

۱۰۲۵/۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو ملاؤ قریب رکھو اور برابر رکھو گردنوں کو قسم ہے اس ذات کی جس کے

هُوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صفوں کے شگافوں میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں۔ گویا کہ وہ (شیطان) کالی بکری کا بچہ ہے۔ (ابوداؤد)

صفیں پوری کرو

۱۰۲۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پورا کرو پہلی صف کو۔ پھر اس کے قریب والی کو۔ اگر کچھ خرابی ہو تو آخری میں ہونا چاہیے۔ (ابوداؤد)

پہلی صف کی فضیلت

۱۰۲۷/۱۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت براء بن عازب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صف کے قریب ہوں اور کوئی قدم اٹھانا خدا کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ قدم جو صف کو پورا کرنے یا بھرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے

۱۰۲۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں کی داہنی جانب والے لوگوں پر۔ (ابوداؤد)

آپ صفوں کو برابر کرنے کے بعد نماز شروع کرتے تھے

۱۰۲۹/۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رض کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز کو کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے اور جب صفیں درست ہو جاتیں تو تکبیر کہی جاتی۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۰/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی داہنی طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے کھڑے رہو، اور صفوں کو برابر رکھو اور بائیں طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور صفوں کو برابر رکھو۔ (ابوداؤد)

نماز میں نرم مونڈھے والے بہتر ہیں

۱۰۳۱/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۰۳۲/۱۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (جب نماز کو کھڑے ہوتے تو) فرماتے "برابر کرو برابر کرو برابر کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں"۔ (ابوداؤد)

پہلی صف کے مقابلہ میں دوسری صف کی فضیلت کم ہے

۱۰۳۳/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا مَنَاكِبَكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں پہلی صف پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور دوسری صف پر۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں پہلی صف پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور دوسری صف پر۔ آپؐ نے فرمایا اور دوسری صف پر بھی، اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برابر کرو اپنی صفوں کو اور ملائے رکھو مونڈھوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں یعنی اگر کوئی ہاتھ سے صفوں کو ٹھیک کرے تو اس کی اطاعت کرو اور بھر دو شگاف کو۔ اس لئے کہ شیطان کالی بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہوجاتا ہے۔ (احمد)

۱۰۳۴/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برابر کرو صفوں کو، ملائے رکھو مونڈھوں کو، بھر دو شگافوں کو نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں[1] اور صفوں میں شگاف نہ چھوڑو شیطان کے لئے۔ اور جس شخص نے صف کو ملایا۔ اللہ اس کو اپنی رحمت اور فضل سے ملائے گا۔ اور جس نے توڑا صف کو، اللہ تعالےٰ اُس کو دور رکھے گا اپنی رحمت سے۔ (ابوداؤد)

امام کو بیچ میں کھڑا ہونا چاہیئے

۱۰۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام کو درمیان میں رکھو اور بھر دو شگافوں کو۔ (ابوداؤد)

پہلی صف میں شمولیت نہ کرنے پر وعید

۱۰۳۶/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ

ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ ایک قوم پہلی صف سے پیچھے رہے گی یہاں تک

[1] یعنی صفوں کو درست یا برابر کرنے کے لئے ہاتھ لگائیں تو تم اپنے جسم کو نرم چھوڑ دو اور خوش دلی سے کہا مانو - ۱۲

عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

کہ پیچھے ڈال دے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔ (ابوداؤد)

صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

۱۰۳۷/۲۱ وَعَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ ۔

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)
ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کا مقام

فصل اوّل

اگر دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۳۸/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ فَعَدَلَنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ کے بائیں جانب نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پشت کی جانب سے ہاتھ نکال کر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اپنے دائیں جانب کھینچ لیا۔ (بخاری و مسلم)

تین آدمیوں کی جماعت

۱۰۳۹/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَہٗ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھما کر دائیں جانب لے گئے پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آگیا اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے کر دیا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ (مسلم)

مقتدی مرد و عورت کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۴۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اور یتیم[1] نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم[2] رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔ (مسلم)

[1] انس رضی اللہ عنہ کے بھائی [2] انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ۱۲۔

۱۰۴۱ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ میرے ساتھ اور میری ماں ام سلیم رض یا خالہ کے ساتھ۔ انس رض کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو اپنے داہنی جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔ (مسلم)

۱۰۴۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رض کہتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب کہ آپ رکوع میں تھے اور اس سے پہلے کہ وہ صف تک پہنچیں رکوع کر لیا۔ پھر صف کی طرف بڑھ گئے۔ پھر اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالےٰ تیری حرص کو زیادہ کرے، لیکن آئندہ نہ کرنا۔ (بخاری)

فصل دوم

تین آدمیوں کی جماعت ہو تو ان میں سے ایک امام بن جائے

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سمرہ رض بن جندب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ جائے یعنی امام بن جائے۔ (ترمذی)

امام کیلئے تنہا بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے

۱۰۴۴ وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عمار رض کہتے ہیں کہ انھوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کی۔ وہ ایک چبوترے پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے۔ پس آگے بڑھے حضرت حذیفہ رض اور حضرت عمار رض کا ہاتھ پکڑ لیا اور نیچے اتار لیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ رض نے عمار رض سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ رہے۔ یا اسی کے مانند کچھ الفاظ فرمائے۔ عمار رض نے کہا اور اسی وجہ سے میں نے تمہارا اتباع کیا اور پیچھے ہٹ آیا جب کہ تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو کھینچا۔ (ابوداؤد)

تعلیم کے لئے امام تنہا اونچی جگہ کھڑا ہو سکتا ہے۔

۱۰۴۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَاَ وَرَكَعَ النَّاسُ

حضرت سہل رض بن سعد الساعدی کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز کا تھا (یعنی کس لکڑی کا تھا) انھوں نے کہا کہ وہ جھاؤ کی لکڑی کا تھا جس کو فلاں شخص نے جو فلاں عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، بنایا تھا۔ پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر جب وہ تیار کر لیا گیا اور مسجد میں رکھ دیا گیا۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے آپ نے تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے

خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي۔

ہوئے۔ پس آپ نے قرآن پڑھا اور رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر سر کو اٹھایا۔ پھر آپ پیچھے لوٹے یعنی زمین پر اتر آئے اور سجدہ کیا زمین پر، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر زمین پر آئے اور سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں) اور بخاری و مسلم نے اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے اور آخر میں کہا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور کہا۔ لوگو! اس کو میں نے اِس لئے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سے واقف ہو جاؤ۔

اعتکاف میں آپ کی امامت

۱۰۲۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

صف بندی کا طریقہ

۱۰۲۷/۱۰ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى لَا أَحْسِبُهٗ إِلَّا قَالَ أُمَّتِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

ابو مالک اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت سے آگاہ کروں آپ نے نماز کو قائم کیا اور صف بنائی مَردوں کی پھر اس صف کے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا اور اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی (اسی طرح) انھوں نے آپ کی نماز کا ذکر کیا اور کہا یہ تھی آپ کی نماز۔ (ابو داؤد)

۱۰۲۸/۱۱ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَّلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِيْ بِأَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

قیس بن عُبّاد کہتے ہیں کہ جب میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے مجھ کو کھینچا اور مجھ کو ایک طرف کر کے وہ میری جگہ کھڑا ہو گیا قسم ہے اللہ کی (غصّہ کی وجہ سے) میں اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا (یعنی غصہ سے میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں) پھر جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ وہ اُبّی بن کعب تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اے نوجوان تجھ کو رنجیدہ نہ کرے اللہ تعالےٰ میرے اِس فعل کے سبب سے۔ تحقیق یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے ہم لوگوں کے لئے کہ آپ کے قریب کھڑے ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے قبلہ رُخ ہو کر کہا۔ ہلاک ہوئے سردار، قسم ہے ربّ کعبہ کی۔ تین بار یہ فرمایا اِس کے بعد کہا خدا کی قسم میں سرداروں

یا اماموں سے رنجیدہ نہیں ہوں لیکن میں ان لوگوں سے رنجیدہ ہوں جو ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُبیؓ سے دریافت کیا کہ اہل عقد (سرداروں) سے آپ کی کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا۔ قوم کے اُمراء۔ (نسائی)

بَابُ الْإِمَامَةِ امامت کا بیان

فصل اوّل

امامت کا مستحق کون ہے

۱۰۴۹ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ اَھْلِہٖ۔

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن مجید کو ان میں سب سے اچھا پڑھتا ہو پھر اگر سب ہی اچھا پڑھتے ہیں تو احکام دین کو زیادہ جاننے والا امامت کرے پھر اگر سب ایسے ہی ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اس کو امامت کرنی چاہیے پھر اگر ہجرت میں سب برابر ہیں تو عمر میں بڑا امامت کرے۔ اور نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے دار الحکومت میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی مسند پر مگر اجازت سے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے گھر میں (بدون اجازت)۔

۱۰۵۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک ان میں سے امام بن جائے اور ان میں امامت کا زیادہ مستحق وہ ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ (مسلم) اور مالک بن حویرث کی حدیث اذان کی فضیلت کے بعد بیان کی گئی۔

فصل دوم

۱۰۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاؤُکُمْ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سب سے بہتر ہو وہ اذان دے اور جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو وہ امامت کرے۔ (ابو داؤد)

۱۰۵۲ وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہٖ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّھُمْ وَلْیَؤُمَّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں آتے اور ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے ایک دن اسی قسم کی باتوں میں نماز کا وقت آگیا۔ ابو عطیہ کہتے ہیں، ہم نے حضرت مالکؓ سے خواہش کی کہ وہ ہم کو نماز پڑھائیں انھوں نے کہا تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو اپنا امام بناؤ جو تم کو نماز پڑھائے اور میں تم کو نماز کیوں نہیں پڑھاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے ملاقات کرے

التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

وہ اس کی امامت نہ کرے اور چاہیئے کہ ان کی امامت انھیں میں کا کوئی شخص کرے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

نابینا کی امامت جائز ہے

١٠٥٣/٥ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضہ کو جو نابینا تھے، اپنا جانشین مقرر کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ناپسندیدہ امام کی نماز قبول نہیں ہوتی

١٠٥٤/٦ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابو امامہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے زیادہ بلند نہیں ہوتی (یعنی قبول نہیں کی جاتی) ایک تو اس غلام کی جو مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ عورت جس نے رات اس حالت میں بسر کی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرا وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔ (ترمذی)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

١٠٥٥/٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک تو وہ جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ قوم اس سے ناخوش ہو۔ دوسرے وہ شخص جو نماز کے لئے اس وقت آئے جب نماز فوت ہو جائے تیسرے وہ شخص جو آزاد کو غلام خیال کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

امامت سے گریز قیامت کی علامت ہے

١٠٥٦/٨ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سلامہ رضہ بنت حر کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ لوگ امامت کو دفع کریں گے (یعنی امامت سے گریز کریں گے) اور کوئی نماز پڑھانے والا ان کو نہ ملے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فاسق کی امامت جائز ہے

١٠٥٧/٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ بھی کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو اور جماعت واجب ہے تم پر، یعنی ہر مسلمان پر خواہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

نابالغ کی امامت کا مسئلہ

١٠٥٠/١٠ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَادَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن سلمہ رض کہتے ہیں کہ ہم ایک پانی کے کنارے رہتے تھے جو لوگوں کی گزرگاہ تھی اور ادھر سے قافلے گزرتے رہتے تھے۔ ہم مسافروں سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ہے لوگوں کے واسطے اور کیا ہے اس شخص کے واسطے (یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں اور دین اسلام کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے؟) وہ لوگ ہم سے یہ بیان کرتے کہ اس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کے پاس وحی آتی ہے اس کے پاس وحی آتی ہے اس طرح (اور وہ لوگ قرآن سناتے) میں اس وحی کو یاد کر لیتا اور جو باتیں وہ آپ کے متعلق بتاتے وہ میرے سینے میں محفوظ رہتیں۔ اور اہل عرب (مشرکین) اس زمانہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیں۔ چنانچہ جب وہ ان لوگوں سے یہ باتیں سنتے تو کہتے اس کو اور اس کی قوم کو آپس میں فیصلہ کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ پس اگر وہ اپنی قوم پر غالب آجائے تو وہ سچا نبی ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم پر اسلام لانے میں پہل کی پس جب وہ (میرا باپ) سفر سے واپس آگیا (یعنی حضورؐ کے پاس حاضری اور قبولِ اسلام کے بعد) تو بیان کیا کہ خدا کی قسم میں تمہارے پاس نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ فلاں وقت اتنی اور ایسی نماز پڑھو اور فلاں وقت ایسی۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے قرآن کا زیادہ جاننے والا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ پس لوگوں نے غور کیا امام کے متعلق۔ لیکن مجھ سے زیادہ قرآن کا جاننے والا کوئی نہ تھا اس لئے کہ میں قافلوں کے لوگوں سے قرآن کو یاد کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے مجھ کو اپنا امام بنا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور میرے پاس صرف ایک چادر تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ چادر کھنچ جاتی (اور میرے سُرین کھل جاتے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر) برادری کی ایک عورت نے قبیلے کے لوگوں سے کہا کہ تم اپنے امام کی شرم گاہ کو کیوں نہیں ڈھانکتے؟ پس لوگوں نے کپڑا خریدا اور میرے لئے کرتا بنا دیا اور میں اس کرتے سے بے حد خوش ہوا۔ (بخاری)

آزاد کردہ غلام کی امامت

١٠٥١/١١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ جب پہلے پہل مہاجرین مدینہ میں آئے تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رض کے آزاد کردہ غلام سالم نے کی حالانکہ ان میں حضرت عمر رض اور ابو سلمہ رض بن عبد الاسد بھی تھے۔ (بخاری)

وہ لوگ جن کی نماز قبول نہیں ہوتی

١٠٦٠/١٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جن کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت اونچی نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) ایک تو وہ امام جس سے لوگ ناخوش ہوں۔ دوسرے وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ اور تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں ناراض رہیں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

جو بات امام پر واجب ہے اس کا بیان

فصل اوّل

نماز کو بھاری نہ بنانا چاہیے

١٠٦١/١ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو اور آنحضرت صلعم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (بخاری)

١٠٦٢/٢ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو قتادہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں اس کو دراز کرنے کا۔ پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں اس کے رونے سے فکرمند نہ ہو جائے، اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

١٠٦٣/٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کرے، اس لئے کہ لوگوں میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ اور جب کوئی تنہا نماز ادا کرے تو جس قدر ممکن ہو دراز کرے۔ (بخاری و مسلم)

١٠٦٤/٤ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو مسعود نے مجھ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کی لمبی نماز کی وجہ سے میں صبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خفا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

دیکھا کہ آپ کسی وعظ میں ایسے خفا نہ تھے جتنے اس روز۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں (طویل نمازیں پڑھا کر) پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نمازیں پڑھائے وہ تخفیف کرے (یعنی ہلکی نماز پڑھائے) کیونکہ نمازیں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

غلط نماز پڑھانے والا امام اپنی غلطی کا خمیازہ خود بھگتے گا

۱۰۶۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْہِمْ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو نماز امام پڑھائیں گے۔ پس اگر وہ نماز کو ٹھیک پڑھائیں تو اس کا فائدہ تمہارے لئے ہے۔ اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تمہارے لئے ثواب ہے اور ان پر اس کی ذمہ داری ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ۔

اِس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

فصل سوم

بوڑھے اور بیمار مقتدیوں کی رعایت امام کے لئے ضروری ہے۔

۱۰۶۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِہِمُ الصَّلٰوۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابو العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آخری وصیت یہ کی تھی کہ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا پڑھ۔ (مسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ اُدْنُہْ فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَہَا فِیْ ظَہْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الْکَبِیْرَ وَاِنَّ فِیْہِمُ الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَاِنَّ فِیْہِمْ ذَا الْحَاجَۃِ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ وَحْدَہٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَآءَ۔

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابو العاصؓ سے فرمایا تو اپنی قوم کی امامت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتا ہوں (یعنی عاجزی اور فرائض امامت سے خوف)۔ آپؐ نے فرمایا میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بٹھا لیا اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ اور پھر فرمایا پشت پھیر۔ بعد ازاں میری پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ تو اپنی قوم کی امامت کر، اور جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھے اس لئے کہ نماز میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، مریض بھی، اور کمزور بھی اور ضروریات رکھنے والے بھی۔ ہاں جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ جیسے چاہے پڑھ لے۔

۱۰۶۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ وَیَؤُمُّنَا بِالصّٰٓفّٰتِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو نمازیں تخفیف کا حکم دیا کرتے تھے اور امامت کرتے تھے آپ سورہ "صافات" کے ساتھ۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

امام کی اقتدا اور مسبوق کے احکام کا بیان

فصل اوّل

امام کی متابعت

١٠٦٨/١ عن البراء بن عازب قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم فإذا قال سمع الله لمن حمده لم يحن أحد منا ظهره حتى يضع النبي صلى الله عليه وسلم جبهته على الأرض۔ (متفق عليه)

حضرت براء بن عازب رضی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک اپنی پشت کو نہ جھکاتے (یعنی تو سجدہ کے لئے نہ جھکتے) جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔ (بخاری ومسلم)

مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے

١٠٦٩/٢ وعن أنس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلما قضى صلوته أقبل علينا بوجهه فقال أيها الناس إني إمامكم فلا تسبقوني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فإني أراكم أمامي ومن خلفي۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو ہماری طرف منہ کرکے فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم رکوع میں، سجدہ میں، قیام میں اور پھرنے میں (یعنی نماز سے فارغ ہونے میں) مجھ سے سبقت نہ کرو (یعنی کوئی کام مجھ سے پہلے نہ کرو) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

١٠٧٠/٣ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبادروا الإمام إذا كبر فكبروا وإذا قال ولا الضالين فقولوا آمين وإذا ركع فاركعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد۔ (متفق عليه) إلا أن البخاري لم يذكر وإذا قال ولا الضالين۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سے پہلے کوئی کام نہ کرو۔ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام وَلَا الضَّالِّين کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ (بخاری ومسلم)

لیکن بخاری نے وَلَا الضَّالِّين ذکر نہیں کیا۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں یا کھڑے ہو کر

١٠٧١/٤ وعن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الأيمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا صلى قائما فصلوا قياما وإذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا وإذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد وإذا صلى جالسا فصلوا جلوسا أجمعون قال الحميدي قوله إذا صلى جالسا فصلوا جلوسا

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے نے آپ کو گرا دیا جس سے آپ کا داہنا پہلو چھل گیا اور آپ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی پس ایک وقت کی نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور

فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ حمیدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، یہ حضورؐ کے پہلے مرض کا واقعہ ہے اس کے بعد (مرض الموت) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر، اور آپ نے ان کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ پس نبی کا آخری فعل ابتدائی فعل کا ناسخ ہے۔

(بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۷۲/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو حضرت بلالؓ آپ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے آپ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپ کے قدم ضعف سے ڈگمگا رہے تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر حضرت ابو بکرؓ نے جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کی آمد کو محسوس کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ مصلے پر پہنچ کر نماز پڑھائیں۔ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضورؐ آگے بڑھے اور ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابو بکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے۔

(بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو بکرؓ بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس سے کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

امام کی موافقت کرنے کا حکم

۱۰۷۴/۷ وَعَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ

حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام ایک حال پر ہو

وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

تو جو امام کرے وہی اس کو کرنا چاہیے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

رکوع میں شریک ہو جانے والے کی رکعت پوری ہو جاتی ہے

۱۰۷۵ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو کسی حساب میں نہ لگاؤ۔ اور جس نے نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ پالی) اس نے پوری نماز کا ثواب پالیا۔ (ابوداؤد)

چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والے کے لئے بشارت

۱۰۷۶ (۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی صرف خدا کے لئے چالیس دن جماعت سے اس طرح کہ پائی اس نے تکبیر اولیٰ لکھی جائے گی اس کے لئے دو قسم کی نجات، ایک نجات تو دوزخ سے دوسری نجات نفاق سے۔ (ترمذی)

جماعت کی نیت سے مسجد میں جانے والے کو جماعت نہ ملنے کی صورت میں بھی ثواب ملتا ہے

۱۰۷۷ (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں تو خداوند تعالےٰ اس کو انھیں لوگوں کی طرح ثواب عطا فرمائے گا جنھوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

جماعت کی فضیلت

۱۰۷۸ (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جب رسول اللہ ؐ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی ہے جو اس شخص کو خدا کے واسطے دے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ایک شخص کھڑا ہو اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (ترمذی ابوداؤد)

فصل سوم

آپ کی مرض وفات میں حضرت ابوبکر رضؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۷۹ (۱۲) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت

ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَّخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رض نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا لگن (طشت) میں میرے لئے پانی بھر دو۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ہم نے پانی بھر دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رض کہتی ہیں ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو ہوش ہوا اور آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور غسل فرمایا اور پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ بے ہوش ہو گئے پھر آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ اور لوگ اس وقت مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت ابوبکر رض کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت ابوبکر رض نے جو ایک نہایت رقیق القلب شخص تھے کہا۔ عمر رض تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمر رض نے جواب دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر رض نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان گھر سے باہر آئے جن میں سے ایک عباس رض تھے (اور دوسرے حضرت علی رض) اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رض لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس جب ابوبکر رض نے محسوس کیا کہ حضور صلعم تشریف لا رہے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپ کو ابوبکر رض کے پہلو میں بٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو ابوبکر رض کے پہلو میں بٹھا دیا اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبید اللہ کہتے ہیں کہ

حضرت عائشہ رضؓ سے اِس واقعہ کو سنکر میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کی ہے یعنی حضورؐ کی بیماری کے متعلق۔ ابن عباسؓ نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انھوں نے بیان کے کسی جزو سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباسؓ کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت علی رضؓ تھے[1] (بخاری و مسلم)

سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز کا ادھورا ثواب ملتا ہے

۱۰۸۰/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔ اور جس نے الحمد کو نہ پڑھا یعنی پڑھنے سے رہ گئی، اُس نے بڑے ثواب کو ضائع کر دیا۔ (مالک)

امام پر سبقت کرنے کی وعید

۱۰۸۱/۱۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے سر کو اٹھائے اور جھکائے امام سے پہلے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَرَّتَيْنِ

جو شخص دُو مرتبہ نماز پڑھے اُس کا بیان!

فصل اوّل

حضرت معاذؓ کے دو مرتبہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۲/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جاکر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۸۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهٗ نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جاکر اس کو عشا کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور دوسری نماز ان کے لئے نفل ہوتی تھی۔ (بخاری و بیہقی)

فصل دوم

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۴/۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ

حضرت یزید بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شامل ہوا میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ مسجد خیف میں پڑھی جب آپ

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس لئے نام نہیں لیا کہ اُس جانب بالترتیب کئی افراد حضورؐ کو سہارا دینے میں شریک ہوتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضؓ، حضرت فضل بن عباس رضؓ اور حضرت اُسامہ رضؓ بن زید۔ (حبیب الرحمٰن)

الصبح في مسجد الخيف فلما قضى صلوته وانحرفت فإذا هو برجلين في أخر القوم لم يصليا معه قال علي بهما فجيء بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما أن تصليا معنا فقالا يا رسول الله إنا كنا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلا إذا صليتما في رحالكما ثم أتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فإنها لكما نافلة۔ (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

نماز پڑھ چکے اور واپس لوٹے تو آپ نے دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے اور جنھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا ان آدمیوں کو بلا لاؤ۔ چنانچہ ان کو لایا گیا اور آپ کے خوف سے ان کے مونڈھے کانپ رہے تھے آپ نے ان سے پوچھا تم کو کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے ٹھکانے یا قیام گاہ میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا آیندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھو۔ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

۱۰۸۵ عن بسر بن محجن عن أبيه أنه كان في مجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن بالصلوة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ورجع ومحجن في مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك أن تصلي مع الناس ألست برجل مسلم فقال بلى يا رسول الله ولكني كنت قد صليت في أهلي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جئت المسجد وكنت قد صليت فأقيمت الصلوة فصل مع الناس وإن كنت قد صليت۔ (رواه مالك والنسائي)

حضرت بسر بن محجن رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کے لئے اذان دی گئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور واپس تشریف لائے اور محجن وہیں اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ آپ نے ان سے پوچھا تجھ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ انھوں نے عرض کیا ہاں: یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا ہو اور مسجد میں نماز کھڑی ہو تو لوگوں کے ساتھ تو بھی نماز پڑھ۔ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ (مالک۔ نسائی)

دوبارہ نماز پڑھنا باعث ثواب ہے

۱۰۸۶ وعن رجل من أسد بن خزيمة أنه سأل أبا أيوب الأنصاري قال يصلي أحدنا في منزله الصلوة ثم يأتي المسجد وتقام الصلوة فأصلي معهم فأجد في نفسي شيئا من ذلك فقال أبو أيوب سألنا عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم قال فذلك له سهم جمع۔ (رواه مالك وأبو داود)

اسد بن خزیمہ قبیلے کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے ابو ایوب انصاری رضؓ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز پڑھی جا رہی ہے کیا ایسی حالت میں میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ میں اپنے دل میں شک و شبہ پاتا ہوں اس بارے میں حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ نے فرمایا ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی دوسری بار جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) اس کی قسمت ہے کہ اس کو جماعت کا ثواب بھی مل گیا۔ (مالک۔ ابوداؤد)

دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم

۱۰۸۷ وعن يزيد بن عامر قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة فجلست ولم أدخل معهم في الصلوة فلما انصرف رسول الله

حضرت یزید بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآنِي جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلٰوتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوبَةٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

نماز پڑھ کر واپس آئے اور مجھ کو بیٹھے دیکھا تو فرمایا۔ یزید کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ؐ میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر کس چیز نے تجھ کو روکا کہ تو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ میں نے کہا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ بھی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کو آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا دیکھے تو تو بھی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اور جو نماز تو پڑھ چکا ہے وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض سمجھی جائے گی (ابوداؤد)

١٠٨٨ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّي مَعَهُ قَالَ لَهُ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ أَيَّتُهُمَا أَجْعَلُ صَلٰوتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں نماز کو پاتا ہوں تو کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ انھوں نے کہا ہاں۔ اس شخص نے پوچھا ایسی حالت میں ان دونوں نمازوں میں سے کس کو اپنی (فرض) نماز قرار دوں۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ تیرا کام نہیں ہے یہ خدا کے سپرد ہے وہ جس کو چاہے فرض نماز قرار دے۔ (مالکؒ)

ایک نماز کو دوبارہ نہ پڑھنے کا حکم

١٠٨٩ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کہتے ہیں کہ ہم مقام بلاط میں ابن عمرؓ کے پاس گئے لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے ابن عمرؓ سے کہا۔ کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ انھوں نے کہا میں نماز پڑھ چکا ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ احمد)

وہ اوقات جن میں دوبارہ نماز پڑھنا ممنوع ہے

١٠٩٠ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جس شخص نے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی اور پھر ان نمازوں کو امام کے ساتھ پایا تو دوبارہ ان کو نہ پڑھے۔ (مالکؒ)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا سنتوں کا بیان اور فضائل!

فصل اوّل

سنتوں کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی فضیلت

١٠٩١ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات دن میں بارہ ۱۲ رکعتیں پڑھے، اس کے واسطے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو ۲ رکعتیں

بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نمازِ فجر سے پہلے۔ (ترمذی)
اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے (ام حبیبہؓ نے) کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کے واسطے جنّت میں ایک گھر بناتا ہے، یا یہ الفاظ ہیں کہ اس کے واسطے جنّت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

1092/2 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حفصہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو ہلکی رکعتیں اس وقت پڑھا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

جمعہ کی سنتیں

1093/3 وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھتے اور واپس گھر چلے آتے۔ پھر گھر میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کے نوافل کی تعداد

1094/4 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِي بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَزَادَ أَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھاتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو (تہجد کی نماز) نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل تھے۔ اور رات کو دیر تک کھڑے ہو کر اور دیر تک بیٹھ کر (آنحضرت صلعم) نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح روشن ہوتی تو دو رکعت پڑھتے (مسلم)
ابو داؤد نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ (صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر) آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

فجر کی سنتوں کی تاکید

۱۰۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو سنتوں کی فرماتے تھے (یعنی ان کو ہمیشہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری ومسلم)

فجر کی سنتوں کی فضیلت

۱۰۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۶

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو سنتیں دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں۔ (مسلم)

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا حکم

۱۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو رکعتیں نماز پڑھو مغرب کے فرضوں سے پہلے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا جو چاہے پڑھے اور جو نہ چاہے نہ پڑھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ ان رکعتوں کو سنت مؤکدہ نہ قرار دیدیں۔ (بخاری ومسلم)

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنی چاہئیں

۱۰۹۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۸

وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھے اس کو چاہیئے کہ وہ نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

فصل دوم

ظہر کی سنتیں پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۹ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۹

حضرت ام حبیبہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی حفاظت کرے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی، اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی، خداوند تعالے اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰۰ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔
۱۰

حضرت ابوایوب انصاری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے کی ہیں جن کے درمیان میں (یعنی دو رکعتوں) میں سلام نہیں ہے۔ پس جو کوئی ان کو پڑھے اس کے لئے آسمان کے دروازے

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نماز قبل الزوال کی فضیلت

۱۱۰۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دن ڈھلے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی عمل صالح اس وقت آسمان پر جائے (ترمذی)

عصر کی سنتیں

۱۱۰۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔)

عصر کی سنتیں دو رکعت ہیں یا چار رکعت؟

۱۱۰۳/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے جن کے درمیان ملائکہ مقربین پر اور مومنین و مسلمین میں سے جو لوگ آپ کے تابع ہیں ان پر آپ سلام بھیجتے تھے (یعنی التحیات پڑھتے تھے)۔ (ترمذی)

۱۱۰۴/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

صلوٰۃ اوّابین کی فضیلت

۱۱۰۵/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

صلوٰۃ الاوابین کی انتہائی تعداد بیس رکعت ہے

۱۱۰۶/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

عشاء کی سنتیں

۱۱۰۷/۱۷ وَعَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ میرے ہاں آتے اور چار یا چھ رکعت نماز پڑھتے۔

رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

(ابوداؤد)

ارشاد ربانی "ادبار النجوم" اور "ادبار السجود" سے مغرب کی سنتیں مراد ہیں

۱۱۰۸/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قرآن مجید کے الفاظ) اِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے مراد نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔ اور اِدْبَارَ السُّجُوْدِ سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

۱۱۰۹/۱۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعتیں ہیں جن کو سحر میں تہجد کی نماز کے برابر شمار کیا جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ (یعنی پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے داہنی جانب اور بائیں جانب سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے لئے اور وہ ذلیل ہیں)۔

عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کا ذکر

۱۱۱۰/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نہیں ترک کیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی میرے گھر میں۔ (بخاری ومسلم)۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضورؐ کی روح قبض کی کہ نہیں ترک کیا آپ نے ان دونوں رکعتوں کو جب تک کہ

غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۱۱۱/۲۱ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مختار بن فلفل رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے عصر کے بعد کی نفلوں کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رض اس شخص کے ہاتھ پر ضرب لگاتے تھے جو عصر کے بعد نماز پڑھتا تھا (یعنی آپ منع فرماتے تھے عصر کے بعد نماز پڑھنے کو) حالانکہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب غروب ہو جانے پر مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا میں نے انس رض سے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے انھوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے دیکھتے تھے اور نہ تو منع فرماتے تھے اور نہ حکم دیتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۲/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے۔ پس جس وقت موذن مغرب کی اذان دیتا تو (صحابہؓ) دوڑتے مسجد کے ستونوں کی طرف اور دو رکعت پڑھتے۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آکر دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ شاید نماز ہو چکی ہے۔ اِس لئے کہ ان دو رکعتوں کے پڑھنے والے بہت سے آدمی ہوا کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۳/۲۳ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں عقبہ جہنی کے پاس گیا اور کہا کیا تم ابو تمیم کے اس فعل کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب کس چیز نے تم کو اس سے روک رکھا ہے۔ انھوں نے کہا دنیا کے شغل نے۔ (بخاری)

نوافل گھروں میں ادا کئے جائیں

۱۱۱۴/۲۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)
وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

حضرت کعب رض بن عجرہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبد اشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی پس جب لوگ مغرب کی نماز پڑھ چکے تو حضورؐ نے دیکھا کہ وہ نفل پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ نماز (نفل تو) گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (ابوداؤد)۔ اور ترمذی ونسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (مغرب کی نماز کے بعد) لوگ کھڑے ہوئے اور نفل پڑھنے لگے (یہ دیکھ کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ یہ نماز گھروں میں پڑھو۔

مغرب کی سنتوں میں طویل قرأت

۱۱۱۵/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے یہاں تک کہ مسجد سے لوگ چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۱۱۶/۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا۔ (رَزِيْنٌ)

مکحولؒ (تابعی) اس روایت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے اور کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت کے الفاظ ہیں اور نماز مغرب اور ان رکعتوں کے درمیان دنیا کی کوئی بات نہ کرے اس کی یہ نماز مقام علیین پہنچائی جاتی ہے۔ (مرسلاً۔ رزین)

علیین کیا ہے؟

۱۱۱۷/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ

حضرت حذیفہ رض بھی اسی قسم کی روایت کرتے ہیں اور اُن کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَّرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔

کہ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو جلدی پڑھو اس لئے کہ وہ فرض نماز کے ساتھ لے جائی جائیں گی۔ (بیہقی۔ رزین)

فرض و نوافل کے درمیان تفریق کرنا چاہئے۔

1128/28 وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے ان کو سائب کے پاس بھیج کر یہ دریافت کرایا کہ معاویہ رض نے جو چیز ان کی نماز کے متعلق دیکھی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ سائب نے جواب میں کہا کہ میں نے حضرت معاویہ رض کے ساتھ جمعہ کی نماز مقصورہ[1] میں پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے نماز پڑھی (جمعہ کی سنتیں) اس کے بعد جب معاویہ رض گھر پہنچے تو مجھ کو بلوایا اور کہا جو کام آج تم نے کیا پھر نہ کرنا (یعنی جمعہ کے فرضوں کے بعد فوراً ہی سنت نماز پڑھنا) جب تم جمعہ کی نماز پڑھو، تو اُس وقت تک کوئی اور نماز نہ پڑھو جب تک کسی سے کوئی بات نہ کر لو۔ یا وہاں سے اُٹھ کر دوسری جگہ نہ چلے جاؤ۔ اِس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں جب تک درمیان میں بات چیت نہ کر لیں یا مسجد سے باہر نہ چلے جائیں۔ (مسلم)

1129/29 وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رض جب مکہ میں جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو (اپنی جگہ سے) آگے بڑھ جاتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، اس کے بعد پھر آگے بڑھتے اور چار رکعت نماز پڑھتے۔ اور جب آپ مدینہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر چلے جاتے اور گھر میں دو رکعتیں پڑھتے مسجد میں نہ پڑھتے آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا۔

اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عطا رح نے کہا۔ میں نے حضرت ابن عمر رض کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد چار رکعتیں۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ رات کی نماز کا بیان

فصل اوّل

آپ رات میں عشاء و فجر کے درمیان اکثر گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے

1130/1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد فجر تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے اور

---

[1] "مقصورہ" قصر سے مشتق ہے، صیغہ مفعول ہے۔ یہ معنی چھوڑا گیا ہوا۔ چونکہ حضرت معاویہ رض دیکھ چکے تھے ۔۔ ذی حجہ ۲۳ھ نماز فجر پڑھانے کی حالت میں امیر المؤمنین حضرت عمر رض کو اور ۱۵۔ رمضان ۴۰ھ کو حضرت علی رض کو نماز ہی پڑھانے میں مسلمان دشمنوں نے زخم لگائے تھے، اس لئے انھوں نے اپنی حفاظت کے لئے مسجد میں مقصورہ بنوالیا تھا

صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی اسی میں شامل کر لیتے (یعنی گیارھویں رکعت) اور وتر کی اس رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے پھر اپنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس نماز کی تکبیر کہنے کی اجازت حاصل کرنے آتا اور آپ نماز کو تشریف لے جاتے (بخاری و مسلم)

فجر کی فرض نماز اور سنتوں کے درمیان بات چیت کرنا

۱۱۲۱ (۲) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکتے تو (میری طرف متوجہ ہوتے) اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

آپ فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر استراحت فرماتے تھے

۱۱۲۲ (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ (یعنی قبلہ رُخ)۔ (بخاری و مسلم)

رات میں آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے

۱۱۲۳ (۴) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل تھے اور دو رکعتیں فجر کی سنتیں بھی۔ (مسلم)

۱۱۲۴ (۵) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رض سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا کبھی سات رکعتیں کبھی نو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی سنتوں کے۔ (بخاری)

دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے

۱۱۲۵ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اُٹھتے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

۱۱۲۶ (۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی رات کی نماز کے لئے اُٹھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

۱۱۲۷ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ

مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ
فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ
لِأُولِي الْأَلْبَابِ. حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ
إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ
ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ
يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ
فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ
يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ
فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَ
كَانَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا
وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا وَّفِي سَمْعِي نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِي
نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَّفَوْقِي نُوْرًا وَّ
تَحْتِي نُوْرًا وَّأَمَامِي نُوْرًا وَّخَلْفِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ
لِي نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَّ
ذَكَرَ وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي
نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَّفِي أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي
نُوْرًا وَّفِي أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوْرًا۔

حضرت میمونہ رضؓ کے یہاں رہا۔ اس شب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنی بیوی (حضرت میمونہ رضؓ) سے باتیں کیں اور پھر سو رہے۔ پھر جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا یا اس سے کچھ کم تو آپ اُٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (تا ختم سورۃ) یعنی آسمان اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں (آخر سورۃ تک پڑھی)۔ پھر مشک کی طرف گئے اس کا منہ کھولا اور پیالے میں پانی بھرا۔ پھر اچھی طرح وضو کیا۔ بعد ازاں کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی (یہ دیکھ کر) میں بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور بائیں جانب سے دائیں طرف پھیر دیا۔ پس حضورؐ نے تیرہ۱۳ رکعت پوری کیں۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپؐ کے خراٹے کی آواز آنے لگی۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لیتے۔ اس کے بعد بلال رضؓ نے اذان دی۔ اور آپ کو نماز کی تیاری سے آگاہ کیا۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور بغیر وضو کئے نماز پڑھی اور آپ کی وہ دعا جو سنتوں اور فرضوں کے درمیان آپ مانگتے یہ تھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا وَّفِي سَمْعِي نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَّفَوْقِي نُوْرًا وَّتَحْتِي نُوْرًا وَّأَمَامِي نُوْرًا وَّخَلْفِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِي نُوْرًا۔ (یعنی اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر میری آنکھوں میں نور دے، میرے کانوں میں نور، میری داہنی جانب نور، میری بائیں طرف نور، میرے اوپر نور میرے نیچے نور، میرے سامنے نور میرے پیچھے نور اور پیدا کر میرے واسطے نور۔) اور بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی دعا میں لکھے ہیں وَفِي لِسَانِي نُوْرًا اور میری زبان میں نور۔ اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فِي عَصَبِي نُوْرًا وَّفِي لَحْمِي نُوْرًا وَّفِي دَمِي نُوْرًا وَّفِي شَعْرِي نُوْرًا وَّفِي بَشَرِي نُوْرًا۔ یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر۔ (بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِي نُوْرًا۔ یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوْرًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

وتر کی تین رکعتیں ہیں

۱۱۲۸/۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَ
هُوَ يَقُوْلُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات میں سوئے۔ پس آپ رات کو بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور پھر یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الّا ولٰی (تا آخر سورہ) پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں قیام، رکوع اور سجدہ کو بہت دراز کیا۔ پھر آپ لیٹے گئے اور سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور چھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دفعہ مسواک کی اور وضو کیا اور مذکورہ بالا آیات کو پڑھا۔ پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کی نمازِ تہجد کی کیفیت

1129 / 10 وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّاِ مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ۔

زید بن خالد الجہنی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ آج رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہوں گا چنانچہ پہلے تو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں جو لمبی سے لمبی تھیں پھر دو رکعتیں درمیانی دو رکعتوں سے کم پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر وتر پڑھے اور یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔ مسلم نے ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا چار مرتبہ بیان کیا۔

(مسلم۔ افراد الحمیدی۔ مالک۔ ابوداؤد)

آنحضرتؐ آخر عمر میں نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے

1130 / 11 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ کی اکثر نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ تہجد میں آپؐ کون سی کونسی سورتیں پڑھتے تھے

1131 / 12 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں قرآن مجید کی اُن سورتوں سے واقف ہوں جو ایک دوسرے کے مماثل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جمع کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بیس سورتیں بیان کیں جو مفصّل کے اوّل میں ہیں اور جن کو انھوں نے جمع کیا ہے آنحضرتؐ ان سورتوں کو اس طرح جمع کرتے تھے کہ ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے اور ان سورتوں میں سے آخری دو سورتیں حٰمٓ الدخان اور عمّ یتساءلون ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آپؐ کی نمازِ تہجد کی کیفیت

1132 / 13 وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات

وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہے چنانچہ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ (یعنی اللہ ہر کائنات کا مالک اور غلبہ و بڑائی اور بزرگی کا مالک) اس کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے پھر سورۂ بقرہ پڑھتے اور اس کے بعد رکوع کرتے اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہوتا اور آپ رکوع میں پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ پھر آپ رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور آپ کا قومہ (یعنی رکوع کے بعد کھڑا ہونا) رکوع کے مساوی ہوتا تھا۔ قومہ میں آپ کہتے لِرَبِّيَ الْحَمْدُ (یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے ساری تعریف ہے) پھر آپ نے سجدہ کیا۔ آپ کا سجدہ بھی قیام (یعنی قومہ) کے برابر ہوتا۔ آپ سجدہ میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور آپ دونوں سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے بقدر بیٹھے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اسی طرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں جن میں سورۂ بقرہ سورۂ آل عمران سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا سورہ انعام پڑھیں۔ (ابوداؤد)

نمازِ تہجد میں زیادہ قیام کی فضیلت

۱۱۳۳/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت بن عمرو بن العاص رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی (نماز میں) دس آیتیں پڑھے، اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو کوئی سَو آیتیں پڑھے اس کا نام فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو کوئی ایک ہزار آیتیں پڑھے اس کا نام کثیر ثواب حاصل کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

نمازِ تہجد میں آپ کی قرأت کا طریقہ

۱۱۳۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت مختلف ہوتی تھی کبھی بلند اور کبھی پست۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهٗ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے قرأت کرتے کہ اگر آپ حجرہ کے اندر بیٹھے اور پڑھتے تو صحن میں اس کو سنا جاتا۔ (ابوداؤد)

تہجد کی قرأت کے سلسلے میں ابوبکر رض و عمر رض کا طریقہ اور آپ کی راہنمائی

۱۱۳۶/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ

حضرت ابوقتادہ رض کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو حضرت ابوبکر رض کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہے تھے پست آواز میں۔ پھر آپ حضرت عمر رض کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے نماز پڑھ

رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

رہے تھے۔ ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ جب ابو بکر رض اور عمر رض دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یکجا ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا۔ ابو بکر رض تمہارے قریب سے میں گزر رہا تھا اور تم پست آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکر رض نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس کو سُنا رہا تھا جس سے مناجات کر رہا تھا (اور وہ سب کچھ سنتا ہے اس کو بلند آواز سے سنانے کی ضرورت نہیں ہے) پھر آپ نے عمرؓ سے فرمایا۔ عمرؓ میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں سوتے ہوئے آدمیوں کا جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ابو بکر رض تم اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرو اور عمر رض سے فرمایا تم اپنی آواز کو ذرا پست کرو۔ (ابو داؤد- ترمذی)

آپؐ ایک آیت پڑھتے پڑھتے تمام رات کھڑے رہے

۱۱۳۷ / ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ذر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا (تہجد کی نماز میں) صبح تک اور یہ آیت پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (نسائی- ابن ماجہ)

فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ جانا چاہیئے

۱۱۳۸ / ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو داہنے پہلو پر لیٹ جائے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

فصل سوم

مداومتِ عمل

۱۱۳۹ / ۲۰ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسروق رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل بہت پسند تھا؟ انھوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے کس وقت اُٹھتے تھے۔ انھوں نے کہا اس وقت جب کہ مرغ کی آواز سُنتے۔ (بخاری و مسلم)

آپؐ کے رات کے معمول

۱۱۴۰ / ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہم نہ چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا۔ مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو نماز پڑھتا ہوا۔ اور نہ چاہتے تھے ہم یہ کہ دیکھیں آپ کو سوتا ہوا مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو سوتا ہوا (یعنی آپ سوتے بھی تھے اور نمازِ تہجد بھی پڑھتے تھے)۔ (نسائی)

۱۲۳۱/۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ أَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ أَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے ایک شخص نے کہا (اپنے دوستوں سے یا اپنے دل میں) کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور (یہ ارادہ کیا تھا کہ) میں خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں گا تاکہ میں آپ کے فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور خود بھی ایسا ہی کروں چنانچہ میں نے دیکھا کہ) آپ جب عشا کی نماز پڑھ چکے تو لیٹ رہے اور دیر تک سوتے رہے پھر بیدار ہوئے اور آسمان پر نگاہ ڈالی اور یہ آیت پڑھی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔ یہ آیت لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ تک پڑھی۔ پھر آپ بستر کی جانب متوجہ ہوئے اور مسواک نکالی اور پھر پیالہ میں چھاگل سے پانی لیا پھر مسواک کی (اور وضو کیا) اور اس کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے اتنی دیر نماز پڑھی جتنی دیر کہ آپ سوئے۔ اس کے بعد آپ پھر سو رہے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر کہ آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا تھا اور وہی پڑھا جو پہلی مرتبہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

۱۲۳۲/۲۳ وَعَنْ يَّعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ أَنَّهٗ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یعلی رضؓ بن مملک کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت امّ سلمہ رضؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے متعلق دریافت کیا (جو آپ رات کو پڑھتے تھے) انھوں نے فرمایا آپ کی قرأت اور نماز سے تم کو کیا حاصل ہوگا (یعنی تم میں اتنی قوت کہاں کہ تم اتنی نماز اور قرأت کرسکو) آپ رات کو نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے تھے۔ پھر جس قدر آپ سوتے تھے اتنی ہی دیر آپ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اتنی ہی دیر آپ سوتے تھے جتنی دیر آپ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح نمودار ہوتی تھی (یعنی یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا تھا کہ آپ تھوڑی دیر سوتے اور پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے) اس کے بعد حضرت امّ سلمہ رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہاں تک کہ ایک ایک حرف آپ کی قرأت کا بیان کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

فصلِ اوّل

نمازِ تہجد میں آپؐ کی دعا

۱۱۴۳ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے (یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد یا رکوع کے بعد) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور اس چیز کو جو ان کے درمیان ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا مالک ہے اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے تیرا قول حق ہے جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرا ہی تابعدار ہوا میں تجھ ہی پر ایمان لایا ہوں اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا میں نے تیری طرف رجوع کیا میں نے تیری ہی مدد سے میں اپنے دشمنوں سے جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لایا ہوں پس تو بخش دے میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کروں گا اور جو پوشیدہ طور پر کئے میں نے اور جن کو ظاہر طور پر کیا میں نے اور تو ان گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۴۴ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ

يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم (یعنی اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے، اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں میری رہنمائی کر اس چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے امر حق سے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔ (مسلم)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۱۱۳۵/۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا مانگے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے عبادت پر قوت مگر اس کی مدد سے) اور اس کے بعد یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے) یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ پھر دعا کرے قبول کی جائے گی اور وضو کر کے اگر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

جاگنے کے وقت آپؐ کی دعا

۱۱۳۶/۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (یعنی اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کی اور تجھ سے تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ میرے دل میں کجی پیدا نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمانے کے بعد، اور اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔ تو ہی بہت بخشنے والا ہے)۔ (ابو داؤد)

رات میں بیداری کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

۱۱۳۷/۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاہِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاکی کی حالت میں (یعنی باوضو) خدا کا ذکر کرتا ہوا سوئے اور پھر رات کو بیدار ہو اور خدا سے بھلائی کی دعا مانگے، مگر یہ کہ اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرماتا ہے۔ (احمد و ابوداؤد)

نمازِ تہجد سے پہلے آپ کی تسبیح و دعا

۱۱۴۸ وَعَنْ شَرِیْقِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَأَلْتُھَا بِمَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَّا سَأَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ قَبْلَکَ کَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰہَ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَّھَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

شریق الہوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو (عبادت کو) کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ تم نے مجھ سے (وہ بات پوچھی ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔) آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے، دس مرتبہ الحمد للہ کہتے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے، دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے، اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے پھر یہ کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ دس مرتبہ) اس کے بعد نماز (تہجد) پڑھتے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۱۴۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر پڑھتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر کہتے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا" اس کے بعد کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

اور ابوداؤد نے غَیْرُکَ کے بعد یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ پھر آپ یہ فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ۔ پھر قرأت فرماتے۔

۱۱۵۰ وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الْھَوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ الْھَوِیَّ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رض کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے قریب ہی رات بسر کرتا تھا، جب آپ رات کو اٹھتے تو میں آپ کی آواز کو سنتا تھا۔ آپ دیر تک سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے رہتے۔ پھر کہتے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دیر تک۔

(نسائی۔ ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان

فصل اوّل

رات میں عبادات خداوندی سے روکنے کی شیطان کی مکاریاں

۱۱۵۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرہ لگاتا ہے شیطان جب تم میں سے کوئی سوتا ہے اس کی سر کی گدی پر تین گرہ اور ہر گرہ پر (یعنی سونے والے کے دل میں) یہ بات ڈالتا ہے کہ رات بہت بڑی ہے بس تو سو جا رہ۔ پھر اگر وہ سونے والا جاگ اٹھتا ہے اور خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش اور بشاش ہو جاتا ہے اور اگر وہ نہ جاگا اور ذکر خدا نہ کیا تو وہ اس حالت میں صبح کو اٹھتا ہے کہ سست و کاہل اور پلید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ کی کثرت عبادات ادائے شکر کے لئے ہوتی تھی

۱۱۵۲ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر طویل قیام کرتے کہ پیروں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے گئے ہیں؟ تو آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت خداوندی کے لئے نہ اٹھنے والے کی برائی

۱۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ رات بھر پڑا سوتا رہتا ہے اور صبح تک نہیں اٹھتا اور نماز کو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ شیطان اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کے لئے نماز تہجد کا ذکر

۱۱۵۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نیند سے اٹھے

اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یُرِیْدُ اَزْوَاجَهٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ (یعنی اللہ تعالیٰ کس قدر پاک ہے، اتارے گئے ہیں رات میں خزانے اور کس قدر نازل کئے گئے ہیں فتنے) پھر آپ نے فرمایا۔ کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے (حضورؐ کی مُراد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے تھی) تاکہ وہ نماز پڑھیں اس لئے کہ بہت سی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے والیاں ہیں دنیا میں اور ننگی ہیں آخرت میں۔ (بخاری)

رحمتِ خداوندی کے نزول و قبولیتِ دعا کا وقت

۱۱۵۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار بزرگ و برتر روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر اترتا ہے جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں، کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے اور میں بخش دوں اس کو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر خداوند تعالےٰ کھولتا ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح تک خداوند تعالےٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔

ہر رات میں قبولیت کی ایک ساعت آتی ہے

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دُنیا کی بھلائی کی دُعا مانگے تو خداوند تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت داؤدؑ کی نماز اور ان کے روزے

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزوں میں داؤد علیہ السلام کے روزے تھے داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے، تہائی رات قیام (عبادت) کرتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ آرام کرتے اور ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز نہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت کے سلسلے میں آپؐ کا معمول

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائی رات میں سوتے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو

آخره ثم إن كانت له حاجة إلى أهله قضى حاجته ثم ينام فإن كان عند النداء الأول جنبا وثب فأفاض عليه الماء وإن لم يكن جنبا توضأ للصلاة ثم صلى ركعتين. (متفق عليه)

اپنی بیویوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہوتی تو آپ اس ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سو رہتے اور پہلی اذان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اٹھتے اور غسل فرماتے اور ناپاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز تہجد پڑھنے کی تاکید و فضیلت

١١٥٩ (٩) عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم إلى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الإثم. (رواه الترمذي)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کر لو تم اپنے اوپر رات کے قیام کو (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو) کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)۔

نماز تہجد پڑھنے والوں کی خوش بختی

١١٦٠ (١٠) وعن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يضحك الله إليهم الرجل إذا قام بالليل يصلي والقوم إذا صفوا في الصلاة والقوم إذا صفوا في قتال العدو. (رواه في شرح السنة)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالٰی خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صفوں کو برابر درست کریں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر لڑنے کے لئے صفوں کو ترتیب دیں۔ (شرح السنۃ)

آخری شب میں ذکر کی فضیلت

١١٦١ وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرب ما يكون الرب من العبد في جوف الليل الآخر فإن استطعت أن تكون ممن يذكر الله في تلك الساعة فكن. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب إسنادا

حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا خدا سے سب سے قریب ہونا رات کے پچھلے حصہ میں ہے اگر تجھ سے ممکن ہو کہ اس ساعت میں تو خدا کا ذکر کرے تو تو ایسا ہی کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی)

شوہر و بیوی دونوں عبادت کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں

١١٦٢ (١٢) وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وأيقظ امرأته فصلت فإن أبت نضح في وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وأيقظت زوجها فصلى فإن أب

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت نہ جاگی تو چھینٹے دیئے اس کے منہ پر پانی کے۔ اور رحمت نازل کرے خدا اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور وہ

نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کا چھینٹا مارے۔ (ابوداؤد و نسائی)

قبولیت دعا کا وقت

۱۱۶۳/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قبولیتِ دُعا کا کونسا وقت ہے؟ آپؐ نے فرمایا پچھلی رات کے درمیان اور فرض نمازوں کے بعد کا وقت۔ (ترمذی)

اعمال صالحہ کرنے والوں کے لئے بشارت

۱۱۶۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَتِهِ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ۔)

حضرت ابومالک اشعری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے، اللہ تعالےٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور پے درپے روزے رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں اور ترمذی نے اسی جیسی حدیث حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے، جس نے عمدہ کلام کیا)

فصل سوم

نمازِ تہجد کے معمول کو ترک کرنے کی ممانعت

۱۱۶۵/۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو جو رات کو نماز پڑھتا تھا اور پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

رات میں حضرت داؤد کی عبادت اور ساعت قبولیت

۱۱۶۶/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيْهَا اَهْلَهُ يَقُوْلُ يَا اٰلَ دَاوُدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ داؤد علیہ السلام کا رات میں ایک وقت مقرر تھا، وہ اس وقت اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کہتے "اے آلِ داؤد! کھڑے ہو اور نماز پڑھو اس لئے کہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ دُعاء قبول کرتا ہے، مگر جادوگر اور ظلم سے محصول لینے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی"۔ (احمد)

نمازِ تہجد کی فضیلت

۱۱۶۷/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد کی نماز)۔ (احمد)

تہجد کی نماز برائی سے روکتی ہے

۱۱۲۸/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نماز بہت جلد اس کو اس کام سے روک دے گی جس کا تو نے ذکر کیا ہے۔ (احمد۔ بیہقی)

اہل خانہ کے ہمراہ نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۱۲۹/۱۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرات ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جگایا آدمی نے رات کے وقت اپنی بیوی کو اور دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو لکھے جاتے ہیں یہ دونوں "ذکر اللہ" کرنے والے مردوں اور عورتوں میں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

امت کے بلند مرتبہ کون لوگ ہیں

۱۱۳۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو اٹھانے والے (یعنی حامل و حافظ قرآن) اور رات کو جاگنے والے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں)۔ (بیہقی)

رات کی عبادت کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کا معمول

۱۱۳۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ وَيَقُولُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن الخطاب رضؓ رات کو نماز پڑھتے تھے جس قدر خدا چاہتا تھا یعنی جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو اپنے اہل (بیوی) کو نماز کے لئے جگاتے اور کہتے نماز پڑھو! (اٹھو نماز پڑھو) اور پھر یہ آیت پڑھتے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (یعنی حکم دے اپنے اہل کو نماز کا اور صبر کر اس پر نہیں مانگتے ہم تجھ سے روزی، ہم ہی دیتے ہیں تم کو رزق، اور آخرت پرہیزگاروں کے لئے ہے)۔ (مالکؒ)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ — اعمال میں میانہ روی کا بیان

فصل اوّل

۱۱۳۲/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُومُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ نہ رکھتے مہینے کے اکثر دنوں میں یہاں تک کہ ہم یہ خیال کر لیتے کہ آپ اس مہینہ میں روزہ نہ رکھیں گے اور آپ اکثر ایام میں روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم

لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

یہ گمان کرتے کہ آپ اب روزہ نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر تو چاہتا کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا دیکھے تو دیکھتا آپ کو نماز پڑھتا ہوا اور اگر تو چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو آپ کو سوتا ہوا پاتا۔ (بخاری)

مداومت عمل کی فضیلت

١١٧٣/٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری ومسلم)

بساط سے باہر عبادت نہ کرنی چاہیئے

١١٧٤/٣ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کر سکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ (ثواب دینے میں) ملول نہیں ہوتا جب تک کہ تم ملول نہ ہو (یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو)۔ (بخاری ومسلم)

اس وقت تک عبادت کرنی چاہیئے جب تک اس میں دل لگے

١١٧٥/٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب تک خوشی اور اطمینان سے نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور جب سست ہو جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ (بخاری ومسلم)

اونگھنے کی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے

١١٧٦/٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ اونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بد دعا نکل جائے۔ (بخاری ومسلم)

دین آسان چیز ہے اسے اپنے عمل سے سخت اور ہیبت ناک نہ بناؤ

١١٧٧/٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں آسانی ہے اور جو شخص دین میں سختی کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے پس میانہ روی اختیار کرو، قوت کے موافق عمل کرو خوش رہو اور صبح وشام اور کچھ رات کے حصے[1] میں خدا سے مدد طلب کرو۔ (بخاری)

رات کے بقیہ اوراد و وظائف کو دن میں پڑھ لینا چاہیئے

١١٧٨/٧ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا

[1] یہ اشارہ نماز تہجد کی طرف ہے۔

وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وظیفہ پورا کئے بغیر سو رہا یا کچھ وظیفہ پڑھنے سے رہ گیا اور اس کو نیند آگئی اور پھر اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو وہ اسی حساب میں شمار کیا جاتا ہے گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ (مسلم)

معذوری کی حالت میں بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم

١١٧٩/٨ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ۔ اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ اور بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ۔ (بخاری)

بغیر عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے

١١٨٠/٩ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو (نفل) نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے آپ نے فرمایا اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا ثواب بیٹھے ہوئے پڑھنے کے ثواب کا آدھا ہے (بخاری)

فصل دوم

نیند آنے تک باوضو ذکر اللہ میں مشغول رہنے والے کی فضیلت

١١٨١/١٠ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ)

حضرت ابوامامہ رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص باوضو اپنے بستر پر جائے اور خدا کا ذکر کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے اور جب رات کو پہلو بدلے تو خدا سے دین و دنیا کی بھلائی چاہے تو خدا اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرما دیتا ہے۔ (اسے نووی نے "کتاب الاذکار" میں ابن السنی کے حوالے سے روایت کیا ہے)۔

وہ خوش نصیب جن سے اللہ تعالے بہت خوش ہوتا ہے

١١٨٢/١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَيْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِي وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے (ایک وہ) جو اپنے نرم بچھونے اور لحاف اور اپنی محبوب بیوی سے رات کے وقت نماز کے لئے علیحدہ ہوا۔ خداوند تعالے اس شخص کو دیکھ کر اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو صرف نماز کے لئے اپنے نرم و گرم بچھونے اور محبوب زوجہ سے علیحدہ ہوا اور اس چیز کی خواہش کے علیحدہ ہوا جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) اور اس چیز کے خوف سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری ناراضی اور عذاب) اور دوسرا

وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ اُنْظُرُوا اِلٰى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

وہ شخص جو صرف خدا کی راہ میں لڑا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دشمن کے مقابلے سے بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے محسوس کیا بھاگنے میں کتنا بڑا گناہ ہے اور واپس جاکر لڑنے میں کتنا ثواب ہے اور یہ محسوس کرکے وہ لوٹ پڑا اور دشمن سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس کو دیکھ کر فرشتوں سے کہتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو واپس آیا محض اس چیز کی آرزو سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) یہاں تک کہ اس نے اپنا خون بہایا۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

۱۱۸۳/۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ وَاَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (نفل) نماز آدمی کی بیٹھ کر آدھی نماز ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ پس میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے سر مبارک پر رکھ دیا (یعنی نماز سے فراغت کے بعد۔ اور سر پر ہاتھ رکھنا عرب میں اظہارِ تعجب کا طریق تھا) آپ نے فرمایا۔ اے عبد اللہ عمرو کے بیٹے! تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کے مانند نہیں ہوں (یعنی یہ بات میرے ساتھ مخصوص ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے میری نماز کا ثواب آدھا نہیں ہوتا)۔ (مسلم)

نماز میں راحت و سکون ہے

۱۱۸۴/۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے کہا کہ کاش میں نماز پڑھوں اور آرام پاؤں (یعنی نماز پڑھنے میں مجھ کو لذت اور سکون حاصل ہو) صحابہ نے اس قول پر اس کو عیب لگایا (یعنی صحابہ یہ سمجھے کہ میں نماز پڑھ کر پھر آرام حاصل کروں، اور اس کو بُرا سمجھا) اس شخص نے (اس غلط فہمی کو دفع کرنے کے لئے کہا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اے بلال رض تکبیر کہہ تاکہ ہم اس سے راحت حاصل کریں (یعنی نماز میں مشغول ہوکر راحت ولذت پائیں)۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْوِتْرِ — وتر کا بیان

فصل اوّل

نماز وتر کی رکعتوں کا مسئلہ

۱۱۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو صبح ہوجانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو اس نماز کو طاق بنادے گی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری و مسلم)

١١٨٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وتر آخری رات کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

ایک تشہد کے ساتھ پانچ رکعتیں پڑھنے کا مسئلہ

١١٨٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے تھے (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کی نماز تہجد و نماز وتر

١١٨٨ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا

سعد بن ہشام رہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ام المومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق کا حال بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا، کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تھا (یعنی قرآن میں جو اخلاق حسنہ مذکور ہیں وہ سب آپ میں پائے جاتے تھے) پھر میں نے عرض کیا۔ اے ام المومنین رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان فرمائیے تو انھوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور پانی کا انتظام کرتے تھے۔ پس بیدار کرتا اللہ تعالےٰ آپ کو رات کے وقت جب اس کا جی چاہے اور آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے پھر وضو فرماتے اور اس کے بعد نو رکعتیں پڑھتے جس میں سے آٹھویں رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے خدا کا ذکر کرتے خدا کی تعریف کرتے اور دعا کرتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے بلند آواز سے ہم کو سنانے کے لئے۔ پھر سلام کے بعد دو رکعت اور پڑھتے بیٹھ کر۔ پس اے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور گوشت ڈھیلا ہو گیا تو آپ سات رکعتوں میں وتر پڑھ لیتے اور دو رکعتیں حسب معمول سابق آخر میں بیٹھ کر پڑھتے۔ پس اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہوئیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھنا پسند کرتے اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ نیند کے غلبہ کے سبب یا درد کی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ اور مجھ کو یہ یاد نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر صبح تک نماز پڑھی ہو یا سوائے

غَيْرَ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رمضان کے کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (یعنی یہ باتیں آپ نے کبھی نہیں کیں)۔ (مسلم)

وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیئے

۱۱۸۹ (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی رات کی نماز میں آخری نماز وتر کو رکھو۔ (مسلم)

۱۱۹۰ (۶) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو (یعنی صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو)۔ (مسلم)

وتر کے اوقات

۱۱۹۱ (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ آخر رات میں وہ وتر پڑھنے کے لئے نہ اُٹھ سکے گا اس کو چاہیئے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے (یعنی عشا کی نماز کے بعد) اور جس شخص کو آخر رات میں اُٹھنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ پچھلی رات کی نماز مشہود ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور (آخر رات میں وتر پڑھنا) بہتر ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۲ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں (یعنی ابتدائی رات، درمیان اور آخری شب میں بھی) اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابوہریرہؓ کو تین باتوں کی وصیت

۱۱۹۳ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میرے دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو وصیت کی تین باتوں کی۔ ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی دوسرے دو رکعت نماز کی آفتاب طلوع ہونے کے بعد (یعنی اشراق یا چاشت کی) اور تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ شروع رات میں بھی وتر پڑھتے تھے اور آخری رات میں بھی

۱۱۹۴ (۱۰) عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

غضیف بن حارث رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل جنابت کرتے دیکھا ہے؟ آپ فوراً شروع رات ہی میں غسل فرمالیا کرتے تھے یا رات کے آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا اکثر تو آپ شروع رات ہی میں غسل فرمالیا کرتے تھے اور اکثر اوقات رات کے آخر میں بھی نہاتے تھے۔ میں نے

الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ)

کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ (یعنی اللہ اکبر ساری تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے امر دین میں کشادگی عطا فرمائی ہے) پھر میں نے پوچھا، آپؐ وتر شروع رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا۔ اکثر شروع رات میں بھی پڑھتے تھے اور اکثر آخر رات میں بھی۔ میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ پھر میں نے پوچھا تہجد کی نماز میں آپ آہستہ قرات کرتے تھے یا بلند آواز سے؟ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا اکثر بلند آواز اور اکثر آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔ الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ (ابوداؤد)

نمازِ تہجد و وتر کی رکعتوں کی تعداد

1195/11 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عبد اللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین کے (نو رکعت) اور آٹھ اور تین کے (گیارہ رکعت) اور دس اور تین کے (تیرہ رکعت) اور آپؐ کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھتے۔ (ابوداؤد)

نمازِ وتر واجب ہے

1196/12 وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر حق ہے (یعنی لازم ہے) ہر مسلمان پر۔ پس جس کو پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھنا پسند ہو وہ پانچ رکعت پڑھے اور جس کو تین رکعتوں کے ساتھ پڑھنا منظور ہو وہ تین رکعت پڑھ لے اور جو شخص ایک ہی رکعت پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھ لے۔
(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

وتر کی فضیلت

1197/13 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالے وتر ہے" دوست رکھتا ہے وتر کو۔ پس اے اہل قرآن وتر پڑھو
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

1198/14 وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا وند تعالے نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے (یعنی پانچ نمازوں کے علاوہ مزید ایک نماز تم کو دی ہے) جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نمازِ وتر ہے جس کے لئے خدا تعالے نے عشا کی نماز کے بعد سے صبح تک کا وقت مقرر کیا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

وتر کی قضا کا حکم

١١٩٩/١٥ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

زید بن اسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے اس کو چاہیے کہ صبح کے وقت اُس کو پڑھ لے۔ (ترمذی مرسلاً)

آنحضرتؐ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے

١٢٠٠/١٦ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ)

عبد العزیز بن جریج کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر میں کونسی سورت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رض نے فرمایا آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھتے تھے۔ دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (ترمذی ابوداؤد)
نسائی نے اسے عبد الرحمٰن بن ابزی رض سے روایت کیا ہے، احمد نے ابی بن کعبؓ اور دارمی نے ابن عباس رض سے لیکن ان دونوں نے معوذتین کا ذکر نہیں کیا۔

وتر میں پڑھی جانے والی دُعا

١٢٠١/١٧ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بن علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمے سکھائے ہیں تاکہ میں ان کو قنوت وتر میں پڑھوں (جن کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں (شامل کر) جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں (شامل کر) جن کو تو نے عافیت میں رکھا اور میرے کاموں کو بنا (ان لوگوں کی طرح) جن کے تو نے کام بنائے اور برکت عطا فرما مجھ کو اس چیز میں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے تو مجھ کو بچا جس میں شر کو مقدر کیا ہے تو نے۔ بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار اور بلند تر تو ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

نماز وتر کے سلام کے بعد کی تسبیح

١٢٠٢/١٨ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (یعنی پاک ہے بادشاہ نہایت پاک)۔
(ابوداؤد) اور نسائی نے کہا ہے کہ آپ یہ جملہ تین مرتبہ کہتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کہتے تھے۔

نمازِ وتر میں آنحضرتؐ کی دعا

۱۲۰۳/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا و خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذاتِ خاص کے ذریعہ تیری صفتِ غضب سے تیری تعریف کا شمار نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی کہ تونے اپنی تعریف کی ہے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت معاویہؓ کا ایک رکعت وتر پڑھنا

۱۲۰۴/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رضؓ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جو وتر کی صرف ایک رکعت پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ معاویہ رضؓ نے اچھا کیا ہے کہ وہ فقیہ ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر کی پڑھی۔ اُس وقت ابن عباس رضؓ کا آزاد کردہ غلام بھی موجود تھا۔ اس نے اپنے آقا سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اِس معاملہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔ (بخاری)

وتر پڑھنے کی تاکید

۱۲۰۵/۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)۔

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

وتر کی قضا پڑھنی چاہیے

۱۲۰۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص وتر نہ پڑھے اور سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے اُس کو چاہیے کہ جس وقت یاد آئے اس وقت پڑھ لے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نمازِ وتر واجب ہے یا سنت؟

۱۲۰۷/۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ

امام مالک رحؒ کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضؓ سے وتر کے

الوتر اواجب ھو؟ فقال عبد اللہ قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون (رواہ فی الموطا)

متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ واجب ہے؟ ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں وہ شخص بار بار یہی سوال کرتا تھا اور ابن عمرؓ جواب میں یہی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے وتر پڑھے ہیں۔ (موطا)

نماز وتر کی قرأت

1208/24 وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اخرھن قل ھو اللہ احد (رواہ الترمذی)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے جن میں نو سورتیں مفصل کی پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں تین تین سورتیں اور آخری سورۃ قل ھو اللہ احد ہوتی تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ

1209/25 وعن نافع قال کنت مع ابن عمر بمکۃ والسماء مغیمۃ فخشی الصبح فاوتر بواحدۃ ثم انکشف فرای ان علیہ لیلا فشفع بواحدۃ ثم صلی رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدۃ (رواہ مالک)

نافع کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ہمراہ مکہ میں تھا کہ ایک رات کو آسمان پر ابر چھا گیا اور ان کو صبح ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہوا تو انھوں نے (جلدی سے) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ پھر ابر کھل گیا دیکھا تو رات باقی تھی۔ انھوں نے دو رکعت اور وتر میں ملا لیں۔ پھر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو ایک وتر پڑھ لیا۔ (مالک)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور طریقہ

1210/26 وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین ایۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع ...... ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک (رواہ مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے۔ پس جب قرأت میں تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور آیتوں کو جو رہ گئی تھیں پڑھتے پھر رکوع میں جاتے اور پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے (مسلم)

وتر کے بعد کی دو رکعتیں

1211/27 وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین (رواہ الترمذی) وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

1212/28 وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیھما وھو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں قرآن مجید پڑھتے تھے پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ (ابن ماجہ)

وتر کے بعد دو رکعتوں کی فضیلت

1213/29 وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

حضرت ثوبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی

إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهٗ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ).

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کا جاگنا ایک مشکل اور بھاری کام ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شروع رات میں وتر پڑھے تو دو رکعت نماز پڑھ لے پھر اگر آنکھ کھل جائے تو بہتر ہے ورنہ یہی دو رکعتیں کافی ہیں۔ (دارمی)

وتر کے بعد کی دونوں رکعتوں کی قرأت

۱۲۱۴/۳۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھا کرتے تھے۔ (احمد)

بَابُ الْقُنُوْتِ　　قنوت کا بیان

فصل اوّل

رحمت عالم کو بددعا کی ممانعت

۱۲۱۵/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بددعا دینے کا ارادہ کرتے یا کسی کے لئے دعا فرماتے تو (نماز میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض وقت جب کہ آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تو یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ (یعنی اے اللہ تو! ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو نجات دے اور اے اللہ! قوم مضر پر تو اپنا سخت عذاب نازل کر اور اس عذاب کو قحط کی صورت ہی میں نمودار کر ایسا قحط جو یوسف علیہ السلام کے قحط کی مانند ہو (یعنی سات سالوں کا مسلسل آپ یہ دعا بلند آواز میں کرتے تھے۔ اور کبھی آپ یہ بددعا کرتے تھے' اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا (یعنی اے اللہ! لعنت کر تو فلاں اور فلاں کو) یہ بددعا عرب کے (دشمن اسلام) قبائل کے لئے آپ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خداوند تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (یعنی میرے واسطے امر (حکم) میں سے کچھ نہیں ہے (یعنی آپ کو بددعا کی ممانعت کی گئی۔) (بخاری و مسلم)

دعائے قنوت پڑھنے کا وقت

۱۲۱۶/۲ وَعَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عاصم احول رحؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضؓ بن مالک سے نماز میں قنوت کا حال پوچھا۔ یعنی یہ کہ قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع کے بعد؟ انس رضؓ نے کہا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے اس لئے کہ نبی

بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ تک قنوت پڑھی تھی اور اس کا سبب یہ تھا کہ آپ نے چند قاریوں کو (یعنی قرآن پڑھنے والوں یا قرآن کی تعلیم دینے والوں کو جن کی تعداد ستر تھی) باہر بھیجا تھا ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس لئے قاتلوں کے لئے بددعا کرنے کو آپ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں آپ ان کے لئے بددعا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

دعائے قنوت کس وقت پڑھی جائے

۱۲۱۷/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰۤى اَحْيَآءٍ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک مہینہ تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی۔ آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد جس میں آپ بددعا کرتے تھے قبیلہ بنی سلیم کی شاخوں رعل، ذکوان اور عصیہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۸/۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی پھر آپ نے قنوت کو چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۲۱۹/۵ وَعَنْ اَبِىْ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِىِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِىٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَىْ بُنَىَّ مُحْدَثٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ) ۔

حضرت ابو مالک اشجعی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ اے ابا جان! آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے یہیں کوفہ میں نماز پڑھی ہے تقریبًا پانچ برس تک، کیا یہ حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ ابو مالک کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میرے والد نے کہا کہ قنوت بدعت ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

آخری نصف رمضان میں اور رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۲۰/۶ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّىْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِى النِّصْفِ الْبَاقِىْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَىٌّ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حسن رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ لوگوں کو جمع کرتے، ابی بن کعب رضہ کی امامت میں۔ اور اُبی بیس روز تک (رمضان میں) نماز (تراویح) پڑھاتے اور قنوت رمضان کے صرف آخری نصف حصہ میں پڑھتے۔ اور جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آپ پڑھنا چھوڑ دیتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتے اور لوگ یہ کہتے کہ اُبی بھاگ گئے۔ (ابوداؤد)

وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک رضہ سے قنوت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں صورتوں میں آپ نے قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کی عبادت کا بیان!

فصل اوّل

باجماعت نماز تراویح سنت ہے

۱۲۲۱/۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنایا اور کئی راتیں اس کے اندر نوافل پڑھے جب لوگ نماز کے لئے جمع ہو جاتے تو آپ حجرہ سے باہر نکل آتے اور نماز (فرض و تراویح) پڑھتے لوگوں کے ساتھ (کئی روز گزر جانے پر) ایک دن رات کے وقت لوگوں نے حجرہ میں آپ کی آواز نہ سنی اور خیال کیا کہ آپ سو گئے۔ اس خیال کی بنا پر لوگ آپ کو جگانے کے لئے کھانسنے اور کھنکارنے لگے تاکہ آپ باہر تشریف لے آئیں (اور حسب معمول نماز پڑھائیں) آپ نے یہ آوازیں سنکر فرمایا۔ تمہارے اندر یہ جذبہ ہمیشہ رہے جو میں اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے اگر یہ نماز فرض ہو جاتی تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔ اس لئے اے لوگو! تم اس نماز کو اور دوسری نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو۔ کیونکہ نوافل میں سب سے بہترین نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض نماز کہ اس کو مسجد میں پڑھنا چاہیے۔ (بخاری)

رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کی فضیلت

۱۲۲۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ماہ رمضان میں عبادت کی رغبت دلاتے تھے (یعنی تراویح پڑھنے کی) لیکن تاکید کے ساتھ کوئی حکم نہ دیتے تھے چنانچہ آپ فرماتے کہ جو شخص رمضان کا قیام کرے صدق دل اور اعتقادِ صحیح کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ (راوی کا بیان ہے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسی طریقہ پر عمل رہا (یعنی جس نے چاہا تراویح کو تنہا پڑھ لیا) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت میں بھی اسی پر عمل درآمد رہا اور حضرت عمر رضہ کے ابتدائے خلافت میں بھی اسی طرح رہا۔ (مسلم)

سنت و نفل نماز گھر پر پڑھنے کی فضیلت اور اس کے اثرات

۱۲۲۳/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ نماز

فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں سے گھر کا حصہ بھی رکھے (یعنی نوافل اور سنن گھر میں جا کر پڑھے) اس لئے کہ خداوند تعالے گھر میں نماز پڑھنے کے سبب بھلائی اور برکت عطا فرماتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں آنحضرتؐ کی عبادت

۱۲۲۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ (ماہ رمضان میں) ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے اور آپنے ہمارے ساتھ مہینے کے اکثر ایام میں قیام نہیں کیا (یعنی تراویح نہیں پڑھیں) پس جب سات راتیں باقی رہ گئیں (یعنی تیئیسویں تاریخ ہوئی) تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا (اور تہائی رات تک تراویح پڑھیں) پھر جب چھ راتیں باقی رہ گئیں (یعنی چوبیسویں تاریخ ہوئی) تو آپنے قیام نہیں کیا۔ پھر جب پانچ راتیں رہ گئیں تو ہمارے ساتھ قیام کیا آدھی رات تک۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کاش اس رات میں آپ ہمارے لئے زیادہ قیام کرتے۔ آپنے فرمایا کہ جس وقت آدمی امام کے ساتھ (فرض) نماز پڑھتا ہے اور پھر گھر واپس جاتا ہے تو اُس کے لئے ساری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپنے ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا یہاں تک کہ تہائی رات رہ گئی۔ پھر جب تین راتیں رہ گئیں (یعنی ستائیسویں رات ہوئی) تو آپ نے اپنے اہل کو (یعنی بیویوں کو) اور دوسرے لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام کیا اس قدر رات تک کہ ہم کو یہ اندیشہ ہو گیا کہ کہیں فلاح فوت نہ ہو جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ ابوذرؓ نے کہا کہ فلاح سے مراد سحر کا کھانا ہے۔ اس کے بعد ابوذرؓ نے کہا کہ پھر مہینہ کے باقی ایام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) لیکن ترمذی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ مہینہ کے باقی دنوں میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ تم ڈرتی تھیں کہ خدا اور اس کا رسولؐ تم پر زیادتی کرے گا۔ عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپنے فرمایا خداوند تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما

غنم کلب۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وزاد رزین ممن استحق النار وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یضعف ھذا الحدیث۔)

ہوتا اور بخشتا ہے قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور رزین نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ لئے ہیں کہ خداوند تعالےٰ ان لوگوں کے گناہوں کو بخشتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری رحمہ سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف فرماتے تھے)۔

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۱۲۲۶ وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ (رواہ ابوداود والترمذی)

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں بہتر ہے مسجد کی نماز سے، سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا نمازِ تراویح کے لئے جماعت مقرر کرنا

۱۲۲۷ عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلۃ الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرھط فقال عمر انی لو جمعت ھؤلاء علی قارئ واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قارئھم قال عمر نعمت البدعۃ ھذہ والتی تنامون عنھا افضل من التی تقومون یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ۔ (رواہ البخاری)

عبد الرحمن بن عبد القاریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کو حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ رمضان کے اندر مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ اور متفرق نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے یعنی ہر شخص اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور بعض اپنے قبیلے کے ساتھ پڑھ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری کی امامت میں جمع کردوں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ آپ نے اس کا ارادہ کرلیا اور اُبی بن کعبؓ کو امام بنا دیا۔ راوی عبد الرحمن کہتے ہیں کہ پھر ایک مرتبہ رات کے وقت اسی طرح رمضان میں مجھ کو عمرؓ کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا اور دیکھا کہ لوگ مسجد میں اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ وہ یہ بہت اچھی بدعت ہے اور وہ نماز (تراویح) جس کو پڑھ کر تم سو رہتے ہو اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم بیدار ہوتے ہو آخر رات میں" اور اس زمانہ میں لوگ نماز (تراویح) اوّل وقت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری)

تراویح کی رکعتوں کی تعداد

۱۲۲۸ وعن السائب بن یزید قال امر عمر ابی بن کعب وتمیم الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرۃ رکعۃ وکان القاری یقرأ بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصا من طول القیام فما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر۔ (رواہ مالک)

حضرت سائب بن یزید رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں اور اس زمانہ میں قاری نماز میں وہ سورتیں پڑھتا تھا جو سو آیتوں سے زیادہ ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہم قیام کی طوالت سے مجبور ہوتے تھے کہ عصا کا سہارا لے لیں اور ہم اس نماز سے فارغ ہو کر فجر کے قریب واپس ہوتے تھے۔

۱۲۲۹ وعن الاعرج قال ما ادرکنا الناس الا وھم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ

حضرت اعرج کہتے ہیں کہ نہیں پایا ہم نے لوگوں کو رمضان میں مگر یہ کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں پر اور رمضان میں قاری سورۂ بقرہ کو

سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

آٹھ رکعتوں میں پڑھا تا تھا اور جب وہ بارہ رکعتوں میں سورۂ بقرہ کو ختم کرتا تو لوگ سمجھتے ہلکی نماز پڑھی۔ (مالک)

نمازِ تراویح کا انتہائی وقت

۱۲۳۰/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رض کہتے ہیں کہ میں نے اُبی کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم رمضان میں قیام (تراویح) سے فارغ ہوکر آتے تو خادموں سے جلد کھانے کے لئے کہتے اِس خوف سے کہ کہیں سحر کا وقت ختم نہ ہوجائے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فجر ہوجانے کے اندیشہ سے۔ (مالک)

پندرھویں شعبان کی شب میں بنی آدم کی پیدائش وموت لکھی جاتی ہے

۱۲۳۱/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں؟ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس میں کیا ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے اور اِسی رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اِسی رات میں اُٹھائے جاتے ہیں اعمال آسمان پر اور اِسی رات میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق عائشہ رض نے عرض کی یا رسول اللہؐ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ بھی نہیں (یہ سُنکر) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "اور میں بھی خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ خدا اپنے فضل وکرم کے سایۂ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

شبِ براءت میں کینہ توز اور مشرک، پروردگار کی رحمت سے محروم ہوتا ہے

۱۲۳۲/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رض رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ خداوند بزرگ وبرتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابنِ ماجہ) اور احمد کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی خدا نہیں بخشتا۔

پندرھویں شعبان کے روزے اور شبِ براءت کی عبادت کا حکم

۱۲۳۳/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان

وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو (یعنی نوافل پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے مغفرت چاہنے والا تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں اور ہے کوئی گرفتارِ بلا کہ اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

اشراق و چاشت کی نمازوں کا بیان

فصل اوّل

نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں

$\frac{1234}{1}$ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امّ ہانی رضہ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے، غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی۔ لیکن آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں امّ ہانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔ (بخاری ومسلم)

نماز ضحیٰ میں آپؐ کی نماز کی رکعتوں کی تعداد

$\frac{1235}{2}$ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم)

نماز ضحیٰ کی فضیلت

$\frac{1236}{3}$ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا صبح ہوتے ہی تمہاری ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہوتا ہے اور تمہاری ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کے مقابلہ میں دو رکعتیں چاشت کی کافی ہوتی ہیں۔ (مسلم)

نماز چاشت کا بہتر وقت

$\frac{1237}{4}$ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قوم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت نماز اس سے بہتر ہے (یعنی چاشت کی نماز جو یہ لوگ اوّل وقت

صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال (رواہ مسلم)

پڑھ رہے ہیں اس سے وہ چاشت کی نماز بہتر ہے جو گرم وقت میں پڑھی جائے) چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف کامل توجہ رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جبکہ اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں یعنی آفتاب خوب بلند ہو جائے۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز چاشت کی برکت

١٢٣٨/٥ عن ابی الدرداء و ابی ذر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ۔ (رواہ الترمذی ورواہ ابوداود والدارمی عن نعیم بن ھمار الغطفانی واحمد عنہم)۔

حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! پڑھ تو میرے لئے چار رکعتیں شروع دن میں۔ کفایت کروں گا میں تجھ کو آخر دن تک۔ (ترمذی۔ ابوداؤد اور دارمی نے اسے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب صحابہ سے روایت کیا ہے)

نماز اشراق کی فضیلت

١٢٣٩/٦ وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلث مائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللہ قال النخاعۃ فی المسجد تدفنھا والشیء تنحیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک (رواہ ابوداود)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ پس انسان پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو مٹی کے اندر دفن کر دینا بھی صدقہ ہے اور موذی چیز کو راستہ سے اٹھا کر پھینک دینا بھی صدقہ ہے اگر تو ان میں سے کوئی چیز نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

١٢٤٠/٧ وعن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذھب فی الجنۃ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ)۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے خداوند تعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کی اس سند کے علاوہ کوئی اور سند نہیں جانتے۔

١٢٤١/٨ وعن معاذ بن انس الجھنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوٰۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر۔ (رواہ ابوداود)

حضرت معاذ بن انس الجہنی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ آفتاب نکل آئے۔ اور وہ اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمہ خیر کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

١٢٤٢/٩ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے، بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ اور نماز ضحٰی

۱۲۴۳ / ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہو جائیں تو میں ان کو ترک نہ کروں۔ (مالک)

نماز ضحٰی کے بارہ میں آپ کا معمول

۱۲۴۴ / ۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس کو نہ چھوڑیں گے اور جب آپ چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اب آپ نہ پڑھیں گے (ترمذی)

۱۲۴۵ / ۱۲ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مورق عجلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت عمرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت ابوبکرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا میرا خیال ہے آپ بھی نہیں پڑھتے تھے (یہ انکار اس فکر پر مبنی ہے کہ مسجد میں نہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ — نفل نماز کا بیان

فصل اول

تحیۃ الوضو کی فضیلت

۱۲۴۶ / ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلالؓ سے فرمایا۔ اے بلال بیان کر تو اپنے اس عمل کو جو سب سے زیادہ امید افزا ہو اور تو نے اسلام کی حالت میں اس پر عمل کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا۔ میں نے اس سے زیادہ امید افزا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب بھی طہارت حاصل کی کسی نوعیت کی (یعنی غسل کیا ہو یا وضو یا تیمم) دن ہو یا رات مگر اُس طہارت سے میں نے نماز پڑھی جس قدر کہ خدا تعالے نے مقدر کی تھی۔ (بخاری ومسلم)

استخارہ کی نماز و دعا

۱۲۴۷ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُولُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت (یعنی نہایت اہتمام سے استخارہ کی دعا تعلیم

إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فرماتے تھے) چنانچہ آپ ارشاد فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اور پھر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا آپ نے یہ الفاظ کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا آپ نے یہ الفاظ کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کا خواستگار رہوں تیرے علم کی مدد سے اور قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت سے اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا طالب ہوں بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی بات پر قادر نہیں اور تو ہر چیز کا جاننے والا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب کا جاننے والا ہے"۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے بہتر ہے دین اور معاش (زندگی) اور انجام کے اعتبار سے" یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ "اے اللہ! اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے بہتر ہے اس دنیا میں اور آخرت میں تو اس پر مجھ کو قدرت عطا فرما میرے لئے اس کا انتظام فرما دے اور میرے لئے اس کو آسان بنا دے پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین، زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے" یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ " اس دنیا میں اور آخرت میں تو میری توجہ کو اس کی جانب سے پھیر دے اور اس کا خیال میرے دل سے دور کر دے اور میرے لئے بہتری کا انتظام کر جہاں کہیں وہ ہو اور پھر مجھ کو اس سے راضی کر (راوی کہتے ہیں) اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے۔ (بخاری)

فصل دوم

نماز توبہ کا طریقہ

۱۲۲۸/۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رض نے مجھ سے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رض نے صحیح کہا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرے پھر وضو کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس کے بعد خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ۔ (یعنی وہ لوگ جو بے حیائی کے کام کرتے ہیں یا

ثُمَّ يَذْكُرُ الْآيَةَ۔

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر یاد کرتے ہیں اللہ کو اور بخشش چاہتے ہیں، اپنے گناہوں کی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے آیت نہیں بیان کی۔

مصیبت کے وقت نمازِ نفل

۱۲۴۹/۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی رنج و غم ہوتا یا کوئی مصیبت رونما ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔ (ابو داؤد)

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

۱۲۵۰/۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو طلب فرمایا اور کہا۔ تم کو کس چیز نے جنت کے اندر میرے آگے پہنچایا کیونکہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوا تمہاری جوتیوں کی آواز اپنے آگے سُنی؟ بلال رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اذان دینے کے بعد ہمیشہ دُو رکعت نماز پڑھی ہے اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹا ہے اور میں نے وضو کیا ہے تو اس امر کو اپنے اوپر لازم سمجھا ہے کہ خدا کے واسطے مجھ پر دُو رکعت ضروری ہیں (یعنی ہر حدث کے بعد وضو کیا ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں دُو چیزوں کی وجہ سے تم جنت کے اندر میرے آگے آگے تھے۔ (ترمذی)

نمازِ حاجت

۱۲۵۱/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفٰی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے کوئی حاجت رکھتا ہو یا کسی آدمی سے (یعنی کوئی دینی یا دنیوی حاجت ہو) تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دُو رکعت نماز پڑھے پھر خدا کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یہ دُعا کرے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسا معبود جو بُردبار اور بخشش کرنے والا ہے پاک ہے اللہ عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں صرف اس خدا کے لئے ہیں جو دونوں جہان کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے توفیقِ عمل کا خواستگار ہوں جس کے سبب تیری رحمت کا مستحق بن سکوں اور ایسے عمل کی صلاحیت کا متمنی ہوں جو تیری بخشش کی موجب ہو اور ہر نیکی سے فائدہ پانا چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی، تو کسی بھی گناہ کو بخشش سے نہ چھوڑ اور میری کسی مشکل کو باقی نہ رکھ اور میری کوئی حاجت نہ روک جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

بابُ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ

نماز تسبیح کی فضیلت

١٢٥٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِیْمَهٗ وَحَدِیْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِیْرَهٗ وَكَبِیْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَهَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِی الْجُمُعَةِ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَهٗ)۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے عباس رضؓ اے میرے چچا! کیا نہ دوں میں تم کو، کیا نہ دوں میں تم کو کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی دس خصلتیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو خداوند تعالیٰ تمہارے تمام اگلے پچھلے پرانے اور نئے قصداً اور سہواً چھوٹے اور بڑے مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تم چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور ایک سورت پڑھو جب قرأت سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہو سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر دوسرا سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو یہ ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرو اگر تمہاری قدرت اور امکان میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو اور ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن پڑھو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو ساری عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ اور ترمذی نے ابورافع سے اس کو اسی طرح بیان کیا)۔

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی۔

١٢٥٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلَ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن اعمال میں سب سے پہلے جس عمل کی بازپرس ہوگی وہ نماز ہے پس اگر نماز ٹھیک ادا کی گئی ہے تو نجات مل جائے گی اور ٹھیک ادا نہیں کی گئی ہے تو نا امید کار اور زیاں ہے۔ پھر اگر نماز فرض میں کچھ کمی ہوگی تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ میرے بندے کے سنن اور نوافل دیکھو اور فرض نمازوں میں جس قدر کمی ہے وہ اس کی سنتوں اور نفلوں سے پورا کرو۔ پھر اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا پھر حسب مراتب دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (ابوداؤد۔ احمد)

ثُمَّ تُوْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ)

نماز اور نمازی کی عظمت و فضیلت

۱۲۵۴/۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ بندے کے کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ دو رکعتوں پر جن کو بندہ پڑھتا ہے۔ (یعنی خدا سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے) اور تحقیق بھلائی چھڑکی جاتی ہے بندہ کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے تقرب حاصل کرنے میں جس قدر کہ قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ (احمد۔ ترمذی)

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ نمازِ سفر کا بیان

فصلِ اوّل

آپؐ کی نمازِ قصر

۱۲۵۵/۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۶/۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اس حال میں کہ ہم بہت سے آدمی تھے اور امن کی حالت میں تھے۔ (بخاری و مسلم)

آیتِ قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت

۱۲۵۷/۳ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِهَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت یعلےٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا کہ خداوند تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم کافروں کی طرف سے فتنہ میں پڑ جانے کا خوف رکھتے ہو تو نماز کو کم کر لیا کرو۔ لیکن اب جب کہ امن قائم ہو گیا ہے اور خوف نہیں رہا ہے نماز میں کمی کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا جس طرح تم کو یہ شبہ پیدا ہوا ہے اسی طرح مجھ کو بھی ہوا تھا چنانچہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک احسان ہے جو خدا نے تم پر کیا ہے پس تم اس کے احسان کو قبول کرو۔ (مسلم)

مدتِ اقامت

۱۲۵۸/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ قِیْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّةَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ گئے آپ اس سفر میں دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آگئے۔ انسؓ سے پوچھا گیا کہ تم مکہ میں کتنا ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۹ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں ہم برابر دو دو رکعتیں پڑھتے رہے ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی منزل میں انیس دن تک ٹھہرتے تو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ ٹھہرتے تھے تو ہم چار رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری)

مسافر حالتِ سفر میں اگر نفل نماز نہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں

۱۲۶۰ / ۶ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضؓ کی رفاقت میں مکہ کے سفر میں رہا۔ پس ہم کو انھوں نے دو رکعت نماز ظہر کی پڑھائی اس کے بعد حضرت ابن عمر رضؓ اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے اور آپ نے دیکھا لوگوں کو کھڑے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا اگر میں نفل پڑھنا پسند کرتا تو اپنی نماز ہی کو پورا نہ کرتا، میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے نہیں دیکھا اور حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی سفر میں یہی کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۱ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے (یعنی ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے) جب کہ سفر میں ہوتے اور مغرب وعشا کو بھی جمع کر لیتے تھے۔ (بخاری)

سواری پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۶۲ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِئُ إِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کو اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی جانب ہو اور اشارہ سے کام لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے البتہ وتر (سواری ہی پر) پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ کا نمازِ قصر نہ پڑھنا

۱۲۶۳ / ۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَأَتَمَّ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کیا ہے یعنی نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ (شرح السنۃ)

بلا قصد وارادہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کی صورت میں قصر جائز ہے

۱۲۶۴ / ۱۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

حضرت عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُّ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور فتح مکہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا پس قیام فرمایا آپؐ نے مکہ میں اٹھارہ راتیں اور فرض نماز اس عرصہ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور شہر کے لوگوں سے فرما دیا کہ تم چار رکعتیں پڑھو اس لئے کہ ہم مسافر ہیں۔

(ابوداؤد)

قصر صرف چار رکعت والی نماز ہی میں جائز ہے

۱۲۶۵/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَّلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ وَّهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سفر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت سنتیں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضر میں آپؐ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور بعد میں دو سنتیں اور سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں اور بعد میں دو سنتیں اور عصر میں دو رکعتیں اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی یعنی سنّت اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں برابر تین رکعتیں پڑھیں (یعنی سفر میں مغرب کی نماز میں کوئی کمی نہیں کی) گویا مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت پڑھیں۔

(ترمذی)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۶/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے ایام میں جب دوپہر ڈھل جاتی تو کوچ کرنے سے پہلے ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر لیتے اور دوپہر ڈھلنے سے پہلے کوچ کا اتفاق ہوتا تو ظہر میں دیر کرتے اور عصر کے وقت ٹھہر کر ظہر و عصر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے۔ یعنی اگر غروبِ آفتاب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب میں دیر کرتے اور عشا کا وقت آجانے پر دونوں کو جمع کرتے اور آفتاب غروب ہونے کے وقت کوچ فرماتے تو مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرتے اور پھر کوچ کرتے

(ابوداؤد۔ ترمذی)

سواری پر نماز پڑھنا

۱۲۶۷/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اونٹنی کو قبلہ رُخ کر کے تکبیر کہتے اور پھر اونٹنی جدھر چلتی اس رخ پر نماز پڑھ لیتے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۲۶۸/۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام پر بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اور آپ کا رخ مشرق کی جانب ہے اور آپ رکوع سے سجدے کو زیادہ پست کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عثمانؓ کا منیٰ میں قصر نہ کرنا

۱۲۶۹/۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں (فرض نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے آغاز میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

قصر رخصت سے زیادہ عزیمت ہے

۱۲۷۰/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابتدا میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر میں نماز بدستور دو ہی رکعت رکھی گئی۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؒ سے کہا، عائشہؓ کا کیا حال ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ بھی حضرت عثمانؓ کی طرح قصر اور اتمام دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قصر خدا کا حکم ہے

۱۲۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے فرض کی ہے نماز تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت۔ (مسلم)

قصر قرآن و سنت سے ثابت ہے

۱۲۷۲/۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور یہ دو رکعتیں (ثواب میں) پوری ہیں ناقص نہیں۔ اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

مسافت قصر کی حد

۱۲۷۳/۱۹ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ابن عباسؓ اس مسافت کے بقدر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے سفر میں

مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ
قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ۔
(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

قصر کرتے تھے اور اسی طرح اس مسافت کے بقدر سفر میں جو مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالکؒ کہتے ہیں کہ یہ مسافت ۳۶ کوس کے برابر ہے۔ (موطا)

سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۴۴/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں کہ میں اٹھارہ دن تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق سفر رہا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ دن ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے آپ نے کبھی دو رکعتیں ترک کی ہوں۔ (ابو داؤد اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۱۲۴۵/۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)۔

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے اور منع نہ فرماتے۔ (مالکؒ)

بَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا بیان

فصل اوّل

جمعہ کی فضیلت سے یہود و نصاریٰ کا اعراض

۱۲۴۶/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں پھر اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے پھر یہ دن (جمعہ کا) وہ دن ہے جو ان پر (یعنی اہل کتاب پر) فرض کیا گیا تھا پس انھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس کی بابت ہدایت فرمائی پس اب دوسرے لوگ (یعنی دوسری قومیں) جمعہ کے معاملہ میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے اختیار کر لیا جمعہ کے بعد (سنیچر) کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا سنیچر کے بعد (اتوار) کے دن کو (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے آخری ہیں اور قیامت میں اوّل ہوں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے ہم ہی داخل ہوں گے۔ پھر اہل کتاب کو اس کے بعد وہی اوپر کے الفاظ ہیں جو مذکور ہوئے اور ایک دوسری روایت میں جو ابوہریرہ رضؓ اور حذیفہ رضؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکورہ حدیث کے آخری حصّہ میں کہ) آخر میں ہیں ہم دنیا والوں کے اعتبار سے اور اوّل ہوں گے قیامت کے دن کہ ساری مخلوقات سے پہلے ہمارے لئے حکم کیا جائے گا۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

١٢٤٧/٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں میں بہترین جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔ (مسلم)

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت

١٢٤٨/٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَقَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اگر مسلمان بندہ بھلائی کی دعا مانگے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر مسلمان بندہ اس کو پالے اور نماز پڑھ کر اس میں بھلائی کی خدا سے دعا کرے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت کب آتی ہے

١٢٤٩/٤ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کو جمعہ کے دن کی ساعت کی نسبت یہ فرماتے سنا ہے کہ منبر پر امام کے بیٹھنے سے نماز کے آخر تک کا جو درمیانی وقت ہے اس میں وہ ساعت ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

جمعہ کی فضیلت اور ساعتِ قبولیت

١٢٥٠/٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملاقات کی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انھوں نے میرے سامنے تورات میں سے کچھ بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث ان سے بیان کیں جو احادیث میں نے بیان کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دنوں میں جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے بہترین دن جمعہ کا ہے اسی روز آدم پیدا کیے گئے اسی روز ان کو جنت سے نکالا گیا اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی اسی روز ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی چوپایہ ایسا نہیں ہے جو جمعہ کی صبح سے طلوعِ آفتاب تک کان لگائے ہوئے نہ ہو یعنی

فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى أَحْمَدُ إِلٰى قَوْلِهِ صَدَقَ كَعْبٌ)۔

منتظر نہ ہو قیامت کے ہولناک دن کا، مگر جن اور انسان کو اس سے غافل کیا گیا ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس کو پالے اور اس میں نماز پڑھ کے خدا سے دُعا مانگے تو خدا اُس کی خواہش کو پورا کر دے گا۔ کعب احبار نے (یہ سُنکر) کہا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا بلکہ یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ یہ سُنکر کعبؓ نے تورات کو پڑھا اور کہا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عبداللہؓ بن سلام سے ملاقات کی اور کعب احبار سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعبؓ نے بیان کیا تھا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے یہ سُنکر کہا کعب نے جھوٹ کہا۔ پھر میں نے کہا کہ کعبؓ نے اس کے بعد تورات کو پڑھا اور کہا کہ وہ ساعت جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا۔ کعبؓ نے سچ کہا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں اس ساعت سے واقف ہوں۔ ابوہریرہؓ نے کہا تو پھر مجھ کو بتلا دیجئے اور بخل نہ کیجئے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ یہ سُنکر میں نے کہا کہ جمعہ کے دن آخری ساعت کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان بندہ اس ساعت کو پائے اور وہ اس نماز میں پڑھتا ہو اور اس وقت جس کا تم نے ذکر کیا ہے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کے انتظار میں اپنی جگہ بیٹھا رہے وہ گویا نماز ہی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میں نے کہا ہاں۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا نماز سے مراد یہی ہے کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔

(مالکؒ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) احمدؒ نے اسے لفظ صَدَقَ كَعْبٌ تک روایت کیا ہے۔

۱۲۸۱/٧ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ (ترمذی)

فضائل جمعہ

۱۲۸۲/٨ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن آدمؑ کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن ان کی روح قبض کی گئی اور جمعہ ہی کے

وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

دن صور پھونکا جائیگا اور جمعہ ہی کے دن وہ خوفناک چیخ ہوگی جس کی دہشت سے سب انسان مرجائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہمارے درود آپکے حضور میں کیونکر پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہوگئی ہوں گی آپنے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے زمین پر انبیاءؑ کے اجسام کو حرام کردیا ہے (یعنی زمین ان کو قطعی طور پر متاثر نہیں کرسکتی)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

١٢٨٣/٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهٗ مِنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا، اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ آفتاب کسی دن طلوع و غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے بہتر ہو جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس کو بندۂ مومن پالے اور خدا سے اس میں دعا کرے تو خدا اس دعا کو قبول کرلیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے تو اللہ تعالےٰ اس سے پناہ دے دیتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

فصل سوم

جمعہ کی فضیلت

١٢٨٤/٩ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ إِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ)

حضرت ابو لبابہؓ ابن عبد المنذر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک دنوں کا سردار اور ایک بڑا دن ہے اور خدا کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن میں پانچ باتیں ہیں، خدا تعالےٰ نے آدمؑ کو اسی دن پیدا فرمایا اور اسی روز ان کو زمین پر اتارا گیا اور اسی روز انھوں نے وفات پائی۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر بندہ کسی چیز کی دُعا کرے تو خدا وہ چیز اس کو عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ (ابن ماجہ)

اور احمد نے حضرت سعد بن معاذ رضؓ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم کو جمعہ کے دن کے حال سے مطلع فرمائیے یعنی اس کی بھلائیوں سے۔ آپنے فرمایا جمعہ کے اندر پانچ باتیں ہیں" (آخر حدیث تک)

جمعہ کی وجہ تسمیہ

١٢٨٥/١٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِأَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا نام اس دن کو کیوں دیا گیا ہے؟ آپنے فرمایا کہ اس دن تیرے باپ

فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

آدم کی مٹی جمع کی گئی اور اس کا خمیر کیا گیا تھا۔ اور اسی روز نفخہ ہوگا (یعنی صور پھونکا جائے گا جس سے دنیا کی ساری مخلوق مر جائے گی) اور اسی روز ساری مخلوق کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور اسی روز دار و گیر یعنی قیامت ہوگی اور اسی دن کے آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہوگی۔ (احمد)

جمعہ کے دن آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیئے

۱۲۸۶/۱۱ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ یہ دن حاضری کا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص تم میں سے اس روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود سے فارغ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی وفات کے بعد بھی کیا درود شریف پیش کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے اس بات کو کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت

۱۲۸۷/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔

جمعہ مسلمانوں کیلئے عید کا دن ہے

۱۲۸۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (الْآيَةَ) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک یہودی کے سامنے یہ آیت کریمہ پڑھی: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ (یعنی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) یہودی نے یہ سن کر کہا۔ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری ہے یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن۔

(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے

۱۲۸۹/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (یعنی اے اللہ! برکت دے تو ہم کو رجب اور شعبان کے مہینوں میں

كَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اور پہنچا ہم تک ماہ رمضان کو)۔ اور انسؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن ایک منور دن۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

بَابُ وُجُوْبِهَا جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

فصل اوّل

نماز جمعہ ترک کرنے کی وعید

۱۲۹۰
۱ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لکڑی کے منبر پر یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں (یعنی نماز جمعہ کو نہ چھوڑیں) ورنہ خدا وند تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر لگا دے گا اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۲۹۱
۲ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ)

حضرت ابوجعد ضمری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تین جمعوں کو سُستی سے ترک کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی) مالکؒ نے اسے صفوان بن سلیمؒ اور احمدؒ نے ابو قتادہ سے روایت کیا۔

بغیر عذر نماز چھوٹنے کی صورت صدقہ دینا چاہیئے

۱۲۹۲
۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ بن جُندبؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی (معقول) عذر کے جمعہ کی نماز کو ترک کیا۔ اس کو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

جمعہ کی اذان سننے والے پر نماز جمعہ واجب ہے

۱۲۹۳
۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض و واجب ہے جو جمعہ کی اذان سُن لے۔ (ابو داؤد)

۱۲۹۴
۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر رات کو اپنے اہل وعیال میں پہنچ جائے۔

(ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے)۔

وہ لوگ جن پر نماز جمعہ واجب نہیں

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَّمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ۔

حضرت طارق بن شہاب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ حق ہے اور واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت سے۔ لیکن چار شخصوں پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے، غلام، عورت، بچہ اور بیمار پر۔ (ابوداؤد)۔ مصابیح کے ہی مانند شرح السنہ میں بنی وائل کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

فصل سوم

تارک جمعہ کے لئے وعید

۱۲۹۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نسبت جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یعنی نماز نہیں پڑھتے، یہ فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ کے لئے نہیں آتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بلا وجہ نماز جمعہ کو ترک کیا وہ اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس کی تحریر مٹائی جا سکتی ہے نہ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور بعض روایات میں یہ الفاظ تین مرتبہ درج ہیں۔ (شافعی)

نماز جمعہ چھوڑنے والا کچھ اپنا ہی کھوتا ہے

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے مگر مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں (ان پر جمعہ فرض نہیں)۔ پس جو شخص کہ نماز جمعہ سے بے پروائی اختیار کرے یا لہو ولعب میں مشغول رہے یا کاروبار میں، اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے اور اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

پاکی حاصل کرنے اور نمازِ جمعہ کو سویرے جانے کا بیان

فصلِ اوّل

جمعہ کی نماز کے آداب

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے یا خوشبو جو گھر میں موجود ہو پھر گھر سے نماز کو نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھس کر نہ بیٹھے۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس پر فرض کی ہے، اس کو پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۳۰۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہایا پھر مسجد میں نماز پڑھنے کو آیا اور جس قدر نماز اس کے مقدر میں تھی اس نے اس کو پڑھا پھر خاموش بیٹھ گیا یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہوا۔ پھر امام کے ساتھ اس نے نماز پڑھی تو اس کے وہ تمام گناہ بخشے جاتے ہیں جو اس نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کئے ہیں۔ بلکہ اور تین دن زیادہ کے گناہ۔ (مسلم)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کو مسجد میں گیا، خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے وہ گناہ جو اس نے جمعہ سے جمعہ تک کئے ہیں بخشے جاتے ہیں بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ۔ اور جس نے خطبہ کے وقت یا نماز میں کنکریوں وغیرہ سے شغل کیا، اس نے بُرا کیا۔ (مسلم)

جمعہ میں اوّل وقت آنے والے کی فضیلت

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں، یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد کو آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکہ میں قربانی

دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لئے اونٹ بھیجے۔ اور جو شخص مسجد میں نماز جمعہ کے لئے دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گویا قربانی کے لئے گائے بھیجے۔ پھر جو شخص بعد کو آئے وہ اس کی مانند ہے جو دُنبہ بھیجے۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس کی مانند ہے جو مرغی بھیجے اور جو اس کے بعد آئے وہ اس کے مانند ہے جو انڈا بھیجے۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے اُٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خطبہ کے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے۔

١٣٠٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٥
إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھ والے سے یہ بھی کہا کہ خاموش رہ، تو تو نے بھی لغو کام کیا۔ (بخاری و مسلم)

مسجد میں کسی کو اس کی جگہ سے نہ ہٹانا چاہیئے

١٣٠٤ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
٦
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ افْسَحُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اُٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اور پھر اس کی جگہ خود بیٹھنے کا ارادہ نہ کرے۔ لیکن اس کو یہ چاہیے کہ وہ کشادگی کی خواہش کرے۔ (مسلم)

فصل دوم

جمعہ کے روز عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہیئے

١٣٠٥ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اس کے پاس ہو تو اس کو لگائے پھر جمعہ کی نماز کو جائے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا مسجد میں داخل نہ ہو۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس کے مقدر میں لکھی ہے (یعنی سنت نماز) وہ پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ کو کھڑا ہو تو خاموش بیٹھا رہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا، جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس سے سرزد ہوئے ہیں۔ (ابوداؤد)

جامع مسجد پیدل جانا افضل ہے

١٣٠٦ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت اوس بن اوس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی کو بعد صحبت) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور اوّل وقت نماز کو جائے، پیدل چلے اور مسجد میں جلدی پہنچے اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور کوئی بیہودہ بات نہ کہے تو اس کو ہر اس قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی جانب چلے ایک سال کے روزوں اور رات کو عبادت کرنے کا ثواب ملے گا

وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

جمعہ کیلئے بطور خاص اچھے کپڑے بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۳۰۷/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ)

حضرت عبداللہ بن سلام رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابن ماجہ اور مالک نے یحیٰی بن سعید سے روایت کیا)۔

امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنو

۱۳۰۸/۱۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، خطبہ کے وقت حاضر ہو جاؤ اور امام سے قریب رہو، اس لئے کہ آدمی جس قدر نیکیوں سے دور رہتا ہے اسی قدر جنت میں پیچھے رہتا ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

گردنوں کو پھلانگنے کی وعید

۱۳۰۹/۱۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت معاذ بن انس رض جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن آدمیوں کی گردنوں کو پھاندے گا، بنایا جائے گا وہ شخص پُل جہنم کی طرف۔ (ترمذی نے روایت کی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۱۳۱۰/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اس وقت جب کہ جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھتا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اونگھ آنے کی صورت میں جگہ بدل دینی چاہیئے۔

۱۳۱۱/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اونگھ آجائے مسجد میں جمعہ کے دن اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ کو بدل دے۔ (ترمذی)

فصل سوم

کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاؤ

۱۳۱۲/۱۴ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ

نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رض کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا۔ (متفق علیہ)

علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو اُٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ نافع سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ممانعت جمعہ کے لئے ہے؟ انھوں نے کہا جمعہ اور دوسرے تمام دنوں کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

آدابِ جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لئے بشارت

۱۳۱۳ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر فرجل حضرھا بلغو فذلک حظہ منھا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک بان اللہ یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا (رواہ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن تین قسم کے لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں ایک تو وہ جو لغو اور بیہودہ کلام اور فضول کام کے لئے حاضر ہوتا ہے (یعنی خطبہ کے وقت بیکار کام اور لغو کلام کرتا ہے) اور اس کے حاضر ہونے کا یہی حصہ ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دُعا کے لئے حاضر ہوتا ہے خدا سے دُعا کرتا ہے خواہ وہ اس کو قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خطبہ سُننے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ نہ تو اس نے کسی کی گردن پھاندی اور نہ کسی کو اذیت پہنچائی پس اس کا یہ فعل کفارہ ہے اس جمعہ سے اس جمعہ تک جو اس سے ملا ہوا ہے، بلکہ تین دن اور زیادہ کے گناہ کا کفارہ اور یہ اس وجہ سے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والوں کے لئے وعید

۱۳۱۴ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فھو کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت لیس لہ جمعۃ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطبہ کے وقت بات کرے وہ اس گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوتی ہیں اور جو شخص کسی سے کہے خاموش رہ اس کا جمعہ نہیں ہے۔ (احمد)

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید ہے

۱۳۱۵ وعن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک (رواہ مالک ورواہ ابن ماجۃ عنہ وھو عن ابن عباس متصلا)

عبید بن السباق مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں یہ فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت خدا نے اس دن کو (جمعہ کو) مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے پس تم جمعہ کو غسل کرو اور خوشبو پاس ہو تو اس کو لگاؤ اور مسواک کو ضروری سمجھو۔ (مالک) ابن ماجہ نے عبید سے روایت کیا اور انھوں نے ابن عباسؓ سے متصلاً روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی اہمیت

۱۳۱۶ وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقا علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدھم من طیب اھلہ فان لم یجد فالماء لہ طیب (رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن)

حضرت براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ　　خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان

فصل اول

نمازِ جمعہ کا وقت

۱۳۱۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب دن ڈھل جاتا۔ (بخاری)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں کہ نمازِ جمعہ سے پہلے نہ تو ہم قیلولہ کرتے اور نہ (دوپہر کا) کھانا کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے ایام میں جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھتے اور سخت گرمی کے ایام میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان نہیں ہوتی تھی

۱۳۲۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان وہ تھی جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دی جاتی تھی۔ ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے زمانوں میں بھی اس پر عمل رہا پھر جب حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی زیادتی ہوئی تو تیسری اذان بڑھائی گئی جو مدینہ کے بازار مدز وراء "میں کہی جاتی تھی۔ (تیسری اذان سے مراد پہلی اذان ہے)۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے اور ان دونوں خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اور آپ کی نماز اوسط درجہ کی ہوتی اور خطبہ بھی اوسط درجہ کا ہوتا۔ (مسلم)

مختصر مگر پُر تاثیر خطبہ خطیب کی دانائی کی علامت ہے

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کا طویل کرنا اور خطبہ کا اختصار دانائی کی علامت ہے پس تم نماز کو طویل کرو اور خطبہ کو مختصر پڑھو۔ اور بعض بیان تو جادو کا اثر رکھتا ہے۔ (مسلم)

خطبہ ارشاد فرماتے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کہتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت

صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰی كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غضبناک ہوتے۔ گویا آپ لشکرت لوگوں کو اپنے ان الفاظ میں ڈرا رہے ہیں کہ دشمن کا لشکر تم کو صبح کے وقت لوٹے گا یا شام کو اور فرماتے کہ مجھ کو اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور یہ ارشاد فرما کر آپ درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی باہم ملاتے (جس کا مطلب یہ ہوتا کہ جس قدر ان دونوں انگلیوں کی لمبائی میں فرق ہے اتنا ہی مجھ میں اور قیامت میں فرق ہے)

خطبہ میں آنحضرتؐ قرآن کی آیتیں پڑھا کرتے تھے

۱۳۲۴ ۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: وَنَادَوْا یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ الخ۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۲۵ ۹ وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن النعمان کہتی ہیں کہ میں نے سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سیکھا جسکو آپ ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

عمامہ باندھ کر خطبہ پڑھنا

۱۳۲۶ ۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ آپ سر پر سیاہ عمامہ باندھے ہوتے تھے اور عمامہ کے دونوں کنارے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پڑے ہوتے تھے۔ (مسلم)

خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۷ ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں جائے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے (مسلم)

جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی

۱۳۲۸ ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

آپؐ کے خطبہ پڑھنے کا طریقہ

۱۳۲۹ ۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے۔ اول آپ منبر پر جا کر بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان سے

الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَفْرُغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پھر ایک خطبہ پڑھ کر بیٹھ جاتے اور کوئی بات نہ کرتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت نمازی خطیب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں

۱۳۳۰/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے تو ہم لوگ اپنے چہرے آپؐ کی طرف کر لیتے۔ (ترمذی نے کہا ہم اس کو صرف محمد بن فضل سے جانتے ہیں جو ضعیف ہے اور جس کا حافظہ خراب ہے۔)

تیسری فصل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے

۱۳۳۱/۱۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پس جو شخص تجھ کو یہ خبر دے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے تحقیق میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

۱۳۳۲/۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ام حکم اس وقت بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا اس خبیث کو دیکھو بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے حالانکہ خداوند تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے: وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (یعنی جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل کو تو دوڑ پڑتے ہیں اس کی طرف اور تم کو کھڑا (خطبہ پڑھتا) چھوڑ جاتے ہیں۔)

خطبہ کے وقت ہاتھوں کو بلند نہ کرنا چاہیئے

۱۳۳۳/۱۷ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ أَنَّهُ رَأٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رُؤیبہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے بشر بن مروان کو منبر پر ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا (جس طرح واعظ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں) تو انھوں نے کہا کہ خدا کرے اللہ ان ہاتھوں کا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہ فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر انھوں نے انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا خطبہ کے وقت منبر پر کھڑے ہو کر ابن مسعودؓ کو مسجد میں بلانا

۱۳۳۴/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

جمعہ کے دن منبر پر اطمینان سے بیٹھے تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ابن مسعود نے یہ الفاظ سُنے تو مسجد کے دروازہ ہی پر بیٹھ گئے جہاں وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو دیکھا تو فرمایا عبداللہ بن مسعود رض اندر آجاؤ۔ (ابوداؤد)

جمعہ کی نماز نہ ملنے کی صورت میں ظہر کی نماز پڑھ لینے کا مسئلہ

۱۳۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کو چاہیئے کہ وہ دوسری رکعت اس میں ملائے اور جس شخص کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں اس کو چاہیئے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے یا یہ فرمایا کہ ظہر پڑھے۔ (دارقطنی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ — نمازِ خوف کا بیان

فصل اوّل

دشمن کے مدمقابل ہونے کی صورت میں آنحضرت ؐ کی نماز اور جماعت

۱۳۳۶/۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سالم بن عبداللہ بن عمر رض اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا اور دشمن سے مقابلہ کیا پھر صف باندھی ہم نے اس کے لئے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لئے۔ ایک جماعت آپکے ساتھ نماز کے لئے کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی اور رکوع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپکے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور پھر دو سجدے کئے، پھر یہ جماعت جو نماز پڑھ رہی تھی اس جماعت کی جگہ چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور دشمن سے لڑ رہی تھی اور اس جماعت نے آکر آپکے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر آپنے سلام پھیر دیا اور ہر شخص نے کھڑے ہوکر علیحدہ علیحدہ اپنی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے۔ نافع نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے کھڑے اور سوار اپنی سواریوں پر قبلہ کی جانب رُخ کرکے یا اور کسی جانب متوجہ ہوکر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رض نے یہ روایت ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوگی۔ (بخاری)

نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۷/۲ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ

یزید بن رومان، صالح بن خوات سے اور وہ اس شخص سے جس

عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے (غزوہ) میں نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لئے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اس کے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کرلی اور پھر التحیات میں آپ کے ساتھ شریک ہوگئے اس کے بعد آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم

۱۳۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے۔ جب ذات الرقاع پہنچے تو حسب معمول ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سایہ دار درخت چھوڑ دیا تاکہ اس کے نیچے آرام فرمائیں۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی کہ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا، کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ سے خدا مجھ کو بچائے گا۔ پھر صحابہ رض نے دیکھ لیا تو اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار کو نیام میں رکھ دیا اور درخت پر لٹکا دیا۔ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ اس کے بعد اذان دی گئی اور آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو رکعتیں۔ (بخاری ومسلم)

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "نماز خوف"۔ پس ہم نے دو صفیں آپ کے پیچھے باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) پھر قرأت کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے)

بِالسُّجُودِ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر قراءت کے بعد آپ نے رکوع کیا، اور ہم سب نے (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لئے جھکے اور آپ کے ساتھ وہ صف بھی جھکی جو آپ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف) اور دوسری صف کھڑی رہی، دشمن کے مقابلہ پر۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ کے ساتھ وہ صف کھڑی ہوگئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری کی جگہ پر آگئی۔ اس کے بعد قرأت پڑھ کر پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی (یعنی دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ کے قریب والی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا جو پہلے کھڑی رہی تھی۔ اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہوگئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔ (مسلم)

فصل دوم

نمازِ خوف کا آنحضرتؐ کے ساتھ ایک مختص طریقہ

١٣٤٠/٥ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل (کے مقام پر) لوگوں کو نمازِ ظہر پڑھائی جو خوف کی حالت میں تھی۔ پس ایک جماعت کو آپ نے ۲ دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت آئی اور اس کو بھی ۲ دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا (شرح السنۃ)

فصل سوم

نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ

١٣٤١/٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَتَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا پس مشرکوں نے آپس میں کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے باپوں اور بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے ارادہ کو پختہ کر لو اور ایک بارگی (بحالتِ نماز) ان پر حملہ کر دو۔ معاً جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اپنے اصحاب (مجاہدین) کو ۲ دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک جماعت کو نماز پڑھاؤ اور دوسری کو دشمن کے مقابلہ پر رکھو جو اپنے پاس اپنے بچاؤ کے

فَكَانَتْ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

تمام سامان اور اسلحہ کو رکھیں۔ پس ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ دو رکعتیں ہوئیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ — عیدین کی نماز کا بیان

فصل اوّل

عیدین کی نماز

۱۳۴۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید قرباں کے دن گھر سے نکلتے عید گاہ کی طرف اور سب سے پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع کرتے اور نماز سے فراغت کے بعد کھڑے ہوتے لوگوں کے سامنے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے پس آپ ان کو وعظ نصیحت فرماتے (یعنی خطبہ پڑھتے) وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے اور کہیں کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم جاری فرماتے اور کوئی خاص حکم نافذ کرنا ہوتا تو اس کو نافذ کرتے اور پھر گھر واپس چلے آتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز پڑھی ہے ایک دو مرتبہ نہیں بہت دفعہ۔ ان نمازوں میں نہ تو اذان کہی جاتی ہے نہ تکبیر۔ (مسلم)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہئے

۱۳۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض و عمر دونوں، عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

عیدین کی نماز کے لئے اذان و تکبیر مشروع نہیں

۱۳۴۵ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ

حضرت ابن عباس رض سے پوچھا گیا۔ کیا تم عید کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے (اور عید گاہ پہنچکر عید کی) نماز پڑھائی اور پھر خطبہ پڑھا۔ ابن عباس رض نے اپنے بیان میں اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے بعد ابن عباس رض نے کہا کہ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو نصیحت

يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی، احکامِ دین یاد دلائے اور صدقہ فطر یا زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا یا مطلق خیرات کا؟ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر عورتوں نے اپنے ہاتھ، کانوں اور گلوں کی طرف بڑھائے اور زیور اُتار کر بلال رضؓ کو دینا شروع کئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضؓ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری)

نمازِ عیدین سے پہلے یا بعد میں نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدِ فطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کی (یعنی عیدگاہ میں)۔ (بخاری و مسلم)

عیدگاہ میں عورتوں کے جانے کا مسئلہ

۱۳۴۷ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امِ عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم میں سے حیض والی عورتیں اور پردہ والی عورتیں سب دونوں عیدوں میں عیدگاہ میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوں اور ان کی دعا میں شامل ہوں اور حیض والی عورتیں اپنے مصلے سے علیحدہ رہیں، ایک عورت نے یہ سن کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا ساتھ والی اس کو اپنی چادر اُڑھا لے۔

نغمہ و سرود کا مسئلہ

۱۳۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ منٰی کے دنوں میں ان کے پاس آئے (جن ایام میں حجاج منٰی میں قیام کرتے ہیں) اُس وقت ان کے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بُعاث کی لڑائی کے دن کہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا (یعنی گانے اور بجانے سے منع کیا) یہ سُن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابوبکر رضؓ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ عید کا دن ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے ابوبکر رضؓ! ہر قوم میں عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور نوش فرماتے تھے

۱۳۴۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ عیدِ فطر کے دن جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں (تین، پانچ، سات وغیرہ) کھاتے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ عیدگاہ جاتے وقت ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کا وقت

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ عیدِ قربان کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلا کام جو اس دن ہم کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر گھر واپس جائیں اور قربانی کریں۔ پس جس شخص نے اس طریقہ پر عمل کیا اس نے ہماری سنت کو حاصل کر لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی نہیں بلکہ گوشت کی بکری ہے جس کو اہل وعیال کے کھانے کے لئے جلد ذبح کر ڈالا ہے قربانی سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے کیونکہ نماز سے پہلے قربانی نہیں ہوتی۔ اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کو چاہئے کہ وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۵۳/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءرضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اپنے واسطے کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کے ارکان پورے ہو گئے اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ عیدگاہ میں قربانی کیا کرتے تھے

۱۳۵۴/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے (نحر اونٹ کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں اور باقی جانوروں کے ذبح کو ذبح)۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو دن

۱۳۵۵/۱۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ نے دو دن (مقرر کر) رکھے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے پوچھا یہ دو دن

فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

کیسے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ان ایام میں ہم لوگ عہد جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیلتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالےٰ نے تمہارے اِن دنوں کو (دوسرے) دو بہترین ایام میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید قربان اور عید الفطر کے دنوں میں (ابو داؤد)

عید میں نماز سے پہلے اور بقر عید میں نماز کے بعد کھانا پینا چاہیے

١٣٥٦/١٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بُریدہ رضہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عید کو نہ جاتے اور عید قرباں کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

تکبیراتِ عیدین

١٣٥٧/١٦ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کثیر بن عبد اللہ رضہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ دونوں عیدوں کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں قرآت سے پہلے سات تکبیریں کہیں، اور دوسری رکعت میں قرآت سے پہلے پانچ تکبیریں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

١٣٥٨/١٧ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

جعفر بن محمد مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ و عمر رضہ، دونوں عیدوں اور استسقاء کی نماز میں (پہلی رکعت میں) سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قرآت پڑھتے تھے۔ (شافعی)

١٣٥٩/١٨ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سعید بن عاص رضہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ رضہ اور حذیفہ رضہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید قربان کی نمازوں میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے۔ ابو موسیٰ رضہ نے کہا کہ آپ چار تکبیر کہتے تھے جس طرح جنازہ کی نماز میں کہی جاتی ہیں، اور حذیفہ رضہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابو داؤد)

امام خطبہ دیتے وقت عصا وغیرہ کا سہارا لے لے

١٣٦٠/١٩ وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت براء رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن ایک کمان دی گئی۔ آپ نے (عصا کے طور پر) اس پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا۔ (ابو داؤد)

١٣٦١/٢٠ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عطاءؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

وسلم جب خطبہ پڑھتے تو اپنے نیزے کو ٹیک کر کھڑے ہوتے۔ (شافعی)

۱۳۶۲/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور اذان و تکبیر نہیں کہی گئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلال کے سہارے کھڑے ہوتے اللہ کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اور عذاب و ثواب کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زور دیا۔ پھر بلال رض کے ساتھ آپ عورتوں کے گروہ میں تشریف لے گئے اور ان کو خدا سے ڈرتے رہنے کی ہدایت فرمائی اور موعظت فرمائی اور ثواب و عذاب یاد دلایا۔ (نسائی)

عید گاہ جانے کا طریقہ

۱۳۶۳/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے بلکہ دوسرے راستے سے آتے۔ (ترمذی۔ دارمی)

عذر کی وجہ سے عیدین کی نماز شہر کی مسجد میں پڑھی جا سکتی ہے

۱۳۶۴/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

عید کی نماز تاخیر سے اور بقرعید کی نماز جلدی پڑھ لینی چاہیے

۱۳۶۵/۲۴ وَعَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ اَنْ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوحویرث رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو نجران میں لکھا کہ عید قرباں کی نماز جلد پڑھو اور عید فطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔ (رواہ الشافعی)

چاند کی شہادت زوال کے بعد آئے تو نماز عید دوسرے دن پڑھنی چاہیے

۱۳۶۶/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کی شہادت دی کہ انھوں نے کل شام عید کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے ان کی شہادت پر لوگوں کو افطار کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ صبح کو عید گاہ جائیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

عیدین کی نماز میں اذان و تکبیر نہیں ہے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهٗ يَعْنِيْ عَطَاءً بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا اِقَامَةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے ابن عباس رضؓ اور جابر رضؓ بن عبد اللہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ عید فطر اور عید اضحٰے کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میں نے عطاء سے پھر یہی بات پوچھی تو انھوں نے کہا کہ، مجھ کو حضرت جابر رضؓ بن عبد اللہ رضؓ نے بتایا ہے کہ عید فطر کے دن نمازِ عید کے لئے اذان نہیں ہے نہ تو امام کے باہر آنے کے وقت اور نہ امام کے آجانے کے بعد۔ نہ تکبیر اور نہ پکار اور نہ کوئی اور صورت۔ اور اُس زمانے میں نہ تکبیر تھی اور نہ پکار (اور بلانے کیلئے کوئی اور طریق اختیار نہیں کیا گیا)۔ (مسلم)

عیدین میں خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے

١٣٦٨ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ عید قربان اور عید فطر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر آکر نماز شروع فرماتے پھر نماز سے فارغ ہوکر (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف جو اپنی جگہ نماز کے لئے بیٹھے ہوتے تھے توجہ فرماتے۔ اور آپ کو کہیں کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا ذکر فرماتے، یا اور کوئی ضرورت ہوتی تو اس کا حکم دیتے اور خطبہ میں آپ (یہ بھی) فرماتے صدقہ دو، خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو۔ اور صدقہ و خیرات دینے والی اکثر عورتیں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد حضورؐ واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے زمانہ تک اسی طریقہ پر ہوتا رہا۔ (مروان کے عہد میں) عید کے دن میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے کچی اینٹوں اور مٹی کا منبر بنا رکھا تھا۔ پھر عید گاہ میں داخل ہوکر مروان نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کو کھینچا۔ گویا وہ مجھ کو منبر کی جانب کھینچتا تھا۔ تاکہ خطبہ نماز سے پہلے پڑھے اور میں اس کو نماز کی جانب کھینچتا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی (کہ وہ نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا چاہتا ہے) تو میں نے کہا عید کی نماز پہلے پڑھنے کا وہ فعل کیا ہوا جس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے۔ مروان نے کہا، ابو سعید! جھگڑا نہ کرو جس بات کو تم جانتے ہو وہ چھوڑ دی گئی میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس چیز سے بہتر جس کو میں جانتا ہوں تم نہ لاؤ گے۔ میں نے تین مرتبہ یہ الفاظ

گئے۔ اس کے بعد ابوسعید واپس چلے آئے۔ (مسلم)

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَةِ　　قربانی کا بیان

فصل اوّل

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے

۱۳۶۹/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق سینگوں والے دنبوں کی قربانی کی، ان کو اپنے ہاتھوں سے (آپ نے) ذبح کیا۔ بسم اللہ کہی اور تکبیر پڑھی۔ انس رضؓ کہتے ہیں میں نے حضور صؐ کو دنبوں کے پہلو پر پاؤں رکھے دیکھا۔ آپ ذبح کے وقت یہ پڑھ رہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دنبہ کی صفات

۱۳۷۰/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا دنبہ لانے کا حکم دیا جس کے سر پر سینگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی پیٹ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی آنکھوں کا حلقہ سیاہ ہو۔) پس ایسا ہی دنبہ آپ کی قربانی کے لئے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ چھری لے آؤ۔ پھر آپ نے فرمایا پتھر پر چھری کو تیز کر لو۔ اس کے بعد آپ نے چھری کو ہاتھ میں لیا، دنبہ کو لٹایا اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ کہہ کر اس کو ذبح کر دیا۔ (مسلم)

کس عمر کے جانور کی قربانی کرنی چاہیے

۱۳۷۱/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کرو مُسنّہ کو (یعنی وہ اونٹ جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں لگ چکا ہو) اگر مسنّہ ملنا مشکل ہو تو ذبح کرو دنبہ یا بھیڑ کے جذعہ کو (یعنی ایک سال سے زیادہ عمر والے کو۔) (مسلم)

بکری کے بچہ کی قربانی

۱۳۷۲/۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ریوڑ بکریوں کو ان کے حوالے کر کے حکم دیا کہ وہ اس کو صحابہ پر قربانی کے لئے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ باقی رہ گیا تو اس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(تقسیم کے بعد) عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک بچہ آیا ہے آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرلے۔ (بخاری و مسلم)

عیدگاہ میں قربانی افضل ہے

۱۳۷۳/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح و نحر کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کے حصے

۱۳۷۴/۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گائے اور اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

قربانی کرنے والے کے لئے کچھ ہدایتیں

۱۳۷۵/۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ رَّاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے تو تم میں سے جو لوگ قربانی کا ارادہ کریں وہ نہ تو اپنے بال منڈائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ نہ تو بال منڈائے نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

عشرہ ذی الحجہ کے نیک اعمال کی فضیلت

۱۳۷۶/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دن جس میں عمل صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں کے سوا نہیں ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں کے عمل صالح سے بھی زیادہ محبوب ہے جو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا)۔ (بخاری)

فصل دوم

قربانی کے وقت کی دعا

۱۳۷۷/۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ

حضرت جابر رض کہتے ہیں عید قربان کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دنبوں کو ذبح کیا جو سینگدار ابلق اور خصی تھے پس جب آپ نے ان کو قبلہ رخ کیا تو کہا: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَحْمَدَ وَ اَبِيْ دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (میں متوجہ کرتا ہوں اپنے آپ کو اُس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس حال میں کہ میں دینِ ابراہیمی پر ہوں یعنی اُن ابراہیمؑ کے دین پر جو توحید کے ماننے والے تھے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور میری نماز، قربانی، تمام عبادتیں اور میری زندگی و موت صرف خدا ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں مجھ کو اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری ہی خوشنودی کے لئے ہے تو اس کو محمدؐ اور اس کی اُمت کی جانب سے قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ بہت ہی بڑا ہے) اس کے بعد ذبح کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اور احمدؒ ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دعا پڑھنے کے بعد آپؐ نے اپنے ہاتھ سے دُنبوں کو ذبح کیا اور کہا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔ یعنی خدا کے نام سے اور خدا بہت ہی بڑا ہے۔ اے اللہ! قبول کر تو اس کو میری جانب سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

میت کی طرف سے قربانی جائز ہے

۱۳۷۸/۱۰ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُّضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دو دُنبے ذبح کرتے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے (یعنی یہ دو دُنبے کیسے ہیں آپ کے لئے تو ایک ہی دُنبہ کافی تھا؟) انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی ہے کہ میں آپؐ کی جانب سے بھی قربانی کیا کروں، چنانچہ میں قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے اسی طرح روایت کیا۔

عیب دار جانور کی قربانی نہ کرنا چاہیئے

۱۳۷۹/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جس جانور کو ہم قربان کریں اس کی آنکھ کان کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان میں کوئی نقصان نہ ہو اور یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کو ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے اور نہ اس کو جس کا کان پھٹا ہو لمبائی میں یا گولائی میں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس جانور کی قربانی سے جس کے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوئے ہوں۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

(ابن ماجہ)

۱۳۸۱/۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت براءؓ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے؟ آپ نے چار انگلیاں اُٹھا کر فرمایا کہ چار جانور قربانی کے لائق نہیں ایک لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کانا کہ اس کا کانا پن ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دُبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فربہ جانور کی قربانی بہتر ہے

۱۳۸۲/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فربہ سینگدار دنبہ کی قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی اس کی آنکھوں کا حلقہ سیاہ تھا) اور کھاتا تھا سیاہی میں (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جذع کی قربانی کا حکم

۱۳۸۳/۱۵ وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مجاشع رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جذع (وہ دنبہ یا بھیڑ جو چھ ماہ سے زیادہ کی ہو) کافی ہے اس چیز سے کہ کفایت کرے اس کو ثنی (یعنی سال بھر سے زیادہ کا دنبہ یا بکری) (یعنی چھ ماہ کا دنبہ بھی اسی طرح کافی ہے جس طرح سال بھر سے زیادہ کا)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۴/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قربانی کے لئے دنبہ کا جذع بہتر ہے (یعنی چھ ماہ کا)۔ (ترمذی)

قربانی میں شرکت

۱۳۸۵/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عید قربان آگئی۔ پس ہم ایک گائے میں سات (افراد) شریک ہو گئے اور اونٹ میں دس۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۳۸۶/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولادِ آدم نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو۔ خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے اور

الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

قیامت کے دن وہ ذبح کیا ہوا جانور آئے گا اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ اور قربانی کا خون اس سے پہلے کہ زمین پر گرے خدا کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عشرۂ ذی الحجہ کی عبادتوں کی فضیلت

۱۳۸۷/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی دن جس میں عبادت کی جائے خدا کی، ذی الحجہ کے عشرہ سے بہتر نہیں ہے۔ ان دنوں میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے اور ایک ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند کمزور ہے۔

فصل سوم

بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں

۱۳۸۸/۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ رض کہتے ہیں کہ میں عید قربان کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی آپ پوری طرح نماز سے فارغ نہ ہوئے تھے (خطبہ باقی تھا) کہ آپ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو فراغتِ نماز سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا جس شخص نے اس سے پہلے کہ نماز سے فارغ ہو ذبح کیا یا یہ فرمایا کہ ہم نماز سے فارغ ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور پھر قربانی کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایام قربانی

۱۳۸۹/۲۱ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِّثْلُهٗ)۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رض نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد (یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد مزید دو دن)۔ (مالک۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی طرح کی روایت حضرت علی رض سے بھی پہنچی ہے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قربانی کرتے تھے

۱۳۹۰/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ دس برس تک رہے اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

١٣٩١ / ٢٣ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس سے ہم کو کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اون یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا اور اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔
(احمد۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِيرَةِ عتیرہ کا بیان

فصل اوّل

فرع اور عتیرہ کی ممانعت کرنا

١٣٩٢ / ١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ. قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرعؔ جانور کے پہلے بچہؔ کو کہتے ہیں جسکو کفار اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے اور عتیرہ وہ بکری جس کو کفار رجب کے پہلے عشرہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے (آغاز اسلام میں مسلمان بھی یہ چیز بے خدا کے نام پر ذبح کرتے تھے پھر یہ طریقہ منسوخ ہو گیا)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

١٣٩٣ / ٢ وَعَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ

حضرت مخنف ابن سلیم رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی اور عتیرہ کرنا واجب ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے؟ عتیرہ وہ چیز ہے جس کو تم رجبیہ کہتے ہو"
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ضعیف الاسناد ہے۔ اور ابوداؤد نے کہا عتیرہ منسوخ ہے۔

فصل سوم

تنگ دست پر قربانی واجب نہیں

١٣٩٤ / ٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيدًا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کے لئے مقرر کروں۔ خدا

جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

نے اس دن کو اس امت کے لئے عید ٹھہرایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اگر کسی کے پاس منیحہ کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا وہ اس کی قربانی کر دے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے بالوں کو منڈوا یا ترشوا لے یا ناخنوں کو کٹوا لے اور لبوں کو ترشوا اور زیر ناف بالوں کو مونڈ یہی تیری کامل قربانی ہے خدا کے نزدیک۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ — نمازِ خسوف کا بیان

فصل اوّل

سورج گرہن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

۱۳۹۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ پس آپؐ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو روانہ فرمایا جو ان الفاظ میں اعلان کرتا تھا "نماز تیار ہے" (پھر جب آدمی کافی جمع ہوگئے تو) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں پڑھائیں جن میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ خسوف کی قرأت

۱۳۹۶/۲ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی۔ (بخاری و مسلم)

سورج گرہن کا حقیقی سبب

۱۳۹۷/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ...... ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا پس رسول اللہ صلے اللہ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپؐ نے نماز میں طویل قیام فرمایا یعنی اتنی دیر کہ سورۂ بقرہ اتنی دیر میں پڑھی جا سکتی ہے پھر رکوع کیا طویل رکوع پھر سر اٹھایا رکوع سے اور دیر تک قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ کھڑا رہنا پہلے سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک قیام کیا اور یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا (قومہ کیا) پھر سجدہ کیا پھر ختم کر دیا نماز کو اور اس عرصہ

ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت فقال اني رأيت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم منه ما بقيت الدنيا ورأيت النار فلم ار كاليوم منظرا قط افظع ورأيت اكثر اهلها النساء فقالوا لم يا رسول الله قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احداهن الدهر ثم رأت منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط۔ (متفق علیہ)

میں سورج بھی روشن ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ (نماز کی حالت میں) ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے کی جانب ہٹ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ میں نے جنت کو دیکھا اور اس کے ایک درخت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو بلاشبہ تم جب تک دنیا میں رہتے اس میں سے کھاتے۔ پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن کے برابر کوئی منظر ایسا خوفناک میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس میں میں نے عورتوں کو زیادہ پایا صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ اس کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب سے۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا کیا عورتیں خدا کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر تو ان کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ تیری جانب سے اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پائے تو کہے میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری و مسلم)

١٣٩٨/٤ وعن عائشة نحو حديث ابن عباس وقالت ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضؓ نے بھی ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے اور پھر یہ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سورج روشن ہو گیا پھر آپؐ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اوّل خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا سے دعا کرو تکبیر کہو نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے امتِ محمدؐ قسم ہے خدا کی کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس امر پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امتِ محمدؐ قسم ہے خدا کی اگر معلوم ہو جائے تم کو وہ چیز جو میرے علم میں ہے تو تم بہت کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

گرہن کے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت

١٣٩٩/٥ وعن ابي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى ان تكون الساعة فاتى المسجد فصلى باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته قط يفعله وقال هذه الآيات التي يرسل الله لا تكون

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا خوف ان پر طاری ہو گیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی جس کا قیام، رکوع اور سجدہ اس قدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا، یہ

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَآئِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نشانیاں جن کو اللہ تعالےٰ بھیجتا (دکھاتا) ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب سے ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعہ سے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو، خدا کا ذکر کرو، دُعا مانگو اور مغفرت چاہو۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ کسوف میں آنحضرتؐ کے رکوع و سجود کی تعداد

١٤٠٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس روز جس روز کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کی موت واقع ہوئی تھی سورج گرہن ہوا تو آپؐ نے لوگوں کو نماز (خسوف) پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے۔ (مسلم)

١٤٠١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی (یعنی دو رکعتیں، جن میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے ہر رکعت میں کئے۔ (مسلم)

سورج گرہن کے وقت آنحضرتؐ کا طریقہ

١٤٠٢ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِاَسْهُمٍ لِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَّدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کیا کرتا تھا کہ سورج گرہن ہوا پس میں نے اپنے تیر پھینک دیئے اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں دیکھوں گا کہ گرہن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (یعنی آپ اس وقت کیا کرتے ہیں) چنانچہ میں آیا اور دیکھا کہ آپ (تکبیر کے لئے) ہاتھ اٹھائے کھڑے ہیں (پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر) ہاتھ باندھ لئے اور پڑھنا شروع کیا سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اور پھر دُعا مانگی، یہاں تک کہ سورج کی تاریکی جاتی رہی۔ جب تاریکی جاتی رہی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں مسلم نے عبد الرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کیا اور شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے اور مصابیح کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضؓ سے مروی ہے

سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا چاہیئے

١٤٠٣ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

فصل دوم

نمازِ کسوف کی قرأت با آواز بلند ہو یا آہستہ آواز سے

١٤٠٤/١٠ عن سمرة بن جندب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف لا نسمع له صوتا. (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة).

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی (اور اس نماز کے دوران) ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

کرشمۂ خداوندی کے ظہور کے وقت سجدہ

١٤٠٥/١١ وعن عكرمة قال قيل لابن عباس ماتت فلانة بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فخر ساجدا فقيل له تسجد في هذه الساعة فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم آية فاسجدوا وأي آية أعظم من ذهاب أزواج النبي صلى الله عليه وسلم. (رواه أبو داود والترمذي)

حضرت عکرمہ رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضؓ سے جب یہ کہا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی کا انتقال ہو گیا ہے (یعنی حضرت صفیہ رضؓ کا) تو ابن عباس رضؓ سجدے میں گر پڑے۔ ان سے کہا گیا کیا تم ایسی حالت میں سجدہ کرتے ہو یعنی بلا وجہ۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم خدا کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ اور اس سے بڑی کونسی نشانی ہو گی کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی انتقال کر گئیں (جو دنیا کے لئے باعثِ رحمت و شفقت تھیں۔) (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

نمازِ کسوف کے رکوع و سجدہ اور قرأت

١٤٠٦/١٢ عن أبي بن كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فقرأ بسورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول ثم ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها. (رواه أبو داود)

حضرت اُبی بن کعب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو نماز پڑھائی اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے پہلی رکعت میں کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے، اور ایک لمبی سورت پڑھی پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر نماز پڑھ کر قبلہ رخ بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حنفیہ کی مستدل حدیث

١٤٠٧/١٣ وعن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس. (رواه أبو داود) وفي

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ تو آپ نے دو رکعت نماز (پڑھنی) شروع کی۔ پھر ان کو ختم کر کے دیکھا تو آفتاب اسی طرح تھا۔ آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے اور

وَرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ أُخْرٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

دعا مانگتے رہے حتّٰی کہ سورج روشن ہوگیا۔ (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایسی ہی نماز پڑھی جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی آپؐ رکوع کرتے اور سجدہ بھی کرتے تھے۔" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "سورج گرہن ہورہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) جلدی سے نکلے اور مسجد میں جاکر نماز شروع کردی اور اس وقت تک نماز پڑھتے رہے جب تک کہ سورج روشن نہ ہوگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند اس وقت گرہن میں آتے ہیں جب کہ دنیا کے سرداروں میں سے کوئی بڑا سردار مرجائے (میں تم کو بتاتا ہوں کہ) سورج اور چاند نہ تو کسی کی موت سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش سے اور یہ دونوں بھی خدا کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ خدا اپنی مخلوق میں جو چاہے تغیر کرے۔ پس ان میں سے جب کوئی گرہن میں آئے تو تم نماز پڑھو اس وقت تک جب تک کہ وہ روشن نہ ہوجائے، یا خداوند تعالے کوئی حکم ظاہر کرے۔ (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ — سجدۂ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ۔

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

فصل دوم

خوشی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدۂ شکر

١٤٠٨ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرٌ سُرُوْرًا أَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا۔ یا آپ کسی بات سے خوش کئے جاتے تو خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

کسی مبتلائے بلا کو دیکھ کر اپنی عافیت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے

١٤٠٩ وَعَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ)

حضرت ابوجعفرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بونے (پستہ قامت) شخص کو دیکھا تو سجدے میں گر پڑے۔ (دارقطنی مرسلاً۔ اور شرح السنۃ میں مصابیح کے لفظ کے مطابق ہے)۔

امت کے حق میں آنحضرتؐ کی شفقت

١٤١٠ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ کے ارادے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ نُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَمَّا کُنَّا قَرِیْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ فَدَعَا اللّٰہَ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَکَثَ طَوِیْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَکَثَ طَوِیْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ شُکْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ شُکْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ شُکْرًا
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے۔ پس جب ہم مکہ اور مدینہ کے درمیانی مقام عزوراء پر پہنچے تو حضورؐ اونٹنی سے اُترے، پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر تھوڑی دیر خدا تعالیٰ سے دُعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تھوڑی دیر دُعا کی اور پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے دونوں ہاتھ اُٹھا کر تھوڑی دیر دُعا کی اور سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں رہے اور پھر سر اٹھا کر فرمایا میں نے اپنے ربّ سے دُعا کی اپنی اُمت کی شفاعت یعنی اس کے گناہوں کی بخشش کی، پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی اُمت (یعنی تہائی اُمت کی بخشش عطا کی) میں سجدے میں گر پڑا اور خدا کا شکر ادا کیا پھر میں نے سجدے سے سر اٹھا کر اپنے ربّ سے پھر دُعا مانگی اور اُمت کی بخشش کا خواستگار ہوا۔ پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی اُمت (یعنی تہائی اُمت کی بخشش عطا کی) میں پھر خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے رب سے اپنی اُمت کی بخشش کا خواہاں ہوا۔ خدا نے باقی تہائی اُمت بھی مجھ کو عطا کر دی اور میں شکر ادا کرنے کے لئے پھر سجدہ میں گر پڑا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ صَلٰوۃِ الْاِسْتِسْقَاءِ نمازِ استسقاء کا بیان

فصلِ اوّل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء

١٤١١/١ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ جَھَرَ فِیْھِمَا بِالْقِرَاءَۃِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ رِدَاءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نمازِ استسقاء (طلب بارش) کے لئے عیدگاہ کی طرف چلے۔ آپؐ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جن میں بلند آواز سے قرأت کی، پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اُٹھائے۔ پھر چادر کو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پھیرا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ نمازِ استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ زیادہ بلند کرتے تھے

١٤١٢/٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَآئِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّہٗ یَرْفَعُ حَتّٰی یُرٰی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی دُعاء میں ہاتھوں کو (اس قدر) اونچا نہ اُٹھاتے تھے مگر استسقاء کی دُعاء میں آپ ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے

بَاطِنِ اِبْطَیْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

گئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

دعا کے وقت ہاتھوں کی ہیئت

۱۳۱۳/۳ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَهْرِ کَفَّیْهِ اِلَی السَّمَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور دعا میں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھا۔ (یعنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کیں اور ہاتھ کی پشت منہ کی جانب)۔ (مسلم)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۱۳۱۴/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا یعنی اے اللہ نفع دینے والا مینہ خوب برسا۔ (بخاری)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

۱۳۱۵/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش آگئی۔ حضرت انس رض کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم اطہر سے کپڑا اتار ڈالا اور بارش سے بھیگ گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا بارش کا پانی ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

استسقاء میں چادر پھیرنے کا طریقہ

۱۳۱۶/۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَیْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَیْسَرَ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبد اللہ بن زید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا مانگی اور پھر چادر کو قبلہ رخ ہو کر گھمایا یعنی چادر کا داہنا گوشہ بائیں مونڈھے پر لے گئے اور بایاں گوشہ داہنے مونڈھے پر، اور پھر خدا سے دعا کی۔ (ابوداؤد)

۱۳۱۷/۷ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَآءُ فَاَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَیَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبد اللہ بن زید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا مانگی۔ اس وقت آپ سیاہ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ چادر کے کونے کو نیچے سے الٹ کر اوپر کر لیں، لیکن اس میں آپ کو دقت پیش آئی اور آپ نے مونڈھوں ہی پر سے چادر کو الٹ لیا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۳۱۸/۸ وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ

حضرت ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رض کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام زوراء کے قریب احجار الزیت

أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

میں کھڑے ہو کر بارش کے لئے دُعا کرتے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے تھے ہتھیلیاں منہ کی جانب تھیں اور ہاتھ سر سے اونچے نہ تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

استسقاء کے وقت آنحضرتؐ خشوع وخضوع اور تضرع اختیار کرتے تھے

۱۲۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۹ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استسقاء (یعنی بارش کی دُعا کے لئے اِس حال میں نکلے کہ) زینت کو آپ نے ترک کر دیا تھا۔ ظاہر میں متواضع اور باطن میں عاجزی و زاری کرنے والے تھے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

بارش کی دعا

۱۲۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
۱۰ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بارش کے لئے دُعا کرتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ (یعنی اے اللہ! اپنے بندوں کو پانی پلا، اپنے جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا اور مُردہ شہر کو سرسبزی بخش۔) (مالک۔ ابوداؤد)

۱۲۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
۱۱ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِئُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ۔ (یعنی اے اللہ! بارش کے پانی سے ہم کو سیراب کر، ہماری فریاد کو پہنچ اور ہمارا انجام اچھا کر رازق اور یہ بارش نافع ہو، نقصان رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو۔ دیر میں آنے والی نہ ہو) حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ اس دُعا کے بعد ابر برابر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۲۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ
۱۲ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ پس آپؐ نے عیدگاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ ایک روز عیدگاہ چلیں۔ عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز آفتاب کا کنارہ نکلتے ہی عیدگاہ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر خدا کی حمد وثنا کی اور اس کے بعد فرمایا۔ تم نے اپنے شہروں میں بارش نہ ہونے کی

عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ۔ (یعنی تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل کر اور جو چیز کہ تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں) اس کے بعد آپؐ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دیر تک اٹھائے رہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر اپنی پشت کو لوگوں کی طرف پھیرا اور چادر اُلٹ پھیر کی آپؐ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالےٰ نے ابر کو پھر بجلی چمکی اور کڑکی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ آپ مسجد تک بھی واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور مکانوں کی پناہ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے) اور میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

وسیلے سے بارش کے لئے دعا

۱۴۲۳/۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطابؓ عباسؓ بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔ (یعنی اے اللہ! ہم تیری طرف وسیلہ کرتے تھے اپنے نبی کا اور تو ہم کو سیراب کرتا تھا۔ اور اب وسیلہ کرتے ہیں ہم تیری جانب اپنے نبی کے چچا کا، پس پانی پلا تو ہم کو) انسؓ کہتے ہیں کہ اس دعا سے بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

استسقاء کے سلسلہ میں ایک نبیؑ کا واقعہ

۱۴۲۴/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَإِذَا هُوَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انبیاءؑ سابقین میں سے ایک نبی ہم لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے۔ پس اس نبی نے ایک چیونٹی

بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

کو دیکھا جو اپنے پاؤں میں سے بعض کو آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھی (یہ دیکھ کر) اُس نبیؑ نے لوگوں سے کہا واپس چلو۔ تمہاری دُعا اس چیونٹی کے ذریعہ قبول کرلی گئی۔ (دارقطنی)

بَابُ فِي الرِّيَاحِ — ہواؤں کا بیان

فصل اوّل

ہوا رحمت بھی ہے عذاب بھی

۱۳۲۵/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدد دی گئی ہے مجھے پُروا ہوا سے اور ہلاک کیے گئے عاد پچھمی ہوا سے۔ (بخاری)

ابر و ہوا کو دیکھ کر آپؐ کی کیفیت

۱۳۲۶/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی زور سے ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی ہنستے تو مُسکرا دیتے تھے۔ اور جب آپ ابر کو دیکھتے یا تیز ہوا کو تو آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا (بخاری و مسلم)۔

تیز ہوا کے وقت آنحضرتؐ کی دُعا

۱۳۲۷/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا (الاٰخرۃ) اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے (یعنی ہوا جو فائدے ہیں) اور بھلائی اس کی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی سے اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور جب آسمان پر ابر ہوتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا اور اضطراب کی حالت میں کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے اور کبھی باہر نکل آتے کبھی اِدھر جاتے اور کبھی اُدھر پس جب بارش ہونے لگتی تو آپؐ کا اضطراب دُور ہوجاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے آپ کے اس تغیر کو محسوس کیا اور اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ عائشہ ممکن ہے یہ ابر ایسا ہی ہو جس کی نسبت قوم عاد نے کہا تھا یعنی جب انھوں نے ابر کو اپنے نالوں اور وادیوں کے سامنے پایا تو کہا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ (یعنی یہ ابر ہے جو ہم پر برسے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم بارش کو دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو اس کو باعث رحمت بنا۔ (بخاری و مسلم)

غیب کے پانچ خزانے

١٤٢٨ ٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الخ (یعنی اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینھ کو نازل کرتا ہے)۔ (بخاری)

سخت قحط کیا ہے؟

١٤٢٩ ٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ سخت قحط یہ ہے کہ تم پر بارش ہو اور خوب بارش ہو اور زمین کوئی چیز نہ اگائے۔ (مسلم)

فصل دوم

ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

١٤٣٠ ٢ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "ہوا خدا کی رحمت ہے" جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ پس تم اس کو بُرا نہ کہو اور خدا سے اس کی بھلائی چاہو اور اس کے ضرر و شر سے پناہ مانگو۔ (شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

١٤٣١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا کو بُرا کہا۔ آپؐ نے فرمایا ہوا کو لعنت ملامت نہ کرو، وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص کسی چیز کو لعنت کرتا ہے اور وہ لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت، لعن کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

١٤٣٢ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُبیّ بن کعب رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہوا کو بُرا نہ کہو۔ پس جب تم دیکھو کہ ہوا تمہاری مرضی کے خلاف ہے تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔ (یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی

چاہتے ہیں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی اور جس کام کے لیے وہ مامور کی گئی ہے اس کی بھلائی اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ذریعہ اس ہوا کے شر سے اور جو اس کے اندر ہے اس کے شر سے اور جس کام پر وہ مامور کی گئی ہے، اس کے شر سے)۔ (ترمذی)

تیز ہوا کے وقت آپؐ کی دُعا

١٤٣٣ [9] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ وَأَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا (یعنی اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا اور عذاب نہ بنا۔ اے اللہ اس ہوا کو ریاح یعنی رحمت بنا، ریح یعنی زحمت نہ بنا) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے کہ "ہم نے ان پر تیز ہوا بھیجی، نیز ان پر ایسی ہوا بھیجی جو درختوں کو بار آور نہیں ہونے دیتی تھی۔ اور بھیجیں ہم نے ہوائیں میوہ لانے والی۔ اور یہ بھیجتا ہے خدا ہوائیں خوشخبری دینے والی (یعنی بارش لانے والی)

(شافعی۔ بیہقی)

ابر کے وقت کی دُعا

١٤٣٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [10] وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ فَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَّافِعًا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے) پس اگر اللہ تعالیٰ اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے۔ اور بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَّافِعًا۔ (یعنی اے اللہ! نفع پہنچانے والا پانی)۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی)

گرج کے وقت کی دُعا

١٤٣٥ [11] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (یعنی اے اللہ! ہم کو اپنے غیظ و غضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر۔ اور ہم کو عافیت میں رکھ اس سے پہلے یعنی عذاب کے نازل ہونے سے پہلے یا م[illegible] کے سفر سے پہلے)۔ (احمد۔ ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے)۔

فصل سوم

۱۴۳۶/۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رض کہتے ہیں کہ وہ جب (بادل) گرجنے کی آواز سنتے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے)۔ (مالک)

كِتَابُ الْجَنَائِزِ میت اور جنازہ کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار کی مزاج پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان!

فصل اوّل

بیمار کی عیادت کرنی چاہیے

۱۴۳۷/۱ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۱۴۳۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۳۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ: جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کر۔ جب تجھ کو کوئی دعوت دے (یعنی اپنی مدد کو بلائے یا کھانے پر بلائے) تو اس کی دعوت کو قبول کر۔ جب تجھ سے کوئی نصیحت یا خیر خواہی چاہے تو اس کو نصیحت کر۔ جب کوئی چھینکے اور پھر الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ۔ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ جب کوئی مرجائے تو اس کے (جنازے) کے ساتھ جا۔ (مسلم)

۱۳۴۰ وعن البراء بن عازب قال امرنا النبي صلى الله عليه واله وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام واجابة الداعي وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحرير والاستبرق والديباج والمياثر الحمراء والقسي وآنية الفضة وفي رواية وعن الشرب في الفضة فانه من شرب فيها في الدنيا لم يشرب فيها في الآخرة۔ (متفق عليه)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ حکم دیا ہم کو: بیمار کی عیادت کا۔ جنازہ کے ساتھ جانے کا۔ چھینک کا جواب دینے کا۔ سلام کا جواب دینے کا۔ بلانے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ ریشم کو پہننے سے۔ سرخ زین پوش کو استعمال کرنے سے۔ قسی کپڑے سے جو ریشم اور کتان سے بنایا جاتا ہے۔ چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے۔ ریشمی کپڑے کے استعمال سے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے حضورؐ نے چاندی کے برتن میں پینے سے اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

عیادت کا ثمرہ

۱۳۴۱ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع۔ (رواه مسلم)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔ (مسلم)

عیادت کی اہمیت

۱۳۴۲ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول يوم القيمة يا ابن آدم مرضت فلم تعدني قال يا رب كيف اعودك وانت رب العلمين قال اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتني عنده يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمني قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العلمين قال اما علمت انه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندي يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العلمين قال استسقاك عبدي فلان فلم تسقه

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ جواب میں عرض کریگا اے میرے پروردگار! میں کس طرح تیری عیادت کرسکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا۔ یعنی میری خوشنودی تجھ کو وہاں نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا! وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں کیوں کر تجھ کو کھلا سکتا ہوں تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا (رازق) ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو یاد نہیں میرا فلاں بندہ تجھ سے کھانا مانگنے آیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو مجھ کو (یعنی میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ آدمؑ کے

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا۔ پروردگار! میں تجھے کیوں کر پانی پلا سکتا تھا تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اُس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

اپنے سے کمتر اور ادنیٰ مریض کی بھی عیادت کرنی چاہیے

۱۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (یعنی کچھ اندیشہ نہیں، تو اس بیماری سے رنجیدہ نہ ہو یہ تجھ کو پاک کرنے والی ہے) چنانچہ آپ نے دیہاتی سے بھی یہی فرمایا۔ دیہاتی نے آپکے الفاظ سنکر کہا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بخار ہے جو بہت بوڑھے شخص پر جوش مارتا ہے اور اس کو قبر میں لے جائیگا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح سے ہوگا۔ (بخاری)

بیمار کے لئے آنحضرت کی دعا شفاء

۱۴۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (یعنی اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا مگر شفا (تو صرف) تیری (ہی جانب سے ہے) ایسی شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو)۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی چیز کی شکایت کرتا (یعنی درد یا بیماری وغیرہ کی یا اس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں خدا کے نام سے۔ ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعاب دہن سے آلودہ ہے، شفا دیا جاتا ہے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے (رسول اکرم کا قاعدہ تھا کہ لعاب دہن سے انگشت شہادت کو آلودہ کرکے زمین پر رکھتے اور لعاب میں مٹی کو آمیز کرکے بیمار کے درد، پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور یہ دعا کرتے)۔ (بخاری ومسلم)

بیماری میں آیات پڑھ کر دم کرنا چاہیے

۱۴۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے اوپر

وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِىْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

دم کرتے اور جسم پر ہاتھ پھیرتے جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا۔ پس آپ جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر میں آپ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور پھر آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ گھر کے آدمیوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔

درد ختم کرنے کی دعا

۱۴۳۷/۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَّجِدُهٗ فِىْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِىْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِىْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رض کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہہ کر پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کی عزت اور قدرت کے ذریعہ اس چیز (درد) کی برائی سے اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے) حضرت عثمان رض کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا اور خدا نے میری تکلیف کو دور کر دیا۔ (مسلم)

آنحضرت کی علالت اور حضرت جبرئیل کی دعا

۱۴۳۸/۱۲ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل ع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد ص کیا تم بیمار ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل ع نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (یعنی خدا کے نام پر تم پر افسون پڑھتا ہوں ہر اس چیز سے جو تم کو اذیت پہنچائے اور ہر اس چیز کی برائی اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ تم کو شفا دے خدا کے نام سے تم پر افسون پڑھتا ہوں)

برائی و حادثہ سے خدا کی پناہ میں دینا

۱۴۳۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَّيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَفِىْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نواسوں حسن رض اور حسین رض کو ان الفاظ سے خدا کی پناہ میں دیتے تھے اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ (یعنی اے حسین و حسن میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں خداوند تعالیٰ کے کامل کلمات سے ہر شیطان کی برائی سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے اور آپ

اَكْثَرُ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ ۔

یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہارے باپ (یعنی حضرت ابراہیمؑ) پناہ میں دیتے تھے ان کلمات کے ذریعہ اپنے بیٹوں اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کو۔ (بخاری)

تکلیف و مصیبت اللہ کی رحمت ہے

۱۲۵۰/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالےٰ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہوجاتا ہے۔ (بخاری)

رنج وغم کا پہنچنا گناہوں کو دور کرتا ہے

۱۲۵۱/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتی، یہاں تک کہ کوئی کانٹا، مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ پر تکلیف و بیماری کی سختی وزیادتی

۱۲۵۲/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں نے آپؐ کے جسم پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کو بھی سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھ کو بھی بخار ہوتا ہے اتنا بخار جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب بھی ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور اس کے بعد فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اس کو مرض سے کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے سوا کوئی اذیت، مگر خداوند تعالےٰ اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو اس طرح دور کردیتا ہے جس طرح درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۵۳/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَلْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے کسی کی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کو۔ (بخاری ومسلم)

موت کی سختی بلندی درجات کی علامت ہے

۱۲۵۴/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں وفات پائی۔ اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو برا نہیں جانتی (حضرت عائشہ رض کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب ہوتی ہے لیکن جب انھوں نے آنحضرتؐ کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ

خیال ترک کر دیا۔ (بخاری)

مومن اور منافق کی زندگی کی مثال

١٣٥٥/١٩ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی مثال کھیتی کے پھوں یا تر و تازہ شاخوں کی سی ہے جن کو ہوائیں حرکت دیتی رہتی ہیں۔ کبھی ان کو ہوا گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے (اسی طرح مومن کبھی حادثات کا شکار ہوتا ہے اور کبھی بحال رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آجاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے کہ ہوا اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اسی طرح منافق حادثات کی پروا نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے اور پھر یکایک صنوبر کے درخت کی طرح وہ گرتا اور مرجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

١٣٥٦/٢٠ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے، ہوائیں اس کو ہر وقت حرکت دیتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن کو مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ حرکت میں نہیں آتا یہاں تک کہ اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیماری کو بُرا نہ کہو

١٣٥٧/٢١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائبؓ کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کانپتی ہے؟ انھوں نے کہا بخار ہے خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو اس لیے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کا میل دُور کرتی ہے۔ (مسلم)

زمانۂ بیماری کے فوت شدہ اوراد و نوافل کا ثواب ملتا ہے

١٣٥٨/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے (اور اس سے اس کے اوراد و نوافل فوت ہوتے ہیں) تو اس کے حساب میں اسی کے مثل لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ کرتا تھا صحت و اقامت کی حالت میں (بخاری و مسلم)

طاعون میں مرنے والے کی فضیلت

١٣٥٩/٢٣ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (میں مرنا) شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

شہید کا ثواب پانے والا

١٤٦٠/٢٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء کے درجات پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ۔ دوسرا جو پیٹ کی بیماری میں مرے (یعنی دستوں اور ہیضہ میں)، تیسرا جو پانی میں ڈوب کر مرے۔ چوتھا جو دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مرے۔ پانچواں جو خدا کی راہ میں شہید ہو۔ (بخاری و مسلم)

طاعون زدہ علاقہ میں صبر و ثبات کی فضیلت

١٤٦١/٢٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپؐ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نازل کرے اور خداوند تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیا ہے اور جس جگہ طاعون ہو اور وہاں کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا رہے (یعنی متاثرہ آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ بھاگے) اور صابر رہے اور خدا سے ثواب کا طالب رہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اس کو کوئی اذیت نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو خدا نے لکھ دی ہے تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

طاعون زدہ علاقہ کے بارہ میں ایک واضح ہدایت وضابطہ

١٤٦٢/٢٦ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے۔ پس جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ۔ اور جب اسی جگہ طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

بینائی سے محرومی اور اس پر صبر، اخروی سعادت کی نشانی۔

١٤٦٣/٢٧ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں جس بندے کو دو پیاری چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو ان کے بدلے میں اس کو جنت دیتا ہوں اور وہ دو پیاری چیزیں آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

عیادت کا اجر

١٤٦٤/٢٨ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں شام تک، اور جو عیادت کرتا ہے شام کے وقت اس کے لئے ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں صبح تک اور بہشت میں اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

آنکھوں کی بیماری میں عیادت کرنے کا مسئلہ

۱۳۶۵/۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)۔

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں درد تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ (احمد، ابوداؤد)

عیادت کے واسطے جانے کے لئے وضو کرنا سنّت ہے

۱۳۶۶/۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو دوزخ سے دور رکھا جاتا ہے ساٹھ برس کی مسافت کی دوری سے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت بیمار کے لئے دعا

۱۳۶۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ کہے أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ (یعنی دعا کرتا ہوں میں اللہ بزرگ و برتر سے جو مالک ہے عرش عظیم کا، یہ کہ وہ تجھ کو شفا دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

بخار اور درد کی دعا

۱۳۶۸/۳۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ)۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے کہ وہ بخار اور درد کے امراض میں یہ کہا کریں بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (یعنی خدا بزرگ و برتر کے نام سے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ تر کے ذریعہ ہر رگ جوش مارنے والی کے شر سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے)۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے اور یہ صرف ابراہیم بن اسمٰعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں)۔

بیماری میں کیا دعا پڑھی جائے۔

۱۳۶۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی بیمار ہو تو

شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَّہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ۔ فَیَبْرَأُ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اس کو چاہئے کہ یہ کہے رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ (یعنی ہمارا رب اللہ ہے وہ اللہ جو آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا تیرا حکم نافذ ہے آسمانوں اور زمین میں جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح کی رحمت زمین میں نازل کر بخش دے ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا برسا دے رحمت ہم پر رحم فرما اور صحت دے اس بیماری پر اپنی شفا سے۔) پس وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت کی دعا۔

۱۴۲۴
۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کو آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ کہے اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ۔ (یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو تاکہ ایذا پہنچائے تیرے دشمن کو یا تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے جنازہ کے ساتھ جائے۔ (ابوداؤد)

تکلیف و مصیبت مسلمان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے

۱۴۲۵
۳۵ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِہٖ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

علی بن زید، امیّہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ رض سے قرآن کی اِن آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ۔ (یعنی جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اُس کا تم سے حساب لے گا) اور وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ (یعنی جو کوئی برا کام کرے اُس کا بدلہ دیا جائے گا۔) اُم المومنین عائشہ رض نے جواب دیا کہ جب سے میں نے اِس مسئلہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے مجھ سے کسی نے اس مسئلہ کو نہیں پوچھا۔ میرے سوال میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ محاسبہ اور جزا جو آیتوں میں مذکور ہے خدا کا عتاب ہے بندہ پر جو اس کو بخار اور رنج کی صورت میں پہنچتا ہے یہاں تک کہ اس چیز کے ضائع ہونے سے جو وہ اپنے کرتے کی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور پھر اس کو نہیں پاتا اور اس سے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے (یہ تکلیف اور رنج اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔) اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونا اور چاندی بھٹی سے نکل کر صاف اور پاک ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۲۶
۳۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَّمَا یَعْفُوْا

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کو معمولی سی ایذا پہنچتی ہے یا اور کوئی تکلیف کم ہو یا زیادہ یہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور وہ گناہ جن کو خدا (دنیا اور آخرت میں)

اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

معاف فرما دیتا ہے ان گناہوں سے بہت زیادہ ہیں جن پر وہ سزا دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (یعنی جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں پیدا کی ہوئی ہے اور خدا بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے)۔ (ترمذی)

حالتِ بیماری میں زمانۂ تندرستی کے اعمال نیک لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۱۵۴۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ عبودیت (و بندگی) کی صحیح راہ پر ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو خداوند تعالےٰ اس فرشتہ کو جو اُس کے اعمال لکھنے پر مامور ہوتا ہے حکم دیدیتا ہے کہ وہ تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کرتا تھا بدستور انھیں اعمال کو لکھتا رہے یہاں تک کہ میں اس کو تندرست کر دوں یا اس کو اپنے پاس بُلا لوں۔

۱۵۴۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ

(رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عملِ صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر اللہ نے اس کو شفا دی تو اس کے گناہوں کو دھوتا اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اس کو اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں شرح السنۃ کی ہیں)

راہِ خدا میں شہادت کے علاوہ شہادت اور قسمیں

۱۵۴۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ بن عتیک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادتیں سات قسم کی ہیں اس شہادت کے علاوہ جو خدا کی راہ میں لڑ کر شہید ہو۔ یعنی وہ شخص جو طاعون اور وبا میں مرے شہید ہے جو ڈوب کر مرے شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے جو آگ میں جل کر مرے شہید ہے جو کسی عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے جو عورت حمل کی حالت میں یا زچگی میں مرے شہید ہے۔

(مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سخت مصیبت میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں؟

۱۵۴۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ

حضرت سعد رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا انبیاءؑ پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے زیادہ مشابہ ہوں اور پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے مشابہ ہوں پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے اسی قدر

فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَا لَهُ ذَنْبٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)۔

اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت نرم ہوتی ہے پس اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر چلتا ہے اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اخروی بھلائی موت کی سختی میں ہے

۱۳۷۷/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی کو دیکھا ہے میں نے کبھی کسی کی موت کی آسانی کی آرزو نہیں کی۔ (ترمذی۔ نسائی)

سکرات الموت میں آنحضرتؐ کا عمل

۱۳۷۸/۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ پر موت کی حالت طاری تھی۔ آپکے سامنے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ آپ پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرے پر ہاتھ کو پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ (یعنی اے اللہ! تو میری مدد کر موت کی سختی کو دور کرنے میں) یا آپ نے یہ فرمایا، اے اللہ! تو میری مدد کر) موت کی شدت کو دفع کرنے میں (ترمذی ابن ماجہ)

دنیا کی سزا آخرت کی سزا سے بہتر ہے

۱۳۷۹/۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خداوند تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزاؤں کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی اس کو پوری سزا دے گا۔ (ترمذی)

بلا و مصیبت میں راضی برضا رہنا چاہیئے۔

۱۳۸۰/۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی جزا بڑی بلا کے ساتھ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو شخص مصیبت اور بلا پر خوش رہا اس کے لئے خدا کی رضامندی ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس کے لئے خدا کی ناراضی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

اہل ایمان دنیا میں ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آخرت کی دائمی راحت پاتے ہیں

۱۳۸۱/۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہمیشہ اس کی ذات اس کے مال اور اس کی

فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)۔

اولاد میں مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے گناہوں سے پاک۔ (ترمذی۔ مالک)
اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابتلاء و مصیبت سعادت کے اس مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے جو اعمال سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۳۸۲/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا کے ہاں کسی بندہ کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو خدا اس کو جسمانی، مالی اور اولاد کی ابتلاء و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے (یعنی یا تو وہ بیمار ہوتا ہے یا اس کا مال ضائع ہوتا ہے یا اولاد کے سبب صدمات پہنچتے ہیں) پھر خدا اس کو صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے عیش کدہ

۱۳۸۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت عبداللہ بن شخیر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے ابن آدم کو اس حال میں کہ اس کے پہلو میں ننانوے مہلک باتیں رکھی گئی ہیں۔ اگر یہ باتیں اس سے چوک گئیں (یعنی ابن آدم کو وہ مبتلائے مصیبت نہ کر سکیں) یا اس نے ان کو برداشت کر لیا تو وہ بڑھاپے میں ضرور مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔ (ترمذی)
اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

دنیا میں راحت و سکون سے رہنے والوں کی قیامت کے دن تمنا۔

۱۳۸۴/۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا اور آج ان کو ثواب عظیم اس کے بدلہ میں ملتا۔ (ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

گناہوں کا کفارہ بیماری

۱۳۸۵/۳۹ وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِیْمَا

حضرت عامر رام کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں کہا کہ مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر خدا اس کو صحت عطا فرماتا ہے تو یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور آیندہ کے لئے اس کو نصیحت و عبرت۔ اور جب

يُسْتَقْبَلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ أَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اس کو صحت دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کے مانند ہوجاتا ہے جس کو اس کے مالک نے باندھ دیا ہو اور پھر کھول دیا ہو اونٹ کو اس کا سبب معلوم نہ ہو کہ کیوں اس کے مالک نے اس کو باندھ دیا اور کیوں چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپ کا بیان سن کر کہا یا رسول اللہ بیماریاں کیا چیز ہیں؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ہماری جماعت میں سے اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت مریض کی دلداری کرو

$\frac{1386}{50}$ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ أَجَلِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی مزاج پرسی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم کو دور کرو۔ پس یہ تسکین و تشفی اگرچہ حکمِ الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

پیٹ کی بیماری میں مرنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا

$\frac{1387}{51}$ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو پیٹ کی بیماری نے مارا اس کو قبر کا عذاب نہیں دیا جائیگا (احمد۔ ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

فصل سوم

غیر مسلم کی عیادت

$\frac{1388}{52}$ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر آپؐ نے فرمایا اسلام قبول کر لے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا۔ ابوالقاسم (یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر (یعنی جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے اس کو قبول کر) چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا اس خداوند بزرگ و برتر کو ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے جس نے اس لڑکے کو دوزخ سے نجات دی۔ (بخاری)

عیادت کے لئے پیادہ پا جانا افضل ہے

$\frac{1389}{53}$ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے۔ تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ہو اور حاصل ہو تجھ کو جنت میں بڑا مرتبہ۔ (ابن ماجہ)

مریض کے حال کی اطلاع دینے کا طریقہ

۱۳۹۰/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے جس میں آپؐ نے وفات پائی ہے علی رضؓ جب واپس آئے تو لوگوں نے آپؓ سے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صبح کیسی رہی (یعنی صبح کو آپ کی حالت کیسی رہی) علیؓ نے جواب دیا خدا کا شکر ہے اچھی صبح کی۔ (بخاری)

علاج توکل کے منافی نہیں

۱۳۹۱/۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي فَقَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کیا میں تم کو ایک جنتی عورت کو دکھلاؤں۔ میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا اس کالی عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ حالت دورہ کی بے خودی میں کہیں میرا جسم نہ کھل جائے آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس بیماری پر صبر کر خدا تجھ کو جنت عطا فرمائے گا اور چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں کہ خدا تجھ کو بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ عورت نے کہا میں صبر کروں گی لیکن آپ دعا کیجئے کہ دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا کر دی۔ (بخاری)

مبتلائے مرض ہو کر مرنا بہتر ہے

۱۳۹۲/۵۶ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ مبارک ہوا اس کا مرنا کہ (بغیر کسی تکلیف کے مر گیا اور) بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا۔ افسوس ہو تجھ پر تو کیا جانے؟ اگر خدا اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی۔ (مالک مرسلاً)

صابر مریض کی فضیلت

۱۳۹۳/۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا

حضرت شداد بن اوسؓ اور صنابحی کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیوں کر صبح کی؟ اس نے کہا خدا کا شکر ہے میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی۔ انھوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے صاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور

حَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے (یعنی اعمالِ صالحہ)۔ (احمد)

مصیبت گناہوں کی زیادتی کو ختم کر دیتی

١٢٩٤/٥٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو خدائے تعالیٰ اس کو غم والم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (احمد)

عیادت کرنے والے کی سعادت

١٢٩٥/٥٩ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (احمد۔ مالکؒ)

بخار اور اس کا علاج ارشادِ نبویؐ کی روشنی میں

١٢٩٦/٦٠ وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو بخار ہو جائے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو پانی سے ٹھنڈا کرے یعنی آبِ رواں میں داخل ہو جائے اور پانی کے بہاؤ کے رخ پر کھڑے ہو کر کہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ (یعنی خدا کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں میں۔ اے اللہ تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسولؐ کے قول کو سچا کر) اور یہ عمل نمازِ صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور دریا میں تین غوطے لگائے تین دن تک اسی طرح کرے اگر تین دن میں آرام نہ ہو تو پانچ دن تک اور پانچ دن میں آرام نہ ہو تو سات دن تک اور سات دن تک آرام نہ ہو تو نو دن تک اسی طرح کرے خداوند تعالیٰ کے فضل سے بخار نو دن سے زیادہ نہ رہے گا۔ (ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

بخار کو برا نہ کہو

١٢٩٧/٦١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

صلى الله عليه وسلم فسبّها رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبّها فإنها تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الحديد. (رواه ابن ماجة)

بخار کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے بخار کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو وہ انسان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

مومن کامل بخار میں کیوں مبتلا ہوتا ہے

۱۴۹۸/۶۲ وعنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا فقال أبشر فإن الله تعالى يقول هي ناري أسلطها على عبدي المؤمن في الدنيا لتكون حظه من النار يوم القيامة. (رواه أحمد وابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندہ پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ وہ (بخار) قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ کی آگ کا بدل قرار پائے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی در شعب الایمان)

فقر و بیماری گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

۱۴۹۹/۶۳ وعن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الرب سبحانه وتعالى يقول وعزتي وجلالي لا أخرج أحدا من الدنيا أريد أغفر له حتى أستوفي كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه وإقتار في رزقه. (رواه رزين)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک و صاف اور بے گناہ اٹھانا چاہتا ہوں گا اس کو اس کے گناہوں کا دنیا ہی میں پورا بدلہ دے دوں گا یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر دوں گا اور اس کے رزق میں کمی کر دوں گا۔ (رزین)

ابن مسعود کا ایک واقعہ

۱۵۰۰/۶۴ وعن شقيق قال مرض عبد الله فعدناه فجعل يبكي فعوتب فقال إني لا أبكي لأجل المرض لأني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وإنما أبكي أنه أصابني على حال فترة ولم يصبني في حال اجتهاد لأنه يكتب للعبد من الأجر إذا مرض ما كان يكتب له قبل أن يمرض فمنعه منه المرض. (رواه رزين)

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رض بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی۔ وہ (ہمارے سامنے) رونے لگے۔ لوگوں نے اس پر ان کو ملامت کی تو انھوں نے کہا میں بیماری کی تکلیف سے نہیں رو رہا ہوں کیونکہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے بلکہ اس لئے رو رہا ہوں کہ بڑھاپے کے دنوں میں بیمار ہوا، جوانی کے ایام میں بیمار نہیں ہوا جو اعمال کے لئے بہترین زمانہ ہے اور انسان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے ایام بیماری میں بھی وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جن کو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ اس بیماری نے مجھ کو اس ثواب سے محروم رکھا ہے (یعنی اگر جوانی میں بیمار ہوتا تو ایام بیماری میں زیادہ اعمال صالحہ لکھے جاتے بخلاف بڑھاپے کی علالت کے کہ ان ایام میں اعمال کی کمی ہو جاتی ہے)۔ (رزین)

عیادت کب کی جائے۔

۱۵۰۱/۶۵ وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعود مريضا إلا بعد ثلاث. (رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان)۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے (یعنی بیمار ہونے کے تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے یا ایک مرتبہ عیادت کے بعد دوسری بار کی عیادت تین دن بعد ہوتی تھی۔) (ابن ماجہ۔ بیہقی)

مریض سے اپنے لئے دعا کراؤ

۱۵۰۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے یہ کہہ کر وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی مانند ہوتی ہے[1]۔ (ابن ماجہ)

مریض کے پاس غل غپاڑہ نہ مچانا چاہیئے

۱۵۰۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے پاس کم بیٹھے اور شور و غل نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانے میں جب لوگوں نے شور و غل اور اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ (رزین)

عیادت کے وقت مریض کے پاس بہت کم بیٹھنا چاہیئے

۱۵۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیادت کا زمانہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے مانند ہے[2] (جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوہنے کے بعد دوسری بار دوہنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے اس وقفہ کے برابر ہے) اور سعید بن مسیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بہترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلد اٹھ کھڑا ہو۔ (بیہقی)

مریض جو چیز مانگے وہ کھلا دینی چاہیئے۔

۱۵۰۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ أَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلٰى أَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اور اس سے پوچھا کس چیز کے کھانے کو تمہارا جی چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا گیہوں کی روٹی کو۔ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیجدے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا مریض جب کسی چیز کا خواہشمند ہو تو وہ اس کو کھلا دی جائے۔ (ابن ماجہ)

حالت مسافرت کی موت کی فضیلت

۱۵۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا کاش یہ اپنے پیدائش کے مقام پر نہ مرا ہوتا۔ صحابہؓ

---

[1] اس لئے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ سے ہوتی ہے بسبب گناہ سے بچے رہنے کے یا ہمیشہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرنے کے۔

[2] اونٹنی کا دودھ دو یا تین بار دوہا کرتے ہیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ٹھہر کر تاکہ دودھ خود اُترے۔

وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ إِلٰى مُنْقَطَعِ أَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے وطن سے باہر مرتا ہے تو مقامِ مرگ سے مقامِ پیدائش تک کی مسافت کے برابر اس کو جنت میں جگہ ملتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ نسائی)

۱۵۰۷/۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، سفر میں مرنا شہادت ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۵۰۸/۴۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہادت کا درجہ پاتا ہے قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے اور صبح وشام اس کو ہمیشہ بہشت کا رزق ملتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

طاعون کی موت شہید کی موت کی طرح ہے

۱۵۰۹/۴۳ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عرباض رض بن ساریہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر مرے ہیں ان لوگوں کے معاملے میں خداوند تعالیٰ بزرگ و برتر کے سامنے جھگڑا کریں گے جو طاعون میں مرے ہیں۔ پس شہید لوگ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یعنی ہمارے مشابہ ہیں جو ہماری طرح طاعون کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے بستروں پر مرے ہیں وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جس طرح ہم اپنے بستروں پر مرے ہیں یہ بھی اپنے بستروں پر مرے ہیں خداوند تعالیٰ اس جھگڑے کو سن کر فرمائیگا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخم کے مانند ہیں تو وہ شہیدوں میں سے ہیں اور ان کے ثواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدوں کے زخموں (جیسے) مانند ہوں گے۔ (احمد۔ نسائی)

طاعون سے بھاگنے کی مذمت اور اس پر صبر کرنے کی فضیلت

۱۵۱۰/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کافروں کے مقابلہ میں جہاد سے بھاگ گیا ہو اور طاعون میں مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے موت کا بیان

فصل اوّل

موت کی آرزو نہ کرنا

١٥١١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیکو کار ہے تو ممکن ہے کہ اس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آیندہ خدا کو خوش کر سکے۔ (بخاری)

١٥١٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دل سے) اور نہ (زبان سے) موت کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی امیدیں ختم ہو جاتی ہیں اور مومن کی عمر میں اضافہ خیر ہی کا باعث ہوتا ہے۔ (مسلم)

دنیاوی تکلیف ونقصان کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

١٥١٣ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی تمنا ضروری ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي (یعنی اے اللہ زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے مجھ کو اس وقت جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔ (بخاری ومسلم)

لقائے مولا اور موت

١٥١٤ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهٖ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ

حضرت عبادہ رضؓ بن صامت کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے خداوند تعالےٰ اُس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو کوئی خدا سے ملاقات میں کراہت محسوس کرتا ہے خداوند بزرگ و برتر بھی اس کے ساتھ ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے یا حضورؐ کی کسی اور بیوی نے (سُنکر) عرض کیا (یا رسول اللہؐ) ہم موت کو بُرا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مومن کو جب موت آتی تو اس کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے۔ پس اس وقت اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خدا کی نظر میں اس کی عظمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوتی اور یہی ہوتا ہے کہ بندہ

مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ

مومن خدا سے ملاقات کے لئے بے چین ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو عزیز سمجھتا ہے اور کافر بندہ کے پاس جس وقت موت کا فرشتہ آتا ہے تو اس کو عذاب الٰہی اور سزا سے ڈراتا ہے پس اس کے خیال میں اس وقت موت سے بُری کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ خداوند تعالیٰ سے ملاقات کو بُرا سمجھتا ہے اور خدا اس سے ملاقات کو بُرا خیال کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی موت خود اس کی راحت کا ذریعہ ہے اور فاجر کی موت دنیا والوں کی راحت کا سبب ہے

۱۵۱۵/۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا رسول اللہؐ راحت پانے والا کون ہے اور وہ کون ہے جس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا مومن بندہ کو راحت ہے (اس کو) مرنے کے بعد دنیا کے رنج و آلام سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور وہ رحمتِ خداوندی میں چلا جاتا ہے۔ اور فاجر و بدکار بندہ کے مرنے سے خدا کے بندے راحت پاتے ہیں اور شہر درخت اور جانور اس کے شر سے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافر بلکہ راہ گیر کی طرح رہو۔

۱۵۱۶/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر ہے یا راہ گیر۔ (ابن عمر رضؓ اس کے بعد فرمایا کرتے) اور جب شام ہوجائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح ہوجائے تو شام کا انتظار نہ کر اور صحت کو بیماری سے غنیمت سمجھ۔ صحت میں جو عمل کریگا بیماری میں اس کا ثواب پائے گا۔ اور زندگی کو موت سے غنیمت سمجھ۔ (یعنی زندگی میں عمل کرتا کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب پائے)۔ (بخاری)

خدا کی ذات سے رحمت ہی کی امید رکھو

۱۵۱۷/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے یہ کہتے سنا کہ نہ مرے تم میں سے کوئی مگر یہ کہ خدا کے متعلق نیک گمان رکھتا ہو یعنی اس کے فضل و کرم اور بخشش پر کامل اعتقاد کی حالت میں وفات ہونی چاہئے۔ (مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن خدا کا سب سے پہلا سوال

۱۵۱۸/۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ھَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ۔ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ۔)

کیا میں تم کو اس بات سے آگاہ کردوں کہ قیامت کے دن خداوند مومنوں سے سب سے پہلی بات کیا کہے گا اور مومن پہلی بات خدا سے کیا کہیں گے صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا خداوند تعالیٰ قیامت میں سب سے پہلے یہ پوچھے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں پروردگار۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کہ تم میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے اس لئے کہ ہم تجھ سے معافی و درگزر اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ خداوند تعالیٰ یہ سنکر فرمائے گا میری بخشش تمہارے لئے واجب ہوگئی۔ (شرح السنۃ)

موت کو کثرت سے یاد کرو

۱۵۱۹
۹
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت یاد کرو لذتوں کو کھو دینے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اللہ سے حیا کرنے کا حق

۱۵۲۰
۱۰
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے شرم و حیا کرنے میں شرم و حیا کا حق ادا کرو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی خدا کا شکر ہے ہم خدا سے اس طرح شرم و حیا کرتے ہیں۔ یعنی اس سے ڈرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا حیا کرنا یہ نہیں ہے جس کو تم کہتے ہو بلکہ خدا سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سرؔ اور جو کچھ سر کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور چاہیئے کہ موت کو یاد رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے ان باتوں پر عمل کیا اس نے خدا سے حیا کی اور حیا کا حق ادا کیا۔ (احمد۔ ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

موت تحفہ مومن ہے

۱۵۲۱
۱۱
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا تحفہ موت ہے۔ (بیہقی)

لہ سر کی حفاظت سے مراد غرور و تکبر سے باز رہنا۔ اور سر کے اندر کی چیزوں سے مراد زبان آنکھ اور کان کو بری باتوں سے بچانا ہے۔ پیٹ سے مراد حرام اور شبہ کی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا اور پیٹ کے اندر کی چیزوں سے مراد ستر، ہاتھ، پاؤں اور دل کی حفاظت ہے۔ ۱۲ مترجم

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرنے کا مطلب اور اس کی حقیقت

١٥٢٢/١٢ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پیشانی کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے (یعنی مومن کو جان کنی کی سخت تکلیف ہوتی ہے جس سے پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اور یہ علامت بھلائی کی ہے۔ بعض کے نزدیک پسینہ سے مراد یہ ہے کہ مومن کو موت کے وقت کوئی اذیت نہیں ہوتی بجز پسینہ کے)۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

ناگہانی موت

١٥٢٣/١٣ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ۔

حضرت عبید اللہ بن خالد رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے۔ (ابوداؤد) بیہقی اور رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ غضب الٰہی کی پکڑ ہے کافر کے لئے اور رحمت ہے مومن کے لئے۔

موت کے وقت رحمتِ خداوندی کی امید

١٥٢٤/١٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس پہنچے جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے (یعنی تیرے دل میں خدا کی رحمت کی امید ہے یا غضب الٰہی کا خوف) اس نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف زدہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کے دل میں ایسے وقت یہ باتیں جمع نہیں ہوتیں۔ یعنی امیدِ رحمت اور خوفِ گناہ، مگر اللہ تعالیٰ اسکی امید کو پورا کرتا ہے اور خوف سے امن میں رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

نیک اعمال میں زیادتی کے لئے درازی عمر باعث سعادت ہے

١٥٢٥/١٥ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی آرزو نہ کرو اس لئے کہ جان کنی کا خوف اور ہول سخت ہے اور یہ بات نیک بختی سے تعلق رکھتی ہے کہ بندہ کی عمر زیادہ ہو اور خداوند تعالےٰ بندہ کو اپنی اطاعت کی طرف رجوع رکھے۔ (احمد)

١٥٢٦/١٦ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ

سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ فَقَالَ یٰلَیْتَنِیْ مُتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ عُمُرُکَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

علیہ وسلم نے ہم کو نصیحت فرمائی اور (اپنے بیان سے) ہمارے دلوں کو نرم کر دیا سعد بن ابی وقاصؓ (آپ کے بیان سے بے حد متاثر ہوئے) روئے اور بہت روئے اور کہا۔ کاش مجھ کو (بچپن ہی میں) موت آجاتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا۔ سعدؓ میرے سامنے مرنے کی آرزو کرتا ہے۔ آپ نے تین بار یہ جملہ کہا اور اس کے بعد فرمایا سعدؓ اگر تو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو جس قدر تیری عمر زیادہ ہوگی اسی قدر تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (احمد)

حضرت خبابؓ کا واقعہ

۱۵۲۷/۱۸ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِکُ دِرْھَمًا وَّاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْھَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ بَکٰی وَقَالَ لٰکِنْ حَمْزَۃُ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ کَفَنٌ اِلَّا بُرْدَۃٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَیْہِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْہِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْہِ الْاِذْخِرُ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

حضرت حارثہ بن مضربؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت خبابؓ کے پاس گیا جب کہ انھوں نے اپنے جسم پر سات جگہ داغ لگوائے تھے انھوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا نہ ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھا ہے کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہیں تھا۔ اور آج میرے گھر کے گوشے میں ۴۰ چالیس ہزار درہم موجود ہیں۔ حارثہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد خبابؓ کے سامنے ان کا کفن لایا گیا (جو نہایت عمدہ تھا) انھوں نے اس کفن کو دیکھا تو رو پڑے اور کہا۔ آہ حمزہ رضؓ کو ایسا کفن ملا جس میں سفید سیاہ دھاریاں تھیں لیکن اس قدر چھوٹا تھا کہ سر کی جانب کھینچ کر سر ڈھکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کو ڈھکا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ بالآخر سر ڈھانک دیا گیا اور پاؤں پر اذخر[1] ڈال دی گئی۔

(احمد۔ ترمذی) مگر ترمذی نے یہ حدیث ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ سے آخر تک بیان نہیں کی۔

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَہُ الْمَوْتُ

جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اس کا بیان

فصل اوّل

قریب المرگ کو تلقین

۱۵۲۸/۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] ایک گھاس کا نام ہے جو مدینہ میں پیدا ہوتی ہے۔

الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لا إله إلا الله. (رواه مسلم)

نے فرمایا کہ مرنے والے کے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ (مسلم)

مریض و قریب المرگ کے سامنے بھلائی کے کلمات ہی کہے جائیں

١٥٢٩ وعن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيرا فإن الملائكة يؤمنون على ما تقولون. (رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو اس لئے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

مصیبت کے وقت صبر و رضا کا اجر

١٥٣٠ وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ما أمره الله به إنا لله وإنا إليه راجعون. اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها إلا أخلف الله له خيرا منها فلما مات أبو سلمة قلت أي المسلمين خير من أبي سلمة أول بيت هاجر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم إني قلتها فأخلف الله لي رسول الله صلى الله عليه وسلم. (رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق اس مصیبت پر یہ الفاظ کہے إنا لله وإنا إليه راجعون اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها (یعنی ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو واپس جانا ہے۔ اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس کے بہتر بدلہ عطا فرما) تو خداوند تعالے اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رض (ان کے شوہر) کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا ابو سلمہ رض سے بہتر کون مسلمان ہوگا وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے مع اہل و عیال کے ہجرت کی تھی، پھر میں نے یہی کلمے کہے جو اوپر مذکور ہوئے تو خداوند تعالے نے ابو سلمہ رض کے عوض مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا (یعنی حضور سے میرا نکاح ہو گیا)۔ (مسلم)

میت کے لئے آنحضرت کی دعا

١٥٣١ وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أبي سلمة وقد شق بصره فأغمضه ثم قال إن الروح إذا قبض تبعه البصر فضج ناس من أهله فقال لا تدعوا على أنفسكم إلا بخير فإن الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه. (رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رض کی آنکھیں (موت کے وقت) پھر گئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بینائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے ابو سلمہ رض کے گھر والے یہ سن کر سمجھ گئے کہ ابو سلمہ رض کا انتقال ہو گیا اور وہ رونے چلانے لگے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ اس وقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه (یعنی اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ان کا مرتبہ بلند فرما کر ان لوگوں میں ان کو شامل فرما جن کو راہ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پسماندگان کی کارسازی فرما۔ اور اے پروردگار تمام جہانوں کے ہم کو اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر کشادہ فرما اور اس کو منور کر)۔ (مسلم)

وصال کے بعد آپ پر ڈالی گئی چادر

۱۵۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی تو یمنی چادر سے آپ کے جسم کو ڈھانک دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آخری کلام کلمہ طیب دخول جنت کی ضمانت

۱۵۳۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

قریب المرگ کے سامنے سورۂ یٰسین پڑھنے کا حکم

۱۵۳۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے والوں کے سامنے سورۂ یٰسٓ پڑھا کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مسلمان میت کو بوسہ دینا جائز ہے

۱۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضؓ کی وفات کے بعد ان کے جسم پر بوسہ دیا اور ان کی میت پر روئے یہاں تک کہ آپ کے آنسو حضرت عثمانؓ کے چہرے پر ٹپک کر بہہ نکلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکے منہ کو بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیئے

۱۵۳۷ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت حصین بن وحوح کہتے ہیں کہ طلحہؓ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور ان کے گھر والوں سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ طلحہ رضؓ کی موت آگئی ہے جب ان کا انتقال ہوجائے تو مجھ کو فوراً خبر دینا اور تم بھی اس کی تجہیز و تکفین میں عجلت سے کام لینا۔ اس لئے کہ مسلمان میت کو گھر والوں کے درمیان زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

قریب المرگ کو تلقین کرو۔

۱۵۳۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرنے والوں کو تم اِن کلموں کی تلقین کیا کرو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور بزرگ ہے پاک ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کلمات کو تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہتر اور بہت بہتر۔ (ابن ماجہ)

مومن اور کافر کی روح قبض ہونے کا حال

۱۵۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى يُنْتَهٰى اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مرگ انسان کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ مرد صالح ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی نکل اس حال میں کہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک تیری تعریف کی گئی ہے اور تجھ کو خوشخبری ہو راحت کی اور جنت کے پاک رزق کی اور خدا سے ملاقات کی جو تجھ پر غضب ناک نہیں (بلکہ تجھ سے راضی اور خوش ہے) یہ فرشتے برابر اس قریب مرگ شخص کے سامنے یہی کہتے ہیں یہاں تک کہ روح خوش ہو کر جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، پھر اس کے واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور دربان پوچھتا ہے کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں۔ فلاں شخص ہے اس کہا جاتا ہے مرحبا اس پاک جان کو جو پاک بدن میں تھی اور داخل ہو اے پاک جان آسمان میں اس حال میں کہ تیری تعریف کی گئی ہے اور خوشخبری ہو تجھ کو راحت کی، جنت کے رزق کی، خوشنودی خدا کی۔ یہی جملے اس سے برابر کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح اس آسمان میں پہنچتی ہے جہاں خدا کی خاص رحمت ہے اگر وہ بدکار انسان ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں، اے نفس خبیث جو خبیث اور (ناپاک) بدن میں تھا نکل اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے اور بشارت ہو تجھ کو گرم پانی کی پیپ کی طرح طرح کے عذابوں کی۔ فرشتے برابر یہی الفاظ کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ،

کون شخص ہے پس کہا جاتا ہے یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کا دربان کہتا ہے خوشخبری نہ ہو ناپاک روح کو جو ناپاک جسم میں تھی، واپس جا اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے پس تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اسے پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر کی طرف آجاتی ہے (ابن ماجہ)

۱۵۴۰/۱۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اُس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ابوہریرہ رضی نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا (یعنی یہ کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی ہے) اس کے بعد راوی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آسمان کی مخلوق اس روح کو دیکھ کر کہتی ہے کہ ایک پاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر آسمان والے اس روح کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ رحمت نازل ہو خدا کی تجھ پر اور تیرے جسم پر جس کو تو آباد رکھتی تھی۔ پھر فرشتے اس کو پروردگار کے پاس لے جاتے ہیں اور پروردگار یہ حکم دیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن تک مہلت دے دو۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے، حماد نے کہا ابوہریرہ رض نے اس روح کی بدبو کا ذکر کیا اور پھر لعنت کا اور اس کے بعد کہا کہ اس روح کو دیکھ کر آسمان والے کہتے ہیں کہ ایک ناپاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے اس کو لے جاؤ اور قیامت کے دن تک مہلت دو۔ ابوہریرہ نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کونا اپنی ناک پر رکھا۔ گویا کافر کی رُوح کی بدبو آپ کو محسوس ہوئی۔ (مسلم)

۱۵۴۱/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اُخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح سے کہتے ہیں کہ اے رُوح! جسم سے نکل اور خدا کی جانب چل۔ اس حال میں کہ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے۔ خدا کی رحمت اور جنت کا رزق تیرے لئے ہے۔ پس رُوح نکلتی ہے اور اس کی خوشبو مشک کے مانند ہوتی ہے اور فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ جب فرشتے اس روح کو آسمان کے دروازوں پر لے کر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کیا خوب ہے یہ خوشبو جس کو تم زمین کی طرف سے لے کر آئے ہو۔ پھر یہ فرشتے اس روح کو مومنوں کی ارواح کے پاس لے جاتے ہیں اور وہ اس سے اس قدر خوش ہوتی ہیں جس طرح وہ شخص جس کا کوئی عزیز سفر سے واپس آیا ہو یا کوئی گم شدہ عزیز آ کر ملا ہو۔ پھر مومنوں کی رُوحیں اس روح سے دریافت کرتی ہیں کہ فلاں

قَدْ ذُهِبَ بِهٖ إِلٰى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ إِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ إِلٰى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ)

فلاں شخص نے کیا کیا؟ (یعنی فلاں شخص کا کیا حال ہے) پھر ارواحِ مومنین آپس میں کہیں گی۔ اس کو چھوڑ دو یہ دنیا کے رنج و الم میں گرفتار تھا (جب اس کو سکون حاصل ہو جائے اور آرام کر لے پھر پوچھنا) اس کے بعد یہ روح (آرام پانے کے بعد) کہے گی کہ فلاں شخص مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ مومنین کی روحیں کہیں گی کہ اس کو لے گئے (فرشتے) اس کی ماں کی طرف یعنی دوزخ کی طرف۔ اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو عذابِ الٰہی کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل آ اے روح غصہ کی گئی طرف عذابِ الٰہی کے پس وہ روح (جسم سے) مُردار کی بدبُو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ فرشتے لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازوں کی طرف اور کہا جاتا ہے کیسی ناپاک اور بدبودار رُوح ہے پھر اس کو کافروں کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔ (احمد۔ نسائی)

۱۵۴۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک انصاری شخص کے جنازے پر گئے حتّٰی کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ پھر (یکایک) آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا جب بندہ مومن کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ ان کے ساتھ جنّت کے کفن اور خوشبو بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اس قدر دُور بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندۂ مومن کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک رُوح خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے پس فرشتۂ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی ملکُ الموت سے اُس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں (یعنی اس قدر جلد کہ پلک مارنے کی دیر نہیں ہوتی) اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح سے وہ بہترین خوشبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس رُوح

أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي۔

قَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ

کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت کہتی ہے کون ہے یہ پاک روح۔ وہ فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے اور فلاں کا بیٹا ہے یعنی وہ اس کے نام و لقب کو عمدہ طریق پر بتاتے ہیں جس سے وہ دنیا میں موسوم ہوتے ہیں حتّٰی کہ یہ فرشتے آسمانِ دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں اسی طرح ہر آسمان کے دروازے پر ہوتا ہے اور دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس رُوح کو ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے نامۂ اعمال کو مقامِ علّیین میں (جہاں ارواحِ سعید رہتی ہیں) رکھو اور اس کو زمین کی طرف لے جاؤ (یعنی اس کے مدفون جسم میں لوٹا دو) میں نے مٹی ہی سے جسموں کو پیدا کیا ہے اور مٹی ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور مٹی ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب میں وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسولؐ ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تو نے ان کا رسولؐ ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے (یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے) کہ میرا بندہ سچا ہے اس کے لئے جنت کا بستر بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دو۔ چنانچہ کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو حدِ نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے (یعنی تیرے لئے تمام نعمتیں موجود ہیں) اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حُسن و جمال میں کامل ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوشخبری کو سناتا ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا عملِ خیر ہوں۔ میت یہ سن کر کہتی ہے اے میرے پروردگار! قیامت کو قائم کر

فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ
السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَأْخُذُهَا
فَإِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ
عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ
مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى
وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا
يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ
فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ
اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي
الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا
فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ
لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ
السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ
الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ
فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا
اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ
هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ
الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا
اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ
فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى
النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ
عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ
رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ
فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ
الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ

لے میرے پروردگار! قیامت کو قائم کر کہ میں پھر اہل و مال کی طرف جاؤں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ٹاٹ ان کے پاس ہوتے ہیں وہ اتنی دُور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر ہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث و ناپاک رُوح خدا کے غضب کی طرف نکل۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کافر کی رُوح (یہ سُن کر) بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہے پس فرشتۂ موت روح کو کھینچتا ہے جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ تر صوف میں سے، اور اس کو جسم سے (باہر) نکالتا ہے اور پلک مارتے ہی اس سے اس روح کو وہ فرشتے چھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے یہ فرشتے اس رُوح کو ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی ہے جیسی مُردار بدبو جو کہیں زمین پر پائی جاتی ہے۔ پھر فرشتے اس رُوح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے یہ رُوح گزرتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک روح ہے؟ فرشتے جواب دیں گے فلاں شخص فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام بُرے ناموں اور القاب کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں ان کو مخاطب کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمانِ دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (یعنی نہیں کھولے جاتے کافروں کے لئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل ہوں گے جنّت میں جب تک داخل نہ ہو اونٹ سُوئی کے ناکے میں) (یعنی ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے) پھر خداوند تعالےٰ حکم دے گا اس کے نامۂ اعمال کو سجین میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے پھر اس کی رُوح پھینک دی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (جس کسی نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا، وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گرا پس اچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا دور دراز جگہ میں) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے رُوح جسم میں اور دو

الْوَجْهِ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

فرشتے آکر بٹھلاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر اس سے پوچھا جائیگا وہ شخص کون تھا جو تم میں بھیجا گیا تھا وہ کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا ایک پکارنے والا خدا کی طرف سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش کر دو اور ایک دروازہ دوزخ کی جانب اس کے لئے کھول دو۔ چنانچہ دوزخ کی طرف کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی گرمی اور گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس کی قبر کو تنگ کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر نکل جائیں گی۔ پھر ایک بدصورت شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے اس کے پاس آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی وہ اس سے کہے گا خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ میّت اس سے پوچھے گی تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت بُرا ہے اور بُرائی کو لایا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ یہ سُن کر میّت کہے گی۔ اے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔

ایک دوسری روایت میں یہ تمام واقعہ مذکور ہے اور اس قدر مزید اضافہ ہے کہ جس وقت بندۂ مومن کی رُوح جسم سے نکلتی ہے تو رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی طرف سے یا ان کے دروازوں سے آسمان کو لے جائی جائے (تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف ہوں) اور کافر کی رُوح اس کی رگوں سے نکالی جاتی ہے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور بند رکھے جاتے ہیں اس پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔ (احمد)

عالمِ برزخ میں مومن کی روح

۱۵۴۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ ابْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعبؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو براء بن معرور کی بیٹی امِّ بشرؓ ان کے پاس آئیں اور کہا اے عبدالرحمٰن کے باپ اگر عالم آخرت میں تم فلاں شخص سے ملو تو اُن سے میرا سلام کہنا۔ کعبؓ نے جواب دیا "اے امِّ بشر! خدا تجھ کو بخشے ہم (وہاں) اس سے زیادہ اہم کام میں مشغول ہوں گے" (یعنی وہاں ہم کو اپنی ہی خبر نہ ہوگی دوسروں کی خبر ہم کیا لیں گے)۔ امِّ بشرؓ نے کہا۔ "اے ابو عبدالرحمٰنؓ! کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سُنا کہ مومنین کی رُوحیں سبز جانوروں (پرندوں) کی شکل میں ہوں گی جو بہشت کے درختوں کے پھل کھائیں گے" کعبؓ نے کہا "ہاں میں نے سنا ہے"۔

فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اُمِّ بشر رضی اللہ عنہا نے کہا یہ بھی وہ فضل ہے (جس کی تیرے لئے امید کی جاتی ہے انشاء اللہ تمہاری روح بھی انہی ارواح میں شامل ہوگی) (ابن ماجہ۔ بیہقی در کتاب البعث والنشور)

۱۵۳۴ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ
۱۷
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی روح پرندہ کی شکل میں بہشت کے درختوں کا میوہ کھاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ پھر اس کو اس کے بدن میں ڈالے گا اس روز کہ اللہ اس کو اٹھائے گا۔ (یعنی قیامت کے دن)۔ (مالک۔ نسائی۔ بیہقی)

۱۵۳۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى
۱۸
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جب کہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہنچا دینا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ　میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

فصل اوّل

غسل میت

۱۵۳۶ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
۱
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہے تھے اور آپ نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔ پس ہم جب غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اس تہبند کو میت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ غسل دو اس کو طاق یعنی تین بار، یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کرو غسل کو دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے۔ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈال دیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۵۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
۲
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔

وَلَا عِمَامَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (مسلم)

کفن اچھا دینا چاہئے

١٥٤٨ / ٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہئے کہ اچھا کفن دے۔ (مسلم)

محرم کے کفن کا مسئلہ

١٥٤٩ / ٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام حج باندھے ہوئے تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مرگیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو بیری کے پتوں کے پانی میں غسل دو اور کفن دو کپڑوں کا دیدو۔ اور خوشبو لگاؤ نہ سر کو ڈھانکو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن یہ شخص لبیک کہتا ہوا قبر سے اٹھے گا (بخاری ومسلم) ان شاء اللہ عنقریب "باب جامع المناقب" میں مصعبؓ بن عمیر کی شہادت کی حدیث بیان کریں گے۔

فصل دوم

کفن کے لئے سفید کپڑا بہتر ہے

١٥٥٠ / ٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى مَوْتَاكُمْ۔)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید ہی کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے لئے بہترین سرمہ اثمد (سیاہ سرمہ) ہے اس لئے کہ وہ پلکوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کی بینائی کو بڑھاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور ابن ماجہ نے "موتاکم" تک روایت کیا)

قیمتی کپڑے کے کفن کی ممانعت

١٥٥١ / ٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے (یعنی جلد خراب وخستہ ہوجاتا ہے)۔ (ابوداؤد)

قیامت میں مردہ کس حال میں اٹھے گا؟

١٥٥٢ / ٧ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور ان کو پہن کر کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے کو انھیں

يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جس میں وہ مرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بہترین کفن کون سا ہے۔

١٥٥٣/٨ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کفن حلّہ ہے (یعنی تہبند، چادر اور قمیص) اور بہترین قربانی، سینگوں والا دُنبہ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایت ابو امامہ سے نقل کی ہے)۔

شہداء کو انہیں کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ شہید ہوئے۔

١٥٥٤/٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ شہداء اُحد کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے ہتھیار اور چمڑہ (یعنی پوستین وغیرہ) اتارلئے جائیں اور پھر ان کو ان کے کپڑوں اور خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت مصعب اور حضرت امیر حمزہ رضؓ کا کفن

١٥٥٥/١٠ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انھوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر رضؓ شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے اور وہ ایک چادر میں کفنائے گئے جو اس قدر چھوٹی تھی کہ ان کے سر کو ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف نے یہ بھی کہا کہ حضرت حمزہ رضؓ شہید ہوگئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے (ان کو بھی حسب ضرورت کفن نہ مل سکا)۔ پھر ہماری دنیا میں وسعت دی گئی جس قدر دی گئی یا آپ نے یہ الفاظ کہے ہم کو دنیا جس قدر دی گئی۔ البتہ ہم کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید (دنیوی کشائش کے طور پر) ہماری نیکیوں کا بدلہ جلد دے دیا گیا۔ یہ کہہ کر اسی خیال سے وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

رئیس منافقین عبداللہ ابن اُبی کے ساتھ اس کے انتقال کے بعد آنحضرت ﷺ کا معاملہ

١٥٥٦/١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی کی میت کو قبر میں اُتارا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حکم دیا کہ میت کو قبر سے نکالا جائے چنانچہ میت کو نکالا گیا،

فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور حضورؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنا کرتہ پہنایا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبی نے حضرت عباسؓ کو غزوۂ بدر میں جب وہ اسیر ہوئے، اپنا کرتہ پہنا دیا تھا۔ حضورؐ نے یہ اس کا بدلہ دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا — جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز پڑھنے کا بیان

فصل اوّل

جنازہ لے کر جلدی چلنا چاہیے

١٥٥٧/١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کرو جنازہ کے لے جانے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو نیکی کی طرف جلد پہنچانا چاہئے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

نیکوکار اور بدکار کا جنازہ

١٥٥٨/٢ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے تو لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں پھر اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو کہتا ہے مجھ کو جلد میری منزل کی جانب لے چلو اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے کہتا ہے افسوس ہے تم مجھ کو کہاں لئے جاتے ہو میت کی اس آواز کو ہر چیز سنتی ہے مگر انسان نہیں سنتا اگر انسان اس آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے یا مر جائے۔ (بخاری)

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا حکم

١٥٥٩/٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو نہ رکھ دیا جائے (بخاری و مسلم)

١٥٦٠/٤ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت خوف اور گھبراہٹ کی چیز ہے پس تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (بخاری و مسلم)

١٥٦١/٥ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کھڑے ہوئے جیسا ہم بھی کھڑے ہوئے پھر آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے یعنی جنازہ کو

(رواہ مسلم) وفی روایۃ ابی مالک و ابی داود قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد۔

دیکھ کر۔ (مسلم) اور مالک و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کو دیکھ کر اور پھر بیٹھ گئے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و تدفین میں شریک ہونے کا ثواب

١٥٦٢ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیھا ویفرغ من دفنھا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیھا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور طلب ثواب کی غرض سے جائے، اس کے ساتھ رہے، اس پر نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جس میں ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن میں شریک نہ ہو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نجاشی بادشاہ کی غائبانہ نماز جنازہ

١٥٦٣ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر اربع تکبیرات۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی (شاہ حبش) کے مرنے کی اسی روز اطلاع دی جس روز ان کا انتقال ہوا تھا اور پھر صحابہؓ کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں (یعنی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی)۔ (بخاری و مسلم)

نماز جنازہ کی تکبیرات

١٥٦٤ وعن عبد الرحمن ابن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا۔ (رواہ مسلم)

عبدالرحمن ابن ابی لیلےؓ کہتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک جنازے پر انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (مسلم)

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

١٥٦٥ وعن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرا فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انھا سنۃ۔ (رواہ البخاری)

طلحہ بن عبداللہ بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انھوں نے (تکبیر کے بعد) سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھر کہا سورۃ فاتحہ میں نے اس لئے پڑھی ہے تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

نماز جنازہ میں حضورؐ کی میت کے لئے دعا

١٥٦٦ وعن عوف بن مالک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور آپ نے جو دعا نماز میں پڑھی اس کو میں نے یاد رکھا اور وہ یہ تھی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَ

مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (یعنی اے خدا اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت میں رکھ برائیوں سے اور اس کے قصور معاف کر دے اور اس کی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو پانی اور برف سے پاک فرما اور اولے سے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت کر اور اس کے خادموں سے بہتر خادم مرحمت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا) اور ایک روایت میں دعا کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں؟ "اور بچا اس کو قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے" عوف کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زبان سے یہ دعا سنی تو بے اختیار میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور حضورؐ میرے لئے یہ دعا فرماتے۔ (مسلم)

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

١٥٢٧/١١ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ أُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضؓ نے لوگوں سے کہا کہ ان کے جنازہ کو مسجد میں لے آؤ تاکہ ان پر نماز پڑھیں۔ لوگوں نے مسجد میں جنازہ لانے سے انکار کر دیا، حضرت عائشہ رض نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹوں (سہیل و سہیل) پر مسجد میں نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

١٥٢٨/١٢ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کے جنازہ پر نماز پڑھی جو نفاس (ولادت یا زچگی) میں مرگئی تھی۔ آپ جنازہ کے درمیان کھڑے تھے۔ (بخاری ومسلم)

تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ

١٥٢٩/١٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات ہی کو مردہ دفن کیا گیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا اس کو کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا آج کی رات۔ آپؐ نے پوچھا تم نے مجھ کو کیوں خبر نہیں دی؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم نے اس کو اندھیری رات میں دفن کیا تھا اور ایسے وقت آپ کو جگانا مناسب خیال نہیں کیا (یہ سنکر) آپؐ کھڑے ہوگئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی، اور آپؐ نے اس پر (یعنی قبر پر) نماز پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۷۰/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک کالی عورت مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر حاضر پایا تو پوچھا (کہاں ہے) صحابہ رضہ نے عرض کیا۔ وہ مرگئی (یا مرگیا) آپ نے فرمایا تم نے اس کی خبر مجھ کو نہ دی ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں گویا صحابہ رضہ نے اس عورت کی موت کو معمولی بات خیال کیا اور آپ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا مجھ کو اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہؓ آپ کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں اور ان پر میرا نماز پڑھنا اُن کو روشن کر دیتا ہے (بخاری و مسلم) اور اس کے الفاظ مسلم کے ہیں

نمازِ جنازہ میں چالیس آدمیوں کے شریک ہونے کا ثواب

۱۵۷۱/۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضہ کے آزاد کردہ غلام کریبؒ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضہ نے بیان کیا کہ ان کا بچہ مقام قدید میں یا عسفان میں (یہ دونوں مقامات مکہ کے قریب واقع ہیں) مرگیا۔ انھوں نے کہا اے کریب! دیکھ نماز کے لئے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں کریب کہتے ہیں کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت آدمی جمع تھے میں نے ابن عباس رضہ کو اس کی خبر دی تو انھوں نے پوچھا تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ انھوں نے کہا اچھا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جاتیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۷۲/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد تک پہنچ جائے نماز پڑھے اور جماعت میت کے لئے خدا سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

"زبانِ خلق نقارۂ خدا"

۱۵۷۳/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گزری اور اس کی بھلائی کی تعریف کی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو سنکر فرمایا "واجب ہوئی" پھر یہ جماعت ایک اور جنازہ کے قریب گزری اور اس کی برائی کی۔ آپؐ نے فرمایا "واجب ہوئی" حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوئی

عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

آپ نے فرمایا جس میت کی بھلائی کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی اور تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن بندے زمین پر خدا کے گواہ ہیں۔

زبانِ خلق نقارۂ خدا سمجھو

۱۵۵۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے لئے چار آدمی بھلائی کی شہادت دیں خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر تین آدمی گواہی دیں۔ آپ نے فرمایا تین آدمی بھی گواہی دیں تو خدا جنت میں داخل کریگا ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپ نے فرمایا دو بھی گواہی دیں تب بھی، پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق آپ سے دریافت نہیں کیا۔ (بخاری)

جو مرچکے انہیں برا نہ کہو

۱۵۵۵/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردوں کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کی جزا و سزا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

شہداء اُحد کی تکفین و تدفین

۱۵۵۶/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد میں سے دو، دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں لپیٹتے تھے (یعنی دو دو آدمیوں کو ایک ایک کفن دیتے تھے) پھر آپ صحابہؓ سے پوچھتے تھے ان میں سے (یعنی ان دونوں میں سے) کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب صحابہؓ ان میں سے ایک طرف اشارہ کرتے تو آپ لحد میں اسی کو قبلہ کی جانب پہلے رکھتے اور پھر فرماتے میں قیامت کے دن ان کی شہادت کی گواہی دوں گا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کو یونہی خاک و خون میں لتھڑے ہوئے دفن کردو۔ آپ نے ان پر نہ تو نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

تدفین کے بعد قبرستان سے واپسی میں سواری پر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۵۵۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب ابن دحداح رضؓ کے جنازہ کو دفن کرچکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا جس پر زین نہ تھی۔ آپ اس پر سوار ہوگئے اور ہم آپ کے گرد پیدل روانہ ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۱۵۷۸/۲۲ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے پیچھے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب رہے اور کچے بچّے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لئے دُعا کی جائے بخشش اور رحمت کی۔

(ابوداؤد) احمد، ترمذی۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں ان کا جی چاہے اور بچہ کے جنازے پر نماز پڑھی جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے۔

جنازہ کے آگے چلنے کا مسئلہ

۱۵۷۹/۲۳ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا۔

زہری رح سالمؓ سے اور سالم اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں کہ محدثین اسے مرسل خیال کرتے ہیں۔

جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیئے

۱۵۸۰/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ تابع کیا گیا ہے (یعنی لوگ اس کے تابع ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں) اور وہ (یعنی جنازہ) آدمیوں کا تابع نہیں ہے کہ لوگوں کے پیچھے رہے اور جو شخص جنازہ کے آگے چلتا ہے گویا وہ جنازہ میں شریک نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

ترمذی نے کہا ابو ماجد مجہول راوی ہے۔

جنازہ کو کاندھا دینا میت کے حق کی ادائیگی ہے

۱۵۸۱/۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کاندھا دیا، اس نے اپنا حق ادا کردیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنہ میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کے جنازے کو دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا)

جنازہ کے ساتھ سواری پر چلنے والوں کو آنحضرتؐ کی تنبیہ

١٥٨٢/٢٦ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے ہم نے دیکھا کہ لوگ سواریوں میں سوار ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سواروں کو مخاطب کرکے فرمایا تم کو شرم وحیا نہیں آتی خدا کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد)
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ثوبان رضؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے)۔

جنازہ پر سورۂ فاتحہ کی قرأت

١٥٨٣/٢٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نمازِ جنازہ میں میّت کے لئے خلوصِ دل سے دعا کرو

١٥٨٤/٢٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میّت کی نماز پڑھو تو خلوص سے اس کے لئے دعا کرو۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نمازِ جنازہ کی دعا

١٥٨٥/٢٩ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (یعنی اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو ہمارے حاضر کو ہمارے غائب کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) نسائی نے ابراہیم اشہلی سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد سے اور اُن کی روایت اُنْثَانَا تک ختم ہوجاتی ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ اور اس کے آخر میں وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ہے۔

ایک میت کے لئے آنحضرتؐ کی دعا۔

۱۵۸۶/۳۰ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن الاسقع رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کو یہ دعا کرتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (یعنی اے اللہ! فلاں شخص فلاں کا بیٹا تیری امان میں ہے پس بچا تو اس کو قبر کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو اے اللہ وفا اور حق کا مالک ہے (یعنی جو وعدے تو نے بندوں سے کئے ہیں وہ پورے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ حق ہے) یا اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے اور رحم کرنے والا ہے)۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

مُردوں کی برائیاں ذکر نہ کرو

۱۵۸۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور نہ ذکر کرو ان کی برائیوں کا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا مسئلہ

۱۵۸۸/۳۲ وَعَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤدَ نَحْوُهٗ مَعَ زِيَادَةٍ وَفِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْاَةِ۔

نافع ابو غالبؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے جنازہ پر میں نے انس بن مالک کے ساتھ نماز پڑھی پس کھڑے ہوئے انسؓ جنازہ کے سر کے قریب پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ لایا گیا اور کہا گیا اے ابو حمزہؓ (یعنی انس بن مالکؓ) اس کی نماز پڑھا دو۔ پس انسؓ جنازہ کے تخت کے درمیان کھڑے ہوئے علاء بن زیاد نے انسؓ سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنازہ پر اس طرح کھڑے ہوتے دیکھا ہے یعنی جس طرح تو درمیان میں کھڑا ہوا ہے عورت کے جنازہ پر اور سر کے سامنے مرد کے جنازے پر انس بن مالکؓ نے کہا، ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انس بن مالکؓ عورت کے کولھے کے قریب کھڑے ہوئے۔

فصل سوم

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا مسئلہ

۱۵۸۹/۳۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلےٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیفؓ اور قیس بن سعدؓ مقام قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا، دونوں اس کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ تو ذمی

الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(مُراد زمیندار یا کاشتکار) کا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا تو آپ کھڑے ہوگئے تھے اور جب آپ سے کہا گیا کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ جاندار نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کا معمول اور اس کی منسوخی کا حکم

١٥٩٠ / ٣٤ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ اَلرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ اس کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا۔ ایک یہودی عالم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے محمدؐ! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میت کے دفن کرنے یا لحد میں اتارنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے اِس معاملے میں تم یہودیوں کی مخالفت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے بشر بن رافع راوی قوی نہیں ہے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑا نہ ہونا چاہیئے

١٥٩١ / ٣٥ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرو۔ لیکن پھر آپ بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے) اور ہم کو بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیدیا تھا۔ (احمد)

١٥٩٢ / ٣٦ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمْ اِبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی رضہ اور ابن عباسؓ کے پاس سے گزرا۔ حسن بن علی رضہ اس کو دیکھ کر کھڑے ہوئے اور ابن عباس کھڑے نہ ہوئے۔ حسنؓ نے ابن عباسؓ سے کہا۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا ہاں لیکن پھر بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

آنحضرتؐ یہودی کا جنازہ دیکھ کر کیوں کھڑے ہوئے؟

١٥٩٣ / ٣٧ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِهَا جَالِسًا وَکَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ان کے پاس سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ جنازہ چلا گیا۔ حسن بن علی رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ یہودی کا جنازہ ادھر سے گزرا آپ نے اِس امر کو بُرا سمجھا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا رہے اس لئے آپ کھڑے ہوگئے۔ (نسائی)

١٥٩٤ / ٣٨ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو کھڑے ہوجاؤ تم جنازہ کے (ادب و احترام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (احمد)

۱۵۹۵/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَّرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں ایک جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ (نسائی)

نمازِ جنازہ میں تین صفیں ہونی چاہئیں

۱۵۹۶/۴۰ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا أَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ أَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ

حضرت مالک بن ہبیرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرے اور اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کو) واجب کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو سننے کے بعد مالک رض جنازہ کے ساتھ تھوڑے آدمیوں کو دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ (ابو داؤد)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہ رض جب نمازِ جنازہ کا ارادہ کرتے اور تھوڑے آدمی دیکھتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اس کے لئے (شفاعت) واجب ہوگئی۔ ابن ماجہ نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

نمازِ جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۱۵۹۷/۴۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ۔ (یعنی اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے تو نے ہی اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے اچھی طرح واقف ہے ہم اس کی سفارش کو آئے ہیں تو اس کو بخش دے۔) (ابو داؤد)

ایک بچے کے جنازہ پر ابوہریرہ رض کی دعا

۱۵۹۸/۴۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَّمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت سعید بن مسیب رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رض کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، پس نماز میں، میں نے حضرت ابوہریرہ رض کو کہتے سنا اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (یعنی اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا)۔ (مالک)

بچہ کی نماز جنازہ کی دعا

۱۵۹۹/۲۲ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَءُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

امام بخاری رح اس حدیث کو معلق (یعنی بلا سند کے) بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ حسن بصری بچہ کے جنازہ کی نماز میں (تکبیر اولیٰ کے بعد سُبحانک اللّٰھم کی جگہ) سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور پھر یہ دُعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا (یعنی اے اللہ! اس کو ہمارا پیشوا قرار دے پیش رو بنا اور ذخیرہ و ثواب۔) (بخاری)

ناتمام بچہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۶۰۰/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ)۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچہ پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہو اور نہ اس کا کوئی وارث جب تک کہ پیدائش کے وقت اس کی آواز نہ سنائی دے (یعنی جب تک بچہ زندہ پیدا نہ ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہو اور نہ کوئی اس کا وارث۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مگر ابن ماجہ نے "وَلَا یُوْرَثُ" ۔ نہیں بیان کیا)

نماز جنازہ میں بھی امام اوپر اور مقتدی نیچے نہ کھڑے ہوں

۱۶۰۱/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ)۔

حضرت ابومسعود انصاری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ امام کسی اونچی جگہ یا چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نیچے رہیں۔ (دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز کے اندر بیان کیا۔)

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ — میت کو دفن کرنے کا بیان

فصل اول

بغلی قبر بنانا مستحب ہے

۱۶۰۲/۱ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ نے اپنی اس بیماری میں جس میں انھوں نے وفات پائی ہے یہ کہا کہ میرے دفن کرنے کے لئے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لحد میں کیا گیا تھا۔ (مسلم)

قبر میں کپڑا بچھانے کا مسئلہ

۱۶۰۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سُرخ لوئی (چادر) ڈالی گئی تھی۔ (مسلم)

اونٹ کے کوہان کی مانند قبر بنانا افضل ہے

١٦٠٤/٣ وعن سفيان التمار انه رای قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما۔ (رواه البخاری)

حضرت سفیان رض تمار کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا جو اونٹ کے کوہان کے مانند تھی۔ (بخاری)

قبر کو اونچا کرنے کی ممانعت

١٦٠٥/٤ وعن ابی الهياج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثك على ما بعثنی عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته۔ (رواه مسلم)

ابو الہیاج اسدی رض کہتے ہیں کہ مجھ سے علی رض نے کہا کیا میں تجھ کو اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مامور کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو (یعنی جہاں تو تصویر کو دیکھے) اس کو محو اور نیست و نابود کر دے اور جہاں کسی قبر کو اونچا دیکھے تو اس کو برابر کر دے۔ (مسلم)

قبر پر گچ کرنے عمارت بنانے اور اس کے اوپر بیٹھنے کی ممانعت

١٦٠٦/٥ وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبروں کو پختہ کرنے سے اور قبروں پر عمارت بنانے سے اور قبروں پر بیٹھنے سے۔ (مسلم)

قبروں کے بارہ میں چند احکام

١٦٠٧/٦ وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو مرثد غنوی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف۔ (مسلم)

قبر کے اوپر بیٹھنے کی تہدید

١٦٠٨/٧ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے یہ بہتر ہے، کہ وہ (شخص کسی) قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

فصل دوم

صندوقی قبر بھی مشروع ہے

١٦٠٩/٨ عن عروة بن الزبير قال كان بالمدينة رجلان احدهما يلحد والاخر لا يلحد فقالوا ايهما جاء اول عمل عمله فجاء الذی يلحد فلحد لرسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (رواه فی شرح السنة)

عروہ بن زبیر رض کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گورکن تھے ان میں سے ایک لحد (یعنی بغلی قبر) کھودتا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودتا تھا (یعنی گور، اوپر سے شق کر کے کھودتا تھا، جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ رض کی یہ رائے ہوئی کہ ان میں سے جو پہلے آجائے وہی یہ کام کرے چنانچہ لحد کھودنے والا پہلے آیا اور آپ کے لئے لحد تیار کی گئی۔ (شرح السنۃ)

بغلی قبر کی فضیلت

1610/9 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے لحد ہمارے واسطے ہے اور شق دوسروں کے لئے (یعنی لحد انبیاءؑ کے لئے مخصوص ہے اور شق، کُھلی قبر، گور سب کے لئے جائز ہے)۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اسے احمد نے جریر بن عبداللہ سے روایت کیا۔

قبر گہری کھودنی چاہیئے

1611/10 وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا۔)

حضرت ہشام بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد کے دن کہ قبریں کھودو اور کشادہ کرو اور گہری رکھو اور اچھی بناؤ ان کو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین کو دفن کردو اور قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا ہو۔ (ابن ماجہ نے لفظ "وَاَحْسِنُوْا" تک روایت کیا ہے)۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ

1612/11 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن ہوا (یعنی اُحد کی لڑائی ہوئی) اور اس میں مسلمان شہید ہوئے تو میری پھوپھی میرے والد کی نعش کو لے کر آئیں تاکہ ان کو اپنے مقبرہ میں دفن کریں کہ یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پہنچا دو (تاکہ ان کو وہیں دفن کیا جائے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے

1613/12 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر میں سر کی طرف سے اتارا گیا (یعنی جنازہ قبر کی پائینتی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اُٹھا کر قبر میں اُتارا گیا)۔ (شافعی)

1614/13 وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (میت کو اتارنے کے لئے) داخل ہوئے رات کے وقت۔ پس آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور آپ نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر کے اندر اتارا اور پھر کہا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ (یعنی رحم کرے تجھ پر اللہ تو بہت رونے والا اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا۔) (ترمذی) شرح السنہ میں ہے اس کی سند کمزور ہے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھا جائے

1615/14 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کو قبر کے

كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ۔)

اندر اتارتے تو فرماتے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ (یعنی اتارتا ہوں میں تجھ کو قبر میں خدا کے نام سے خدا کے حکم سے، اور رسولِ خدا کی شریعت کے موافق) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ (یعنی رسول اللہ کے طریقہ پر۔ (احمد، ترمذی ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں آخری الفاظ ہیں)۔

قبر پر مٹی ڈالنا اور پانی چھڑکنا سنت ہے

١٦١٦/١٥ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ)۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔ (شرح السنۃ) اور شافعی نے اِس کو رَشَّ تک روایت کیا ہے۔

قبروں پر لکھنے اور انہیں روندنے کی ممانعت

١٦١٧/١٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر لکھنے اور ان کو روندنے سے۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا تھا

١٦١٨/١٧ وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اُس کا نام بلال رضؓ بن رباح ہے بلال نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکنا شروع کیا اور پیروں تک چھڑکا۔ (بیہقی، در دلائل النبوۃ)

علامت کے لئے قبر پر کوئی پتھر رکھ دینا جائز ہے۔

١٦١٩/١٨ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ أَهْلِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضؓ کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ اُٹھایا گیا اور دفن کیا گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پتھر لائے وہ شخص پتھر کو اُٹھا کر نہ لاسکا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے اور اپنی آستینیں چڑھالیں مطلبؓ کہتے ہیں کہ جس نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے اس نے ذکر کیا کہ گویا میں اب بھی اس سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جو آستینیں چڑھانے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی مجھ کو اس وقت نظر آئی تھی۔ پھر آپ نے پتھر کو اٹھالیا اور قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا نشان لگادیا میں نے اپنے بھائی کی قبر پر اور دفن کرونگا اس قبر کے پاس اس شخص کو جو آیندہ میرے خاندان سے مرے گا۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں

١٦٢٠/١٩ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میری ماں! کھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں دوستوں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ) کی۔ حضرت عائشہؓ نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے تین قبروں کو دیکھا جو نہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئی اور ان پر اطراف مدینہ کے میدان کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ (ابوداؤد)

١٦٢١/٢٠ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کے جنازہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی وہ تیار نہیں ہوئی تھی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہم اس طرح خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

میت کی تحقیر ممنوع ہے

١٦٢٢/٢١ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

صاحبزادی کے انتقال پر آنحضرتؐ کے آنسو

١٦٢٣/٢٢ عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (ام کلثومؓ) کے دفن میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ چنانچہ وہ اتر گئے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عاصؓ کی وصیت

١٦٢٤/٢٣ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا جب کہ وہ حالتِ نزع میں تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ تو کوئی نوحہ کرنے والی جائے اور نہ آگ۔ پھر جب تم مجھ کو دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر دفن کرنے کے بعد میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا

جُزُوْرٌ وَّ يُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہاری وجہ سے آرام پاؤں اور مانوس رہوں اور یہ جان لوں کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

تدفین میں جلدی کرنی چاہیے

۱۶۲۵/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب تم میں کوئی مرجائے تو اس کو بند نہ رکھو بلکہ قبر کی طرف اس کو جلد لے جاؤ۔ اور چاہیے کہ دفن کے بعد اس کے سرہانے پڑھا جائے سورۂ بقرہ کا اوّل (حصہ مُفْلِحُوْنَ تک) اور سورۂ بقرہ کا آخر (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے) پائنتی پر پڑھا جائے۔
(بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث نہیں ابن عمر کا قول ہے)

حضرت عائشہؓ اپنے بھائی کی قبر پر!

۱۶۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ شِعْرٌ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضہ کی موضع حبشی میں وفات ہوئی تو ان کی میت کو مکہ میں لایا گیا اور دفن کر دیا گیا پھر جب حضرت عائشہ رضہ (حج کی غرض سے مکہ) آئیں تو اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضہ کی قبر پر گئیں اور یہ اشعار پڑھے ؎

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا

(یعنی تھے ہم دونوں بہن بھائی مثل جذیمہ کے ہمنشینوں کی مانند کہ مدت دراز تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جدا ہوئے عرصۂ دراز تک ساتھ رہنے کے بعد تو پھر ایک رات کو بھی یکجا نہ ہوئے ہم)

اس کے بعد حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اس وقت تیرے پاس موجود ہوتی کہ جب تجھ کو دفن کیا گیا ہے تو میں ہرگز تجھ کو یہاں دفن نہ کرنے دیتی بلکہ وہاں دفن کرتی جہاں تو فوت ہوا تھا اور اگر وفات کے وقت میں تیرے پاس موجود ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی۔ (ترمذی)

امام شافعیؒ کا استدلال

۱۶۲۷/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَّرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو رافع رضہ کہتے ہیں کہ قبر کے اندر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضہ کو سر کی طرف سے اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔
(ابن ماجہ)

سرہانے کی طرف سے قبر میں مٹی ڈالنے کی ابتدا مستحب ہے

۱۶۲۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ

وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

پر نماز پڑھی پھر اس کی قبر پر آئے اور مٹی کی تین لپیں اس کے سرہانے ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

قبر پر سہارا لے کر لیٹنے یا بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۲۹/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عمرو بن حزم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (احمد)

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ — میت پر رونے کا بیان

فصل اوّل

صاحبزادے کی وفات پر آنحضرتؐ کا غم

۱۶۳۰/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے جو حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو گود میں لے لیا ان کا بوسہ لیا اور سونگھا (یعنی اپنی ناک اور منہ ان کے منہ پر اس طرح رکھا جیسے کوئی سونگھتا ہے) اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد ہم پھر ابو سیف کے ہاں گئے ابراہیم اس وقت حالتِ نزع میں تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اُن کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ بھی روتے ہیں (یعنی آپؐ کی عظمت وشان سے یہ امر بعید ہے) آپؐ نے فرمایا اے ابن عوف یہ (آنسو) رحمت ہیں۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہوگئے اور آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم اپنی زبان سے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں۔ (بخاری ومسلم)

نواسے کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

۱۶۳۱/۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ بنتِ رسولؐ (زینبؓ) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ میرا بیٹا دم توڑ رہا ہے آپ تشریف لے آئیے۔ آپؐ نے اس کے جواب میں سلام کے بعد کہلایا کہ خدا ہی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لی اور اسی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور ثواب کی طالب ہو حضرت زینبؓ نے دوبارہ آدمی بھیجا اور تشریف لانے کے لئے آپ کو قسم دی تو آپ فوراً کھڑے ہوگئے آپؐ کے ساتھ اس وقت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعد بن عبادہ۔ معاذ بن جبل۔ اُبی بن کعب۔ زید بن ثابت اور کچھ دیگر صحابہ تھے۔ بچہ آپ کے سامنے لایا گیا آپ کی گود میں دیدیا گیا اس وقت نزع کی حالت تھی آپ کی آنکھیں اس کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ یہ خدا کی رحمت ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے اُن پر مہربانی کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

باآواز بلند رونا بُرا ہے

١٦٣٢ / ٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے عبدالرحمن بن عوفؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے جب آپ ان کے پاس پہنچے تو ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے پوچھا کیا انتقال ہو گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ یہ سنکر رونے لگے۔ صحابہؓ نے آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا سُنو خدا وند تعالیٰ آنکھوں کے جاری ہو جانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل غمگین ہونے پر البتہ خدا اس کے سبب سے ذرا عذاب کرتا ہے اور رحم بھی کرتا ہے اور زبان کی طرف آپ نے اشارہ کیا اور البتہ عذاب دیا جاتا ہے مردہ کو بسبب اس کے گھر والوں کے رونے کے (یعنی بلند آواز سے پکار پکار کر رونے کے سبب سے۔) (بخاری و مسلم)

١٦٣٣ / ٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبان کو پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔ (بخاری و مسلم)

١٦٣٤ / ٥ وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهٗ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابوبردہؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ بے ہوش ہو گئے تو ان کی بیوی ام عبداللہ نے چلا چلا کر رونا شروع کیا۔ پھر جب ابو موسیٰؓ کو ہوش آگیا تو انھوں نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جو مصیبت میں سر کے بال منڈائے چلّا چلّا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔ (بخاری و مسلم)

نوحہ کرنے کی برائی

١٦٣٥ / ٦ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ

حضرت ابو مالک اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہ چھوڑیں گے: فخر کرنا حسب پر۔ طعن کرنا نسب پر۔ پانی طلب کرنا

وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ستاروں سے۔ نوحہ کرنا۔ اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ اس کے جسم پر (تارکول) اور خارش کا کرتہ ہوگا (یعنی اس کے جسم پر خارش ہوگی)۔ (مسلم)

١٦٣٦ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر چلا چلا کر رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر۔ عورت نے کہا میرے پاس سے علیحدہ ہو، تجھ کو مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی (یعنی تو میری طرح مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا) اس عورت نے آپ کو پہچانا نہیں (اور رنج کی حالت میں یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل گئے) اس سے کہا کہ آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس وہ عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر گئی اور وہاں دربانوں کو نہ پایا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صبر تو صدمہ کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔ (یعنی صدمہ کے بعد ہی صبر قابلِ اعتبار ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

١٦٣٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر قسم کھولنے کے لئے (یہ اشارہ ہے اس آیت کی جانب وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی تم میں سے کوئی شخص خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں داخل نہ ہو اگرچہ ایک آن ہی کو جائے)۔ (بخاری و مسلم)

١٦٣٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِإِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مرجائیں اور وہ صبر و شکر کر کے ثواب کی طالب ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ یہ سنکر ان عورتوں میں سے ایک نے عرض کیا اگر دو بچے مرجائیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اور دو کے لئے بھی یہی بشارت ہے (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں"۔

عزیز و محبوب کی موت پر صبر کی جزا جنت ہے

١٦٣٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندے کی پیاری روح کو قبض کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا اور ثواب کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی۔ (بخاری)

فصل دوم

نوحہ کرنے اور سننے پر آنحضرت صلعم کی لعنت

١٦٤٠/١١ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔ (ابوداؤد)

مومن مصیبت و راحت ہر مرحلہ پر صابر و شاکر رہتا ہے

١٦٤١/١٢ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ کا عجب حال ہے اگر اس کو بھلائی ملتی ہے تو خدا کی حمد کرتا اور شکر بجالاتا ہے اور مصیبت پیش آتی ہے تب بھی حمد و شکر کرتا ہے اور صابر رہتا ہے۔ پس مومن کو دونوں حالتوں میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر وہ بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بیہقی)

مومن کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں

١٦٤٢/١٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازے سے مومن کے اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ پس جب مومن مرجاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں اور یہی معنی ہیں اللہ کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ (یعنی کافروں پر آسمان و زمین نہیں روئے)۔ (ترمذی)

مرجانے والی چھوٹی اولاد ذخیرۂ آخرت ہوتی ہے

١٦٤٣/١٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے مرگئے ہوں، اللہ ان کے سبب سے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور آپ کے امتیوں میں سے جس کا ایک ہی بچہ مرا ہو۔ آپ نے فرمایا اے توفیق دی گئی بھلائیوں کی! جس کا ایک بچہ مرا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت عائشہ نے پھر پوچھا۔ اور آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا میں اپنی امت کا میر منزل ہوں۔ جو مصیبتیں مجھ کو پہنچائی گئی ہیں اس کو نہیں پہنچائی گئیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

اولاد کے انتقال پر صبر و شکر کا اجر

١٦٤٤/١٥ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کرلی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا۔ وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اُس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ (ترمذی۔ احمد)

مصیبت زدہ کو تسلّی دینے والے کا ثواب

۱۲۳۵/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مصیبت زدہ کو تسلّی دی تو اس کو اسی کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی و ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور یہ علی بن عاصم سے مرفوعًا مروی ہے اور بعض نے محمد بن سوقہ سے اسی سلسلہ سند سے اس کو موقوفًا روایت کیا ہے۔

۱۲۳۶/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوبرزہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس عورت کو تسلّی دے جس کا بیٹا مر گیا ہو، جنت میں اس کو بہترین لباس پہنایا جائے گا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

میت والوں کے گھر کھانا بھیجنا مستحب ہے

۱۲۳۷/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو اُن کو کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

میت کو نوحہ اور اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے

۱۲۳۸/۱۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس نوحہ کے سبب اس پر قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۹/۲۰ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے جب اس کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر زندہ آدمیوں کے رونے کے سبب عذاب کیا جائے گا تو انھوں نے فرمایا خدا ابن عمرؓ کو

لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ
نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا
وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بخشے وہ جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن وہ بھول گیا یا بیان کرنے میں غلطی ہوگئی واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب کیا جا رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۵۰/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ
لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا
ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا
تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ
فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا
بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ
اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ
فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ
فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ
صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ
يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ إِنَّ
اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَ
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ
ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہؓ کہتے ہیں کہ مکّہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی بیٹی مرگئی۔ ہم اس کے جنازہ اور دفن میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی شریک ہوئے۔ ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے جو اُن کے سامنے بیٹھے تھے کہا۔ تم اپنے عزیزوں کو رونے سے کیوں منع نہیں کرتے اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میّت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ (یہ سنکر) ابن عباسؓ نے کہا حضرت عمرؓ اس میں سے کچھ کہتے تھے (یعنی عام طور پر رونے کو منع نہ کرتے تھے بلکہ چلّا چلّا کر رونے کو) اس کے بعد ابن عباسؓ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ساتھ مکّے سے واپس ہوا جب ہم مقام بیدآء میں پہنچے تو حضرت عمرؓ کو ایک قافلہ ملا جو کیکر کے ایک درخت کے نیچے ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا دیکھو اس قافلہ میں کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو اس میں صہیبؓ تھے حضرت عمرؓ کو اس سے آگاہ کیا۔ آپؓ نے کہا اُن کو بلالاؤ۔ میں نے اُن سے جا کر کہا چلو اور امیر المومنین حضرت عمرؓ سے ملاقات کرو۔ اس کے بعد جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا (بعد میں) تو حضرت صہیبؓ روتے اور یہ کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آہ میرے بھائی آہ میرے آقا! عمرؓ نے یہ سنکر فرمایا۔ صہیبؓ کیا مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میّت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے بعض عزیزوں کے رونے کے سبب۔ ابن عباسؓ نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا خدا عمرؓ پر رحم کرے خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ نہیں ہے کہ میّت کو اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافر کی میّت پر اس کے رونے کے سبب عذاب زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا (اور اس کے ثبوت میں) تمہارے لئے قرآن مجید کا یہ حکم کافی ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا) ابن عباسؓ نے کہا کہ اسی کے قریب قریب اس آیت کا مفہوم ہے وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (یعنی

اسی ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ یہ پورا واقعہ سُنکر حضرت ابن عمرؓ نے کچھ نہ کہا اور خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

میت پر رونے کی ممانعت

۱۷۵۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب ابن حارثہؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (یہ سب حضرات کرامؓ سریۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے) تو آپؐ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپکے چہرۂ مبارک پر غم و الم کے آثار نمایاں ہو گئے اور میں دروازہ کے سوراخوں سے گھر کے اندر بیٹھی ہوئی آپ کی حالت دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضرت جعفرؓ کے گھر کی عورتیں ایسا اور ایسا کر رہی ہیں (یعنی ان کے رونے کا ذکر کیا) آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو رونے سے منع کر دے۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر دوبارہ حاضر ہو کر کہا۔ وہ باز نہیں آتیں آپؐ نے فرمایا اُن کو منع کر دو۔ وہ چلا گیا اور پھر واپس آکر کہا۔ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی انھوں نے ہماری ممانعت کی پرواہ نہ کی) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے اس کے جواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ان کے مُنہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۵۲/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا۔ ابو سلمہؓ دوران سفر اور وطن سے باہر مرے ہیں میں ان پر نوحہ کروں گی اور ایسا شیون کروں گی کہ لوگوں میں میرے شور و بکا کا تذکرہ ہوگا۔ چنانچہ میں اس میں ہمہ تن مصروف ہو گئی، کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج و غم میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔ یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس عورت کے سامنے آگئے اور کہا تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ امّ سلمہ کہتی ہیں کہ آپؐ کے الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی۔ (مسلم)

بین کرنے کی ممانعت

۱۷۵۳/۲۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہؓ پر بیہوشی طاری ہو گئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا اور یہ کہنا شروع کیا۔ ہائے پہاڑ افسوس اور ہائے ایسے اور ہائے ایسے (یعنی حضرت عبد اللہ کی خوبیاں بیان کرنے لگیں) اس کے بعد جب اُن کو ہوش آگیا تو انھوں نے اپنی بہن سے کہا، تو نے جو کچھ کہا، مجھ سے بہ طور تعریض ایسا ہی کہا گیا۔ اور ایک روایت میں

یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہ رض کا انتقال ہوا تو اُن کی بہن اُن پر نہ روئیں۔ (بخاری)

١٦٥٤/٢٥ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ)

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے عزیزوں میں سے کوئی رونے والا یہ کہہ کہہ کر روتا ہے کہ اے پہاڑ اے سردار اور اسی کے مانند تو خداوند تعالیٰ دو فرشتوں کو میت پر مامور کرتا ہے کہ وہ مکے مارتے اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

نوحہ اور چلائے بغیر رونا ممنوع نہیں ہے

١٦٥٥/٢٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص مر گیا (یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینب رض) تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں۔ حضرت عمر رض کھڑے ہوئے اور رونے سے ان کو منع کیا اور جھڑکا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عمر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے۔ (احمد۔ نسائی)

١٦٥٦/٢٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رض کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رض نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمر نرمی اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپ نے فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہ ہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سر پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، بال کھسوٹنا اور چلانا، نوحہ کرنا، بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی جانب سے ہے۔ (احمد)

ایک خاص واقعہ

١٦٥٧/٢٨ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا

بخاری اس روایت کو معلق یعنی بلا سند بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رض کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر تک خیمہ کھڑا رکھا اور پھر اکھاڑ لیا پھر ہاتف غیبی کو سنا۔ جو کچھ گم کیا تھا کیا خیمہ کھڑا کر کے اس کو پا لیا۔ دوسری آواز آئی کہ نا امید ہوئی اور خیمہ اکھاڑ لیا۔

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم اور اس پر آنحضرت صلعم کی تنبیہ

١٦٥٨/٢٩ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ

حضرت عمران بن حصین رض اور ابو برزہ رض کہتے ہیں کہ ہم دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور چند

خَرَ اٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

آدمیوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی چادروں کو پھینک دیا تھا کرتے پہنے ہوئے جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو یا جاہلیت کے کاموں کی مشابہت کرتے ہو۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تمہارے لئے بد دعا کروں کہ تم گھروں کو واپس ہو تو دوسری شکلوں میں واپس ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر لوگوں نے اپنی چادریں اوڑھ لیں اور پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

کسی خلافِ شرع چیز کی موجودگی میں جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

۱۶۵۹/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

فوت شدہ چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے

۱۶۶۰/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِيْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اس کا (کمسن) بیٹا مر گیا ہے کیا تم اپنے دوست (یعنی رسول اللہؐ) سے ان پر خدا کی رحمت اور سلام ہو، کوئی ایسی بات ہمارے کمسن نفوس کے بارے میں سنی ہے جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والی ہو؟ ابوہریرہ رضؓ نے کہا، ہاں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت میں ایسے ہوں گے جیسے دریا کے جانور۔ اُن میں سے جب کوئی اپنے باپ سے ملے گا تو اس کے کپڑے کا گوشہ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرلے۔ (مسلم۔ احمد)

بچوں کے مرنے کا اجر

۱۶۶۱/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے کہ ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مردوں نے آپ کی حدیثوں سے فائدہ اٹھایا آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا تم فلاں دن فلاں وقت اور فلاں جگہ حاضر ہو۔ چنانچہ وقت مقررہ پر عورتیں جمع ہوگئیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر ان کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے ان کو تعلیم فرمائی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیج دیا ہو (یعنی اُس کے تین بچے لڑکے یا لڑکیاں مرگئے ہوں) تو وہ اس کے لئے آگ کے

اللهِ أَوِ اثْنَيْنِ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پردہ ہوں گے (یعنی اپنے ماں باپ کو دوزخ میں نہ جانے دیں گے) ان میں سے ایک عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ اگر دو بچے بھیجے ہوں۔ دو مرتبہ اس نے یہ الفاظ کہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو، دو دو کا بھی یہی ثواب ہوگا۔ (بخاری)

۱۶۶۲/۳۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَوِ اثْنَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)
وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ۔

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے (یعنی دو مسلمان میاں بیوی کے) تین بچے فوت ہوجائیں تو اللہ تعالےٰ ان کو بہشت میں داخل کرے گا (یعنی خدا تعالےٰ اپنے فضل و رحمت سے دونوں میاں بیوی کو جنت میں داخل کرے گا) صحابہ رضؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! اگر دو بچے فوت ہوجائیں؟ تو آپؐ نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ صحابہ رضؓ نے پھر پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! اور ایک کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ بھی جو ساقط ہوجائے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ بہشت کی طرف کھینچے گا جب کہ اس کی ماں نے صبر کیا ہو اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔ (احمد) اور ابن ماجہ نے قول "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ" سے روایت کیا۔

۱۶۶۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا ہو تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ کی آگ سے مضبوط پناہ ہوں گے۔ ابوذر رضؓ نے پوچھا۔ میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ ابی بن کعبؓ نے جو قاریوں کے سردار ہیں، کہا میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

۱۶۶۴/۳۵ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَبَّكَ اللهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَهُ خَاصَّةً

حضرت قرہ مزنی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا۔ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تم کو اپنے بیٹے سے بہت محبت ہے (کہ ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہو) اس نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! اللہ تعالےٰ آپ سے ایسی ہی محبت کرے جیسی کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ وہ شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا نہ تھا۔ رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ وہ فوت ہوگیا۔ آپؐ نے اس کے باپ سے فرمایا۔ کیا تو اس کو پسند کرتا ہے کہ تو جنت کے جس دروازے

أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

پر جائے وہاں اپنے بیٹے کو اپنا منتظر پائے (یعنی یہ کہ تیرا بیٹا تجھ کو جنت میں لے جائے) ایک اور شخص نے یہ سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ بشارت اسی شخص کے لئے مخصوص ہے یا ہم سب کے لئے؟ آپ نے فرمایا تم سب کے لئے۔ (احمد)

نا تمام بچہ بھی اپنے والدین کو جنت میں لے جائے گا

۱۷۲۵/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے پروردگار سے جب کہ خدا تعالیٰ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس کہا جائے گا اُس سے اے جھگڑا کرنے والے کچے بچے لے جا تو اپنے ماں باپ کو جنت میں۔ پس کھینچے گا وہ بچہ اپنے ماں اور باپ کو آنول نال سے اور لے جائے گا ان کو جنت میں۔ (ابن ماجہ)

مصیبت و حادثہ پر صبر کا اجر جنت ہے

۱۷۲۶/۳۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو پہلے ہی صدمہ میں صبر کرے اور خدا سے ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم کے ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

استرجاع کی فضیلت

۱۷۲۷/۳۸ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حسین ابن علی رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچے اور پھر یاد کریں وہ اس مصیبت کو خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے اور جب وہ یاد آئے تو اُس وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو وہی ثواب عطا فرمائے گا جو ثواب اس مصیبت کے دن عطا کیا تھا جس روز کہ وہ نازل ہوئی تھی۔ (احمد۔ بیہقی)

۱۷۲۸/۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کے جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے

نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر اُمت مرحومہ کا وصف عظیم

۱۷۲۹/۴۰ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيسٰى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ

حضرت امّ درداء رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رضؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ خدا وند تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک ایسی قوم پیدا کروں گا کہ جب اس کو کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ پسند کرتی ہوگی

بِحِلْمِيْ وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

تو وہ خدا کا شکر ادا کرے گی اور جب کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ بُرا جانتی ہو گی تو صبر کرے گی اور ثواب کی طالب ہو گی۔ حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا اے خدا بغیر علم و عقل کے یہ کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اس کو اپنی بُردباری اور اپنی عقل عطا کروں گا۔ (بیہقی۔ شعب الایمان)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ — قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

فصل اوّل

زیارت قبور مستحب ہے

۱۷۷۰/۱ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے۔ پس اب زیارت کرو تم ان کی اور میں نے منع کیا تھا تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے پس اب رکھو تم قربانی کا گوشت، جب تک تم رکھو۔ اور منع کیا تھا میں نے تم کو نبیذ سے مگر مشک کے اندر کی نبیذ سے منع نہیں کیا تھا۔ اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن نشہ لانے والی چیز ہرگز نہ پیو۔

(مسلم)

آنحضرتؐ اپنی والدہ کی قبر پر!

۱۷۷۱/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی۔ پس آپ روئے اور ان لوگوں کو بھی رُلایا جو آپ کے گرد تھے۔ پھر فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی تھی کہ میں اپنی ماں کی بخشش کی دُعا مانگوں لیکن مجھ کو اجازت نہیں ملی اور اجازت چاہی تھی میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اور اس کی مجھ کو اجازت مل گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس لئے کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔ (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے؟

۱۷۷۲/۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو یہ کہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (یعنی اے گھر والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے آکر

ملیں گے اور دعا کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کی۔) (مسلم)

فصل دوم

۱۶۵۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (یعنی اے قبر والو تم پر سلامتی ہو۔ بخشے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

فصل سوم

آنحضرتؐ آخر شب میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے

۱۶۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام فرماتے تو آخر شب میں اٹھ کر مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کے دن کا) اور تم کو ایک مدتِ معین تک مہلت دی گئی۔ اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ بقیع[1] غرقد والوں کو بخش دے۔) (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے؟

۱۶۵۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ (یعنی سلامتی ہو مومن اور مسلمان گھر والوں پر اور رحم کرے اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔ (مسلم)

ماں باپ کی قبروں پر جانے کا حکم اور اس کی فضیلت

۱۶۵۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا۔

حضرت محمد بن نعمانؓ اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن، تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لئے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنے والا۔ (بیہقی شعب الایمان)

[1] مدینہ کے باہر ایک جگہ کا نام بقیع ہے اس میں مدینہ والوں کی قبریں ہیں۔ پہلے اس میں درخت غرقد بہت تھے اس لئے اس کو بقیع غرقد کہا۔ ۱۲

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا) میں مرسلاً روایت کیا ہے)

زیارت قبور کی اجازت اور اس کی علت

۱۶۷۷/۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دنیا سے[1] اور آخرت کو یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کو قبروں پر جانے کی ممانعت

۱۶۷۸/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ۔)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ لعنت کی یہ حدیث اجازت سے پہلے کی ہے۔ پھر جب آپؐ نے زیارتِ قبور کی اجازت دیدی تو اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہوگئے۔ مگر بعض علماء کی رائے ہے کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کروہ (تحریمی) ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں یعنی رونا دھونا)

میت کا وہی لحاظ ہونا چاہیے جو اس کی زندگی میں ہوتا تھا۔

۱۶۷۹/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رض۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں اور میں اپنے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ) کو اتار کر رکھ دیتی اور دل میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں (یعنی آں حضرتؐ) اور یہ میرے باپ حضرت ابوبکر ہیں ان سے شرم و حجاب کیا) پھر جب حضرت عمر رضہ کو اس حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے خدا کی میں کبھی حجرے میں داخل نہیں ہوئی مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے لپیٹے ہوئے ہوتی حضرت عمر رضہ سے حیا کے سبب۔ (احمد)

كِتَابُ الزَّكٰوةِ زکوٰۃ کا بیان

فصل اول

زکوٰۃ کے بارے میں آنحضرتؐ کے احکام

۱۶۸۰/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ

---

[1] یعنی جب انجام کار یہ ہے تو اس میں دل لگانا بے کار ہے۔

وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَأْتِيْ
قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ
فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ
اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا
لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ
الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تو ایک ایسی قوم میں جا رہا ہے
جو اہلِ کتاب ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) پس تو ان کو (دعوتِ اسلام دے اور)
اس امر کی شہادت کی طرف بلا کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس کو مان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو
ان کو بتلا کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن
میں۔ اگر وہ اس کو بھی قبول کر لیں تو پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو
دولتمندوں سے لی جائیگی اور غرباء پر تقسیم کی جائے گی۔ لہٰذا اگر وہ اس کو بھی مان
لیں تو پھر ان کا بہترین مال (زکوٰۃ میں) نہ لے (بلکہ اوسط درجہ کا مال لے)
اور (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی دُعا سے اپنے آپ کو بچا اس لئے
کہ مظلوم کی دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

(بخاری و مسلم)

مانعینِ زکوٰۃ پر عذاب کی تفصیل

1681/2 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ
وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ
مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ
وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ
لَهُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ
سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ
اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ
مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا
اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا
وَّاحِدًا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا
كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى
الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ — قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو (یعنی نصابِ شرعی سے زیادہ کا
مالک) اور وہ اس کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس
کے لئے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپایا جائیگا
اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے
اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا اور تپایا جائیگا
اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز ایسا
کیا جائے گا اتنا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی
یہانتک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو
جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد کو سنکر آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہؐ (یہ حکم تو زرِ نقد کا ہے) اونٹوں
کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا اونٹوں والا بھی اگر اونٹوں کے حق (زکوٰۃ) کو ادا
نہ کرے۔ اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے اُن
کا دودھ دُوہا جائے اور مسکینوں کو پلایا جائے تو قیامت کے دن اونٹوں کے
مالک کو منہ کے بل اوندھا اونٹوں کے سامنے ایک ہموار میدان میں ڈالا جائیگا
اور اس کے سارے اونٹ مع بچوں کے وہاں موجود ہوں گے یعنی تعداد
میں پورے ہوں گے اور اونٹوں کا مالک ان میں سے ایک کو بھی کم نہ پائے گا۔
یہاں تک کہ ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا اور یہ اونٹ اور بچے جو خوب فربہ ہوں گے
اپنے پاؤں سے اپنے مالک کو رَوندیں گے اور کچلیں گے اور اپنے دانتوں

وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنٰتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنٰتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنٰتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنٰتٍ.

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ.

کاٹیں گے اور جب ان اونٹوں کی ایک قطار روند کر کچل کر اور کاٹ کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور روندے، کچلے اور کاٹے گی اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی جانب اپنی اپنی راہ اختیار کرلیں گے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سنکر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ! گایوں اور بکریوں کے مالک کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا گایوں اور بکریوں کے مالک کو جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈالا جائیگا اور اس کی گایوں اور بکریوں میں کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ ان کے سینگ نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ منڈی (یعنی بلا سینگ) ہوں گی۔ یعنی سب کے سروں پر سینگ ہوں گے، اور سالم ہوں گے۔ یہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو ماریں گی۔ اپنے کھروں سے کچلیں اور روندیں گی اور جب ایک قطار اپنا کام کرکے چلی جائے گی تو دوسری قطار آکر اپنا کام کرے گی اور برابر اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائیگا اور وہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف اختیار کرلیں گے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کو سن کر پوچھا گیا۔ یا رسول اللہؐ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا سبب ہوتے ہیں۔ پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے اظہار فخر وغرور اور ریا کے لئے باندھا یا مسلمانوں سے دشمنی کے لئے اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے پردہ ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لئے باندھا ہے اور ان کی پشت اور گردنوں میں وہ خدا کے حق کو فراموش نہیں کرتا۔ یہ گھوڑے اس شخص کے لئے پردہ ہوں گے اور وہ گھوڑے جو ثواب کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ میں لڑنے کو باندھا اور چراگاہوں اور سبزہ زار میں رکھا۔ اس چراگاہ اور سبزہ زار میں سے جس قدر وہ گھوڑے کھاتے ہیں اس کے حساب میں سبزہ کی مقدار کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی لید اور پیشاب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے اور جو گھوڑا رسی توڑ کر ایک یا دو میدان میں دوڑتا ہے۔ خداوند تعالےٰ اس کو قدموں کے

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) نشانات اور لید کو بھی نیکیوں میں لکھتا ہے اور ان کا مالک جب ان کو نہر پر لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں، اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو۔ تو پانی کی مقدار کے موافق اس کے حساب میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ ارشاد سن کر صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا مجھ پر گدھوں کا حکم نازل نہیں کیا گیا مگر صرف یہ ایک جامع آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (یعنی جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرے وہ دیکھے گا اس کو۔ اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر برائی کا عمل کرے گا وہ دیکھے گا اس کو۔ (مسلم)

۱۶۸۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ۔ اَلْاٰيَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور (اس نے) اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کو قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنا دیا جائیگا جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے اور سانپ کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ پھر یہ سانپ اس شخص کی دونوں باچھیں پکڑلے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں (اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الخ (یعنی جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ گمان نہ کریں تا آخر آیت) (بخاری)

۱۶۸۳/۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فربہ شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں یکے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حساب کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو خوش خوش واپس کرو

۱۶۸۴/۵ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبداللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو تم کو چاہیے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔ (مسلم)

زکوٰۃ لانے والے کے لئے آنحضرتؐ کی دعائے رحمت

۱۶۸۵/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی قوم زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ فرماتے اے اللہ رحمت نازل فرما فلاں شخص پر۔ ایک روز میرا باپ زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابو اوفیٰ پر رحمت بھیج (بخاری ومسلم)۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ فرماتے اے اللہ تو اس پر رحمت بھیج۔

١٦٨٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ پس آپ کو کسی نے خبر دی کہ ابن جمیلؓ اور خالد بن ولیدؓ اور عباس رضؓ نے زکوٰۃ نہیں دی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل رضؓ نے زکوٰۃ دینے سے اس لئے انکار کیا ہو کہ (ایک زمانہ میں) وہ مفلس و فقیر تھا اور اب اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے اس کو دولتمند بنا دیا ہو اور خالد بن ولیدؓ پس تم لوگ اس پر ظلم کر رہے ہو (کہ اس سے زکوٰۃ طلب کرتے ہو) اس لئے کہ اس نے زرہیں اور جنگ کا تمام سامان جہاد کے لئے وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے اور مثل اس کے اور بھی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہو (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والا کسی سے ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے

١٦٨٣ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلَى أُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِيْ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أُمِّهٖ أَوْ أَبِيْهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ إِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهُ عِنْدَ

حضرت ابوحمید ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن اللتبیہ تھا زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا اس نے مدینہ واپس آکر مسلمانوں سے کہا یہ مال تمہارا ہے یعنی یہ تو وصول کی ہوئی زکوٰۃ ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے یہ واقعہ سُن کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اوّل خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا میں تم سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر خدا نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے پس تم میں ... "ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے جو میرے پاس بھیجا گیا ہے" پس کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر اور دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی چیز (استحقاق کے بغیر) لے گا وہ قیامت کے دن اس کی گردن پر بار کر کے لائی جائے گی۔ اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی، گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور بکری ہوگی تو اس کی آواز ہوگی۔ یعنی یہ چیزیں اس کی گردن پر سوار ہوں گی اور بولتی ہوں گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اس قدر اونچا کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور فرمایا۔ اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟ (بخاری و مسلم)

خطابی نے کہا کہ آنحضرتؐ کا قول کہ "کیوں نہ بیٹھا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر پھر دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں"۔ اس بات پر

الانفراد كحكمه عند الاجتماع أم لا هكذا في شرح السنة۔

دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر وہ عقد جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم انفراد کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہے یا نہیں۔ اسی طرح شرح السنہ میں بیان کیا۔

زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ میں خیانت نہ کرے

۱۶۸۸/۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عدی بن عمیرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جس کسی کو کسی کام پر مامور کریں (یعنی عامل یا حاکم بنائیں) پھر وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے تو یہ چھپانا خیانت ہوئی اور قیامت کے دن وہ اس چیز کو لے کر آئے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قرآن کی تنبیہ

۱۶۸۹/۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (یعنی وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں) تو مسلمانوں پر اس کا خاص اثر ہوا (یعنی انھوں نے اس حکم کو گراں خیال کیا) حضرت عمر رضؓ نے لوگوں سے کہا۔ میں تمہارے اس فکر کو دُور کر دوں گا اور اس مشکل کو حل کر دوں گا۔ پس عمر رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا نبی اللہ! یہ آیت آپ کے صحابہؓ پر گراں گزری ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے کہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور میراث کو اس لئے فرض کیا ہے کہ جو لوگ تمہارے بعد رہ جائیں ان کو مال مل جائے۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کا یہ بیان سُنکر عمر رضؓ نے جوشِ مسرت سے اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسی بہترین چیز کا پتہ نہ دوں جس کو انسان جمع کر کے خوش ہو اور وہ چیز نیک بخت عورت ہے اس کو مرد دیکھے تو اس کا دل خوش ہو اور جب مرد اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غائب ہو تو اس کے مال و اولاد کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو

۱۶۹۰/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ

حضرت جابر بن عتیک رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک چھوٹا سا قافلہ آئے گا (یعنی زکوٰۃ لینے کے لئے عامل آئیں گے) جو مبغوض ہوں گے (یعنی ان کو لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے اس لئے کہ وہ مال لینے آئیں گے) پس جس وقت تمہارے پاس ان میں سے کوئی آئے تو تم اس کو مرحبا کہو اور اس کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال حاضر

تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کر دو اور کوئی چیز ان کے اور اپنے درمیان حائل نہ رکھو اگر وہ زکوٰۃ لینے میں انصاف سے کام لیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر ظلم کریں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔ اور تم راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو اور پوری زکوٰۃ دے دینا ان کی رضامندی ہے۔ اور عامل کو چاہیے کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے۔ (ابوداؤد)

1691/12 وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَ فَقَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی کہتے ہیں کہ دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ زکوٰۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگوں کو راضی کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد)

کسی بھی صورت میں زکوٰۃ سے کچھ حصہ چھپانا یا روکنا جائز نہیں ہے

1692/13 وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت بشیر بن خصاصیہ کہتے ہیں کہ ہم نے (رسول اللہ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی مقدار سے زیادہ وصول کر لیتے ہیں) کیا ایسی حالت میں ہم اپنے مال کو چھپا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کا اجر

1693/14 وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت رافع بن خدیج رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصاف اور حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے (اس کا یہ مرتبہ اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ لینے والوں کے لئے ایک ہدایت

1694/15 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب رضی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا مواشی کو کھینچ کر نہ منگائے اور زکوٰۃ دینے والا مواشی کو دور نہ لے جائے بلکہ مواشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں وصول کی جائے۔ (ابوداؤد)

مال مستفاد کی زکوٰۃ کا مسئلہ

1695/16 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ أَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مال حاصل کرے، اس پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی)

سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دینا جائز ہے

۱۶۹۶/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ عباس رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جلد زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت سوال کیا (یعنی سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینے کی بابت پوچھا) تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

نابالغ کے مال کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۷/۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيفٌ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا خبردار! جو شخص کسی یتیم کا سرپرست ہو اور اس یتیم کے پاس مال ہو (نصاب شرعی سے زیادہ مال) تو اس سرپرست کو چاہیے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور بغیر تجارت کے اس کو نہ چھوڑے ورنہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہے)۔

فصل سوم

مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکر رض کا جرأت مندانہ اقدام

۱۶۹۸/۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکر رض آپ کے خلیفہ ہوئے اور عربوں میں سے جن لوگوں کو کافر ہونا تھا وہ کافر ہوئے اور حضرت ابوبکر رض نے لڑنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطاب رض نے ان سے کہا تم لوگوں سے کیوں کر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ "مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا (یعنی اسلام قبول کر لیا) اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا مگر اللہ تعالےٰ اور اسلام کا حق اس پر باقی رہا۔ حضرت ابوبکر رض نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) خدا کی قسم اگر مجھ کو بکری کا بچہ دینے سے لوگ منع کریں گے جس کو رسول اللہ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے انکار کرنے پر لڑوں گا۔ عمر رض نے کہا۔ قسم ہے اللہ کی بات کچھ نہ تھی مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رض کے سینہ کو کھول دیا ہے لڑنے کے لئے۔ اس کے بعد مجھ کو معلوم ہو گیا کہ ابوبکر رض کی رائے درست ہے۔ اور (بلاشبہ) وہ حق پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

بغیر زکوٰۃ جمع کیا ہوا خزانہ قیامت کے روز وبالِ جان ہوگا۔

۱۶۹۹/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔ (احمد)

۱۷۰۰/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کا سانپ بنا کر اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں لٹکا دے گا۔ پھر آپ نے اس کے مطابق قرآن کی یہ آیت پڑھی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (الآیۃ)
(ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حلال مال میں حرام مال کو ملانا مال کو ضائع کر دینا ہے

۱۷۰۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے (یعنی زکوٰۃ اس میں سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مخلوط رہنے دی جاتی ہے) تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔ شافعی۔ بخاری اور حمیدی نے اس روایت میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے تجھ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا پس حرام حلال کو ضائع کر دیتا ہے)۔ اور یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قائل ہیں اور اسی طرح منتقی میں ہے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبلؒ سے روایت کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہ رضؓ تک پہنچی ہے اور احمد نے لفظ خالطت کی تفسیر یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو حالانکہ وہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہل ہو یا غنی ہو، حالانکہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان

فصل اوّل

نصاب زکوٰۃ

۱۷۰۲/۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ۔ (متفق علیہ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس سے کم اونٹ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔[1]
(بخاری و مسلم)

غلام اور گھوڑوں کی زکوٰۃ

۱۸۰۳/۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر صدقہ فطر واجب ہے۔
(بخاری و مسلم)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل

۱۸۰۴/۳ وعن انس ان ابابکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون۔ فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے ان کو بحرین کی طرف روانہ کیا تو یہ حکم نامہ لکھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ بیان ہے اس زکوٰۃ کا جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر فرض کیا ہو پس جب طلب کیا جائے زکوٰۃ کو اس طریقہ کے موافق تو دیدیجائے اور اگر اس سے زیادہ مانگا جائے تو نہ دیا جائے۔ چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں واجب ہے اس طرح کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور جب پورے پچیس اونٹ ہو جائیں تو برس روز کا اونٹ ایک مادہ بچہ پینتیس تک پینتیس سے اور چھتالیس تک دو برس کا مادہ بچہ اور چھیالیس سے ساٹھ تک تین برس کا مادہ بچہ اور اکسٹھ سے پچھتر تک وہ اونٹنی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں داخل ہو گئی ہو اور چھہتر سے نوّے تک دو مادہ بچے دو دو برس کے اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو اونٹنیاں تین تین برس کی اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس کی زیادتی پر تین تین برس کی اونٹنی اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر مالک چاہے تو نفل کے طور پر دیدے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری واجب ہے اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس کی اونٹنی جو سال میں لگ گئی ہو واجب ہوتی

---

[1] پانچ وسق تقریباً بیس من کھجوروں میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر بیس من سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ پانچ اوقیہ تقریباً دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ۱۲ مترجم

أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ
خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ
الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ
شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ
يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ ... عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَ
مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي
مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ
لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ
مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ
يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ
إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ
سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ
فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ.

ہے' یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو
تین برس کی ہو تو تین برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور میسر ہوں
تو دو بکریاں اس کے ساتھ اور دیدی جائیں یا بیس درہم دیدیے جائیں
اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہو' یعنی چھیالیس سے ساٹھ اونٹ تک' اور اس کے پاس
تین برس کی اونٹنی نہ ہو بلکہ چار برس کی ہو تو چار برس کی اونٹنی اس سے
لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم
واپس دیدے اور جس شخص کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین
برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ
ہو دو برس کی ہو تو دو برس کی اونٹنی اس سے لے لی جائے اور زکوٰۃ
دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم اس کو دیدے۔ اور جس کے پاس اتنے
اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور
اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو تو تین برس کی اونٹنی لے لیجائے
اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے
اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو برس
دن کی ہو تو برس دن ہی کی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا
بیس درہم یا دو بکریاں اور دیدے اور جس کے پاس اس قدر
اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور اس کے
پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو دو برس کی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول
کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے اور ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس
کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور برس روز کی اونٹنی نہ ہو دو برس
کا اونٹ ہو تو وہی دے دیا جائے اور کچھ واپس نہ دیا جائے۔ اور
بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر بکریاں چرنے والی ہوں تو چالیس بکریوں سے
ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے دو
سو تک میں دو بکریاں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور تین
سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری۔ اور چرنے والی بکریاں
اگر چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ان کا مالک چاہے
تو بطور نفل کچھ دیدے۔ اور زکوٰۃ میں نہ عمدہ اور قیمتی بکری دی جائے
اور نہ عیب دار اور یہی حکم اونٹوں کا ہے اور گایوں کا۔ اور زکوٰۃ میں

إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بوک (بکرا) نہ لیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت سے بوک لینا چاہے تو مضائقہ نہیں اور متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے یعنی کئی آدمیوں کے جانوروں کو ملا کر تعداد پوری نہ کی جائے اور نہ زکوٰۃ کے خوف سے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے اور جو نصاب شرعی دو حصہ داروں کے درمیان واجب ہو اس کو دونوں برابر بانٹ لیں۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوّے درہم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ البتہ اگر ان کا مالک نفل کے طور پر کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

زمین کی پیداوار پر عشر دینے کا حکم

۱۸۰۵/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کو آسمان نے سیراب کیا ہو۔ چشموں نے یا خود زمین سرسبز و شاداب ہو، اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جس چیز کو کنوئیں پانی دیا گیا ہو اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری)

رکاز کی زکوٰۃ

۱۸۰۶/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانور کسی کو زخمی کردے تو معاف ہے۔ کنوئیں میں گر کر مر جائے یا کنواں (چاہ) کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے اور کان یا دفینہ میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

گائے اور بیل کی زکوٰۃ

۱۸۰۷/۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)
وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً،

حضرت علی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کی میں نے (ان) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ (جو تجارت کے لئے نہ ہوں) اور ادا کرو تم زکوٰۃ چاندی کی چالیس درہم پر ایک درہم (اگر وہ دو سو درہم سے زیادہ ہوں) اور ایک سو نوّے درہموں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ابوداؤد کی ایک روایت میں جو کہ حارث اعور سے منقول ہے اور وہ حضرت علی رضی سے روایت کرتے ہیں، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ زہیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کرو تم چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم سے اور اس وقت تک تم پر کچھ واجب نہیں جب تک پورے دو سو درہم نہ ہو جائیں پس جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں اور

شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

جس قدر دو سو درہم سے زیادہ ہوں ان پر اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری واجب ہے ایک سو بیس تک اور جب اس تعداد پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں واجب ہیں دو سو تک اور دو سو سے زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں اور تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ پر ایک بکری واجب ہے اور اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ واجب نہیں۔ اور گایوں میں ہر تیس گایوں پر ایک برس کا بچھڑا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور کام کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

١٢٠٨/٧ وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔)

حضرت معاذ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن بھیجا (عامل بنا کر) تو حکم دیا کہ گایوں میں تیس گایوں پر ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا زکوٰۃ میں لے لی جائے اور چالیس پر دو برس کی گائے یا بیل۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)۔

زکوٰۃ میں مقدار واجب سے زیادہ وصول کرنا گناہ ہے۔

١٢٠٩/٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا (یعنی واجب زکوٰۃ سے زیادہ وصول کرنے والا) اس شخص کی مانند ہے جو زکوٰۃ سے انکار کرنے والا ہے (یعنی دونوں کو برابر گناہ ہے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غلہ و کھجور کی زکوٰۃ

١٢١٠/٩ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان کی مقدار تیس۳۰ من تک نہ پہنچ جائے۔ (نسائی)

١٢١١/١٠ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رض کہتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل رض کا وہ خط موجود ہے جو ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ معاذ رض نے بیان کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ میں گیہوں، جو، انگور اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کروں (شرح السنہ مرسلاً)

انگور کی زکوٰۃ

١٢١٢/١١ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عتاب بن اُسید رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ انگوروں کا اندازہ کیا جائے (کہ خشک ہونے کے بعد ان کا وزن کیا ہوگا) اور خشک انگور کے موافق زکوٰۃ ادا کی جائے جس طرح خشک کھجوروں کی ادا کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۲۱۳/۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سہل بن ابی حثمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم کھجور اور انگور کی زکوٰۃ کا اندازہ کرو تو مقدار واجب میں سے جو اندازہ کر کے لی گئی ہے ایک تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑ و تو چوتھائی ضرور کم کر دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

کھجوروں کا اندازہ

۱۲۱۴/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودٍ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو خیبر کے یہود کی طرف بھیجا کرتے تھے اور وہ کھجوروں کی مقدار کا اس وقت اندازہ کرتے تھے جب کہ ان میں شیرینی پیدا ہو جاتی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابوداؤد)

شہد کی زکوٰۃ

۱۲۱۵/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ۔)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس مشک شہد میں سے ایک مشک شہد زکوٰۃ لی جائے (ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں شبہ ہے اور شہد کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر صحیح منقول نہیں ہے)۔

زیور کی زکوٰۃ

۱۲۱۶/۱۵ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے عورتو! اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو اگرچہ وہ تمہارے زیور ہی میں سے ہو کیونکہ تم میں سے قیامت کے دن اکثر دوزخی ہوں گی۔ (ترمذی)

۱۲۱۷/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم ان کڑوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا کیا تم اس کو پسند کرتی ہو کہ خداوند تعالیٰ تم کو آگ کے دو کڑے پہنائے انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو مثنی بن صباح نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس معاملہ میں حضورؐ سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔)

۱۴۱۸/۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں میں اوضاح (ایک زیور کا نام) پہنتی تھی سونے کا بنے (ایک دن) رسول اللہؐ سے پوچھا کیا یہ زیور بھی کنز ہے؟ آپ نے فرمایا اگر یہ اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو پھر یہ کنز نہیں ہے۔ (مالکؒ، ابو داؤد)

مالِ تجارت پر زکوٰۃ کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۱۹/۱۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جس چیز کو تجارت کے لئے ہم نے تیار کیا ہے اس میں زکوٰۃ نکالا کریں۔ (ابو داؤد)

کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۰/۱۹ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ إِلَى الْيَوْمِ ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

ربیعہ بن عبد الرحمٰنؒ بہت سے صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال ابن حارث مزنی کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں دے دی تھیں اور ان کانوں سے اب تک صرف زکوٰۃ لی جاتی ہے (یعنی چالیسواں حصہ اور خمس نہیں لیا جاتا جیسا کہ کانوں کے متعلق حکم ہے۔) (ابو داؤد)

فصل سوم

ترکاریوں اور عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۴۲۱/۲۰ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور نہ ان درختوں میں جو کسی کو مستعار دیدیے جائیں اور زکوٰۃ تیس من سے کم مقدار پر نہیں ہے اور نہ کام کے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبہہ میں زکوٰۃ ہے صقر راوی کا بیان ہے کہ جبہہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہیں۔ (دارقطنی)

وقص جانوروں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۲/۲۱ وَعَنْ طَاؤُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِوَقَصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقَصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ) ۔

طاؤس رض کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رض کے پاس گایوں کی اتنی تعداد لائی گئی جن میں زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنی تعداد میں زکوٰۃ لینے کا حکم نہیں دیا ہے۔ (دارقطنی۔ شافعی)

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ — صدقۂ فطر کا بیان

فصل اول

صدقۂ فطر واجب ہے یا فرض

۱۴۲۳/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فطر کو ہر ایک غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے پر فرض کیا ہے مسلمانوں میں سے (اور اس کی مقدار) ایک صاع جَو یا کھجور ہے اور حکم دیا ہے کہ ادا کیا جائے اس کو نماز (عید الفطر) کو نکلنے سے پہلے۔ (صاع تقریباً چار سیر)۔ (بخاری و مسلم)

صدقۂ فطر کی مقدار

۱۴۲۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نکالتے تھے صدقۂ فطر کھانے (مراد گیہوں ہیں) میں سے ایک صاع اور جَو میں سے ایک صاع اور کھجوروں میں سے ایک صاع اور پنیر سے ایک صاع اور خشک انگور سے ایک صاع۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۴۲۵/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے آخر رمضان میں لوگوں سے کہا۔ تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے اس صدقہ کو ہر ایک (مسلمان) پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا (یعنی ہر ایک کی طرف سے) ایک صاع کھجوروں میں سے یا جَو میں سے اور نصف صاع گیہوں میں سے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

صدقۂ فطر کا وجوب کیوں؟

۱۴۲۶/۴ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ واجب کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو روزہ کو پاک کرنے کے لئے بیہودہ باتوں اور لغو کلام سے اور واجب کیا مساکین کے کھانے کے واسطے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

صدقۂ فطر کی مقدار

۱۴۲۷/۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا دو مُد (نصف صاع) گیہوں میں سے اور اس کے سوا دوسرے کھانے کے سامان میں سے ایک صاع۔ (ترمذی)

۱۴۲۸/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ

عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صُعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صدقۂ فطر واجب ہے) ایک صاع گیہوں میں سے دو آدمیوں کی طرف سے خواہ وہ

أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت، تمہارے غنی کو پاک کرتا ہے اللہ۔ اور فقیر کو اللہ تعالےٰ اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے دیا ہے۔ (ابو داؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا اور کھانا حرام ہے اُن کا بیان

فصل اول

آنحضرتؐ کو زکواۃ کا مال کھانا حرام تھا

۱۴۲۹/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک کھجور پڑی پائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور زکوٰۃ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

بنی ہاشم کیلئے صدقہ و زکواۃ کا مال کھانا حرام ہے

۱۴۳۰/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرنے اور کھجور پھینکدینے کے لئے کخ کخ کہا اور پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ (یعنی بنو ہاشم) صدقہ و زکوٰۃ نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

زکواۃ انسان کا میل ہے

۱۴۳۱/۳ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آدمیوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمدؐ اور اولادِ محمدؐ کے لئے جائز نہیں ہے۔ (مسلم)

صدقہ کے مال سے آنحضرتؐ کی احتیاط

۱۴۳۲/۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کھانا لے کر آتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہؓ سے فرماتے تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا دیتے اور صحابہ رضؓ کے ساتھ کھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

تملیک کا مسئلہ

۱۴۳۳/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ بریرہؓ (حضرت عائشہ رضؓ کی لونڈی) کے

سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِّنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آزاد کیا گیا، اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو قائم و باقی رکھے اور (دوسرا حکم یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آزاد کرے اور (تیسرا حکم یہ ہے کہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے (اور دیکھا کہ) گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا ہانڈی نہیں پک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں لیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ گوشت بریرہ رضی کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ تحفہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے

۱۸۳۴/۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرما لیا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کسی معمولی چیز کا تحفہ بھی قبول کرنا چاہیئے

۱۸۳۵/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيتُ إِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بلایا جاؤں میں (یعنی میری دعوت کی جائے) طرف کراع (بکری کے پائے) کے، تو میں قبول کرلوں اور اگر تحفہ میں میرے پاس ایک دست بھیجا جائے تو میں اس کو بھی قبول کرلوں (مراد ادنیٰ اور معمولی چیز ہے)۔ (بخاری)

مسکین کون ہے

۱۸۳۶/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مال نہ رکھتا ہو جو اس کو بے پرواہ کردے اور نہ کسی کو اس کا محتاج ہونا معلوم ہو کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی سے مانگنے کے لئے جائے۔

(بخاری و مسلم)

فصل دوم

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے

۱۸۳۷/۱ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

حضرت ابورافع رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کرکے بھیجا۔ اس نے ابورافع رضی سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے۔ ابورافع نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلوں ساتھ

فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔)

میں نہ جاؤں گا چنانچہ ابو رافع رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا زکوٰۃ ہم لوگوں (بنو ہاشم) کے لئے حلال نہیں ہے اور بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام بھی بنو ہاشم کے حکم میں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں ہے

۱۷۳۸/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال دار کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں ہے اور نہ اس شخص کے لئے جو تندرست اور طاقتور ہو (اور کسب معاش کی اہلیت رکھتا ہو)۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی اور احمد، نسائی و ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے)۔

تندرست و توانا کو زکوٰۃ کا مال لینا مناسب نہیں ہے

۱۷۳۹/۱۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں کہ مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت زکوٰۃ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انھوں نے بھی آپ سے مال مانگا تو آپ نے ان کو غور سے دیکھا اور پھر نظر نیچی کرلی۔ حضور نے ہم دونو کو قوی پایا۔ اور پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں دیدوں ورنہ اس میں نہ تو غنی کا حصہ ہے اور نہ اس شخص کا جو کسب کی قوت رکھتا ہو۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

بعض صورتوں میں غنی کے لئے بھی زکوٰۃ کا مال حلال ہوتا ہے

۱۷۴۰/۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ)۔

حضرت عطاء بن یسار رضہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ غنی کے لئے حلال نہیں ہے مگر صرف پانچ آدمیوں کے لئے حلال ہے (یعنی اگر وہ غنی ہوں تب بھی حلال ہے) ایک تو خدا تعالےٰ کی راہ میں لڑنے والے کے لئے دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لئے چوتھے اس شخص کے لئے جو کسی مفلس سے زکوٰۃ کا مال خریدلے پانچویں اس شخص کے لئے جس کا ہمسایہ غریب ہو اور اس کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے اس غنی کو ہدیہ دیا ہو۔ (مالک۔ ابوداؤد)

زکوٰۃ کے مستحق وہی لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن نے کیا ہے

۱۷۴۱/۱۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي

حضرت زیاد بن حارث صُدائی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد حارث نے ایک طویل حدیث بیان کی اور پھر کہا ایک شخص نے نبی کی

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور زکوٰۃ کا مال طلب کیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ (زکوٰۃ کے بارے میں) خداوند تعالےٰ نہ تو کسی نبیؐ کے حکم پر راضی ہوا اور نہ غیر نبی کے بلکہ خداوند تعالےٰ نے زکوٰۃ کا مصرف بیان کیا۔ پس تقسیم کیا خدا تعالےٰ نے زکوٰۃ کو آٹھ حصوں پر (یعنی آٹھ قسم کے آدمیوں کے لئے خدا نے زکوٰۃ کو حلال فرمایا) پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو زکوٰۃ دیدوں گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ

١٧٤٢ / ١٣ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَهٗ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

زید بن اسلم رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ دودھ پیا وہ آپ کو اچھا معلوم ہوا جس شخص نے آپ کو یہ دودھ پلایا تھا اس سے آپؐ نے پوچھا یہ دودھ کہاں کا ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک پانی کی جگہ پر زکوٰۃ کے اونٹ آئے اور انھوں نے وہاں پانی پیا اونٹ والوں نے ان کا دودھ دوہا۔ یہ دودھ تھوڑا سا میں نے اپنی مشک میں بھر لیا، یہ وہی دودھ ہے۔ حضرت عمر رضہ نے (یہ سن کر) منہ میں انگلی ڈالی اور قے کردی۔ (مالک و بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں اُن کا بیان

فصل اوّل

کن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے

١٧٤٣ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَالُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّ رَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قرضہ کی ضمانت قبول کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرضہ کی ادائیگی کے لئے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا تھوڑے دن ٹھیرو، ہمارے پاس زکوٰۃ کا مال آنے والا ہے اس میں سے دلوادیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا قبیصہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک تو اس کو جو کسی قرضہ کا ضامن ہو اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے کہ وہ اس قرضہ کو ادا کردے اس کے بعد پھر نہ مانگے۔ دوسرے اس شخص کو جو کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے (مثلاً قحط یا اضاعتِ مال) اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا اس کی زندگی کو قائم

ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رکھے۔ تیسرے اس شخص کو جس کو کوئی مصیبت پیش آئے فاقہ وغیرہ اور محلّے کے تین آدمی اس امر کی شہادت دیں کہ وہ فاقہ سے ہے، اس کو بھی مانگنا جائز ہے صرف اس قدر کہ وہ زندگی کو قائم رکھ سکے۔ ان لوگوں کے سوا اے قبیصہ کسی کو سوال کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کوئی ان صورتوں کے سوا سوال کرے گا تو یہ سوال حرام ہوگا اور وہ حرام مال کھائے گا۔ (مسلم)

محض اضافہ مال کی خاطر دست سوال دراز کرنے پر وعید

۱۸۲۴/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے اس لئے سوال کرے کہ ان سے مال لے کر اپنا مال بڑھائے وہ گویا آگ کا انگارہ مانگتا ہے۔ اب اس کو اختیار ہے وہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم)

قیامت کے دن بھیک مانگنے والوں کا حشر

۱۸۲۵/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

مانگنے سے مبالغہ نہ کرنا چاہیئے

۱۸۲۶/۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگنے میں مبالغہ نہ کیا کرو۔ قسم ہے خدا کی نہیں مانگتا ہے مجھ سے کوئی کسی چیز کو اور میں نکالوں اس کے لئے اس چیز کو اس حال میں کہ میں دینا برا سمجھتا ہوں تو جو چیز میں دوں اس میں برکت کی جائے (یعنی جو شخص مجھ سے کچھ مانگے اور میں برا سمجھ کر اس کو دیدوں تو برکت نہ ہوگی)۔ (مسلم)

محنت مزدوری کرنا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے

۱۸۲۷/۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن العوام رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنی رسی لے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پشت پر لاد کر لائے اور اس کو بیچے اور خداوند تعالےٰ اس معاشی ذریعہ سے اسکی عزّت وآبرو کو برقرار رکھے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے بھیک مانگے جائے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

۱۸۲۸/۶ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ

حضرت حکیم بن حزام رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے میرا سوال پورا کر دیا۔ اور پھر مانگا۔ آپ نے پھر دیا

قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سبز اور شیریں ہے (یعنی خوشنما اور لذیذ ہے) پس جو کوئی اس کو بے پروائی سے حاصل کرے (یعنی حرص و طمع کے بغیر) تو اس میں برکت کیجاتی ہے اور جو کوئی اس کو طمع نفس کے ساتھ لے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس کی حالت اس شخص کی سی ہوتی ہے جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے (یعنی بے برکتی کے سبب) اور (اے حکیم) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (یعنی خیرات دینا لینے سے بہتر ہے) حکیم رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں کسی کے مال میں سے کچھ کم نہ کروں گا (یعنی اب کسی سے سوال نہ کروں گا) یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال کرنے سے باز رہنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ تو خرچ کرنے اور دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سائل کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جو شخص لوگوں سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اس کی خودداری کو قائم رکھتا ہے

۱۷۵۰/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ انصار کے چند آدمیوں نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کا سوال پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ مانگا۔ آپ نے پھر دیدیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا۔ مال میں سے جو چیز میرے پاس ہوگی میں (تم سے بچا کر) اس کو جمع نہ کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو شخص ظاہر کرتا ہے بے پروائی، بے پروا کر دیتا ہے اللہ اس کو اور جو کوئی صبر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتا ہے اور نہیں دی گئی کسی کو کوئی بخشش جو صبر سے بہتر اور وسیع ہو۔ (بخاری و مسلم)

جو چیز بغیر طمع و حرص کے حاصل ہو اسے قبول کرنا چاہیئے

۱۷۵۱/۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مجھ کو زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت مرحمت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیدیجئے۔ آپ فرماتے لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو (اگر تم کو ضرورت ہو) اور خیرات کر دو (اگر ضرورت نہ ہو) پس جو چیز کہ اس مال میں سے تم کو بغیر طمع اور خواہش کے ملے اس کو لے لو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے مت پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سوال کرنے والے کے لئے تہدید

۱۷۵۲ ۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے سائل اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے یعنی سوال کر کے اپنی عزت و آبرو کو زخمی کرتا ہے، پس جو شخص چاہے (اپنی عزت کی بقا) وہ اس کو اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو باقی نہ رکھنا چاہے وہ اپنی عزت آبرو کو ضائع کردے مگر یہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو نہایت ضروری ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

مستغنی ہونے کے باوجود سوال کرنے والے کے لئے وعید

۱۷۵۳ ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ چیز ہو جو غنی بنادے اس کو، تو قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر ہوگا (یعنی سوال کا زخم اس کے چہرے پر ہوگا) پوچھا گیا یا رسول اللہ غنی کردینے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

۱۷۵۴ ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سہل بن حنظلیہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے کہ اس کو غنی کردے تو وہ گویا بہت سی آگ مانگتا ہے۔ نفیلی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے ایک دوسرے موقع پر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غنا کی کیا حد ہے کہ اس کے بعد سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا رات اور دن کو پیٹ بھر کھانے کے بقدر۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ ایک دن یا ایک دن اور رات کے کھانے کے بقدر۔ (ابوداؤد)

۱۷۵۵ ۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم قیمت کی کوئی چیز موجود ہو) تو گویا اس نے کسی مجبوری کے بغیر سوال کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا صرف انتہائی محتاجگی کے وقت جائز ہے

۱۷۵۶ ۱۳ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ

حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا غنی کے لئے جائز نہیں (یعنی اس شخص کے لئے جائز

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہیئے

۱۷۵۸/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کرکے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالےٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالےٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کردے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کردے گا

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

۱۷۵۹/۱۷ وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن الفراسی رضہ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

۱۷۶۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضہ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہوچکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کردیا تو عمر رضہ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اُجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً للہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اُجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کردے (ابو داؤد)

کن مقامات پر سوال کرنا نامناسب ہے

۱۷۶۱/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهٗ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سُنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؓ نے اس کے ایک درّہ رسید کیا۔ (رزین)

طمع، افلاس و محتاجگی ہے

۱۷۶۲/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ

حضرت عمر رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو جان لو

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہیئے

۱۷۵۸/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کر کے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالےٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالےٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کردے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کردے گا

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

۱۷۵۹/۱۷ وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن الفراسی رضؓ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

۱۷۶۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمر رضؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اُجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً للہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اُجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کر دے۔ (ابوداؤد)

کن مقامات پر سوال کرنا نامناسب ہے

۱۷۶۱/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهٗ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سُنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؓ نے اس کے ایک درّہ رسید کیا۔ (رزین)

طمع، افلاس و محتاجگی ہے

۱۷۶۲/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو جان لو

فَقْرٌ وَّ اَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اِسْتَغْنٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

کہ لالچ، محتاجی ہے اور لوگوں سے بے پروائی غنا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (رزین)

کسی انسان کے آگے ہاتھ نہ پھیلانے والے کے لئے آنحضرتؐ کی طرف سے جنت کی ضمانت

۱۷۶۳/۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّتَكَفَّلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ اس کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں گا۔ ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبان کسی سے سوال نہ کرتے تھے۔ (ابوداود۔ نسائی)

کسی سے سوال نہ کرنے کا حکم

۱۷۶۴/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَاْخُذَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور مجھ سے اس کا عہد لیا کہ تو لوگوں سے (کبھی) کوئی چیز نہ مانگ۔ چنانچہ میں نے اس کا اقرار کیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہاں تک کہ اگر تیرا چابک بھی گر جائے (تو کسی سے نہ مانگ بلکہ) سواری سے اتر اور خود اٹھا۔ (احمد)

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان

فصل اوّل

مال وزر کے بارہ میں آنحضرتؐ کا جذبہ

۱۷۶۵/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس رہے مگر صرف اتنا کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں۔ (بخاری)

سخی کے لئے فرشتوں کی دعا اور بخیل کے لئے بددعا

۱۷۶۶/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جس میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے (یعنی وہ شخص مصرفِ خیر میں یا مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے اس کو اس سے زیادہ دے) اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے۔ اے اللہ بخیل (کے مال) کو تلف کر دے۔ (بخاری و مسلم)

سخاوت کا حکم

۱۷۶۷/۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرو اور شمار نہ کرو (اس لئے کہ اگر شمار کر کے دے گا تو) اللہ تعالیٰ بھی تیرے لئے شمار کریگا اور نہ روک تو (سوالی سے) مال کو (جو تیری حاجت سے زیادہ ہو) ورنہ خدا بھی تجھ سے مال کو روکے گا اور دے جتنا تجھ سے دیا جاسکے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تجھ کو دوں گا)۔ (بخاری و مسلم)

ضرورت سے زائد مال کو خرچ کرنے کا حکم

۱۷۶۹/۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے! اُس مال کو (فی سبیل اللہ) خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرے لئے بُرا ہے اور بقدر ضرورت مال اپنے قبضہ میں رکھنے پر تجھ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور سب سے پہلے تو اپنے عیال پر خرچ کر۔ (مسلم)

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

۱۷۷۰/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والوں کا حال ان دو شخصوں کی مانند ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان زرہوں کی تنگی کے سبب ان کے دونوں ہاتھ سینہ اور گردن میں چمٹا دیئے گئے ہوں۔ پس جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے اور تنگ ہو جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ سخی جب خیرات کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہوجاتا ہے اور وہ خوب دیتا ہے اور جب بخیل کسی کو دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اور تنگ ہوجاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

بخل کی مذمت اور اس سے بچنے کی تاکید

۱۷۷۱/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگی اور بچو بخل سے اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو تم سے پہلے تھے بخل نے ان کو اس پر آمادہ کردیا تھا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔ (مسلم)

ایک زمانہ آئے گا جب کوئی صدقہ لینے والا نہ رہے گا

۱۷۷۲/۸ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ

حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات کرو اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ آدمی خیرات لے کر لوگوں

زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو دینے جائے گا اور کوئی شخص اس کو قبول نہ کرے گا اور وہ شخص اس سے یہ کہے گا کہ اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا۔ آج مجھ کو ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

افضل صدقہ

۱۷۷۳ / ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسے صدقہ کا بڑا ثواب ہے آپ نے فرمایا خیرات کرنا تیرا اس حال میں کہ تو تندرست ہو مال جمع کرنے کی خواہش و حرص رکھتا ہو، افلاس سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو۔ اور تو صدقہ دینے اور خیرات کرنے میں سستی اور غفلت نہ کر یہاں تک کہ جب تیری جان حلق کو پہنچ جائے (یعنی دم نکلنے کے قریب ہو) جب تو یہ کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کے لئے ہے اور اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ تو یہ جانتا ہے کہ مال فلاں ہی کو ملے گا۔ (بخاری ومسلم)

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے سرمایہ دار ٹوٹے میں ہیں

۱۷۷۴ / ۱۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی وہ بڑے ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا مال کو زیادہ جمع کرنے والے مگر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے ادھر ادھر اور اس طرف طرف کیا یعنی اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

عابد بخیل پر جاہل سخی کی فضیلت

۱۷۷۵ / ۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ کی رحمت سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، (یعنی سب اس کو پسند کرتے ہیں) اور وہ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ کی رحمت سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا تعالے کے نزدیک بخیل عابد سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

بحالت تندرستی صدقہ دینے کی فضیلت

۱۷۷۶ / ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کا اپنی تندرستی کے ایام میں ایک درہم خرچ (خیرات) کرنا مرنے کے وقت سو درہم خرچ (خیرات) کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداود)

موت کے وقت خیرات کرنے والے کی مثال

۱۷۷۷/۱۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابودرداء رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرنے کے وقت خیرات کرے یا غلام کو آزاد کرے، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو تحفہ کے طور پر اس وقت کھانا بھیجے کہ جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی۔ ترمذی)

ایمان اور بخل دو متضاد صفتیں ہیں

۱۷۷۸/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بدخلقی اور بخل۔ (ترمذی)

بخیل کے لئے وعید

۱۷۷۹/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکر صدیق رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار اور بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان جتائے۔ (ترمذی)

بدترین خصلتیں کیا ہیں؟

۱۷۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی عادتوں میں دو بہت بری عادتیں ہیں ایک تو انتہا درجہ کا بخل اور ایک نامردی۔ (ابوداؤد)۔ اور انشاء اللہ عنقریب حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث کہ بخل اور ایمان یکجا مجتمع نہیں ہو سکتے، کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کی فضیلت

۱۷۸۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی) آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سنکر آپ کی بیویوں نے ایک سرکنڈا یا لکڑی لی اور ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ جناب سودہ رض کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا اور ہم میں پہلے حضرت زینب رض کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مجھ سے جلد ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ بیویوں نے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا

أَطْوَلُنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

کہ کون ہے جس کے ہاتھ بڑے ہیں۔ چنانچہ ہم میں سے حضرت زینبؓ ہاتھ بڑے تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کاج کرتیں اور خیرات کرتی تھیں۔

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

۱۸۸۲/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنو اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر چلا اور (اندھیرے میں) ایک چور کو دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات چور کو خیرات دی گئی یہ سنکر اس شخص نے کہا اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دیئے پر۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ آج (رات کو) میں پھر خیرات کرونگا چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک زانی عورت کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات زانی عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے یہ سنکر کہا "اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے زانی عورت کو صدقہ دیئے پر" اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کرونگا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے سُنا تو کہا اے اللہ تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دیئے پر، زانی کو صدقہ دیئے پر اور غنی کو صدقہ دیئے پر" پھر اس کو خواب دکھایا اور کہا گیا کہ (تیرے تمام صدقات قبول ہوگئے) جو صدقہ تو نے چور کو دیا، ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت وعبرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔ (بخاری ومسلم)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی برکت

۱۸۸۳/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا کہ اس نے ابر میں سے یہ آواز سُنی۔ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ ابر ایک جانب کو بڑھا اور ایک پتھریلی زمین پر پانی برسایا اور وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے ایک بڑے نالے (دریا) میں جمع ہو کر آگے بڑھا وہ شخص (جو اس منظر کو دیکھ رہا تھا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے) پانی کے ساتھ ساتھ چلا، ناگہاں اس شخص نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے باغ میں بیلچہ سے پانی کو ادھر اُدھر پھیلا رہا تھا۔ اس نے پوچھا اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یہ ہے (یعنی وہی نام بتلایا جو اس نے ابر میں سُنا

سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِیْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تھا) پھر اس نے پوچھا۔ اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیسے دریافت کرلیا؟ اس شخص نے کہا، میں نے اس ابر میں جس کا یہ پانی ہے، آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ یعنی تیرا نام لیا۔ پس بتلا کہ تو اپنے باغ میں کونسا نیکی کا کام کرتا ہے؟ اس نے کہا جب تم نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلاتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی تو میں خیرات کردیتا ہوں اور تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور تہائی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

ادائیگی شکر کا اجر اور ناشکری کی سزا۔

۱۸۰۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَـ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں تین ایسے آدمی تھے کہ (ان میں) ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ تعالے نے ان کا امتحان لینا چاہا اور ان کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا۔ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے، اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جلد اور جسم۔ اور اس چیز کا دور ہوجانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (فرشتے نے یہ سنکر) اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ رنگ اچھا نکل آیا اور جلد خوش رنگ ہوگئی۔ اس کے بعد فرشتے نے کہا تجھ کو کس قسم کا مال پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائیں۔ اس حدیث کے راوی اسحق کو شک ہے کہ اس نے اونٹ کہا یا گائیں۔ پھر نوع کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ بتلائے اور دوسرے نے گائیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ، (اس کی خواہش کے مطابق) اس کو حاملہ اونٹنیاں دی گئیں اور فرشتہ نے اس کو یہ دعا دی کہ خدا تیرے لئے ان میں برکت عطا فرمائے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور اس چیز کا دور ہوجانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں (یعنی گنج) آپ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گنج جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کو عطا کئے گئے۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا۔ تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائیں۔ چنانچہ اس کو حاملہ گائیں عطا کردی گئیں اور فرشتہ نے اس کو دعا دی کہ خدا تیرے اس مال میں برکت دے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔ صرف یہ کہ خداوند تعالے میری بینائی مجھ کو واپس مرحمت فرما دے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے لوگوں کو دیکھوں۔ حضور

هَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ إِنَّهٗ كَأَنِّيْ أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور خدا نے اس کی بینائی اس کو مرحمت فرما دی۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کس قسم کا مال تجھ کو پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ چنانچہ اس کو زیادہ بچے دینے والی بکریاں دے دی گئیں۔ پس ان تینوں کے مال میں خدا نے برکت دی اور کوڑھی اور گنجے کے اونٹوں اور گایوں سے جنگل بھر گئے اور اندھے کی بکریوں کے ریوڑ تمام وادیوں میں نظر آنے لگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل و صورت میں جس میں پہلے آیا تھا کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرا سفر کا سامان جاتا رہا ہے پس اب منزلِ مقصود تک پہنچنا خدا کی مہربانی سے ہو سکتا ہے یا تیرے سبب سے، پس میں تجھ سے اس کی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو اچھا رنگ اچھی جلد اور مال دیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤں۔ کوڑھی نے اس کے جواب میں کہا میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں (یعنی بہت سے حقدار موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں تجھ کو کوئی حق نہیں پہنچتا) فرشتے نے اس کے جواب میں کہا۔ میں تجھ سے واقف ہوں تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے۔ اور تو فقیر تھا خدا نے تجھ کو مال عطا فرمایا۔ کوڑھی نے اس کے جواب میں کہا یہ مال مجھ کو نسلاً بعد نسلٍ اپنے خاندان سے ملا ہے۔ فرشتے نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تعالے تجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی صورت میں گنجے کے پاس پہنچا اور اس سے بھی کہا جو کچھ کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ پس فرشتے نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ایسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل میں اندھے کے پاس پہنچا ہے، اور کہا ہے کہ میں ایک مردِ مسکین اور مسافر ہوں میرا سامانِ سفر جاتا رہا ہے، پس اب منزلِ مقصود تک پہنچنا خدا کی عنایت سے ممکن ہے یا تیرے ذریعہ سے۔ لہٰذا میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو دوبارہ بینائی بخشی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ سے اپنا سفر پورا کر لوں۔ اندھے نے یہ سن کر کہا۔ میں واقعی اندھا تھا اللہ تعالے نے میری بینائی مجھ کو واپس بخشی، پس تجھ کو جتنی (بکریاں) ضرورت ہو لے جا اور جس قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا۔ قسم ہے خدا کی میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا اس چیز کی واپسی کے لئے جو تو لے گا۔ فرشتے نے یہ سن کر کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ، تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا، خدا تجھ سے راضی اور خوش ہوا۔ اور تیرے (ان) ساتھیوں سے خدا ناراض ہوا۔

(بخاری و مسلم)

کسی سائل کو واپس لوٹانے سے بہتر ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔

۱۷۸۵/۲۱ وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امّ بجیدؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مسکین میرے دروازہ پر آ کر کھڑا ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس کو دینے کے لئے میں اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

گھر میں کچھ نہیں پاتی۔ آپؐ نے فرمایا اگر تیرے پاس جلا ہوا کھر بھی موجود ہو تو وہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دیدے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک سبق آموز واقعہ

۱۴۸۶/۲۲ وَعَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بِضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِيْ فَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عثمان رضؓ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ حضرت امّ سلمہؓ کو (دیکھے ہوئے) گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ کے طور پر بھیجا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ امّ سلمہؓ نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دے شاید نبی صلے اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ چنانچہ لونڈی نے گوشت کو طاقچہ میں رکھ دیا پھر ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے گھر والو! صدقہ دو، اللہ تعالےٰ تم کو برکت دے۔ اس سے کہا گیا خدا تجھ کو برکت دے۔ سائل یہ سنکر چلا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا۔ امّ سلمہؓ تمہارے ہاں کوئی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ پھر امّ سلمہؓ نے لونڈی سے کہا جا اور وہ گوشت لے آ۔ لونڈی گئی اور طاقچہ میں گوشت کو نہ پایا بلکہ اس کی جگہ سفید پتھر کا ایک ٹکڑا دیکھا (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ معلوم ہوا) تو آپؐ نے فرمایا وہ گوشت سفید پتھر کا ٹکڑا بن گیا اِس لئے کہ تم نے اسے سائل کو نہیں دیا۔ (بیہقی)

خدا کے نام پر سوال کرنے والے کا سوال پورا نہ کرنے کی مذمت

۱۴۸۷/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عبّاسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس شخص کو نہ بتلاؤں جو لوگوں میں خداوند تعالےٰ کے نزدیک سب سے بُرا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا لوگوں میں بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ (احمد)

مال وزر کے بارہ میں حضرت ابوذرؓ کا مسلک اور ان کا جذبۂ زہد

۱۴۸۸/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْ ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَ

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمانؓ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ حضرت عثمانؓ نے اجازت دے دی۔ اُس وقت ابوذرؓ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی (جب ابوذر بیٹھ گئے) حضرت عثمانؓ نے (کعبؓ سے جو وہاں موجود تھے) کہا۔ اے کعبؓ! عبد الرحمٰن نے وفات پائی اور مال چھوڑ گئے۔ پس تم اس مال کی نسبت کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت کعبؓ نے کہا اگر وہ مال میں سے خدا کا حق نکالتے تھے، یعنی زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو کچھ مضائقہ نہیں (یعنی اس کو جمع کر کے چھوڑ جانے پر کوئی خوف نہیں۔ یہ سنکر) ابوذرؓ

يُقْبَلُ مِنِّيْ أَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ أَوَاقٍ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نے اپنی لٹھی اوٹھائی اور کعب کو مارا اور پھر کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اگر میرے پاس یہ پہاڑ (اُحُد) سونے کا ہو، تو خرچ کر دوں میں اس کو اور امید رکھی جائے مجھ سے یہ کہ چھوڑ جاؤں میں اس میں سے چھ اوقیہ (یعنی دو سو چالیس درہم۔ اس کے بعد ابوذرؓ نے (امیر المومنین) حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے کہا عثمانؓ! میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں، تم نے بھی اس کو سنا ہے تین مرتبہ ابوذرؓ نے یہ الفاظ کہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا ہاں (میں نے بھی سُنا ہے)۔ (احمد)

ماسوا اللہ کی طرف التفات مقام قرب سے باز رکھتا ہے

1889/25 وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِيْ فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ۔

حضرت عقبہؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیر کر فوراً اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی بعض بیویوں کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ جب آپ واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہیں تو فرمایا مجھ کو سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی پس بُرا جانا میں نے کہ وہ چیز مجھ کو تقرب الٰہی سے باز رکھے پس میں اس کو تقسیم کر دینے کے لئے دے آیا۔ (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں سونے کا ایک ڈلا گھر میں چھوڑ آیا تھا جو زکوٰۃ کا تھا پس میں نے اس کو بُرا سمجھا کہ رات کو اس کو اپنے پاس رکھوں۔

نبی اپنے پیچھے مال نہیں چھوڑتا

1890/26 وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار تھے (اشرفیاں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں لیکن آپ کے درد یا بیماری نے مجھ کو مشغول رکھا اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکی اس کے بعد پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشرفیاں کیا ہوئیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت کے سبب میں ان کو تقسیم نہ کر سکی۔ پھر آپؐ نے ان اشرفیوں کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ خدائے عزوجل سے ملاقات کرے اس حال میں کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہوں۔ (احمد)

ذخیرہ اندوزی کی بجائے توکل علی اللہ کی تعلیم

1891/27 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلالؓ کے پاس آئے اُن کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا بلالؓ یہ کیا ہے؟ بلالؓ نے عرض کیا۔ ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لئے

فَقَالَ أَمَا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ غَدًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

جمع کیا ہے (یعنی آئندہ کے لئے)۔ آپ نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن اس کا بخار ہے؟ بلالؓ اس کو خرچ کر دے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔ (بیہقی)

سخاوت کی فضیلت

1692/28 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ النَّارَ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہے جنت میں پس جو شخص سخی ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنی کو پکڑ لے گا اور وہ ٹہنی اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کر لے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ میں پس جو شخص بخیل ہوگا وہ اس درخت کی ایک ٹہنی پکڑ لے گا اور وہ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو دوزخ میں داخل نہ کر لے گی۔ (بیہقی در شعب الایمان)

صدقہ دافع بلا ہے

1693/29 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کرو صدقات و خیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ و خیرات کرو) اس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی (یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے۔)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ — خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

خدا کی راہ میں خرچ کیا جانے والا غیر حلال مال قبول نہیں ہوتا

1694/1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خیرات کرے کھجور کے برابر پاک و حلال کمائی سے اور خدا تعالیٰ پاک و حلال ہی کو قبول کرتا ہے وہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے کوئی تمہارا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہو جاتی ہے وہ خیرات (یا اس کا ثواب) پہاڑ کے مانند۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا

1695/2 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے) اور کسی کا قصور معاف کر دینے سے (انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود) اللہ تعالیٰ اس بندے کی (جس نے معاف کیا) عزت بڑھاتا ہے اور

نہیں تواضع کرتا کوئی شخص خدا کے لئے مگر خدا اس کا رتبہ بڑھاتا ہے۔ (مسلم)

اعمالِ خیر سے منسوب جنت کے دروازے

۱۷۹۶/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوہری یا دو گنی چیز خدا کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے) تو بلایا جائے گا اس کو بہشت کے دروازے سے اور جنت کے کئی دروازے ہیں۔ پس جو شخص نمازی ہوگا (یعنی زیادہ نماز پڑھنے والا) اس کو جنت کے بابُ الصّلوٰۃ سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص جہاد کرنے والا ہے (یعنی خدا کی راہ میں بہت لڑا ہے) اس کو بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جس شخص نے بہت خیرات کی ہے اس کو بابُ الصّدقہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ رکھنے والا ہے (یعنی جس نے کثرت سے روزے رکھے ہیں) اس کو بابُ الرّیان سے بلایا جائے گا۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا کہ بظاہر اس کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان سب دروازوں سے کسی کو بلایا جائے (جبکہ اس کو ایک دروازہ سے بلایا جا چکا اور وہ جنت میں داخل ہو چکا ہو) لیکن ہاں ہم کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو سارے دروازوں سے بلایا جائے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے (اے ابوبکر رضؓ) تم ان لوگوں میں سے ہوگے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکر رضؓ کا مرتبۂ عبودیت

۱۷۹۷/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رضؓ نے عرض کیا میں۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضؓ نے عرض کیا میں۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضؓ نے عرض کیا میں نے۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رضؓ نے عرض کیا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

کمتر چیز کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھا جائے

۱۷۹۸/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو مخاطب کر کے کہ اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو (بخاری و مسلم)

ہر نیک عمل صدقہ ہے

۱۷۹۹/۶ وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضؓ اور حذیفہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

کسی بھی نیک کام کو کمتر نہ جانو

۱۸۰۰/۷ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر اور معمولی نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے بشاش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔ (مسلم)

کماؤ اور خیرات کرو

۱۸۰۱/۸ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر کسی کے پاس (صدقہ دینے کو) کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا دونوں ہاتھوں سے کام کرکے مال حاصل کرے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا اگر اس کی بھی قوت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا غمگین حاجتمند اور دردخواہ کی مدد کرے (جسم سے یا مال سے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا نیک کاموں کی ہدایت کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو برائی سے بچائے (یعنی نہ تو خود برا کام کرے اور نہ دوسروں کو برے کام میں مبتلا ہونے دے) پس یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے جسم کے مفاصل کی طرف سے بطورِ شکر صدقہ دینا چاہیئے

۱۸۰۲/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے بدن میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے روزانہ۔ پس دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے، اور مدد نہی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان بار کرنے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور برائے نماز مسجد جانے میں جو قدم اٹھاتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفاصل جسم کی تعداد اور ان کی نارِ دوزخ سے حفاظت

۱۸۰۳/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ فَإِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدا کیا گیا ہے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر (یعنی اس کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا ہڈی اور کانٹے کو راستے سے ہٹائے یا نیک بات کسی کو بتائے اور بری بات سے روکے اور یہ سب باتیں تین سو ساٹھ تک ہو جائیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور رکھا ہے۔ (مسلم)

صدقاتِ معنوی

۱۸۰۴/۱۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور بیوی یا لونڈی سے مجامعت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے یہ سن کر پوچھا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ایک آدمی اپنی شہوت کو پوری کرتا ہے اور اس میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں اسی طرح اس کا حلال طریقہ پر شہوت کو پورا کرنا موجب ثواب ہے۔ (مسلم)

بہترین صدقہ

۱۸۰۵/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کسی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دی جائے اور پھر وہ زیادہ دودھ دینے والی بکری جو دودھ پینے کے لئے کسی کو دے دی جائے کہ وہ صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

کھیتی کا نقصان اور اس پر ثواب

۱۸۰۶/۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیت بوئے اور اس میں سے انسان پرند اور چرند کھائیں تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس میں سے جو کچھ چرایا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک ثواب کا باعث ہوتا ہے

۱۸۰۷/۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدکار عورت کی بخشش کی گئی (اس بنا پر) کہ وہ راستہ سے گزر رہی تھی کہ اس نے کنویں کے پاس ایک کتا دیکھا جو پیاس سے اپنی زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے پس اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں سے اس کے لئے پانی کھینچا۔ اس کام کے سبب اس کی بخشش کی گئی۔ پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر جاندار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جانوروں کے ساتھ بے رحمی باعث گناہ ہے

۱۸۰۸/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی۔ وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین کے جانوروں میں سے وہ کچھ کھا لیتی۔ (بخاری ومسلم)

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا اجر

۱۸۰۹/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک ایسے درخت کے ٹہنے پر سے گزرا جو درمیان راہ میں واقع تھا اور کہا کہ میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کروں گا تاکہ وہ اس سے اذیت نہ پائیں پس داخل کیا گیا اس کو جنت میں (اس کے اس عمل کی بنا پر)۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۱۰/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک شخص کو جنت میں دیکھا کہ موج مارتا پھرتا تھا محض اس بنا پر کہ اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبرزہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس سے نفع پاؤں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستے سے موذی چیز کو دور کیا کر۔ (مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اور عنقریب عدی بن حاتم کی حدیث "اتقوا النار" علامات نبوت کے باب میں انشاء اللہ ہم بیان کریں گے۔

فصل دوم

رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم

۱۸۱۲/۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا چہرہ دیکر مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے سب سے پہلے (مدینہ پہنچکر) فرمایا۔ لوگو! سلام کو پھیلاؤ، یعنی پکار کر کہو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ رشتہ داروں سے سلوک کرو اور رات کو اس وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سوتے ہیں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔ (ترمذی)

غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم

۱۸۱۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے کی عبادت کرو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ۔ بلند آواز سے

الطَّعَامَ وَ اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

سلام کرو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

صدقہ، خاتمہ بخیر کی سعادت سے نوازتا ہے

1814/21 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

ہر نیکی صدقہ ہے

1815/22 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ تو اپنے چہرے کو بشاش بنا کر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (احمد۔ ترمذی)

1816/23 وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَّاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيْءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے اور تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی بے نشان زمین میں راستہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کو کم نظر آتا ہو ہاتھ پکڑ کر لے جانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

کنواں کھدوانا بہترین صدقہ

1817/24 وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت سعد بن عبادہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد رضہ (یعنی والدہ) فوت ہو گئیں، پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ پس حضرت سعد رضہ نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے ام سعد کے لئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

غربا و مساکین کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

1818/25 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز حلوں میں سے حلہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مہر کی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے صدقات بھی ہیں

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت فاطمہ بن قیسؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الخ (یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

پانی و نمک دینے سے انکار نامناسب ہے

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ)

حضرت بُہیسہ رضؓ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ اُن کے والد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہؐ! وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا یا جس کو نہ دینا جائز نہیں ہے آپؐ نے فرمایا پانی۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس کو نہ دینا ممنوع ہے؟ آپؐ نے فرمایا نمک۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنانا کارِ ثواب ہے

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خشک و بنجر زمین کو آباد کیا (یعنی افتادہ زمین پر کھیتی کی) تو اس میں بھی اس کے لئے ثواب ہے اور جو چیز کھیت میں سے (جانور یا آدمی) کھا جائیں، وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (دارمی)

کوئی چیز عاریۃً یا قرض دینے کی فضیلت

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا زرِ نقد قرض دے یا گلی کوچہ میں کسی کو راہ بتلائے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نصائح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَ

حضرت ابی جُری جابر ابن سُلیم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ خدا کے رسول ہیں ان پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔ میں آپؐ کے پاس گیا اور کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ میں نے دو مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ آپؐ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہہ کیونکہ علیک السلام کہنا میت کی دعا ہے بلکہ السَّلَامُ عَلَيْكَ کہہ۔ میں نے کہا تم خدا کے رسول ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں اس خدا کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو

إِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ أَجْرُ ذٰلِكَ وَبَالُهُ عَلَيْهِ۔

وہ دور کرے تیری تکلیف کو اور تو قحط سالی میں مبتلا ہو کر اس کو پکارے تو وہ زمین پر بے حد پیدا کرے اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو پانی اور درخت سے خالی ہو یا کسی ایسے جنگل میں ہو جو آبادی سے دور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے تیری سواری کو واپس بھیج دے۔ جابر رض کا بیان ہے یہ سن کر میں نے عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کو برا نہ کہہ۔ جابر رض کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو برا نہ کہا نہ آزاد کو نہ غلام کو، نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نیکی کی کسی بات کو حقیر مت سمجھ اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرے کو شگفتہ بنا کر بات کر کہ یہ بھی نیکی میں سے ہے اور اپنی ازار (تہبند) کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھ اور اگر اتنا اونچا تجھ کو پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو نیچا لٹکانے سے خود کو بچا۔ اس لئے کہ یہ تکبر کی علامت ہے اور خدا تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص تجھ کو گالی دے اور شرمندہ کرے تیرے اس عیب کی بنا پر جو اس کو معلوم ہے۔ تو تو اس کے عیب پر جو تجھے معلوم ہے اس کو شرم نہ دلا اس لئے کہ اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیرے لئے اس کا ثواب ہوگا اور اس پر اس کا وبال۔

جو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے اور جو موجود رہا وہ ذاتی ہے

۱۸۲۴/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ صحابہ رض نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ کیا اس بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رض نے کہا صرف ایک شانہ باقی بچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہے (یعنی اس کا ثواب) بجز شانہ کے۔ (ترمذی)

دوسروں کی ستر پوشی کرنے والے کا خدا محافظ

۱۸۲۵/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو جب تک اس کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی وہ شخص (پہنانے والا) خدا کی امان میں رہے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

پوشیدہ طور پر صدقہ دینے کی فضیلت

۱۸۲۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا أُرَاهُ قَالَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ ایک تو وہ جو رات کو اٹھ کھڑا ہو اور قرآن کی تلاوت کرے۔ دوسرا وہ شخص جو (نفل) صدقہ

شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔)

دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں شامل ہو، اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی ہو اور وہ دشمن کے سامنے ٹھہرا رہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے۔

۱۸۲۷/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلٰثَةٌ يُّبْغِضُهُمْ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو خدا تعالےٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔ جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے ان میں ایک تو وہ ہے جس نے ایک ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگنے گیا تھا اور اس نے قوم سے حق قرابت کے نام پر نہیں بلکہ خدا کے نام پر سوال کیا تھا لیکن قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا۔ پس قوم ہی میں سے ایک شخص باہر نکلا۔ آگے بڑھا اور چپکے سے اس طرح اس کے سوال کو پورا کر دیا کہ سوائے خدا تعالےٰ کے اور اس شخص کے جس کو دیا کسی کو اس کے دینے کا پتہ نہ چلا اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلا یہاں تک کہ جب نیند بہت ہی پیاری ہو گئی، اتنی پیاری کہ اپنے مساوی چیز سے بھی زیادہ پیاری اور سب لوگ سو رہے ہوں تو وہ (ان کو سوتا چھوڑ کر) اٹھ کھڑا ہوا خدا کے سامنے گڑگڑانے لگا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ اور تیسرا وہ شخص جو ایک لشکر میں تھا۔ لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور شکست ہوئی مگر یہ شخص برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پائی۔ اور وہ تین اشخاص جن سے اللہ تعالےٰ بغض رکھتا ہے، ان میں ایک تو وہ بوڑھا ہے جو زنا کرے اور دوسرا تکبر کرنے والا فقیر ہے اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسی طرح روایت کیا اور وَثَلٰثَةٌ يُّبْغِضُهُمْ نہیں بیان کیا

۱۸۲۸/۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور ان کو زمین پر قائم کیا پس زمین ٹھہر گئی اور فرشتے حیران رہ گئے پہاڑوں کی سختی سے چنانچہ انھوں نے پوچھا اے پروردگار! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی چیز تیری مخلوقات میں سے ہے؟ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے پھر فرشتوں نے پوچھا۔ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں آگ ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں ہوا ہے۔

خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ)

فرشتوں نے پوچھا اے رب! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آدم کا بیٹا انسان ہے جو سیدھے ہاتھ سے اس طرح خیرات کرتا ہے کہ اُلٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور معاذ رض کی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بجھاتا ہے کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

دُو دُو چیزیں خیرات کرنے کی فضیلت

۱۸۲۹/۳۶ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے دُو دُو چیزیں خرچ کرے تو جنت کے سارے دربان اس کا استقبال کریں گے اور ان میں سے ہر ایک اس کو اس چیز کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اس کی کیا صورت ہے (یعنی دُو دُو چیزیں کس طرح خرچ کی جائیں؟) آپ نے فرمایا اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور گائیں ہیں تو دُو گائیں۔ (نسائی)

قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا

۱۸۳۰/۳۷ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ (احمد)

عاشورہ کے دن زیادہ خرچ کرو

۱۸۳۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ. (رَوَاهُ رَزِينٌ) (وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ)۔

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خرچ میں کشادگی کرے اپنے اہل وعیال پر عاشورہ کے دن تو خداوند تعالے پورے سال اس پر کشادگی کرے گا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔ (رزین) اور بیہقی نے یہ حدیث ابن مسعود رض، ابوہریرہ رض، ابوسعید رض اور جابر رض سے روایت کی ہے اور ابن مسعود رض کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

صدقہ کا ثواب چند در چند ہے

۱۸۳۲/۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں کہ ابوذر رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے نبی اللہ! مجھ کو بتلا دیجیے کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دُوگنا اور دُوگنے سے بھی دُوگنا اور خدا تعالے کے نزدیک اس سے بھی زیادہ۔ (احمد)

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ — بہترین صدقہ کا بیان

فصل اوّل

بہترین صدقہ؟

۱۸۳۳/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهٗ)

حضرت ابوہریرہؓ اور حکیم بن حزام کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے پروائی کے ساتھ دیا جائے اور شروع کر صدقہ اُس شخص سے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (بخاری)

اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس سے ثواب کی توقع رکھتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہی شمار ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۵/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو خدا کی راہ میں اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو غلام آزاد کرنے میں، اور ایک دینار ہے جس کو صدقہ کرے تو مسکین پر اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو اپنے اہل پر ان سب میں اپنے اعتبار سے وہ دینار سب سے بڑا ہے جس کو خرچ کیا تو نے اپنے گھر والوں پر۔ (مسلم)

بہترین مصرف

۱۸۳۶/۴ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دینا جس کو خرچ کرتا ہے آدمی وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں پر اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے اپنے اس جانور پر جس کو پالا ہے اس نے جہاد کے لئے اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے دوستوں پر جب کہ وہ جہاد میں مشغول ہوں۔ (مسلم)

اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۷/۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اگر میں ابوسلمہؓ کے بیٹوں پر جو میرے بیٹے بھی ہیں خرچ کروں، تو کیا مجھ کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ تو خرچ کر اُن پر تجھ کو ثواب ملے گا، اس کا جو خرچ کرے گی تو ان پر۔ (بخاری ومسلم)

اپنی بیوی یا اپنے شوہر کو صدقہ دینے کا مسئلہ

۱۸۳۸/۶ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتَجْزِيْ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہِ خواتین! خیرات کرو اگرچہ وہ تمہارے زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وعظ سُن کر جب میں اپنے شوہر عبد اللہؓ کے پاس پہنچی تو میں نے ان سے کہا کہ تم ایک مفلس آدمی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا تم آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرو کہ اگر میں تم پر اور تمہاری اولاد (یعنی اپنے شوہر عبد اللہ اور ان کے بچوں) پر خرچ کروں تو یہ کافی ہوگا یا نہیں؟ (اگر یہ کافی ہو تو میں تم پر خرچ کروں) ورنہ پھر دوسروں کو صدقہ دوں؟ زینبؓ کہتی ہیں عبد اللہ رضؓ نے یہ سُن کر مجھ سے کہا کہ تم ہی جاؤ (اور آں حضرتؐ سے دریافت کرو) زینبؓ کہتی ہیں کہ میں گئی اور دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی ہے اس کی حاجت بھی میری ہی حاجت کے مانند تھی وہ بھی یہی بات دریافت کرنے آئی تھی۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی ہیبت تھی (یعنی لوگوں پر آپ کا رعب اور اثر پڑتا) دفعتاً ہمارے پاس بلالؓ آئے ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں اور دریافت کرتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان یتیم بچوں کو جو اُن کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں تو کیا یہ کافی ہوگا اور حضورؐ سے یہ ذکر نہ کرنا کہ پوچھنے والی عورتیں کون ہیں۔ زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ بلال رضؓ چلے گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلال رضؓ نے کہا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینبؓ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کونسی زینب؟ بلال رضؓ نے کہا۔ عبد اللہ کی بیوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو دُہرا ثواب ملے گا ایک ثواب تو قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔ (بخاری و مسلم)

اپنے اقربا کو صدقہ دینا بڑے ثواب کی بات ہے

۱۸۲۹ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ بنت حارث رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا۔ پھر انھوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اگر تم اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تم کو اجرِ عظیم (بہت زیادہ ثواب) ملتا۔ (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کا خیال رکھو

۱۸۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے آں حضرتؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسایے ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں

بَابَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اُس کو۔ (بخاری)

1821/9 وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو (گوشت یا) شوربا پکائے تو اس میں زیادہ پانی ڈال اور خبرگیری کر (ان سے) اپنے ہمسایوں کی۔ (مسلم)

فصل دوم

کم مال رکھنے والے کا صدقہ افضل ہے

1822/10 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے (یعنی زیادہ ثواب رکھتا ہے) آپ نے فرمایا تھوڑے مال والے کا زیادہ کوشش کرنا (یعنی محنت و مشقت کی تھوڑی کمائی میں سے دینا) اور صدقہ کی ابتدا ان لوگوں سے کر جن کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (ابوداؤد)

اپنے اقرباء کو صدقہ دینا دوہرے ثواب کا باعث ہے

1823/11 وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو خیرات دینا ایک ہی صدقہ ہے (یعنی اس کا ایک ہی ثواب ہے) اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی (یعنی اس کا دُہرا ثواب ملتا ہے)۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

خرچ کرنے کی ترتیب

1824/12 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی ذات پر۔ پھر اس نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا تو اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار ہے۔ فرمایا اس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے پھر کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو زیادہ جاننے والا ہے[1]۔ (ابوداؤد، نسائی)

بہترین اور بدترین لوگوں میں سے چند کا ذکر

1825/13 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جس نے خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی (یعنی جہاد کا منتظر ہے) پھر آپ نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ شخص جو درجہ میں اس کے قریب ہے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی چند بکریوں کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے اور وہ ان بکریوں میں سے خدا کا حق ادا کرتا ہے (یعنی زکوٰۃ) پھر آپ نے

[1] یعنی اس کے مستحق کے بارے میں تو ہی جان سکتا ہے یا اُس کے تصرف کے بارے میں مناسب ترین صورت تو ہی سوچ سکتا ہے۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو سب سے بُرے شخص کو؟ یہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے نام سے بھیک مانگتا ہے اور اس کو نہیں دی جاتی۔ (ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دو

۱۸۳۶/۱۴ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاہُ)۔

حضرت امّ بجید کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ وہ بُھنا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک۔ نسائی۔)

اور ترمذی و ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو انہی معنوں میں روایت کیا ہے۔

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

۱۸۳۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے واسطے تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص خدا کے نام پر سوال کرے تم اس کو دو اور جو شخص تم کو (دعوت میں) بلائے تو اس کو قبول کرو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دو (اگر تم بدلۂ احسان سے قاصر ہو) تو محسن کے لئے دعا کرو حتیٰ کہ تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس (احسان) کا بدلہ کر دیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

خدا کے نام پر سوال نہ کرو

۱۸۳۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْئَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ابوطلحہؓ کا جذبۂ سخاوت

۱۸۳۹/۱۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں کھجوروں کے (باغات کے) اعتبار سے ابوطلحہؓ بہت مالدار تھے اور سب سے زیادہ مرغوب و محبوب اُن کو وہ باغ تھا جس کا نام بیرحاء تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (یعنی نیکی کو ہرگز نہ پا سکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت اچھا لگتا ہے) تو ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اور میرا باغ بیرحاء مجھ کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اس کو اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کرتا ہوں اور اس سے نیکی کی امید رکھتا ہوں، توقع ہے کہ وہ

أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے ذخیرۂ (آخرت) ہوگا۔ لہٰذا اے اللہ کے رسول آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاباش، شاباش۔ یہ (باغ) تو بڑا ہی نفع بخش ہے تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا۔ اب میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم اس (باغ) کو اپنے (مفلس و نادار) قرابت داروں میں تقسیم کردو[1]۔ ابوطلحہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (ایسا ہی) کروں گا۔ لہٰذا ابوطلحہ نے بیرحاء کو اپنے قرابت مندوں اور چچا زادوں میں تقسیم کردیا۔ (بخاری ومسلم)

ہر جاندار کا پیٹ بھرنا بہترین صدقہ ہے

1850 / 18 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھردے تو بھوکے جگر کا (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر)۔ (بیہقی)

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا بیان

فصل اول

بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کرسکتی ہے

1851 / 1 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اور اسراف نہ کرے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خازن (یعنی داروغۂ مطبخ) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کسی کا ثواب کوئی کمی نہیں کرے گا۔

(یعنی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا)۔ (بخاری ومسلم)

1852 / 2 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے خیرات کرے اس کو اس کا آدھا ثواب ملے گا۔

(بخاری ومسلم)

آقا کے حکم سے صدقہ دینے والے خدمتگار کا ثواب

1853 / 3 وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] قرابت مندوں اور رشتہ داروں پر صرف کرنے میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ ایک تو صدقہ کا اور دوسرا صلۂ رحمی کا۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُّوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کہ وہ امانت دار مسلمان خزانچی جو اپنے آقا کے) حکم کے مطابق صدقہ اور خیرات وغیرہ دے اور حکم کے مطابق پورا پورا اور خوشی کے ساتھ اس شخص کو دے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے (یعنی ایک مالک اور دوسرا وہ)۔ (بخاری و مسلم)

میت کے لئے صدقہ کا ایصال ثواب

١٨٥٤/٤ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَاَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکایک مر گئی اگر اس کو باتیں کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ وخیرات کی وصیت کرتی۔ پس اگر میں صدقہ دوں تو کیا اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے

١٨٥٥/٥ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ زَوْجِہَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھانا بھی نہیں؟ فرمایا کھانا بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کھانا تو ہمارے مال میں سے بہترین مال ہے۔ (ترمذی)

١٨٥٦/٦ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَۃٌ جَلِیْلَۃٌ کَاَنَّہَا مِنْ نِّسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا کَلٌّ عَلٰی اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِہِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُہْدِیْنَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ)

حضرت سعد رضہ کہتے ہیں کہ جب عورتوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت (یعنی عہد) لی تو ایک جلیل القدر عورت جو غالباً قبیلہ مضر کی عورتوں میں سے تھی کھڑی ہوئی اور عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ! ہمارا بار ہمارے والدین پر اور ہمارے بیٹوں پر اور ہمارے شوہروں پر ہے۔ پس کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر خرچ کریں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ تازہ مال (یعنی وہ چیزیں جو دیر پا نہ ہوں اور جلد خراب ہو جاتی ہوں، جیسے سالن، ترکاری اور دودھ وغیرہ) کھاؤ اور ہدیہ کے طور پر بھیجو۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

مالک کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا مناسب نہیں ہے

١٨٥٧/١ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْکِیْنٌ فَاَطْعَمْتُہٗ مِنْہُ فَعَلِمَ بِذٰلِکَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَدَعَاہُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَہٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ

حضرت عمیر رضہ ابو اللحم رضہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میرے آقا (ابو اللحم) نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت کے پارچے بناؤں۔ اتنے میں ایک فقیر آگیا اور میں نے اس کو گوشت کھلایا۔ جب میرے آقا کو یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا۔ پس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ حضورؐ نے میرے آقا کو طلب فرمایا اور پوچھا تم نے اپنے

أَمَرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غلام (عمیر) کو کیوں مارا۔ اس نے عرض کیا۔ وہ میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دے دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کو (اس کا) ثواب ملے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمیرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ خرچ کر دوں آپؐ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان

فصل اوّل

صدقہ دے کر اسے واپس لینے یا خریدنے کی ممانعت

۱۸۵۸ / ۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو خدا کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا (یعنی ایک مجاہد کو گھوڑا دیا) اور اس نے اس گھوڑے کو خراب کر دیا (یعنی اس کو بے پروائی سے رکھا اور وہ دبلا و کمزور ہو گیا) میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ اس کو سستا بیچ ڈالے گا۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (کہ کیا میں اس کو خرید لوں؟) آپؐ نے فرمایا ہرگز اس کو نہ خرید اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم قیمت میں دے اس لئے کہ اپنے صدقہ کو واپس لینا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرے اور اس کو پھر چاٹ لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اس لئے کہ صدقہ کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ لے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ دیا ہوا مال واپس ہو جانے کی ایک صورت

۱۸۵۹ / ۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی۔ اب میری ماں مر گئی (کیا میں اس کو واپس لے لوں) آپؐ نے فرمایا تیرا ثواب تجھ کو ملے گا اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف واپس کر دیا (یعنی وہ تجھ کو ورثہ میں مل گئی) عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! میری ماں پر مہینہ بھر کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے یہ روزے رکھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ پھر اس نے پوچھا کہ

میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کرلے۔ (مسلم)

كِتَابُ الصَّوْمِ روزہ کا بیان

فصل اوّل

ماہِ رمضان میں شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں

۱۸۶۰ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو قید کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

جنت میں داخل ہونے کے لئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

۱۸۶۱ (۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام باب الرّیان ہے اس دروازے سے جنّت کے اندر (صرف) روزہ رکھنے والے داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

ماہِ رمضان کی فضیلت

۱۸۶۲ (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی نے رمضان کا روزہ عقیدت اور ایمان کے ساتھ رکھا حصولِ ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا (یعنی عبادت کی تراویح پڑھیں اور شبِ قدر کے لئے جاگا اور قیام کیا) رمضان میں عقیدت اور ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ بخشے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ کا ثواب

۱۸۶۳ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے نیک عمل کا ثواب اس طرح زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے حتیٰ کہ یہ ثواب سات سو گنا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ روزہ (کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لئے کہ روزہ تو) صرف میرے لئے ہے (یعنی اس کو بندہ صرف میری رضا جوئی کے لئے رکھتا ہے) اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (روزہ دار) اپنی خواہشات اور کھانے کو صرف میری خوشی کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک خوشی روزہ کے افطار کے وقت اور دوسری

يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور روزہ دار کے مُنہ کی بو خدا کے نزدیک مُشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے (کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں شیطان کے کید اور شر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے) اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی بُرا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہدے کہ میں روزہ دار ہوں (میرا کسی کو بُرا کہنا یا لڑنا قطعاً نا درست ہے)

فصل دوم

ماہِ رمضان کے فضائل و برکات

١٨٦٤/٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جِن قید کئے جاتے ہیں اور بند کر دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازوں کو۔ اور نہیں کھولا جاتا دوزخ کا کوئی دروازہ اور جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا یہ مُنادی کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب متوجہ ہو نیکی کی طرف اور اے بُرائی کا ارادہ رکھنے والے باز رہ بُرائی سے اور اللہ آزاد کرتا ہے (اس مبارک مہینہ میں) بہت سے لوگوں کو دوزخ سے۔ اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے (یعنی منادی روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے)۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور احمد نے ایک شخص سے اس کو روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

١٨٦٥/٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ برکتوں کے ساتھ آیا ہے جس میں روزے خدا نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنایا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے وہ محروم رہا ہر بھلائی سے۔ (احمد۔ نسائی)

روزہ قیامت کے روز پروردگار سے شفاعت کرے گا

١٨٦٦/٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن

مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

میں روکے رکھا۔ پس اس کے لئے میری سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا (یعنی سونے نہیں دیا) پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول فرما۔ پس ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔

شب قدر سے محرومی حرمان نصیبی

۱۸۶۷/۸ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے مگر وہ شخص جو بے نصیب ہے۔ (ابن ماجہ)

رمضان برکات وسعادت کا مہینہ ہے

۱۸۶۸/۹ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ

حضرت سلمان فارسی رضؓ کہتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ لے لوگو! ایک ماہِ عظیم نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے خداوند تعالےٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس میں رات کی عبادت نفل قرار دی ہے جو شخص اِس مہینہ میں کسی نیکی سے خدا کی قربت تلاش کرے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفل عبادت کرے) اس کا ثواب اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فرض کا، رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں اور جو شخص ادا کرے اِس مہینہ میں فرض کو اس کا ثواب ملتا ہے جتنا رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستّر فرض ادا کرنے کا ثواب اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے اور یہ مہینہ غمخواری کا ہے یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں زیادہ کیا جاتا ہے رزق مومن کا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ اور روزہ دار کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور اس سے روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم سب کے پاس اتنا سامان نہیں ہے کہ اس سے ہم روزہ داروں کے روزے افطار کرائیں آپؐ نے فرمایا، خداوند تعالےٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو لسّی کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرائے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اُس کو اللہ تعالیٰ

اَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ پھر کبھی اُس کو پیاس نہ لگے گی، یہاں تک کہ وہ جنّت میں چلا جائے۔ اور یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کے ابتدا میں رحمت، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے۔ اور جس کسی نے اِس مہینہ میں اپنے غلام (روزہ دار) سے کم کام لیا اور کام میں تخفیف کر دی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشتا ہے اور دوزخ سے نجات دیدیتا ہے۔ (بیہقی)

رمضان میں اسیروں کی رہائی

1879/10 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔ (بیہقی)

استقبال رمضان کے لئے بہشت کی زینت

1880/11 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت آراستہ کی جاتی ہے شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے لئے۔ آپ نے فرمایا جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرشِ الٰہی کے نیچے جنت کے درختوں کے پتّوں سے ہَوا چلتی ہے حُورعین پر، پس وہ کہتی ہیں، اَے پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا دے کہ ان کی لذّتِ صحبت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری مجالست کی لذّت سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

روزہ دار کو رمضان کی آخری رات میں مغفرت عطا ہوتی ہے۔

1881/12 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهِ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخشش کی جاتی ہے اُمّتِ محمدیہ کے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے جو روزہ دار ہیں) رمضان کی آخری رات میں۔ پوچھا گیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو (یعنی روزہ دار کو) اس کے کام کی پوری اُجرت دی جاتی ہے جب وہ اپنے کام کو پورا کر چکتا ہے (یعنی روزوں کو ختم کر چکتا ہے) (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ چاند دیکھنے کا بیان

فصلُ اوّلُ

بغیر چاند دیکھے نہ روزہ شروع کرو نہ ختم کرو

1882/1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو یں شعبان کے آخری دن کا روزہ

حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

نہ رکھو اور روزہ کو افطار نہ کرو (یعنی روزہ کو ختم نہ کرو) جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو۔ پس اگر تمہارے سامنے ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو اندازہ کرو (یعنی تیس۳۰ روزے پورے کر لو) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مہینہ کبھی انتیس رات کا ہوتا ہے پس تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر تمہارے سامنے ابر ہو جائے تو پورے تیس۳۰ دن شمار کر لو (بخاری و مسلم)

۱۸۷۲/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور افطار کرو (یعنی روزہ کو ختم کرو) چاند دیکھ اور اگر ابر ہو تو شعبان کے تیس۳۰ دن پورے کر لو (اور اسی طرح رمضان کے)۔ (بخاری و مسلم)

نجوم کے قواعد سے چاند کا ثبوت معتبر نہیں ہوتا

۱۸۷۳/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ یَعْنِیْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ایک ان پڑھ قوم ہیں لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے دو مرتبہ انگلیاں بند کیں اور تیسری مرتبہ انگلیاں کھول کر انگوٹھا بند کر لیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ تیس۳۰ میں ایک کم یعنی انتیس۲۹ دن کا مہینہ ہوتا ہے اور پھر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تینوں انگلیاں بند کر کے کھول دیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے تین عشرے اور تیس۳۰ دن یعنی ایک دفعہ یا کبھی انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اور دوسری دفعہ یا کبھی تیس۳۰ دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان اور ذی الحجہ کے مہینے

۱۸۷۴/۴ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے یا ثواب میں کم نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۸۷۵/۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھے مگر وہ شخص جو رکھنے کا عادی ہو، اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

شعبان کے آخری نصف مہینہ میں روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۸۷۶/۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

شعبان کا آدھا مہینہ گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

شعبان کے دنوں کو یاد رکھو

۱۸۷۸ / ۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کے مہینہ کو رمضان کے واسطے شمار کرو (یعنی شعبان کے دنوں کو یاد رکھو تاکہ رمضان کی آمد معلوم ہو جائے۔) (ترمذی)

آنحضرتؐ شعبان کے پورے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۷۹ / ۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت امّ سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان (کہ ان دونوں مہینوں کے مسلسل روزے آپ رکھتے تھے۔)
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

یوم الشک کے روزہ کا مسئلہ

۱۸۸۰ / ۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)۔

حضرت عمار بن یاسر رضؓ کہتے ہیں کہ جس کسی نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

شہادتِ بلال

۱۸۸۱ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِیْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے چاند دیکھا ہے (یعنی رمضان کا چاند)۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا، ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو اس کا اقرار کرتا ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ اس کے بعد آپؐ نے بلال رضؓ سے فرمایا۔ اے بلال رضؓ! لوگوں کو آگاہ کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۸۲ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ رَاَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

آنحضرتؐ شعبان کے دنوں کو بڑی احتیاط سے شمار کرتے تھے

۱۸۸۳ / ۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شعبان کے دنوں کا شمار رکھتے تھے اس قدر احتیاط کے ساتھ کہ کسی اور مہینہ کے

يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

دنوں کی اتنی پرواہ نہ کرتے تھے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر آپ روزہ رکھتے اگر ابر ہو جاتا (اور اُنتیس کا چاند نظر نہ آتا) تو آپ پورے تیس دن کر کے روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے

۱۸۸۴ ۱۳ وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَیَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو البختری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (اپنے شہر کوفہ سے) عمرہ کرنے کے لئے گئے جب ہم مقام بطن نخلہ میں ٹھہرے (جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے) تو لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ بعض لوگوں نے (چاند دیکھ کر) کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا۔ پھر جب ہم حضرت ابن عباس رضؓ سے جا کر ملے تو ہم نے اُن سے کہا کہ "ہم لوگوں نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ تیسری رات کا ہے" اور بعض نے کہا دوسری رات کا" (ہمارا بیان سُن کر) ابن عباس رضؓ نے پوچھا۔ "تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا؟" ہم نے کہا ایسی اور ایسی رات میں (یعنی فلاں رات میں) ابن عباس رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے۔ پس جس رات کو تم نے چاند دیکھا ہے اسی وقت سے اس کو شمار کرو۔ ایک اور روایت میں جو ابو البختری رضؓ ہی سے منقول ہے، یہ الفاظ ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا اور ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضؓ کی خدمت میں تصدیق کے لئے روانہ کیا (اس وجہ سے کہ "رویت" میں اختلاف ہو گیا تھا)۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے، پس جب مطلع ابر آلود ہو جائے تو دنوں کا شمار کر لو۔ (مسلم)

باب سحری اور افطار کا بیان

فصل اوّل

سحری کھانے کا حکم

۱۸۸۵ ۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

سحری کے وقت کھانا اہل ایمان اور اہل کتاب کے درمیان ایک امتیاز ہے

۱۸۸۶ ۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ

حضرت عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے

اَلْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(یہود و نصاریٰ رات کو سو جانے کے بعد کھانا حرام سمجھتے تھے۔ اور ابتدائے اسلام میں بھی یہی حکم تھا پھر حکم بدل گیا)۔ (مسلم)

افطار میں جلدی بھلائی ہے

۱۸۸۷/۳ وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ (راہِ) خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے (یعنی غروب آفتاب کے بعد فوراً ہی کریں گے)۔ (بخاری و مسلم)

افطار کا وقت

۱۸۸۸/۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اُدھر (مشرق) سے رات کی آمد ہو اور ادھر سے دن (مغرب کی جانب) جائے اور غروب ہو جائے آفتاب، پس روزہ دار روزہ افطار کرلے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ پر روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۸۸۹/۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے روزہ پر روزہ رکھنے سے (یعنی اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو اس طرح گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

روزہ کی نیت کب کی جائے

۱۸۹۰/۶ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔)

حضرت حفصہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ دارمی۔)

اور ابوداؤد نے کہا کہ اس کو معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی نے حفصہ رض پر موقوف بیان کیا اور ان سب نے زہری رح سے روایت کیا۔

سحری کا آخری وقت

۱۸۹۱/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی فجر کی اذان کی آواز سُنے اور اُس کے ہاتھ میں پانی کا برتن ہو تو برتن کو اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت کو پورا نہ کرے (یعنی پانی پینا ہو تو پی لے)۔ (ابوداؤد)

وقت ہو جانے پر افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

۱۸۹۲/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے کہا ہے کہ میرے بندے میں سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرے۔ (ترمذی)

کھجور اور پانی سے افطار باعث برکت ہے

۱۸۹۳/۹ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ)۔

حضرت سلمانؓ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

۱۸۹۴/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب ملتا ہے

۱۸۹۵/۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص افطار کرائے روزہ دار کو یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ (بیہقی اور شرح السنہ میں اس کو محی السنہ نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

افطار کے وقت ارشاد گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۸۹۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔ گئی پیاس، تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر خدا نے چاہا۔ (ابوداؤد)

افطار کی دعا

۱۸۹۷/۱۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذؓ بن زہرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے) (ابوداؤد، مرسلاً)

فصل سوم

جلدی افطار کرنے کا ثمرہ

۱۸۹۸/۱۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ

الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

جلدی افطار کرنا مسنون ہے

1899/15 وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو عطیہؓ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا۔ اے ام المومنین! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں دو اشخاص ہیں جن میں سے ایک تو افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں دیر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسرا شخص جو افطار اور نماز میں تاخیر کرتا تھا، ابو موسیٰ رضؓ تھے۔ (مسلم)

سحری بابرکت ہے

1900/16 وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے طلب فرمایا اور کہا آؤ بابرکت کھانے کی طرف۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

بہترین سحری

1901/17 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا بہترین سحر کا کھانا کھجور ہے۔ (ابو داؤد)

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ — روزہ کو پاک کرنے کا بیان

فصل اوّل

لغو باطل کلام اور بے ہودہ افعال روزہ کے منافی ہیں۔

1902/1 عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے (روزے میں) تو خدا تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

روزہ میں بوسہ اور مساس وغیرہ کا مسئلہ

1903/2 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے (یعنی بدن کو بدن سے ملاتے تھے) اور بہت زیادہ قادر تھے اپنی شہوت پر قابو رکھنے میں تم لوگوں سے۔ (بخاری ومسلم)۔

حالت جنابت میں روزہ رکھنے کی نیت

1904/3 وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حالتِ جنابت میں صبح ہوجاتی اور یہ جنابت (ناپاکی) احتلام کے سبب سے نہیں (بلکہ مجامعت کے سبب سے ہوتی تھی) پس آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

روزہ کی حالت میں سینگی کھچوانا جائز ہے

1905/4 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سینگیاں کھچوائیں حالتِ احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی۔ (بخاری ومسلم)

بھول چوک سے کھانا پینا جائز ہے

1906/5 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے (اس لئے کہ جو کچھ اس نے بھول کر کھایا پیا ہے وہ) خدا نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

کفارہ اپنے اہل وعیال کو دینے کا مسئلہ

1907/6 وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی غلام ہے جس کو آزاد کردے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی (خاموش) بیٹھ گئے (گویا کسی کا انتظار کر رہے ہوں) غرض ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق کھجوروں کا لایا گیا (عرق کھجور کے پٹھوں کا ایک بڑا تھیلا) آپ نے پوچھا سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور خیرات کردے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، قسم ہے خدا کی مدینہ کی دونوں اطراف میں کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج

أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں ہے (دونوں اطراف سے اس کی مراد وہ دو پہاڑیاں تھیں جو مدینہ کے مشرق و مغرب میں واقع ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور پھر فرمایا کھلا اپنے گھر والوں کو۔

فصل دوم

روزہ میں بیوی کی زبان اپنے منہ میں لینے کا مسئلہ

۱۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اُن کا، اور زبان چوستے تھے ان کی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رض کی۔) (ابو داؤد)

روزہ کی حالت میں مباشرت

۱۹۰۹/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اختلاط کرلے؟ تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آیا اور اُس نے بھی (یہی) سوال کیا۔ آپ نے اس کو منع کر دیا۔ جس کو آپ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا۔ اور جس کو منع کیا وہ جوان تھا۔ (ابو داؤد)

روزہ کی حالت میں قے ہونے کا مسئلہ

۱۹۱۰/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا أُرَاهُ مَحْفُوظًا.

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو اس پر قضا واجب نہیں اور جو شخص قصداً قے کرے اس پر قضا واجب ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسے عیسیٰ بن یونس کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا۔

اور امام بخاری رح فرماتے ہیں۔ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

۱۹۱۱/۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

معدان بن طلحہ رض کہتے ہیں کہ ابو الدرداء رض نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا روزہ اس کے بعد میں (یعنی معدان) مسجد دمشق میں ثوبان رض سے ملا اور ان سے کہا کہ ابو درداء رض نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور پھر روزہ افطار کرلیا۔ ثوبان رض نے کہا ابو درداء رض نے سچ کہا اور میں نے آپ کے وضو کے لئے برتن میں پانی بھرا تھا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنی جائز ہے

۱۹۱۲/۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ

حضرت عامر بن ربیعہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنی مرتبہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں شمار نہیں

صَائِمٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

کرسکتا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

روزہ میں سرمہ لگانا جائز ہے

۱۹۱۳/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَیْتُ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْعَاتِکَۃَ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میری آنکھیں دُکھتی ہیں کیا روزہ کی حالت میں میں سُرمہ لگاؤں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور عاتکہ راوی کی تضعیف کی گئی ہے۔

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا مکروہ نہیں

۱۹۱۴/۱۳ وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْمِنَ الْحَرِّ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج میں روزہ کی حالت میں دیکھا کہ سر پر پانی ڈالتے تھے پیاس کی شدت یا گرمی کی زیادتی کے سبب۔

(مالک۔ ابوداؤد)

روزہ میں پچھنے لگوانے کا مسئلہ

۱۹۱۵/۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الدَّارِمِیُّ)۔ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیُ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ تَاَوَّلَہٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ وَ الْحَاجِمُ لِاَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِہٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ۔

حضرت شداد بن اوس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے جو بھری ہوئی سینگیاں کھچوا رہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی آپ نے اس کو سینگیاں کھچواتے دیکھ کر فرمایا سینگیاں کھینچنے والے اور کھچوانے والے دونوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی) (امام محی السنہ نے فرمایا سینگی کھچوانے کے متعلق افطار کی اجازت دینے والوں نے تاویل کی ہے یعنی سینگی کھچوانے والا کمزوری کے سبب سے اور سینگی کھینچنے والا اس سبب سے افطار کے قریب ہوتا ہے کہ سینگی چُوسنے سے اُس کے پیٹ میں ضرور کچھ نہ کچھ جانے کا احتمال ہے)۔

بلا عذر روزہ نہ رکھنا

۱۹۱۶/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّ لَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الدَّارِمِیُّ وَ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُوالْمُطَوِّسِ الرَّاوِیُّ لَا اَعْرِفُ لَہٗ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جو شخص روزہ نہ رکھے رمضان میں بغیر کسی عذر (شرعی) یا رخصت یا بوجہ علالت کے، تو اس کا ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا (یعنی اگر بغیر کسی شرعی اجازت یا رخصت کے کسی نے ایک دن کا روزہ بھی ناغہ کیا تو ساری عمر روزہ رکھنے سے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا)۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بخاری)

ترمذی نے لکھا ہے کہ میں نے امام بخاری رحؒ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اس حدیث کے سوا ابوالمطوس کی کوئی اور روایت مجھ کو نہیں ملی۔

بلا روح روزہ؟

1917/16 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت رات کو عبادت کرنیوالے ہیں کہ نہیں حاصل ہوتا ان کو ان کی عبادت سے کچھ، مگر جاگنا (یعنی بہت سے روزہ دار اور رات کو عبادت کرنے والے لوگ ہیں جن کے روزے اور عبادت بے فائدہ ہوتی ہے اور ثواب نہیں ملتا)۔ (دارمی) اور لقیط بن صبرہ کی حدیث سنن الوضو کے بیان میں ذکر کی گئی۔

فصل سوم

سینگی، قے اور احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا

1918/17 عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جو روزے دار کے روزے کو نہیں توڑتیں۔ ایک سینگی کھچوانا دوسرے قے جو خود بخود آئے اور تیسرے احتلام۔ (ترمذی)
ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کے ایک راوی عبد الرحمٰن بن زید کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

1919/18 وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ثابت بنانی رحؒ کہتے ہیں کہ انسؓ بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تم روزہ دار کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سینگی کھچوانے کو برا سمجھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ اس خیال سے کہ سینگی سے روزہ دار کو ضعف ہو جاتا ہے ممکن ہے اس کمزوری سے روزہ ٹوٹ جائے۔ (بخاری)

1920/19 وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔

بخاریؒ اس روایت کو معلق بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں سینگی کھچوایا کرتے تھے۔ پھر آپؓ نے روزہ کی حالت میں سینگی کھچوانا چھوڑ دیا اور روزوں کے دنوں میں رات کو کھچواتے تھے۔

کلی کی تری اور تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

1921/20 وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ أَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)۔

عطاءؒ کہتے ہیں کہ روزہ دار اگر منہ میں پانی لے کر کلی کرے اور پھر پانی کو منہ سے نکال دے تو روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کو نگل لینے سے کچھ حرج نہیں ہے۔ اور روزہ دار مصطگی کو نہ چبائے۔ اور اگر روزہ دار مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا یا نہیں، لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے۔ (بخاری)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ　　مسافر کے روزے کا بیان

فصل اوّل

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

۱۹۲۲ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حمزہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا جی چاہے رکھو اور جی چاہے تو نہ رکھو۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۲۳ (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رمضان کی سولھویں تاریخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو روانہ ہوئے۔ ہم میں سے بعض نے (جو قوی تھے) روزہ رکھا۔ اور بعض نے (جو کمزور تھے) روزہ نہیں رکھا۔ نہ برا کہا روزہ والے نے بے روزہ دار کو اور نہ بے روزہ دار نے روزہ دار کو۔ (مسلم)

ضعف اور مشقت کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ہی مسافر کے لئے بہتر ہے

۱۹۲۴ (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ (ایک جگہ) اژدحام دیکھا اور پھر ایک شخص پر نظر پڑی جس پر (دھوپ سے بچاؤ کے لئے) سایہ کیا گیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۲۵ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعض نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا پس ہم ایک روز گرم دن میں ایک منزل میں اُترے جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا وہ ضعف سے نڈھال ہو کر گر پڑے اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اپنے کاموں میں مشغول رہے چنانچہ انھوں نے خیموں کو کھڑا کیا اور اونٹنیوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ آج وہ لوگ جنھوں نے روزہ نہیں رکھا ہے ثواب لے گئے۔ (بخاری ومسلم)

سفر میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے

۱۹۲۶ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے۔ آپؐ نے (اس سفر میں) مقام عسفان تک روزہ رکھا پھر وہاں پہنچ کر آپؐ نے پانی منگایا اور ہاتھ میں پانی لے کر لوگوں کو دکھانے کے لئے اونچا کیا اور پھر پی لیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) اسی طرح آپؐ نے مکہ تک کا سفر کیا (یعنی اس سفر میں بھی روزہ نہیں رکھا) اور یہ رمضان کا مہینہ

صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ابن عباس رضہ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ حضورؐ نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا ہے۔ جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ نے مقام عسفان میں عصر کے بعد روزہ افطار کیا تھا۔

فصل دوم

حالت سفر میں روزہ کی معافی

۱۹۲۷ / ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكِ نِ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضہ بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور معاف کر دیا ہے روزہ کو مسافر کے لئے، دودھ پلانے والی اور حاملہ (عورتوں) کے لئے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اگر سفر میں آسانی اور آرام ہو تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے

۱۹۲۸ / ۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سلمہ بن محبق رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو آرام سے اس کو منزل تک پہنچا دے اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے جہاں رمضان آجائے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

سفر میں روزہ جاری رکھنے اور آنحضرتؐ کی متابعت نہ کرنے پر آپ کی برہمی

۱۹۲۹ / ۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ گئے۔ آپ نے اس سفر میں مقام کُراع غمیم تک روزہ رکھا اور آپ کے ہمراہیوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپ نے پانی منگایا اور اس کو اونچا اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں اور پھر اس کو پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے آپ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ سخت گنہگار ہیں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور حضر میں روزہ نہ رکھنا دونوں میں مشابہت

۱۹۳۰ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا ایسا ہے جیسا کہ گھر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا (یعنی سخت گناہ ہے)۔ (ابن ماجہ)

سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی اولیٰ ہے

۱۹۳۱ / ۱۰ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو نِ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں، کیا گناہ ہوگا اگر میں روزہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا روزہ نہ رکھنے کی خدا

فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی طرف سے اجازت ہو پس جو شخص اس اجازت سے فائدہ اٹھائے بہتر ہے اور جو کوئی روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ بھی نہیں ہے۔ (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ قضا روزہ کا بیان

فصل اوّل

حضرت عائشہؓ کے قضا روزے

1932 / 1 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِيْ الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میرے ذمہ قضا روزے ہوتے تھے لیکن میں ان کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے میں قضا کرنے کی قوت نہ رکھتی تھی۔ یحییٰ بن سعید رضہ راوی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عائشہ رضہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ مشغول رہتی تھیں اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض کے سبب سے قضا ہو جاتے تھے وہ دس مہینے تک نہیں رکھ سکتی تھیں اور شعبان میں ان کو رکھنے کا موقع ملتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفل روزے نہ رکھے

1933 / 2 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاْذَنُ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہیں مگر شوہر کی اجازت سے۔ اور عورت کو چاہئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ (مسلم)

حائضہ پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا واجب نہیں

1934 / 3 وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مُعاذہ عدویہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ حائضہ عورت روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کو یہ مصیبت (حیض) پیش آتی تھی پس ہم کو روزہ کی قضا کا حکم کیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

میت کے ذمہ روزوں کا فدیہ

1935 / 4 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قضا روزے ہوں (تو اس کا وارث) روزے رکھے (یا اس کی طرف سے فدیہ دے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

1936 / 5 عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ

نافع ابن عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مر جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے

شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

روزے ہوں تو چاہیے کہ کھانا کھلایا جائے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو۔ (ترمذی)

وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔

اور ترمذی کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

فصل سوم

نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھی جا سکتی ہے نہ روزہ رکھا جا سکتا ہے

۱۹۳۷/۲ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَّلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالکؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے تھے کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے؟ تو آپ اس کے جواب میں کہہ دیتے کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ　نفل روزہ کا بیان

فصل اول

نفل روزہ کے بارے میں آپؐ کا معمول

۱۹۳۸/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب روزہ رکھتے تو) برابر روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہ چھوڑیں گے اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے روزے پورے کئے ہوں بجز رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی مہینہ کے بہ نسبت شعبان کے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۳۹/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن شقیقؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں مگر رمضان کے اور کوئی مہینہ ایسا بھی نہیں گزرا کہ آپ نے اس میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (مسلم)

شعبان کے آخری دو دنوں کے روزے

۱۹۴۰/۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یا آپ نے کسی اور سے پوچھا اور عمرانؓ سن رہے تھے کہ اے فلاں شخص کے باپ کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جب

شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو فارغ ہو رمضان کے روزوں سے تو دو روزے اور رکھ (یعنی عید کے بعد)۔ (بخاری و مسلم)

محرم میں نفل روزہ کی فضیلت

۱۹۴۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد سب سے بہتر روزے خدا کے مہینے یعنی محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز رات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد)۔ (مسلم)

یوم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

۱۹۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی دن کے روزے کا ارادہ فرماتے ہوں اور جس کو دوسرے دنوں کے روزوں سے آپ بہتر سمجھتے ہوں، مگر اس دن کا روزہ یعنی عاشورہ کے دن کا اور اس مہینہ کا روزہ یعنی ماہ رمضان کا روزہ (بخاری و مسلم)

یوم عاشوراء کے روزہ کا مسئلہ

۱۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن کے روزہ کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس دن کی تو یہود و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر زندہ رہا تو میں اگلے سال نو روزہ رکھوں گا نویں تاریخ کا بھی۔ (مسلم)

یوم عرفہ کا روزہ

۱۹۴۴ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام فضل رضؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عرفہ کے دن حضورؐ کے روزہ کی بابت لوگوں میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ (آج) آپؐ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا نہیں، پس میں نے آپؐ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے آپؐ نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی لیا (بخاری و مسلم)

ذی الحجہ کے عشرہ اوّل میں روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۹۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (بقرہ عید کے پہلے) عشرہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

نفل روزے

۱۹۴۶ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ آپؐ یہ سنکر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غضبناک ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کے غصہ کو دیکھا تو یہ کہنا شروع کیا: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ (یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے، خدا کے اور اس کے رسول کے غصہ سے) حضرت عمرؓ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ حضورؐ کا غصہ فرو ہوگیا۔ پھر عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا یہ داؤد علیہ السّلام کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن روزہ نہ رکھے؟ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی طاقت مجھ کو نصیب ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر مہینے کے اور رمضان سے رمضان تک یہ سارے سال (یعنی ہمیشہ کے) روزے ہیں یعنی ان کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا) اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ مجھ کو خدا سے امید ہے کہ یہ روزہ دور کردے گا گناہ اس سال کے جو اس سے پہلے کے ہیں اور گناہ اس سال کے جو اس کے بعد کے ہوں۔ اور یوم عاشورہ کا روزہ، خدا سے امید ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ دور کردے گا۔ (مسلم)

پیر کے دن روزہ کی فضیلت

$\frac{١٩٢٧}{١٠}$ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پیر کے روزہ کی بابت تو آپ نے فرمایا میں اسی روز پیدا کیا گیا اور اسی روز قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ (مسلم)

ہر مہینہ میں تین دن نفل روزے

$\frac{١٩٢٨}{١١}$ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مُعاذہ عدویہ رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انھوں نے کہا آپ کو اس کی پروا نہ تھی جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

شش عید کے روزے

$\frac{١٩٢٩}{١٢}$ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (مسلم)

ممنوع روزے

۱۹۵۰/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدُ الفطر اور عیدُ الضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۱/۱۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِیْ یَوْمَیْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دنوں میں روزہ رکھنا (جائز) نہیں ہے یعنی عیدِ فطر اور عیدِ اضحےٰ کے دن۔ (بخاری و مسلم)

ایام تشریق

۱۹۵۲/۱۵ وَعَنْ نُبَیْشَۃَ الْهُذَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نبیشہ ہذلی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق (یعنی از دس۱۰ تا تیرہ۱۳ ذی الحجہ) کھانے پینے اور خدا کی یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

جمعہ کے دن روزہ

۱۹۵۳/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس طرح رکھے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۴/۱۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو مگر ہاں ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑجائے۔ (مسلم)

خدا کی راہ میں ایک دن نفل روزہ رکھنے کا اجر

۱۹۵۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْهَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے خدا کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اعمال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۱۹۵۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَیْنِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّاِنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا ہے (روزانہ) میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر۔ روزہ بھی رکھ اور روزہ ترک بھی کر۔ رات میں عبادت بھی کر اور سو بھی۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا

لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَأْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اُس نے (گویا) روزہ نہیں رکھا۔ مہینہ میں تین دن کے روزے (ثواب میں) ہمیشہ کے روزوں کے برابر ہیں۔ تو ہر مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھ اور مہینہ میں ایک قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر بہترین روزے رکھ یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ اور سات راتوں میں ایک قرآن پڑھ اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پیر اور جمعرات کے روزے

1957 / 20 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔
(ترمذی نسائی)

1958 / 21 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیش کئے جاتے ہیں (خدا کے دربار میں) اعمال پیر اور جمعرات کے دن۔ پس میں پسند کرتا ہوں یہ کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں اور میں روزہ سے ہوں۔ (ترمذی)

ایام بیض کے روزے

1959 / 22 وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کہ تو روزے رکھنے چاہے تو مہینے میں تین روزے تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو رکھ۔
(ترمذی نسائی)

جمعہ کے دن نفل روزہ رکھنا جائز ہے

1960 / 23 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کبھی) روزہ ہر مہینے کے شروع میں رکھتے تین دن اور بہت کم ایسا ہوتا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد) اور اس کو ابو داؤد نے "ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ" تک روایت کیا ہے۔

آنحضرتؐ ہفتہ کے سب دنوں میں روزہ رکھتے تھے

1961 / 24 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔
(ترمذی)

نفل روزوں کی ابتداء پیر یا جمعرات سے

١٩٦٢/٢٥ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کہا کرتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ

١٩٦٣/٢٦ وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مسلم قرشی کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا، یا اور کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا تجھ پر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور رمضان کے بعد کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ (ان روزوں کے رکھنے سے) گویا کہ تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

عرفات میں عرفہ کے دن روزہ مکروہ ہے

١٩٦٤/٢٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

١٩٦٥/٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عبداللہ ابن بسرؓ اپنی بہن صماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں جب کہ تم پر فرض کیا جائے پھر اگر نہ پائے تم میں سے کوئی شخص (روزہ افطار نے کے لئے کوئی چیز) مگر انگور کا پوست یا درخت کی لکڑی تو بس اسی کو چبالے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت

١٩٦٦/٢٩ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے خدا کے لئے ایک دن کا، تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق (حائل) کر دیتا ہے، جیسی کہ آسمان و زمین کے درمیان خندق ہے۔ (ترمذی)

جاڑے میں روزہ رکھنا بلا مشقت ثواب حاصل کرنا ہے

١٩٦٧/٣٠ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت عامر بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈی غنیمت (یعنی محنت کے بغیر مال کا مل جانا) جاڑے کے دن کا روزہ ہے (احمد۔ ترمذی۔ اور یہ حدیث مرسل ہے) اور ابوہریرہؓ کی حدیث ما من

مُوْسَلٌ)۔ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَامِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّةِ۔

"اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ" اضحیہ کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل سوم

یوم عاشورہ کا روزہ کیوں؟

۱۹۶۸/۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰهُ فِیْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ نے ان سے پوچھا کیا تم اس دن میں بھی روزہ رکھتے ہو؟ یہ دن کیسا ہے؟ یہودیوں نے کہا یہ بہت بڑا باعظمت دن ہے اسی روز خدا نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ پس موسیٰ نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا۔ ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں پس آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم)

ہفتہ و اتوار کے دن روزہ رکھنے میں یہودی نصاریٰ کی مخالفت

۱۹۶۹/۳۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مَا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّهُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان ایام میں ان کی خوشی کی مخالفت کروں۔ (احمد)

فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزے کی زیادہ تاکید تھی

۱۹۷۰/۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْهِ وَیَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ یَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور رغبت دلاتے تھے (کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھیں) اور عاشورہ کا دن قریب آجانے پر ہماری خبرگیری کیا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آپ نے ہم کو نہ تو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا اور نہ ہماری خبرگیری کی۔ (مسلم)

سنت مؤکدہ روزے

۱۹۷۱/۳۴ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ وَرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چار چیزیں ہیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چھوڑتے تھے ایک عاشورہ کا روزہ، دوسرے نو روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (نسائی)

ایام بیض کے روزے

۱۹۷۲/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایام بیض (۱۳-۱۴-۱۵ قمری تاریخ) کے روزے کبھی نہ چھوڑتے تھے، نہ سفر میں

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)　　نہ کھڑے ہیں۔ (نسائی)

بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے

۱۹۴۳/۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ زَکوٰۃٌ وَّزَکوٰۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

پیر اور جمعرات کی فضیلت کیوں؟

۱۹۴۴/۳۷ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰہُ فِیْھِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا ھَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْھُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں) پیر اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ان لوگوں کے گناہ معاف نہیں کرتا جو آپس میں ملاقات ترک کردیں اور ان کی نسبت فرما دیتا ہے ان کو چھوڑ دو تاآنکہ صلح نہ کرلیں۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

اللہ کی خوشنودی کے پیش نظر روزہ رکھنے والے کی فضیلت

۱۹۴۵/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَّھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کردیتا ہے جتنا کہ کوا بچپن سے بڑھاپے تک اڑے (احمد) بیہقی نے اسے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا ہے۔

بابُ　زوال سے پہلے روزہ کی نیت کا بیانُ

فصلِ اوّلُ

نفل روزہ کی نیت دن میں کی جاسکتی ہے

۱۹۴۶/۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُھْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْہِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا میں اس وقت روزہ دار ہوں (یعنی چونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت نیت کرلی ہے) پھر آپ اسی طرح ایک روز اور تشریف لائے اور اسی طرح پوچھا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ میں حَیس آیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دکھاؤ صبح کو میں نے روزہ کا ارادہ کرلیا تھا۔ پھر آپ نے (حَیس[1]) کھالیا۔ (مسلم)

---

[1] "حَیس" ایک قسم کا کھانا جو مالیدہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور، گھی اور قروت سے تیار کیا جاتا ہے۔ "قروت": پانی نکلے ہوئے دہی یا چھاچھ یہاں پر مراد ہے، ویسے قروت کا لفظ خشک کئے ہوئے دودھ یا دہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

نفل روزہ توڑنے کے سلسلہ میں ضیافت عذر ہے یا نہیں؟

1977/2 وعن انس قال دخل النبيّ صلى الله عليه وسلم على امّ سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فانّي صائم ثمّ قام الى ناحية من البيت فصلّى غير المكتوبة فدعا لامّ سليم واهل بيتها۔ (رواه البخاري)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا آپؐ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی لائیں۔ آپؐ نے فرمایا گھی کو مشک میں ڈال دو اور اپنی کھجوروں کو برتن میں اس لئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ مکان کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور نفل نماز پڑھی اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا اور اُن کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری)

1978/3 وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل انّي صائم وفي رواية قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصلّ وان كان مفطرا فليطعم۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو بلائے تو وہ قبول کرلے اُس دعوت کو اور وہ روزہ دار ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اور روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالے۔ (مسلم)

فصل دوم

1979/4 عن امّ هانئ قالت لمّا كان يوم الفتح فتح مكّة جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم وامّ هانئ عن يمينه فجاءت الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثمّ ناوله امّ هانئ فشربت منه فقالت يا رسول الله لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها اكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرّك ان كان تطوّعا۔

(رواه ابوداود والترمذي والدارمي وفي رواية لاحمد والترمذي نحوه وفيه فقالت يا رسول الله اما انّي كنت صائمة فقال الصّائم المتطوّع امير نفسه ان شاء صام وان شاء افطر۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب کہ مکہ فتح ہوگیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئیں اور اُم ہانی رضی اللہ عنہا آپ کے دائیں جانب تھیں۔ پس ایک لونڈی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی جس میں پینے کی کوئی چیز تھی۔ لونڈی نے وہ برتن آپ کو دیدیا۔ آپؐ نے تھوڑا سا پی لیا اور پھر اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو دیدیا۔ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے اس کو پی لیا اور پھر کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی اور میں نے پی لیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قضا روزہ رکھا تھا انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی۔ احمد اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔

1980/5 وعن الزّهري عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فقالت حفصة يا رسول الله انّا كنّا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما آخر مكانه۔ (رواه الترمذي وذكر جماعة من الحفّاظ رووا عن الزّهري عن عائشة مرسلا ولم يذكروا فيه عن عروة وهذا اصحّ ورواه ابوداود عن زميل مولى عروة

زہری عروہ سے اور عروہ حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جس کی خوشبو سے ہماری خواہش بڑھ گئی اور ہم نے اس میں سے کھالیا۔ اس بات کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا اس روزہ کی قضا کر دو دوسرے دن۔ (ترمذی)۔

حفاظ کی ایک جماعت نے زہری سے اور زہری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسلاً روایت کیا جس میں عروہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہی صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس کو عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل سے اور زمیل نے عروہ سے اور عروہ نے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)۔

حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۹۸۱ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ إِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ام عمارہؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے چنانچہ میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا۔ آپ نے ام عمارہؓ سے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انھوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

۱۹۸۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ بلال صبح کا کھانا حاضر ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے پھر فرمایا۔ بلال تم جانتے ہو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اور اس کے لئے فرشتے مغفرت چاہتے ہیں اُس وقت تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جائے۔

(بیہقی)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ — شب قدر کا بیان

فصل اول

شب قدر کب آتی ہے؟

۱۹۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷ اور ۲۹ میں)۔ (بخاری)

۱۹۸۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر بہ حالتِ خواب دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متفق ہوئے خواب آخری سات راتوں پر تمہارے لئے پس جو شخص تلاش کرنا چاہے شب قدر کو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی اکیسویں، ستائیسویں اور

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پچیسویں کو۔

(بخاری)

1986 وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .... مِنْ صَبِيْحَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا آپ نے ایک ترکی خیمہ کے اندر۔ پھر (ایک روز) خیمہ کے اندر سے سر نکال کر فرمایا۔ میں نے پہلے عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا تھا پھر اعتکاف کیا پنج درمیانی عشرہ میں پس میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے بتلایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھ کو شب قدر خواب میں دکھائی گئی تھی پھر بھول گیا ہوں۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں شب قدر کی صبح کو۔ پس تلاش کرو تم شب قدر کو آخری عشرہ میں اور تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جس رات کو شب قدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی اس رات کو مینھ برسا تھا اور مسجد کی چھت کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور بارش سے مسجد ٹپکی۔ پس دیکھا میں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔

(بخاری و مسلم)

اور عبد اللہ بن اُنیس کی روایت میں تیئیسویں تاریخ کا لفظ ہے

شب قدر کی علامت

1987 وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زِرّ بن حُبیش کہتے ہیں کہ میں نے اُبی بن کعبؓ سے پوچھا کہ تمہارے (دینی) بھائی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔ اُبی بن کعبؓ نے کہا خدا ان پر رحم کرے انھوں نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ کہیں لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کرلیں، واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کو یہ معلوم تھا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے پھر اُبی بن کعبؓ نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس میں نے کہا تم کس دلیل سے ایسا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا ان علامات یا نشانیوں سے جن سے ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ اس رات کی صبح کو آفتاب نکلتا ہے تو اس میں روشنی نہیں ہوتی (یعنی بہت کم ہوتی ہے)۔ (مسلم)

رمضان کے آخری عشرہ میں مجاہدہ

۱۹۸۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و اطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۸۹/۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

لیلۃ القدر کی دعا

۱۹۹۰/۸ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتلائیے میں اس میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے پسند فرماتا ہے معاف کرنے کو پس مجھ کو معاف کر) (احمد، ابن ماجہ، ترمذی)۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

شب قدر کی راتیں

۱۹۹۱/۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تلاش کرو شب قدر کو باقی نو راتوں میں یا باقی سات راتوں میں یا باقی پانچ راتوں میں یا باقی تین راتوں میں یا آخری رات میں۔ (ترمذی)

شب قدر ہر رمضان میں آتی ہے

۱۹۹۲/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (ابو داؤد)

شب قدر ۲۳ ویں شب

۱۹۹۳/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا

حضرت عبد اللہ بن اُنیس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا گھر جنگل میں ہے میں وہیں رہتا اور وہیں نماز پڑھتا ہوں خدا کا شکر ہے بس مجھ کو بتلائیے کہ ایک رات (یعنی شب قدر کو) میں اس مسجد نبوی میں حاضر ہو کر عبادت کروں؟ آپ نے فرمایا تیئیسویں رات کو آجاؤ۔ عبد اللہ کے بیٹے سے پوچھا گیا کہ تمہارے والد کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا وہ (۲۳ تاریخ کو) بعد نماز عصر مسجد نبوی میں داخل ہوتے (اعتکاف کرتے) اور

صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

پھر مسجد سے کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے پس نماز صبح پڑھ کر وہ مسجد سے باہر نکلتے اور اپنی سواری پر جو مسجد کے باہر موجود ہوتی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرتؐ کو شب قدر کا علم اور اس کا نسیان

۱۹۹۴ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شب قدر کی اطلاع ہم لوگوں کو دینے کے لئے گھر سے باہر نکلے پس جھگڑا کیا دو مسلمانوں نے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو شب قدر کی اطلاع کرنے آیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص نے جھگڑا کیا۔ پس شب قدر کی شناخت مجھ سے اٹھالی گئی۔ شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو۔ اب تم اس کو انتیسویں ۲۹ ستائیسویں ۲۷ اور پچیسویں ۲۵ (شب) میں تلاش کرو۔ (بخاری)

شب قدر کی فضیلت

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفَّى عَمَلَهُ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرَهُ قَالَ مَلَائِكَتِي عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے۔ پھر جب ان کی (یعنی مسلمانوں کی) عید (عید فطر) کا دن ہوتا ہے تو خداوند تعالےٰ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ خداوند تعالےٰ کہتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیدگاہ سے مسلمان اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِعْتِكَافِ — اعتکاف کا بیان

فصل اوّل

عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں

۱۹۹۶/۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی روح کو قبض فرمایا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ومسلم)

خیر وبھلائی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ بہت سخی تھے

۱۹۹۷/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں زیادہ سخی تھے اور خصوصاً ماہِ رمضان میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے پس جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت مینھ لانے والی ہوا سے بڑھ جاتی۔ (بخاری ومسلم)

رمضان میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا دور

۱۹۹۸/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ پیش کیا جاتا تھا (یعنی پڑھتے تھے، حضرت جبرئیل ع) آپ کے سامنے قرآن ہر سال میں ایک مرتبہ اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال دو مرتبہ پڑھا گیا اور حضورؐ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور سالِ وفات میں آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

آداب وشرائط اعتکاف

۱۹۹۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو مسجد کے اندر سے سر کو میری طرف کر دیتے اور میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی مدت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے مگر انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی پیشاب، پاخانہ اور غسل وغیرہ کے لئے)۔ (بخاری ومسلم)

بحالت جاہلیت مانی گئی نذر کو پورا کرنے کا مسئلہ

۲۰۰۰/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے نذر مانی تھی کہ مسجدِ حرام میں ایک رات کا اعتکاف

بِنَذْرِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی نذر پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سنت مؤکدہ کی قضاء

٢٠٠١/٦ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض۔)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لیکن ایک سال اعتکاف نہیں کیا۔ پھر جب دوسرا سال آیا تو بیس دن کا اعتکاف کیا۔ (ترمذی) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابی بن کعب رض سے روایت کی ہے۔

اعتکاف کی ابتداء؟

٢٠٠٢/٧ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت

٢٠٠٣/٨ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت کرتے۔ پس آپ مسجد سے سیدھے جاتے اور مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور اس کی پرسش کر کے چلے آتے۔ (ابو داؤد)

اعتکاف کے آداب

٢٠٠٤/٩ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے طریقہ سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے نماز جنازہ کے لئے نہ جائے عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے باہر نکلے مگر ایسی ضرورت سے باہر جا سکتا ہے جس سے مجبوری ہو اور نہیں درست ہوتا اعتکاف مگر روزے سے اور اعتکاف صحیح نہیں مگر بڑی مسجد میں (یعنی اس مسجد میں جہاں باقاعدہ جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتکف؟

٢٠٠٥/١٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تو آپ کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا یا ستون توبہ کے پیچھے تخت یا چارپائی کو بچھا دیا جاتا تھا۔ (ابن ماجہ)

معتکف کیلئے اجر

٢٠٠٦/١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیاں اُس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر

اَلْحَسَنَاتِ كُلَّهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ　　قرآن کے فضائل کا بیان

فصل اوّل

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا سب سے بہتر ہے

٢٠٠٧ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

٢٠٠٨/٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ رضؓ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم لوگ صُفّہ (بڑا ہوا چبوترہ) پر بیٹھے ہوتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بطحان یا عقیق کے بازار وں میں جائے اور وہاں سے بڑے کوہان کی دو اونٹنیاں لائے بغیر گناہ اور بغیر رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کئے ہوئے (یعنی جائز طریقہ پر) ہم نے عرض کیا ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مسجد جائے اور قرآن کی دو آیتیں سکھائے یا پڑھے۔ یہ بہتر ہے اس کے لئے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی، اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور آیتوں کا شمار بہتر ہوگا اونٹنیوں کے شمار سے۔ (مسلم)

٢٠٠٩/٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب اپنے گھر میں واپس آئے تو تین موٹی حاملہ اونٹنیوں کو اپنے گھر میں پائے؟ ہم نے عرض کیا ہم پسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قرآن کی تین آیتیں نماز میں پڑھے تو یہ آیتیں ان تین موٹی اور حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ (مسلم)

ماہر قرآن کی فضیلت

٢٠١٠/٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر اُن فرشتوں کے ساتھ ہے جو اعمال کے اعتبار سے بزرگ اور نیکوکار ہیں (یعنی وہ فرشتے جو لوحِ محفوظ سے اللہ اکبر کی کتابیں لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دو ثواب ملتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

٢٠١١/٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حسد نہ کیا جائے مگر دو شخصوں پر۔ ایک تو اس پر جس کو خدا نے قرآن عطا فرمایا (یعنی جس کو قرآن یاد ہو گیا) پس وہ دن رات قرآن پڑھتا اور عبادت کرتا ہے اور دوسرے اس پر جس کو خدا نے مال بخشا اور وہ اس میں سے دن رات نیک کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال

٢٠١٢ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اُس کا حال کھجور کی مانند ہے جس میں خوشبو نہیں لیکن مزہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اندراین کے مانند ہے کہ اُس میں خوشبو ہے اور مزہ بھی تلخ ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پھول کی مانند ہے کہ بُو عمدہ ہے اور مزہ تلخ۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ترنج کی مانند ہے اور اس مومن کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل بھی نہیں کرتا کھجور کی مانند ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کے درجہ کی بلندی اور پستی

٢٠١٣ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس کتاب کے ذریعہ ایک قوم کو بلند کرتے ہیں تو دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔ (مسلم)

قرآن سننے کے لئے فرشتوں کا اشتیاق و اژدحام

٢٠١٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت اُسید بن حضیر رضؓ نے بیان کیا ہے کہ میں رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس بندھا ہوا تھا کہ یکایک میں نے دیکھا کہ گھوڑا اُچھلنے کودنے اور شوخیاں کرنے لگا۔ میں پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا کہ گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑا پھر شوخیاں کرنے لگا۔ میں خاموش ہو گیا اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر اسی طرح اُچھلنے کودنے لگا۔ آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا۔ میرا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی اذیت نہ پہنچائے۔ پس میں اپنے بیٹے کو وہاں سے اُٹھانے کے لئے آگے بڑھا کہ میری نظر آسمان پر پڑی میں نے دیکھا کہ ابر سا چھایا ہوا ہے اور اس کے اندر چراغ سے جل رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس واقعہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے

إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ

فرمایا۔ ابن حضیر پڑھے گیا ہوتا یعنی تو خاموش کیوں ہوگیا، پڑھنا جاری رکھتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا یحییٰ قریب تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے۔ اس لئے میں نے پڑھنا بند کردیا اور آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا جس میں چراغ سے جل رہے تھے۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری قراءت کو سننے آتے تھے اگر تو برابر پڑھتا رہتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور فرشتے ان کی نگاہوں سے نہ چھپتے۔ (بخاری ومسلم)

تلاوتِ قرآن، رحمت کے نزول کا باعث

۲۰۱۵/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب دو رسیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور قریب ہوا گھوڑے سے پھر اور قریب ہوا اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اُچھلنا کودنا شروع کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی صلے اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو قرآن پڑھنے کے سبب نازل ہوئی۔ (بخاری ومسلم)

سورۃ فاتحہ کی اہمیت وفضیلت

۲۰۱۶/۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید بن المعلّٰی رضؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ میں نے نماز میں مشغول ہونے کے سبب جواب نہیں دیا۔ پھر (نماز سے فارغ ہوکر) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) آپ نے فرمایا کیا خدا نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جب تم کو رسول بلائے تو تم خدا اور رسولؐ کے بلانے پر ان کو جواب دو اور ان کی اطاعت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو تیرے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایک ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہو۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا (اور باتوں میں مشغول ہوگئے) پھر جب ہم نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط ہے اس میں سات آیتیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ بڑا قرآن ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (بخاری)

سورۃ بقرہ کی فضیلت

۲۰۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے نکل جاتا

الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔ (مسلم)

قیامت کے دن قرآن کریم کی سفارش

٢٠١٨/١٢ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحٰبِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قرآن پڑھا کرو۔ اِس لئے کہ قیامت کے دن قرآن سفارش کرنے والا ہوگا اور پڑھا کرو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران۔ اِس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن ابر کے دو ٹکڑے یا دو سایہ کرنے والی چیزیں یا دو ٹکڑیاں پرندوں کی صف بستہ ہوں گی جو اپنے پڑھنے والی کی طرف سے جھگڑیں گی اور پڑھا کرو سُورۂ بقرہ کو اِس لئے کہ سورۃ کا ہمیشہ پڑھنا موجب برکت ہے اور نہ پڑھنا اس کا موجب حسرت و ندامت ہے اور اُس کے پڑھنے کی وہ لوگ طاقت نہیں رکھتے جو سُست و کسلمند ہیں۔ (مسلم)

٢٠١٩/١٣ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نواسؓ بن سمعان کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کو اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اِس طور پر کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ان کے آگے ہوں گی۔ گویا یہ دونوں سورتیں ابر کے دو ٹکڑے ہیں یا ابر کے سیاہ ٹکڑے ہیں کہ ان میں چمک ہے یا دو ٹکڑیاں صف بستہ پرندوں کی ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔ (مسلم)

آیت الکرسی سب سے عظیم آیت ہے

٢٠٢٠/١٤ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُبَیّ تو جانتا ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اُبی جانتا ہے تو قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (یعنی ساری آیۃ الکرسی) آپ نے یہ سُنکر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اُبی تیرا علم خوش گوار ہو۔ (مسلم)

٢٠٢١/١٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مامور فرمایا رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ عید الفطر) کی حفاظت پر (یعنی جو مال صدقہ فطر میں وصول ہوا تھا اس کی نگرانی پر مجھ کو مامور فرمایا) پس میرے پاس ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع

وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ قُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ فَقَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیا۔ یعنی لپ بھر اناج یا برتن میں۔ پس میں نے اُس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ بچوں کا نفقہ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اُس کی ان باتوں کو سنکر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے پوچھا۔ اے ابوہریرہؓ تمہارا رات کا چور کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے سخت ضرورت کا اظہار کیا تھا، اور عیال داری کی شکایت کی۔ میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے تجھ سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئے گا۔ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یقین ہوگیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اُس کی تاک میں بیٹھ گیا چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ کو بھرنے لگا۔ میں نے اُس کو پکڑ لیا اور کہا آج میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلونگا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بچوں کا سارا خرچ میرے ذمہ ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے پوچھا۔ ابوہریرہ! تم نے اپنے قیدی (چور) کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس نے سخت ضرورت کو ظاہر کیا اور بچوں کے خرچ کی شکایت کی۔ مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر آئے گا۔ پس میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج میں ضرور تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اور یہ تین دفعہ میں آخری مرتبہ ہے۔ تو نے کہا تھا اب نہیں آؤں گا اور پھر آگیا؟ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند ایسے کلمے بتاؤں گا جن سے خدا تم کو نفع پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی کو پڑھو یعنی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو آخر آیت تک تو خدا کی طرف سے تم پر ہمیشہ ایک نگہبان رہے گا (یعنی فرشتہ) اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔ صبح تک۔ یہ سنکر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ تم نے اپنے قیدی (چور) کے ساتھ کیا کیا۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے یہ کہا کہ میں تجھ کو چند ایسے کلمے سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گے پس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ اس کے بعد فرمایا تم کو معلوم ہے تین راتوں سے تم کس سے مخاطب تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو معلوم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

٢٠٢٢/١٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے اوپر کی جانب دروازہ کے کھلنے کی سی آواز سنی۔ پس انھوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے اور آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ نکلا اور حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ آج ہی زمین کی طرف اترا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں اترا پھر اس فرشتہ نے حضورؐ کو سلام کیا (آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر) اور کہا آپ کو خوش خبری ہو کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے یعنی فاتحۃ الکتاب (سورۃ الحمد) اور سورۃ بقرہ کا آخری حصہ۔ ان میں سے جو حرف آپ پڑھیں گے اُس کا ثواب دیا جائے گا یا دعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

٢٠٢٣/١٧ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعودرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کے آخر میں دو آیتیں ہیں جو شخص اُن کو پڑھے رات میں وہ اس کے لئے کافی ہوتی ہیں (یعنی ہر قسم کی آفت اور شر سے بچاتی ہیں)۔ (بخاری ومسلم)

سورہ کہف کی پہلی دس آیتوں کو یاد کر لینے کا اثر

٢٠٢٤/١٨ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو درداءرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرلے۔ بچایا جائے گا اس کو دجال سے۔ (مسلم)

قل ہو اللہ احد (سورہ احد) کی فضیلت

٢٠٢٥/١٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)۔

حضرت ابو درداءرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھا جائے؟ آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

٢٠٢٦/٢٠ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہرضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا (یعنی نماز پڑھاتا تھا) پس وہ نماز میں قراءت کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر ختم کر دیتا۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں خدا کی صفت (مذکور) ہے اور میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کر دو کہ خدا بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٢٠٢٧/٢١ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ مَعْنَاهُ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یارسول اللہؐ! میں اِس سورت کو بہت پسند کرتا ہوں یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو۔ آپ نے فرمایا اس کو تیرا پسند کرنا تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔ (ترمذی اور امام بخاریؒ نے اس کو ان ہی معنوں میں روایت کیا ہے)۔

معوذتین کی فضیلت

٢٠٢٨/٢٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات جو آیات نازل کی گئی ہیں وہ عجیب ہیں کہ ان کی مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں اور وہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ رات کو قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرتے تھے

٢٠٢٩/٢٣ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِىَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملاتے پھر اُن پر دم کرتے اور پھر اُن پر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھیرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصہ پر پھیرتے ہوئے سارے جسم پر پھیرتے اور تین مرتبہ اس طرح کرتے (یعنی تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں کو پھیرتے) اور عنقریب ابن مسعودؓ کی حدیث باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جب کہ حضورؐ کو معراج ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی

٢٠٣٠/٢٤ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِىْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِىْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہوں گی عرش کے نیچے قیامت کے دن ایک تو قرآن جو جھگڑے گا بندوں سے اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور دوسرے امانت اور تیسرے قرابت یہ دونوں چیزیں' یا صرف قرابت پکار کر لوگوں سے کہے گی۔ جس نے ملایا مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو۔ (یعنی اس سے التفات نہ فرمائے گا)۔ (شرح السنۃ)

قرآن کو ترتیل سے پڑھنے کی فضیلت

۲۰۳۱/۲۵ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند آخر آیۃ تقرؤھا۔ (رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر جس طرح کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پڑھ۔ اور تیرا آخری درجہ (جنت میں) قرآن کی آخری آیت پر ہوگا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداود۔ نسائی)

قرآن سے خالی دل ویران گھر کی مانند ہے

۲۰۳۲/۲۶ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ (دل یا وہ شخص) ویران گھر کے مانند ہے۔ (ترمذی۔ دارمی اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

مشغولیتِ قرآن کا اثر

۲۰۳۳/۲۷ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ (رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب)

حضرت ابوسعید رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل، دعا اور ذکرِ الٰہی سے غافل بنا دے، میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر اور زیادہ دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی کا مخلوقات پر۔ (ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکی

۲۰۳۴/۲۸ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الٓمّٓ حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف۔ (رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا)۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٓمّٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کے اعتبار سے غریب۔

قرآن سرچشمۂ ہدایت ہے

۲۰۳۵/۲۹ وعن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی رضی اللہ عنہ فاخبرتہ فقال اوقد فعلوھا قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنۃ قلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ

حارث اعور رضؓ کہتے ہیں کہ میں (کوفہ کی ایک) مسجد میں گیا، دیکھا تو لوگ بیکار باتوں میں مشغول تھے۔ اس کے بعد میں حضرت علی رضؓ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کیا انھوں نے ایسا کیا (یعنی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کو چھوڑ کر دنیا کی باتوں میں مشغول رہے) میں نے عرض کیا، ہاں۔ حضرت علی رضؓ نے کہا خبردار میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خبردار ہو فتنہ واقع ہوگا۔ میں نے عرض

مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

کیا یا رسول اللہؐ اس سے کیوں کر نجات ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا۔ کتاب اللہ (پر عمل کرنے) سے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں اور تمہارے درمیان (حرام و حلال یا طاعت و گناہ وغیرہ کا) حکم ہے اور (حق و باطل کے اندر) قول فیصل ہے بیہودہ چیز نہیں۔ جس متکبر نے چھوڑا (قرآن کو) ہلاک کرے گا اس کو اللہ۔ اور جس نے قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کو طلب کیا گمراہ کرے گا اس کو اللہ۔ اور قرآن خدا کی مضبوط اور سیدھی رسی ہے اور قرآن ایسا سیدھا راستہ اور باحکمت ذکر و بیان ہے جس میں (کمی، خامی اور) کجی نہیں اور اس کے اتباع سے خواہشات میں کجی (بے راہ روی) پیدا نہیں ہوتی اور نہ قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں ملتی ہیں (یعنی اس کی فصاحت کو کوئی انسانی کلام نہیں پہنچتا) اور ذی علم لوگوں کی طبیعت اس کو پڑھتے رہنے سے سیر نہیں ہوتی اور قرآن مزاولت سے پُرانا (بے کیف) اور مسائلِ زندگی کا حل کرنے سے عاجز نہیں ہوتا اور اس کا اعجاز ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن مجید ایسا کلام ہے کہ جب اس کو جنوں نے سُنا تو ایک لمحہ توقف کئے بغیر پکار اُٹھے کہ ہم نے قرآنِ عجیب سُنا جو راہِ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور جس شخص نے قرآن کے موافق کہا سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا انصاف کیا۔ اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مجہول ہے اور حارث میں کلام ہے۔

قرآن کے حافظ و عامل کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۲۰۳۶/۳۰ وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت معاذ جہنی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی جب کہ یہ فرض کر لیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد۔ ترمذی)

قرآن کا ایک معجزہ

۲۰۳۷/۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قرآن کو چمڑے کے اندر بند کیا جائے اور پھر آگ کے اندر ڈال دیا جائے تو جلے گا نہیں (مطلب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اور اس پر عمل کرے اس پر دوزخ کی آگ اثر نہ کرے گی۔ چمڑے سے مراد انسان کا بدن ہے۔) (دارمی)

قیامت کے دن اپنے دس عزیزوں کے حق میں حافظ قرآن کی سفارش

۲۰۳۸/۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فأحل حلاله وحرم حرامه أدخله الله الجنة وشفعه في عشرة من أهل بيته كلهم قد وجبت له النار - (رواه أحمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب وحفص بن سليمان الراوي ليس هو بالقوي يضعف في الحديث)

قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے گھر والوں میں سے ان دس شخصوں کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی جو قطعی دوزخی ہوں گے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔

سورۂ فاتحہ لامثال سورۃ ہے

۲۰۳۹/۳۳ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب كيف تقرأ في الصلوٰة فقرأ أم القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته - (رواه الترمذي وروى الدارمي من قوله ما أنزلت ولم يذكر أبي بن كعب وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کس طرح پڑھتے ہو؟ یعنی تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایسی کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں نازل کی گئی اور نہ قرآن میں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت قرآن عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی۔ لیکن دارمی نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قرآن سیکھنے، پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم

۲۰۴۰/۳۴ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن فاقرؤوه فإن مثل القرآن لمن تعلم فقرأ وقام به كمثل جراب محشو مسكا تفوح ريحه كل مكان ومثل من تعلمه فرقد وهو في جوفه كمثل جراب أوكي على مسك - (رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو سیکھو اور پھر پڑھو اس کو کیونکہ جو شخص قرآن کو سیکھتا اور پھر اس کو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اس کا حال اُس تھیلی کی مانند ہے جس میں مشک بھرا ہو کہ اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال جس نے قرآن کو سیکھا اور وہ اُس کے دل ہی میں رہا (یعنی نہ تو اُس پر تدبر کیا اور نہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو اس کے تابع کرنے کی سعی کی) مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے جس کے منہ کو باندھ کر اس پر مُہر لگا دی گئی ہو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

صبح و شام کے وقت آیت الکرسی اور سورۂ مومن کی ابتدائی آیت پڑھنے کی برکت

۲۰۴۱/۳۵ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن إلى إليه المصير وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأ بهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح (رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے پڑھا حٰم کو اس کا نام سورۂ مومن ہے اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیۃ الکرسی کو صبح کے وقت تو حفاظت میں رکھا جاتا ہے اس کو شام تک اور جس شخص نے پڑھا ان دونوں کو شام کے وقت تو محفوظ رہتا ہے وہ ان کے سبب صبح تک۔ (ترمذی۔ دارمی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

قرآن لوحِ محفوظ میں کب لکھا گیا؟

۲۰۴۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی (یعنی اللہ کے حکم سے فرشتوں نے لوحِ محفوظ پر لکھا) پھر اس کتاب میں سے خدا نے دو آیتوں کو اتارا۔ ان دو آیتوں پر سورۂ بقرہ ختم ہو جاتی ہے پس جس گھر میں ان آیتوں کو تین رات برابر پڑھا جائے شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔　(ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کے پڑھنے کی برکت

۲۰۴۳/۳۷ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاۗءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔　(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، اس کو فتنۂ دجّال سے بچایا جائے گا۔

(ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قرآن کا دل سورۂ یٰسین

۲۰۴۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے پس جو شخص سورۂ یٰسٓ کو پڑھے اس کے لئے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔　(ترمذی۔ دارمی)۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سورۂ طٰہٰ اور یٰسٓ کی عظمت و بزرگی

۲۰۴۵/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰۗئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يُّنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔　(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ اور سورۂ یٰسٓ کو پڑھا جب فرشتوں نے ان سورتوں کو سُنا تو کہا مبارک ہو وہ قوم جس پر اُتارا جائے گا یہ قرآن (یعنی یہ دونوں سورتیں) اور خوشخبری ہے ان دلوں کو جو اٹھائیں گے (یعنی یاد کریں گے) ان سورتوں یا قرآن کو۔ اور خوش حالی ہے ان زبانوں کو جو پڑھیں گی اس قرآن کو یا ان سورتوں کو۔ (دارمی)

حٰمٓ۔ الدخان کی برکت

۲۰۴۶/۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔　(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حٰمٓ الدُّخَان کو رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت چاہتے ہوں گے۔

(ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے) اور عمر بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے اور امام بخاری رح کہتے ہیں کہ وہ منکر حدیث ہے۔

٢٠٤٧/٤١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ میں سورۂ حٰمٓ الدخان کی تلاوت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کا راوی ہشام ابوالمقدم ضعیف ہے۔

مسبحات کی فضیلت

٢٠٤٨/٤٢ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عرباضؓ بن ساریہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑھا کرتے تھے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں سُبْحَانَ یا سَبَّحَ یا يُسَبِّحُ کے الفاظ ہیں اور وہ سات سورتیں ہیں: سُبْحَانَ الَّذِیْ سورۂ حدید۔ سورۂ حشر۔ سورۂ صف۔ سورۂ جمعہ۔ سورۂ تغابن۔ سورۂ اعلیٰ) اور فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) دارمی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسلاً روایت کیا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت و برکت

٢٠٤٩/٤٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت تیس آیتوں کی ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا۔ اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

٢٠٥٠/٤٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ایک شخص نے قبر پر خیمہ کھڑا کر لیا۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے لیکن انہوں نے دیکھا کہ اس کے اندر ایک انسان سورۂ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ رہا ہے حتیٰ کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ ان صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ سورت روکنے والی ہے (گناہوں سے) نجات دینے والی ہے یا نجات دیتی ہے (پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے۔)

(ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

سونے سے پہلے آنحضرتؐ کا معمول وظیفہ

٢٠٥١/٤٥ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۂ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ

اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں ہے کہ غریب ہے۔

سورۂ اذا زلزلت، قل ہو اللہ اور قل یاایہا الکافرون کی فضیلت

۲۰۵۲ / ۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ اور انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ آدھے قرآن کے برابر ہے اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

سورۂ حشر کی آخری تین آیتوں کی برکت

۲۰۵۳ / ۴۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے صبح کے وقت تین بار یہ کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور پھر تین آیتیں سورۂ حشر کے آخر کی پڑھیں تو خداوند تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ اسی دن مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی ان الفاظ و آیات کو شام کے وقت پڑھے تو اس کو بھی یہی مرتبہ و مقام ملتا ہے۔

(ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

ہر روز دو سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھنے کی تاثیر

۲۰۵۴ / ۴۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزانہ دو سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے پچاس برس کے گناہ دُور کئے جاتے ہیں مگر قرض کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا۔ (ترمذی۔ دارمی) اور ایک روایت میں دو سو مرتبہ کے بجائے پچاس مرتبہ کے الفاظ ہیں۔ اور اس روایت میں قرض کا ذکر نہیں ہے۔

سونے سے پہلے قل ہو اللہ پڑھنے کی برکت

۲۰۵۵ / ۴۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے اپنے بستر پر تو وہ داہنے پہلو پر لیٹے اور پھر سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند تعالےٰ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو داہنی طرف سے جنّت میں داخل ہو۔

(ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی فضیلت

۲۰۵۶ / ۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ

سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے سُنا تو فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا جنت۔

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی)

قل یا ایہا الکافرون کی فضیلت

٢٠٥٧/٥١ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

فروہ بن نوفلؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہؐ! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ جب بستر پر جانے وقت (رات کو) پڑھ لیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ۔ اِس لئے کہ یہ سُورت شرک سے بیزاری (کے اظہار کے لئے) ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

معوذتین کی فضیلت

٢٠٥٨/٥٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقامات جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہم کو تیز و تند ہوا (آندھی) اور تاریکی نے گھیر لیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ پڑھ کر دُعا مانگنی شروع کی اور مجھ سے کہا عقبہ! پناہ مانگ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے کہ پناہ مانگنے کے معاملے میں یہ دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

٢٠٥٩/٥٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن خبیبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت تاریک تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ پس ہم نے آپ کو پا لیا۔ حضورؐ نے (ہم کو دیکھ کر) فرمایا۔ کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا، پڑھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام تین تین بار کافی ہوں گی تجھ کو ہر چیز سے (یعنی ہر بلا کو دفع کریں گی)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

٢٠٦٠/٥٤ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں پناہ حاصل کرنے کے لئے سُورۃ ہُود اور سُورۃ یوسف کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے بہتر خدا کے نزدیک اس معاملہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

قرآن کی پیروی کرنے کا حکم

٢٠٦١/٥٥ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ فَرَائِضَهٗ وَحُدُوْدَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معانی بیان کرو قرآن کے اور پیروی کرو غرائب کی اور قرآن کے غرائب اس کے فرائض اور حدود ہیں (یعنی اموراتِ و منہیات)۔ (بیہقی)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۶۲/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَۃِ وَالصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے اس قرآن کے پڑھنے سے کہ جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور بغیر نماز کے قرآن کا پڑھنا تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے، اور صدقہ بہتر ہے روزے سے، اور روزہ ڈھال ہے دوزخ کی۔ (بیہقی)

ناظرہ تلاوت زبانی تلاوت سے افضل ہے

۲۰۶۳/۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاءَۃُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِیْ غَیْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَۃٍ وَقِرَاءَتُہٗ فِی الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَلْفَیْ دَرَجَۃٍ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا حفظ پڑھنا ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے، اور قرآن میں دیکھ کر پڑھنا دوگنے ثواب کا موجب ہے۔ (یعنی دو ہزار درجے تک۔ (بیہقی)

موت کی یاد اور قرآن کی تلاوت دل کی جلا کا باعث ہے

۲۰۶۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ہٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَاءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جِلَاؤُہَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ پکڑتے ہیں جس طرح زنگ پکڑتا ہے لوہا اس وقت جب کہ اس کو پانی پہنچے۔ پوچھا دلوں کو روشن کرنے والی کیا چیز ہے یا رسول اللہ ؟ آپ نے فرمایا۔ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن کو پڑھنا۔ (بیہقی)

سب سے عظیم الشان سورت

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ قَالَ خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّہَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تَحْتِ عَرْشِہٖ اَعْطَاہَا ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت ایفع بن عبد الکلاعی رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ قرآن میں کونسی سورت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پھر اس نے پوچھا اور آیت کونسی بڑی ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ ! آپ اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے کونسی آیت پسند کرتے ہو؟ فرمایا سورۃ بقرہ کو ختم کرنے والی آیتیں، اور یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں خدا کے خزانہ رحمت سے، خدا کے عرش کے نیچے سے اور دی گئی ہیں یہ آیتیں میری امت کو (اس لئے کہ) شامل ہیں یہ دین اور دنیا کی بھلائیوں کو (یعنی ان میں دین اور دنیا کی ساری بھلائیاں پائی جاتی ہیں)۔ (دارمی)

سورۂ فاتحہ شفا ہے

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

عبد الملک رض بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ الکتاب (یعنی سورۃ الحمد شریف) شفا ہے ہر بیماری کے لئے

شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔

آلِ عمران کی آخری آیتوں کی فضیلت و برکت

۲۰۶۷/۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی رات میں آخر سورۃ آل عمران کو پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے (یعنی تہجد کا)۔ (دارمی)

آلِ عمران جمعہ کے دن پڑھنے کی برکت

۲۰۶۸/۶۲ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ)

مکحولؒ کہتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کو پڑھے اس کے لئے رات تک فرشتے دُعا اور استغفار کرتے ہیں۔ (دارمی)

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عورتوں کو سکھانے کا حکم

۲۰۶۹/۶۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْبَاتٌ وَّدُعَاءٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے پس ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں، خدا سے قربت کا ذریعہ ہیں اور دُعا ہیں۔ (دارمی مُرسلاً)

جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھنے کا حکم

۲۰۷۰/۶۴ وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت کعبؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۂ ہود کو پڑھا کرو۔ (دارمی)

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی برکت

۲۰۷۱/۶۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نورِ ایمان روشن ہو جاتا ہے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

سورہ الم تنزیل پڑھنے کی برکت

۲۰۷۲/۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَإِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَإِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَّقَالَ اَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَإِنْ لَّمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ

حضرت خالد بن معدان رضؓ کہتے ہیں کہ پڑھا کرو (شروع رات میں) نجات دینے والی سورت کو۔ اور وہ الٓمّٓ تنزیل ہے اس لئے کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک شخص اس سورت کو پڑھا کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا۔ پس پھیلائے اس سورت نے اپنے بازو اس شخص پر اور کہا۔ اے پروردگار! اس کو بخش دے اس لئے کہ یہ شخص مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ پس خدا نے اس کی سفارش قبول کرلی اور فرمایا لکھو اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ سورت قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی اور کہتی ہے اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھ کو اپنی کتاب سے مٹا دے

خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور خالد نے کہا یہ سورت قبر میں ایک پرندہ کے مانند ہوگی جو اپنے پروں کو اپنے پڑھنے والے پر رکھے گی اور اس کی سفارش کرے گی اور اس کو عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے کہا سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ کے متعلق بھی ایسا ہی ہے (یعنی سورۃ تبارک الذی بھی الٓمّ تنزیل کے مانند ہے) اور خالد جب تک ان دونوں سورتوں کو نہ پڑھ لیتے رات کو نہ سوتے اور طاؤس راوی نے کہا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکیوں کے بقدر عظمت دی گئی ہے۔ (دارمی)

سورۃ یٰسین پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۲۰۷۳/۶۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِىْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

عطاء بن رباح کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ یٰسٓ کو شروع دن میں پڑھے اس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (دارمی مرسلاً)

قریب المرگ کے سامنے یٰسین پڑھنے کا حکم

۲۰۷۴/۶۸ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت معقل بن یسار مزنی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سورۃ یٰسٓ کو پڑھا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں پس تم اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو (یعنی قریب المرگ قرابت کے سامنے) (بیہقی)

سورۃ بقرہ قرآن کی رفعت ہے

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ سَنَامًا وَّاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور ہر چیز کا جوہر (مغز یا خلاصہ) ہوتا ہے اور قرآن کا جوہر مفصل ہے (سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک)۔ (دارمی)

قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن

۲۰۷۶/۷۰ وَعَنْ عَلِىٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَىْءٍ عَرُوْسٌ وَّعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۃ رحمٰن ہے۔ (بیہقی)

سورۂ واقعہ کی تاثیر

۲۰۷۷/۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِىْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَاْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَأْنَ بِهَا فِىْ كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ شب کو سورۃ واقعہ پڑھے وہ فاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہو اور حضرت ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔ (بیہقی)

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت

۲۰۷۸/۷۲ وَعَنْ عَلِىٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ (احمد)

جامع سورت

٢٠٧٩ / ٤٣ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو پڑھاؤ آپ نے فرمایا پڑھ تو ان سورتوں میں سے تین سورتیں جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔ اس نے کہا میری عمر زیادہ ہو چکی اور میرا دل سخت ہے اور موٹی ہے میری زبان (یعنی ان وجوہ سے میں ان سورتوں کو یاد نہیں کر سکتا) آپ نے فرمایا تو ان تین سورتوں میں سے جن کے آغاز میں حٰمٓ ہے پڑھ۔ اس نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی سورت پڑھائیے جو جامع ہو (یعنی جس میں بہت سی باتیں جمع ہوں) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھائی۔ یہاں تک کہ (پوری سورت پڑھا کر) اس سے فارغ ہوئے۔ پھر اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس پر کچھ زیادہ نہ کروں گا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوا یہ شخص۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ کہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

الہٰکم التکاثر کی فضیلت

٢٠٨٠ / ٤٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ روزانہ ہزار آیتیں پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے۔ (بیہقی)

قل ہو اللہ احد پڑھنے کی تاثیر و برکت

٢٠٨١ / ٤٥ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھے بنایا جاتا ہے اس کے لئے اس کے سبب سے جنت میں ایک قصر اور جو شخص بیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں تین قصر بنائے جاتے ہیں (یہ سن کر) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اس طرح تو ہم بہت سے محل جنت میں بنا لیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے (یعنی اس کا فضل اور عطا بہت زیادہ فراخ و لانہایت ہے)۔ (دارمی)

رات میں قرآن پڑھنے کا اثر

٢٠٨٢ / ٤٦ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رات میں سو آیتیں پڑھے۔ نہیں جھگڑے گا اس سے قرآن اس رات میں

تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور جو کوئی رات میں دو سو آیتیں پڑھے لکھا جاتا ہے اس کے لئے قیام رات کا اور جو کوئی رات میں پانچ سو آیتوں سے لے کر ہزار آیتوں تک پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے واسطے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے۔ صحابہ نے پوچھا قنطار کیا ہے؟ فرمایا بارہ ہزار (درہم یا دینار)۔ (دارمی)

باب تلاوت قرآن پر مداومت کا بیان

فصل اول

قرآن کی خبر گیری کرو

۲۰۸۳ / ۱ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبرگیری کرو قرآن کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ سینہ سے جلد نکل جاتا ہے بہ نسبت رسیوں سے اونٹ کے نکل جانے کے (یعنی جس طرح اونٹ مالک کی تھوڑی سی غفلت سے رسی سے نکل بھاگتا ہے اسی طرح قرآن مجید نہ پڑھنے سے بھلا دیا جاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کے بارہ میں ایک ادب

۲۰۸۴ / ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ کہنا برا ہے کہ میں قرآن کی فلاں اور فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ بھلا دیا گیا ہوں اور یاد کرتے رہو تم قرآن کو اس لئے کہ وہ آدمیوں کے سینے سے نکل جاتا ہے بہ نسبت چار پایوں کے۔ (بخاری و مسلم)

صاحب قرآن کی مثال

۲۰۸۵ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کا حال اس اونٹ والے کے مانند ہے جس نے اونٹ کا پاؤں باندھ رکھا ہو اگر وہ اونٹ کو دیکھتا بھالتا رہے گا تو اس کو روکے رہے گا اور آزاد چھوڑ دے گا تو بھاگ جائے گا (اسی طرح قرآن کو پڑھتے رہو گے تو یاد رہے گا ورنہ بھلا دیا جائے گا)۔ (بخاری و مسلم)

جب تک دل لگے قرآن پڑھو

۲۰۸۶ / ۴ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگا رہے پس جب طبیعت گھبرا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۲۰۸۷ / ۵ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قرأت

قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیونکر کرتے تھے یعنی کلام مجید کس طرح پڑھتے تھے؟) انھوں نے کہا آپ حروف کو کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھ کر بتایا کہ بسم اللہ کے اللہ کے الف کو کھینچتے اور رحمٰن کے الف کو کھینچتے اور رحیم کی یا کو کھینچتے۔ (بخاری)

خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ آواز

٢٠٨٨/٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں سنتا اللہ تعالےٰ کسی چیز کو (خاص وجہ سے) جس قدر سنتا ہے نبیؐ کی آواز کو کہ جب وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔ (بخاری و مسلم)

٢٠٨٩/٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سنتا اللہ کسی سننے والی چیز کو توجہ سے جیسا کہ سنتا ہے نبیؐ کی خوش آوازی کو کہ جب وہ بلند آواز سے قرآن پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کریم اور خوش گلوئی!

٢٠٩٠/٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں ہے) جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔ (بخاری)

قرآن کریم کی سماعت!

٢٠٩١/٩ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھے ہوئے مجھ سے فرمایا میرے سامنے پڑھو۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا میں دوسروں سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (یعنی کیا کریں گے یہود وغیرہ جب کہ پیش کریں گے ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ یعنی ان کے نبی کو کہ وہ ان کے اقوال و افعال کی گواہی دے گا اور تجھ کو بھی ہم اس امت کا گواہ قرار دیں گے) پیغمبر نے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اب ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھائی تو مجھ کو دکھائی دیا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت اُبی بن کعبؓ کی سعادت

٢٠٩٢/١٠ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعبؓ سے فرمایا خداوند تعالےٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا۔ کیا خداوند تعالےٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اُبی نے کہا، البتہ ذکر کیا گیا میرا سارے

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنکر اُبیّ بن کعبؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پڑھوں۔ اُبیؓ نے عرض کیا کیا خدا نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنکر حضرت اُبیؓ رو پڑے۔ (بخاری ومسلم)

دارالحرب میں قرآن لے جانے کی ممانعت

۲۰۹۳ (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دشمن کے ملک میں قرآن لے جانے سے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے سفر میں قرآن کو ساتھ نہ لے جاؤ اس لئے کہ میں اس امر کا اطمینان نہیں رکھتا کہ دشمن اس کو چھین لے (بخاری ومسلم)

فصل دوم

غربا مہاجرین کو بشارت

۲۰۹۴ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں غربا مہاجرین کی جماعت (یعنی اصحاب صفہ) کے درمیان بیٹھا تھا اور حالت یہ تھی کہ ننگے ہونے کے سبب بعض لوگ بعض کی پردہ داری کر رہے تھے اور ایک پڑھنے والا ہمارے درمیان قرآن پڑھ رہا تھا کہ یک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس آکر کھڑے ہوگئے۔ قرآن پڑھنے والا خاموش ہوگیا۔ آپ نے سلام کیا اور پھر پوچھا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے جواب دیا کتاب اللہ سن رہے تھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اُس خداوند برتر کو ہر قسم کی تعریف زیبا ہے جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ میں ان کے درمیان اپنے آپ کو بٹھاؤں (یعنی ان کے درمیان بیٹھوں) راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنی محبوب شخصیت کو ہم لوگوں کے درمیان مساوی قرار دیں پھر آپ نے انگلی کا حلقہ بنا کر کہا۔ کہ اس طرح بیٹھو۔ چنانچہ ہم نے آپ کے سامنے اس طرح حلقہ باندھ لیا کہ ہمارے چہرے آپ کے سامنے رہیں۔ پھر آپ نے فرمایا مفلس مہاجرین کے گروہ! تم کو خوشخبری ہو قیامت کے دن کامل نور کی۔ تم جنت میں دولتمندوں سے آدھے دن پہلے داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابو داؤد)

تجوید وترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم

۲۰۹۵ (۱۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے (یعنی ترتیل وتجوید سے قرآن کو پڑھو)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۹۶/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پھر بھول جائے وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کا مسئلہ

۲۰۹۷/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے تین رات سے کم میں قرآن کو ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا (یعنی قرآن کے مفہوم کو وہ اچھی طرح نہیں سمجھا۔) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

قرآن باواز بلند پڑھنا افضل ہے یا آہستہ؟

۲۰۹۸/۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو صدقہ کو ظاہر کرکے دے اور آہستہ آواز سے پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو چھپا کر صدقہ دے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

قرآن کی کامل پیروی کی تاکید

۲۰۹۹/۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)۔

حضرت صہیبؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال سمجھا، وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت

۲۱۰۰/۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیث بن سعد رضؓ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ یعلیٰ بن مملکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ام سلمہ رضؓ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی بابت پوچھا۔ انھوں نے آپ کی قراءت کی خصوصیت یہ بیان کی کہ آپ کا ایک ایک حرف واضح ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ۔ رَوَاهُ

حضرت ابن جریج رضؓ ابن ابی ملیکہ رضؓ سے اور وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں ایک ایک حرف واضح اور جدا جدا ہوتا تھا یعنی آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر کہتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور ٹھہر جاتے۔

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اِبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ

(ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ کیونکہ لیث نے اسے ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ یعلےٰ بن مملک سے روایت کیا ہے اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فصل سوم

قرأت محض خوش آوازی کا نام نہیں

۲۱۰۲/۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے اور عجمی بھی (یعنی غیر عرب)۔ آپ نے فرمایا پڑھو، ہر شخص اچھا پڑھتا ہے اور عنقریب ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گے جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی اس کو خوب آراستہ کریں گی اور قرآنی الفاظ و کلمات کو خوب بنا بنا کر پڑھیں) یہ قومیں جلدی کریں گی (یعنی قرآن پڑھنے کا بدلہ پالیں گی یعنی دنیا ہی میں اس کا فائدہ حاصل کرلیں گی) اور آخرت کے لئے کچھ نہ رکھیں گی (یعنی آخرت کے لئے قرآن پڑھنے کا ثواب اور فائدہ ان کے پیش نظر نہ ہوگا)۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

۲۱۰۳/۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجوں اور عرب کی آوازوں میں پڑھو اور اپنے آپ کو بچاؤ عشق کے نغموں اور اہل کتاب کے طریقوں سے قرآن پڑھنے میں اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو بنا بنا کر پڑھے گی (یعنی نغموں کے انداز میں) اور گا کر جس طرح راگ اور نوحے گائے جاتے ہیں اور حالت یہ ہوگی کہ قرآن اُن کے حلق سے نہ اُترے گا (یعنی دل پر کوئی اثر نہ کرے گا یا وہ قبول نہیں کیا جائے گا) ان لوگوں کے دل فتنہ میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو یہ گا گا کر پڑھنا اچھا معلوم ہوگا۔ (رزین۔ بیہقی)

قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم

۲۱۰۴/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اچھی طرح پڑھو قرآن کو اپنی آوازوں سے اس لئے کہ خوش آوازی قرآن کے حُسن کو بڑھاتی ہے۔ (دارمی)

حسن قرأت کا معیار!

۲۱۰۵/۲۳ وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ

طاؤس مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا آدمی قرآن پڑھنے میں اچھی آواز رکھتا ہے؟ اور کون قرائت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب تو اس کو پڑھتا ہوا سُنے تو تجھ کو یہ محسوس

يَخْشَى اللهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَالِكَ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ہو کر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ طلق ایسا ہی پڑھتے تھے۔ (دارمی)

قرآن کے بارے میں چند احکام

۲۱۰۶/۲۴ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

عبیدہ ملیکی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو تم قرآن سے (یعنی اس سے غافل نہ ہو جاؤ) اور قرآن کو رات و دن میں پڑھو جس طرح کہ اس کو پڑھنا چاہیے (یعنی اس پر خوب غور کر کے اور سمجھ کر) اور پھیلاؤ قرآن کو (یعنی پڑھا کر، تفسیر کر کے اور لوگوں کو سنا کر) اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو اور جو (مضامین) قرآن کے اندر ہیں اُن پر غور کرو تاکہ تم کو فلاح و کامیابی نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو (اور اس کا ثواب دنیا ہی میں پالینے کا خیال نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب اور پورا اجر تو آخرت میں ملے گا، ان شاء اللہ) (بیہقی)

باب اختلافِ قراءت کا بیان

فصل اوّل

اختلافِ قراءت

۲۱۰۷/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت عمر بن خطاب رضی کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا جو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے تھے جس طریقہ پر میں پڑھتا تھا۔ اور اس سورت کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مجھ کو پڑھایا تھا۔ پس قریب تھا کہ میں ہشام سے اس معاملے میں الجھ پڑوں لیکن پھر میں نے سکون سے کام لیا اور اس کو مہلت دے دی۔ یہاں تک کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا پس میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور اس کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ (یعنی ہشام) سورۂ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے جس طریقہ پر کہ آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! اس کو چھوڑ دو۔ پھر ہشام سے فرمایا تم پڑھو (یعنی سورۂ فرقان کو سناؤ) پس ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طریقہ پر کہ میں نے اس کو پہلے پڑھتے سنا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے سن کر فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے پڑھنے کو کہا میں نے بھی اپنے طریقہ پر پڑھ کر سورۂ فرقان سنائی۔ اور آپ نے سن کر فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل کی گئی ہے پھر فرمایا۔ یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے (یعنی سات طریقوں پر) پس جو طریقہ تم کو پسند ہو یا جو طریقہ تم کو آسان معلوم ہو اس طریقہ پر پڑھو (بخاری و مسلم)

ہر قراءت صحیح ہے

٢١٠٨ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو میں نے قرآن پڑھتے ہوئے سُنا جو اس طریقہ کے خلاف تھا جس طریقہ پر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سُنا تھا پس اس شخص کو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور واقعہ بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ سُنکر آپکے چہرے پر تکدّر اور ناخوشی کے آثار نمایاں ہوگئے پھر آپ نے فرمایا تم دونوں درست اور اچھا پڑھتے ہو لیں آپس میں اختلاف نہ کرو اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (بخاری)

٢١٠٩/٣ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُبَی بن کعب رضؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی اور قرآن پڑھا ایسے طریقہ پر کہ میں نے اس طریقہ کا انکار کیا (یعنی اس کو درست نہیں سمجھا) پس ایک اور شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قراءت کی۔ پس جب ہم سب نماز سے فارغ ہو چکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسے طریقہ پر قرآن پڑھا کہ میں نے اس سے انکار کیا۔ پھر یہ دوسرا شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قراءت کی (یہ سُنکر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ انھوں نے پڑھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے پڑھنے کی تحسین کی۔ اس سے میرے دل میں سخت شبہ اور تردّد پیدا ہوا گویا میں نے اس کو جھوٹ سمجھا اور یہ تردّد و شبہ جاہلیت کے تردّد و شبہ سے بھی زیادہ تھا پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو دیکھا جو مجھ پر مسلّط تھی تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور میری یہ حالت ہوگئی گویا میں خوف سے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا! ابی میرے پاس فرشتہ بھیجا گیا اور مجھ کو حکم دیا گیا کہ تو قرآن کو ایک طریقہ پر پڑھ۔ پھر میں نے اللہ سے عرض کی کہ میری امت پر آسان فرما۔ خدا نے مجھ کو دوبارہ حکم دیا دو طرح پر پڑھنے کا۔ پھر میں نے مکرر بھی درخواست کی اور عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پس تیسری مرتبہ سات طریقوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! کہ جتنی بار ہم نے تجھ کو حکم دیا ہے اتنی بار ہی تو ہم سے سوال کر (یعنی تین بار تو نے ہم سے سوال کیا ہے تو تین ہی مرتبہ ہم سے دُعا مانگ تاکہ ہم اس کو قبول کریں) پس کہا میں نے (یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي (اے اللہ میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے) اور تیسری دُعا یا خواہش کو اس وقت کے لئے اٹھا رکھا (یعنی قیامت کے دن کے لئے) جب کہ خواہش کرے گی مجھ سے تمام مخلوق (سفارش کی) یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی مجھ سے خواہش کریں گے۔ (مسلم)

اختلافِ قرأت سے دینی احکام پر اثر نہیں پڑتا

٢١١٠/٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ (متفق عليه)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت جبرئیلؑ نے ایک طریقہ پر (قرآن) پڑھایا۔ میں مراجعت کی میں نے خدا تعالیٰ کی طرف (آسانی کے لئے) اور ہمیشہ میں زیادہ کراتا رہا آسانی یہاں تک کہ نوبت سات طریقوں تک پہنچی۔ ابن شہاب راوی کا بیان ہے کہ وہ سات طریقے امرِ دین میں متفق و متحد اور یکساں ہیں اور حرام و حلال میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قرأت قرآن میں آسانی کے لئے آنحضرتؐ کی خواہش

٢١١١/٥ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ.

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کی جبرئیلؑ سے اور فرمایا۔ جبرئیل! میں ایک ناخواندہ قوم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اس قوم میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے ہیں اور لڑکیاں ہیں اور ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرئیلؑ نے کہا اے محمدؐ! قرآن سات طریقوں پر اُتارا گیا ہے (یعنی سات قرأت پر)۔ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبرئیلؑ نے کہا اور ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ہے (کفر و شرک کی بیماری کے لئے) اور کافی ہے (دین اسلام کے حق ہونے پر)۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ تشریف لائے، جبرئیلؑ میری داہنی جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب بیٹھ گئے اور جبرئیلؑ نے کہا قرآن کو ایک طرح پر پڑھو اور میکائیلؑ نے کہا (حضورؐ سے) اور زیادہ کراؤ۔ حتیٰ کہ قرآن کی قراءت سات طریقوں تک پہنچ گئی اور ان میں سے ہر طریقہ شافی و کافی ہے۔

قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ

٢١١٢/٦ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک قصہ گو شخص کے پاس سے گزرے وہ قرآن پڑھتا تھا اور پھر بھیک مانگتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اس کے ذریعہ خدا سے سوال کرے اور وہ وقت قریب ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔ (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

دنیاوی منفعت کے لئے قرآن کو وسیلہ بنانے والوں کو تنبیہ و آگاہی

٢١١٣/٧ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے کھائے (یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے) وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا ہڈی ہی ہڈی ہوگی۔ (بیہقی)

بسم اللہ قرآن کی ایک آیت ہے

٢١١٤/٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سورت سے دوسری سورت کا فرق نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوتی (دو سورتوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے)۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ایک واقعہ

٢١١٥/٩ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وُجِدَ مِنْهُ رِيْحُ الْخَمْرِ فَقَالَ تَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حمص (شام) میں تھے۔ پس ایک روز ابن مسعودؓ نے سورۂ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا۔ یہ سورت اس طرح نازل نہیں کی گئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے اس سورت کو اسی طرح، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا تھا۔ آپؐ نے (سنکر) فرمایا تو نے اچھا پڑھا۔ اسی طرح کی گفتگو جاری تھی کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی بو آئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ (کی قرارت) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر اس پر حد شرعی جاری کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

قرآن جمع کرنے کی ابتداء

٢١١٦/١٠ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ نَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے اہلِ یمامہ کے قتل کے ایام میں مجھ کو بلا بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضؓ بن الخطاب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے مجھ سے کہا کہ حضرت عمر رضؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں جس کثرت سے قاری شہید ہوئے ہیں (اس کے پیش نظر) مجھ کو خوف ہے کہ اگر اسی طرح مختلف مقامات میں قاری شہید ہو گئے تو قرآن کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمر رضؓ کا یہ قول سنکر عمرؓ سے کہا۔ تم اس کام کو کیوں کر کرو گے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضؓ نے یہ سنکر کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمر رضؓ برابر اس مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا (یعنی اس رائے کے صحیح ہونے کا مجھ کو خدا کی طرف

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے یقین ہو گیا) اور جو مصاحف حضرت عمرؓ نے اس میں دیکھی تھی مجھ کو اس مصاحف کا علم ہو گیا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوبکرؓ نے کہا (زیدؓ!) تم ایک مرد جوان ہو، عقلمند ہو، تم پر کوئی تہمت (جھوٹ وغیرہ کی) نہیں لگائی گئی اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وحی کے کاتب تھے پس تم قرآن کو تلاش کرو اور جمع کرو۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکرؓ مجھ کو کسی پہاڑ کے اٹھانے کی خدمت سپرد کرتے تو یہ خدمت میرے لئے آسان تھی اس خدمت سے جو انھوں نے قرآن کو جمع کرنے کی میرے ذمہ لگائی تھی۔ زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے عرض کیا: تم کیونکر اس کام کو کرو گے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ کام خدا کی قسم بہتر ہے پس حضرت ابوبکرؓ مجھ سے برابر اس معاملہ میں گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کے سینوں کو کھولا تھا (یعنی مجھ کو بھی جمع قرآن کی مصلحت کا علم ہو گیا) پس میں نے تلاش کیا میں نے قرآن کو اس طرح کہ جمع کیا میں نے اس کو کھجور کے پتوں یا شاخوں سے، سفید پتھروں سے اور لوگوں (یعنی حافظوں اور قاریوں) کے سینوں سے یہاں تک کہ پایا میں نے سورۂ توبہ کے آخر کا حصہ کہ حضرت ابوخزیمہؓ انصاری کے پاس اور یہ حصہ ان کے سوا اور کسی پاس سے مجھ کو نہیں ملا اور وہ آیت ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورۂ براءت تک۔ پس یہ مرتب کئے ہوئے صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک۔ پھر جب خدا نے ان کو وفات دی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک اور اس کے بعد حضرت عمرؓ کی بیٹی حفصہؓ کے پاس رہے۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ کے ذریعہ قرآن کی ترتیب و جمع

۲۱۱۴ / ۱۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ أَرْمِيْنِيَةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمانؓ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ شام و عراق کے مجاہدوں کے لئے جو آرمینیہ اور آذربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے، سامانِ جہاد فراہم و درست کرنے میں مشغول تھے۔ حذیفہ بن یمانؓ کو لوگوں کے اس اختلاف نے جو وہ قرآن مجید کی قراءت کے متعلق کرتے رہتے تھے اضطراب و خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔ حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مسئلہ کو چھیڑا اور کہا امیر المومنین! امت کی خبر گیری کیجئے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ کے اندر اختلاف کریں جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس آدمی بھیجا اور کہلایا کہ وہ ان صحیفوں کو (جن کو حضرت ابوبکرؓ نے مرتب کرایا تھا) ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کی نقل لے کر تم کو واپس کر دیں گے

عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا
حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ
عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ
اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ
سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ
حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا
فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفے حضرت حفصہ رض نے حضرت عثمان رض کے پاس بھیجدیئے حضرت عثمان رض نے زید بن ثابت رض عبداللہ بن زبیر رض سعید بن عاص رض اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رض کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رض نے (زید بن ثابت رض کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قرشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی لفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رض کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُترا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ صحیفے نقل ہو چکے اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رض نے حضرت حفصہ رض کے صحیفے کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیجدیئے اور حکم جاری فرمایا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہاب رح کہتے ہیں کہ خارجہ رض بن زید بن ثابت رض نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابت رض کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک آیت سورۂ احزاب کی مجھ کو نہ ملی جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثابت انصاری رض کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورت احزاب میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسملہ نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۲۱۸ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ
عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَ
اِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ
تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ وَ
وَضَعْتُمُوْهَا فِيْ سَبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ
عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رض سے کہا کہ آپ نے سورۂ انفال کو جو مثانی[1] میں سے ہے اور سورۂ براءۃ کو جو مئین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا (یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا) اور فرق کے لئے درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور پھر کہ تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھنا چاہئے تھا جو سَو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمان

[1] قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سَو سَو آیتوں والی یا سَو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سَو سَو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قسم کی آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوال دوسری اوساط اور تیسری قصار۔ سورۂ حجرات سے سورۂ انشقاق تک کو طوال مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفے حضرت حفصہؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس بھیجدیئے حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ عبداللہ بن زبیرؓ سعید بن عاصؓ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت رضؓ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قریشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یالغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضؓ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُترا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ صحیفے نقل ہو چکے اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ رضؓ کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیجدیئے اور حکم جاری فرمادیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابت رضؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک آیت سورۂ احزاب کی مجھ کو نہ ملی جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثابت انصاری رضؓ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس شامل کردیا ہم نے اس آیت کو سورۂ احزاب میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسملہ نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۱۱۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے سورۂ انفال کو جو مثانی[1] میں سے ہے اور سورۂ براءۃ کو جو مئین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا (یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا) اور فرق کے لئے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور پھر کر تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھنا چاہئے تھا جو سو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمانؓ

---

[1] قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سو سو آیتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں، اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں جو اس قسم کی آخری قسم ہیں مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوال دوسری اوساط اور تیسری قصار۔ سورۂ حجرات سے سورۂ البروج تک کو طوال مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَایَشَاءُ لَا مُکْرِہَ لَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ دُعا میں پختہ ارادہ کرے (شک کا کلمہ نہ کہے) اس لئے کہ اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری)

تھک کر دعا مانگنا نہ چھوڑو

۲۱۲۲/۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے بلکہ یقین کے ساتھ دُعا مانگے اور پوری رغبت کے ساتھ اس لئے کہ خدا جو چیز عطا فرماتا ہے اُس کا عطا کرنا اس کے لئے دشوار نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۱۲۳/۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یَسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کی دُعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ نہیں مانگتا گناہ کی یا رشتہ کے منقطع کر دینے کی اور جب تک کہ وہ جلدی نہیں کرتا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ جلدی کیا؟ فرمایا جلدی یہ کہ دُعا مانگنے والا یہ کہے میں نے دُعا مانگی یعنی بار بار دُعا مانگی اور وہ قبول نہیں کی گئی اور اس کے بعد وہ مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور دُعا کو چھوڑ دے۔ (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۲۴/۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کی دُعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول کی جاتی ہے دُعا مانگنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی بھلائی کے لئے دُعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے (یعنی خدا تعالےٰ سے کہتا ہے کہ اس کی دُعا قبول فرما) اور پھر فرشتہ دُعا مانگنے والے سے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کے مانند۔ (مسلم)

بد دعا کرنے کی ممانعت

۲۱۲۵/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کے لئے بد دُعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بد دعا کرو اور نہ اپنے مال کے لئے بد دُعا کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بد دعا کی ساعت اس ساعت کے قریب ہو جائے جو قبولیتِ دُعا کی ہے اور تمہاری بد دعا بھی قبول کر لی جائے۔ (مسلم)
ابن عباسؓ کی حدیث کہ مظلوم کی دُعاؤں سے ڈرو۔ کتاب الزکوٰۃ میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

دعا عبادت ہے

۲۱۲۶/۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

دُعا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔) (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

دعا عبادت کا خلاصہ ہے

۲۱۲۷/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

دعا کی فضیلت و برتری

۲۱۲۸/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک دُعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے!

۲۱۲۹/۱۱ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت سلمان فارسی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دُعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی۔ (ترمذی)

دعا دافع بلا ہے

۲۱۳۰/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا نفع دیتی ہے اس چیز سے جو اُتری (یعنی بلا اور مصیبت وغیرہ) اور اس چیز سے جو نہیں اُتری، پس اے خدا کے بندو دُعا کو اپنے اوپر لازم جانو۔
(ترمذی۔ احمد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۱۳۱/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے کوئی دُعا مانگتا ہے یا تو خدا اس کے سوال اور خواہش کو پورا کر دیتا ہے یا روک دیتا ہے اس سے بُرائی کو جو دُعا کے برابر ہو جب تک وہ کسی گناہ یا قرابت منقطع کرنے کی دُعا نہیں مانگتا۔ (ترمذی)

اللہ تعالےٰ سے اس کا فضل مانگو

۲۱۳۲/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے اس کے فضل کو مانگو اس لئے کہ خداوند تعالےٰ مانگنے کو بہت پسند فرماتا ہے اور کشادگی کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے۔
(ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اللہ تعالےٰ سے نہ مانگنا، اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۱۳۳/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے

٢١٣١/١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھولا گیا، کھولے گئے اس کے لئے دروازے رحمت کے اور خدا ذو تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں خدا کے نزدیک سب سے بہتر چیز عافیت ہے۔ (ترمذی)

سختیوں میں قبولیت دعا کا خواہشمند فراخی کے وقت زیادہ دعا مانگے

٢١٣٢/١٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو قبول فرمائے اس کو چاہیے کہ وہ فراخی اور خوش حالی کے وقت کثرت سے دُعا مانگے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو

٢١٣٣/١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے دُعا مانگو اس امر کا یقین کرکے کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بات کو جان لو کہ خدا غافل قلب رکھنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا کے وقت ہاتھوں کا رخ

٢١٣٤/١٩ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت مالک بن یسارؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خدا سے مانگو (یعنی دُعا کرو) تو ہاتھوں کے اندر کی جانب مانگو (یعنی ہتھیلیوں کو منہ کی جانب کرکے اور ہاتھوں کو پھیلا کر) اور ہاتھوں کی پشت کی جانب سے نہ مانگو، اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مانگو اللہ سے ہاتھوں کے اندر کی جانب سے اور جب تم دُعا سے فارغ ہوجاؤ تو ہاتھوں کو منہ پر پھیرلو۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ دعا کے وقت اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے

٢١٣٥/٢٠ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت سلمان رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار بہت حیادار ہے بغیر مانگے دینے والا ہے اور حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جب کہ وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف اور وہ خالی پھیرے ان ہاتھوں کو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ بیہقی)

دعا کے بعد اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرنا سنت ہے

٢١٣٦/٢١ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دُعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو اس وقت تک ان کو نہ رکھتے جب تک کہ منہ پر نہ پھیر لیتے۔

(ترمذی)

آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے تھے

٢١٤٠/٢٢ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك. (رواه ابو داود)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پسند فرماتے جو جامع ہوں (یعنی جن کے الفاظ مختصر اور معنی زیادہ) اور ان دعاؤں کو (آپ پسند نہ فرماتے اور) چھوڑ دیتے تھے جو ایسی نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

٢١٤١/٢٣ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسرع الدعاء اجابةً دعوة غائب لغائب. (رواه الترمذي وابو داود)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو غائب غائب کے واسطے کرے اس لئے کہ اس میں خلوص ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اچھے لوگوں سے طلب دعا

٢١٤٢/٢٤ وعن عمر بن الخطاب قال استأذنت النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني ان لي بها الدنيا. (رواه ابو داود والترمذي وانتهت روايته عند قوله ولا تنسنا).

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اجازت دیدی اور فرمایا میرے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں مجھ کو بھی شامل رکھنا بھول نہ جانا۔ حضورؐ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جو مجھ کو ساری دنیا کے مقابلہ میں پسند ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ترمذی کی روایت ولا تنسنا تک ہے)

وہ خوش قسمت جن کی دعا رد نہیں ہوتی

٢١٤٣/٢٥ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر والامام العادل ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام وتفتح لها ابواب السماء ويقول الرب وعزتي لانصرنك ولو بعد حين. (رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی دعا اس وقت جب کہ وہ روزہ افطار کرے دوسرے عادل حاکم کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا کہ اس کی دعا کو خداوند تعالےٰ ابر کے اوپر اٹھا تا ہے (یعنی وہ بہت جلد خدا کے ہاں پہنچ جاتی ہے) اور کھولے جاتے ہیں مظلوم کی دعا کے لئے آسمان کے دروازے اور خداوند تعالےٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دنوں کے بعد کیوں نہ ہو۔

٢١٤٤/٢٦ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم. (رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دعا دوسرے مسافر کی دعا اور تیسرے مظلوم کی دعا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ حاجت بھی خدا ہی کے سامنے پیش کرو

٢١٤٥/٢٧ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسأل احدكم ربه حاجته كلها حتى يسأل شسع نعله اذا انقطع زاد في رواية عن ثابت البناني مرسلا حتى يسأله الملح وحتى يسأله شسعه اذا

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو چاہیے کہ تم اپنی تمام حاجتوں کو خدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی مانگو جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ اور ثابت بنانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نمک مانگے اور یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔

اَلْقَطْعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

٢١٤٦/٢٨ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ (بیہقی)

٢١٤٧/٢٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت سہل بن سعد رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں کو دونوں مونڈھوں کے برابر کرتے اور پھر دعا مانگتے۔ (بیہقی)

آپ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ اس وقت پھیرتے جب ہاتھوں کو اٹھاتے۔

٢١٤٨/٣٠ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت سائب بن یزید رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد منہ پر پھیرتے۔ (بیہقی)

دعا کا ادب

٢١٤٩/٣١ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْاَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی نے کہا سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے (یعنی دعا مانگنے کا) کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب۔ اور استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنی ایک انگلی سے اشارہ کرے اور (دعا میں) عاجزی اور مبالغہ کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباس رضی نے کہا کہ عاجزی کا طریقہ یہ ہے، یہ کہہ کر ابن عباس رضی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور ہاتھوں کی پشت اپنے منہ کے قریب کی۔ (ابوداؤد)

ہر دعا کے وقت ہاتھوں کو بہت زیادہ اٹھانا بدعت ہے

٢١٥٠/٣٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی نے فرمایا ہے کہ دعا میں تمہارا ہاتھوں کو زیادہ اونچا اوٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اونچے ہاتھ نہیں اٹھائے یعنی سینہ تک۔ (احمد)

کسی کے لئے دعا کرتے وقت اپنی ذات کو مقدم رکھو

٢١٥١/٣٣ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

حضرت اُبی بن کعب رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے اور پھر اس کے لئے دعا فرمانے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا مانگنی شروع کرتے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے)

دعا کے نتیجہ میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے

٢١٥٢/٣٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی دعا نہ ہو جس

لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلٰثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں گناہ یا قرابت داری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خداوند تعالیٰ دعا مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ یا تو اس کا مقصد جلد پورا کر دیتا ہے یا اس کی دُعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا رکھتا ہے یا دُعا مانگنے والے کی کوئی ایسی ہی یا اتنی ہی بُرائی دور کر دیتا ہے جتنی کہ اس نے دعا میں اپنے نفع کی خواہش کی تھی۔ صحابہ نے عرض کیا اب ہم بہت دُعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (احمد)

وہ پانچ دعائیں جو رد نہیں ہوتیں

۲۱۵۳/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ (آدمیوں کی) دُعائیں ہیں کہ ان کو قبول کیا جاتا ہے۔ ایک مظلوم کی دُعا یہاں تک کہ وہ (ظالم سے) اپنا بدلہ لے لے۔ دوسرے حاجی کی دُعا جب تک کہ وہ گھر واپس نہ آئے۔ تیسرے جہاد کرنے والے کی دُعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو۔ چوتھے بیمار کی دُعا جب تک کہ وہ اچھا ہو (یا وفات پائے) پانچویں ایک مُسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دُعا۔ (بیہقی)

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان

فصل اوّل

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

۲۱۵۴/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ اور ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتی ہے اس پر سکینت (یعنی سکون و اطمینانِ قلب) اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان شخصوں میں جو اُن کے قریب ہیں (یعنی مقرّب فرشتے)۔ (مسلم)

۲۱۵۵/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکّے کے راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک پہاڑی آپ کی راہ میں پڑی جس کو جُمدان کہا جاتا ہے آپ نے (پہاڑی کو دیکھ کر) فرمایا چلو یہ جُمدان ہے سبقت لے گئے

جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مفردون، صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہؐ! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کثرت سے خدا کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم)

ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال

۲۱۵۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذکر الٰہی کرتا ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ زندہ اور مردہ کے مانند ہیں۔ (بخاری ومسلم)

ذکر تقرب الٰہی کا باعث

۲۱۵۷/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری نسبت جو خیال وگمان رکھتا ہے میں اس کے لئے ویسا ہی ہوں (یعنی اس سے اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو اس کو معافی دیتا ہوں اور عذاب کا خیال رکھتا ہے تو عذاب کرتا ہوں) اور جب میرا بندہ ذکر کرتا ہے تو میں اس کے پاس موجود ہوتا ہوں جو مجھ کو دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر دل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

خدا کی طرف بندہ کی تھوڑی سی توجہ بندہ کی طرف خدا کی زیادہ توجہ کا باعث

۲۱۵۸/۵ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور جو ایک برائی کرتا ہے اس کو ایک ہی برائی کی سزا ملتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دیتا ہوں اور جو کوئی میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے (یعنی میری اطاعت میں) میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں۔ اس کی جانب دونوں ہاتھوں کو پھیلانے کے برابر۔ اور جو شخص آتا ہے آہستہ آہستہ چل کر میں آتا ہوں اس کی طرف دوڑ کر اور جو شخص ملے گا مجھ سے زمین کے مطابق گناہ لے کر اور وہ میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو کسی کو، تو میں اس سے ملوں گا اسی قدر بخشش لے کر۔ (مسلم)

تقرب الٰہی کا ثمرہ

۲۱۵۹/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی کو اذیت دی، اس سے لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔ اور نہیں بڑھتا کوئی بندہ مومن

عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میری طرف وہ چیز لے کر جو مجھ کو زیادہ پسند ہے ان چیزوں میں سے جو میں نے فرض قرار دی ہیں اور ہمیشہ رہتا ہے میرا بندہ کہ تقرب حاصل کرتا ہے مجھ سے نوافل کے ذریعہ۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (اس کے فرائض و نوافل جمع کرنے کے سبب) اور جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور جب پناہ مانگتا ہے میرے ذریعہ تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور جس کام کو میں کرنے والا ہوتا ہوں اس میں تردد اور توقف نہیں کرتا لیکن اس مومن بندے کی روح کو قبض کرنے میں مجھ کو تردد و تامل ہوتا ہے جو موت کو برا سمجھتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جس چیز کو وہ برا سمجھتا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں اور موت سے کسی حال میں چارہ نہیں ہے (بخاری)

اہلِ ذکر کو فرشتے ڈھونڈتے پھرتے ہیں

۲۱۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستے میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پالیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ (یعنی ذکرِ الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں اور) اپنے پروں سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب فرشتے واپس جاتے ہیں تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔ پھر خداوند تعالےٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کیا انھوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے خدا کی انھوں نے تجھ کو نہیں دیکھا خداوند تعالےٰ کہتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے پھر خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ خدا پوچھتا ہے کیا انھوں

يقولون لو رأوها كانوا أشد منها فرارا وأشد لها مخافة قال فيقول فأشهدكم أني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم إنما جاء لحاجة قال هم الجلساء لا يشقى جليسهم۔ (رواه البخاري)

وفي رواية مسلم قال إن لله ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فإذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتى يملأوا ما بينهم وبين السماء الدنيا فإذا تفرقوا عرجوا وصعدوا إلى السماء قال فيسألهم الله وهو أعلم بحالهم من أين جئتم فيقولون جئنا من عباد لك في الأرض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك قال وماذا يسألوني قالوا يسألونك جنتك قال وهل رأوا جنتي قالوا لا أي رب قال وكيف لو رأوا جنتي قالوا ويستجيرونك قال ومما يستجيرونني قالوا من نارك قال وهل رأوا ناري قالوا لا قال فكيف لو رأوا ناري قالوا يستغفرونك قال فيقول قد غفرت لهم فأعطيتهم ما سألوا وأجرتهم مما استجاروا قال يقولون رب فيهم فلان عبد خطاء إنما مر فجلس معهم قال فيقول وله غفرت هم القوم لا يشقى بهم جليسهم۔

نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم انھوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ کہتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر خدا پوچھتا ہے اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے۔ خدا پوچھتا ہے کیا انھوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! اس کو انھوں نے نہیں دیکھا۔ خداوند تعالے کہتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے خداوند تعالی کہتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ یہ سنکر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا شخص بھی تھا جو ان میں شامل نہ تھا راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ خداوند تعالے فرماتا ہے وہ (یعنی ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی۔ ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکرِ الٰہی کی مجلسوں کو۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے۔ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے۔ پھر جب منتشر ہو جاتی ہے ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے ان سے خداوند تعالے حالانکہ خدا ان سے زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے، تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ خداوند تعالی پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ خداوند تعالے پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں۔ تو خداوند تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے

خداوند تعالےٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ کی آگ سے۔ خداوند تعالےٰ نے پوچھا کیا انھوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خداوند تعالےٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ کہتا ہے میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ چیز بھی دی جو انھوں نے مانگی (یعنی جنّت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انھوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

ادائیگی حقوق کے وقت ذکر سے غفلت نقصان دہ نہیں

٢١٧١ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حنظلہ رضؓ بن ربیع اُسیدی رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ملاقات کی اور فرمایا حنظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا ابوبکر رضؓ نے کہا۔ پاک ہے اللہ، حنظلہ کیا کہہ رہے ہو میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور دوزخ و جنّت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا دوزخ و جنّت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور بیوی، بچوں، زمینوں اور باغوں کے مشاغل میں گھر جاتے ہیں تو ان باتوں میں سے ہم بہت سی بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضؓ نے کہا خدا کی قسم ہماری بھی یہی حالت ہے۔ پس میں اور حضرت ابوبکر رضؓ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! حنظلہ منافق ہوگیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے اور ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے اور بیوی بچوں، زمینوں اور باغوں کے جھگڑوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم (نصیحت کی) بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں (یہ سنکر) آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اس حال میں رہو جس حال میں کہ میرے پاس رہتے ہو اور خدا کی یاد میں لگے رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں پر۔ لیکن حنظلہ یہ ایک ساعت۔ تین بار آپ نے یہ الفاظ فرمائے (یعنی ایک ساعت حضور قلب کی ہوتی ہے اور ایک ساعت غفلت و مشاغلِ دنیا کی اور یہ حالت نفاق کی نہیں ہے)۔ (مسلم)

فصل دوم

ذکر الٰہی کی فضیلت و اہمیت

٢١٦٢/٩ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِکًا وَّقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ۔)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا، وہ خدا کا ذکر ہے۔

(ترمذی۔ مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ)

بہتر عمل

٢١٦٣/١٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن بُسر کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے (یعنی بہتر ہے وہ شخص) جس نے طویل عمر پائی، اور بہترین اعمال ہوئے اس کے۔ پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ عمل کونسا بہتر ہے سب سے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو دنیا سے جدا ہو اور تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو (یعنی مرتے دم تک زبان پر ذکرِ الٰہی جاری ہو)۔ (احمد۔ ترمذی)

ذکر کے حلقے جنت کے باغات ہیں

٢١٦٤/١١ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزرو تو میوہ خوری کرو۔ صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکرِ الٰہی کے حلقے۔

(ترمذی)

ذکر اللہ سے خالی وقت حسرت و ندامت کا باعث

٢١٦٥/١٢ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس اور ٹوٹا ہوگا اور جو شخص اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر (بھی) اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا ہوگا۔ (ابوداؤد)

جس مجلس میں ذکر خدا نہ ہو

٢١٦٦/١٣ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ)

فرمایا جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو ان کا وہاں سے کھڑا ہونا مُردار گدھے کی مانند ہوگا اور ان پر حسرت ہوگی۔ (احمد)

٢١٦٧/١٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اُس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی، چاہے خدا ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخشے۔ (ترمذی)

کلام نافع

٢١٦٨/١٥ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت اُمّ حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ہر کلام (ہر بات) اس پر وبال ہے اس کو نفع دینے والا نہیں مگر وہ کلام جس میں نیکی کرنے کی ہدایت ہو یا بُرائی سے منع کیا گیا ہو یا ذکرِ الٰہی کیا گیا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

ذکر اللہ کے بغیر کلام کی کثرت دل کی سختی کا باعث

٢١٦٩/١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ذکر سوا بہت سی باتیں نہ بنایا کرو اس لئے کہ خدا کے ذکر کے سوا کثرت سے باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے بہت دُور ہیں، سخت دل کے آدمی ہیں۔ (ترمذی)

بہترین سرمایہ

٢١٧٠/١٧ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) ہم اُس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ پس بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا کہ جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کی مددگار رہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اللہ تعالےٰ فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرتا ہے

٢١٧١/١٨ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت معاویہؓ ایک

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوْا أَجْلَسَنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّيْ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا أَجْلَسَنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مسجد میں پہنچے جہاں حلقہ جما ہوا تھا۔ انھوں نے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے انھوں نے کہا ہم ذکر الٰہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے انھوں نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہے ہم کو سوائے اس کے کسی نے معاویہ رضؓ نے کہا خبردار ہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے (یعنی تم کو جھوٹا سمجھ کر میں نے قسم نہیں دی ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی شخص نہیں ہے (یعنی میں نہایت محتاط راوی حدیث ہوں) ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اس کا احسان رکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اسی نے۔ صحابہؓ نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہم کو مگر اسی نے۔ فرمایا خبردار ہو میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے بلکہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے مجھ کو بتایا کہ خداوند تعالیٰ فرشتوں میں تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔ (مسلم)

ذکر خدا محنت کے اعتبار سے آسان اور ثواب کے اعتبار سے کہیں افضل

۲۱۴۲/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبد اللہ بن بسر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اسلام کے احکام (یعنی نوافل) مجھ پر بہت غالب آگئے ہیں (یعنی میں اُن کو ادا کرنے سے قاصر ہوں) کوئی ایسی چیز مجھ کو بتا دیجئے کہ میں اس پر بھروسہ کر لوں (یعنی میرے لئے کافی ہو) آپؐ نے فرمایا، تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

ذاکر کی فضیلت

۲۱۴۳/۲۰ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ أَفْضَلُ مِنْهُ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا قیامت کے دن خدا کے نزدیک کون سا بندہ افضل و ارفع ہوگا درجہ میں۔ آپؐ نے فرمایا خدا کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔ پھر پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! کیا ذکر الٰہی کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خود (یعنی جہاد کرنے والا) یا تلوار خون سے رنگین

دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے) پھر بھی خدا کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں اس سے بہتر ہے۔ (احمد۔ ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ذکر اللہ شیطان سے دل کا محافظ

۲۱۷۴/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے دل (کی تاک) میں لگا ہوا ہے پس جب وقت آدمی خدا کا ذکر (حضورِ قلب کے ساتھ) کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکرِ الٰہی سے غافل ہوتا ہے تو وسوسے پیدا کرتا ہے (بخاری)

ذکر کی مثال اور اس کی فضیلت

۲۱۷۵/۲۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت مالک کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غافل لوگوں میں خدا کا ذکر کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (میدان چھوڑ کر) بھاگنے والوں کے پیچھے دشمنوں سے لڑتا ہے اور غافل لوگوں میں ذکرِ الٰہی کرنے والا سبز ٹہنی کے مانند ہے خشک درختوں میں۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ اس سبز درخت کے مانند ہے جو درختوں کے درمیان ہو اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا چراغ کے مانند ہے تاریک گھر میں اور ذکرِ الٰہی کرنے والا غافلوں میں، دکھا دیتا ہے خدا اس کو زندگی ہی میں اس کی اس جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا، بخشش کی جاتی ہے اس کے گناہوں کی بقدر شمار ہر فصیح اور عجمی کے۔ اور فصیح سے مراد انسان اور عجمی سے مراد جانور ہیں۔ (رزین)

ذکر اللہ سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل

۲۱۷۶/۲۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکرِ الٰہی سے بہتر اور عذابِ الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔ (مالک۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

ذاکر کی سعادت

۲۱۷۷/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں۔ (بخاری)

ذکرِ الٰہی، قلب کی صفائی کا باعث

۲۱۷۸/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَّصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی ذکر الٰہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے (بیہقی)

کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى — خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان

فصل اوّل

اسماء باری تعالیٰ کو یاد کرنے والے کے لیے بشارت

۲۱۷۹/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور پسند کرتا ہے طاق کو (طاق: اکیلا، جفت کی ضد اسی معنیٰ کی وجہ سے جب اس کو عدد کے ساتھ ترکیب دے کر پڑھیں یعنی عدد طاق تو مطلب ہوگا "اکیلا عدد" جو دو سے تقسیم نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور ان کی تفصیل و وضاحت

۲۱۸۰/۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِیُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا (اور وہ ننانوے نام یہ ہیں) وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں وہ بخشنے والا ہے وہ اَلرَّحِيْمُ ہے (یعنی مہربان) وہ اَلْمَلِكُ ہے (یعنی حقیقی بادشاہ)۔ وہ اَلْقُدُّوْسُ ہے (یعنی نہایت پاک) وہ اَلسَّلَامُ ہے (یعنی بے عیب اور سلامت) وہ اَلْمُؤْمِنُ ہے (یعنی امن دینے والا) وہ اَلْمُهَيْمِنُ ہے (یعنی محافظ و نگہبان) وہ اَلْعَزِيْزُ ہے۔ (یعنی غالب و بے مثل) وہ اَلْجَبَّارُ ہے (یعنی بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا) وہ اَلْمُتَكَبِّرُ ہے (یعنی تکبر کرنے والا) وہ اَلْخَالِقُ ہے (یعنی پیدا کرنے والا) وہ اَلْبَارِئُ ہے (یعنی پیدا کرنے والا)۔ وہ اَلْمُصَوِّرُ ہے (یعنی صورت بنانے والا) وہ اَلْغَفَّارُ ہے (یعنی گنہگار بندوں کا بخشنے والا) وہ اَلْقَهَّارُ ہے (یعنی غالب کہ اس

اَلْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

کی قدرت کے سامنے سب عاجز و مغلوب ہیں) وہ اَلْوَهَّابُ ہے (یعنی بغیر بدلہ کے دینے والا) وہ اَلرَّزَّاقُ ہے (یعنی رزق پیدا کرنے والا اور رزق پہنچانے والا) وہ اَلْفَتَّاحُ ہے (یعنی کھولنے اور حکم کرنے والا) وہ اَلْعَلِيْمُ ہے (یعنی ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے) وہ اَلْقَابِضُ ہے (یعنی روزی اور بندوں کے دل کو تنگ کرنے والا اور بندوں کی روح کو قبض کرنے والا) وہ اَلْبَاسِطُ ہے (یعنی بندوں کی روزی اور دلوں کا کشادہ کرنے والا) وہ اَلْخَافِضُ ہے (یعنی کافروں کو پست کرنے والا) وہ اَلرَّافِعُ ہے (یعنی مومنوں کو بلند کرنے والا یا اپنی بارگاہ سے قریب کرنے والا) وہ اَلْمُعِزُّ ہے (یعنی عزت دینے والا) وہ اَلْمُذِلُّ ہے (یعنی ذلت دینے والا) وہ اَلسَّمِيْعُ ہے، (یعنی سننے والا) وہ اَلْبَصِيْرُ ہے (یعنی دیکھنے والا) وہ اَلْحَكَمُ ہے (یعنی حکم کرنے والا۔ اور ایسا کہ اس کے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا) وہ اَلْعَدْلُ ہے (یعنی انصاف کرنے والا) وہ اَللَّطِيْفُ ہے (یعنی اپنے بندوں پر لطف و مہربانی کرنے والا اور باریک بیں) وہ اَلْخَبِيْرُ ہے (یعنی دل کی باتوں کا جاننے والا) وہ اَلْحَلِيْمُ ہے (یعنی بردبار کہ بندوں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا) وہ اَلْعَظِيْمُ ہے (یعنی بزرگ و برتر کہ ذات و صفات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں) وہ اَلْغَفُوْرُ ہے (یعنی بہت بخشنے والا) وہ اَلشَّكُوْرُ ہے (یعنی قدر دان اور تھوڑے عمل پر بہت ثواب دینے والا) وہ اَلْعَلِيُّ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ اَلْكَبِيْرُ ہے (یعنی بڑا اور ایسا بڑا کہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں) وہ اَلْحَفِيْظُ ہے (یعنی محفوظ رکھنے والا عالم کو آفتوں سے) وہ اَلْمُقِيْتُ ہے (یعنی اجسام اور ارواح کو اور قوتوں اور توانائیوں کو پیدا کرنے اور دینے والا) وہ اَلْحَسِيْبُ ہے (یعنی حساب لینے والا اور کفایت کرنے والا ہر حال میں) وہ اَلْجَلِيْلُ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ اَلْكَرِيْمُ ہے (یعنی بڑا سخی اور بہت دینے والا) وہ اَلرَّقِيْبُ ہے (یعنی نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور جاننے والا احوال بندوں کا۔) وہ اَلْمُجِيْبُ ہے (یعنی قبول کرنے والا عاجزوں کی دعا کا اور جواب دینے والا پکارنے والوں کا) وہ اَلْوَاسِعُ ہے (یعنی العلم اور وسعت دینے والا اپنی نعمتوں کو) وہ اَلْحَكِيْمُ ہے (یعنی کاموں کو درست کرنے والا اور دانشمند) وہ اَلْوَدُوْدُ ہے (یعنی اطاعت گزاروں کو دوست رکھنے والا) وہ اَلْمَجِيْدُ ہے (یعنی بزرگ و شریف اپنی ذات اور اپنے افعال میں) وہ اَلْبَاعِثُ ہے (یعنی مُردوں کو قبروں سے اٹھانے اور زندہ کرنے والا اور غافلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے والا) وہ اَلشَّهِيْدُ ہے (یعنی حاضر اور باطن و ظاہر پر اطلاع رکھنے والا) وہ اَلْحَقُّ ہے (یعنی شہنشاہی کے قابل اور خدائی کے لائق) وہ اَلْوَكِيْلُ ہے (یعنی لوگوں کے کام بنانے والا) وہ اَلْقَوِيُّ ہے (یعنی قوت والا۔) وہ اَلْمَتِيْنُ ہے (یعنی تمام کاموں کو درست و استوار کرنے والا) وہ اَلْوَلِيُّ ہے (یعنی مومنوں کو دوست رکھنے والا اور مددگار) وہ اَلْحَمِيْدُ ہے (یعنی اپنی ذاتِ اقدس اور صفاتِ اعلیٰ کا تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا) وہ اَلْمُحْصِيُ ہے (یعنی ہر چیز کے علم کا احاطہ کرنے والا) وہ اَلْمُبْدِئُ ہے (یعنی پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا) وہ

اَلْمُعِیْدُ ہے (یعنی دوبارہ پیدا کرنے والا) وہ اَلْمُحْیِیْ ہے (یعنی زندہ کرنے والا جو زندہ کرتا ہے دلوں کو نورِ ایمان سے) وہ اَلْمُمِیْتُ ہے (یعنی مارنے والا اجسام کو اور دلوں کو) وہ اَلْحَیُّ ہے (یعنی زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد) وہ اَلْقَیُّوْمُ ہے (یعنی قائم ہے بذاتِ خود اور مخلوقات کا قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا) وہ اَلْوَاجِدُ ہے (یعنی غنی کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں) وہ اَلْمَاجِدُ ہے (یعنی بزرگ و برتر) وہ اَلْوَاحِدُ ہے (یعنی ذات و صفات میں یگانہ و یکتا) وہ اَلْاَحَدُ ہے (یعنی یکتا ذات و صفات میں) وہ اَلصَّمَدُ ہے (یعنی بے پرواہ کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں) وہ اَلْقَادِرُ ہے (یعنی قوت و قدرت والا) وہ اَلْمُقْتَدِرُ ہے (یعنی قدرت کا ظاہر کرنے والا) وہ اَلْمُقَدِّمُ ہے (یعنی دوستوں کو آگے بڑھانے والا) وہ اَلْمُؤَخِّرُ ہے (یعنی دشمنوں کو اپنی مدد اور نصرت سے پیچھے دھکیلنے والا) وہ اَلْاَوَّلُ ہے (یعنی سب سے پہلے) وہ اَلْاٰخِرُ ہے (یعنی سب کے پیچھے) وہ اَلظَّاهِرُ ہے۔ (یعنی آشکار اور ظاہر کرا اپنے وجود کو کھلی نشانیوں سے ظاہر فرماتا ہے) وہ اَلْبَاطِنُ ہے (یعنی اس کی ذات مخفی ہے وہم وخیال سے) وہ اَلْوَالِیُ (یعنی کام بنانے والا اور مالک) وہ اَلْمُتَعَالِیْ ہے (یعنی مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند) وہ اَلْبَرُّ ہے (یعنی احسان کرنے والا) وہ اَلتَّوَّابُ ہے (یعنی توبہ قبول کرنے والا) وہ اَلْمُنْتَقِمُ ہے (یعنی کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا) وہ اَلْعَفُوُّ ہے (یعنی معاف کرنے والا گناہوں اور قصوروں کو) وہ اَلرَّؤُفُ ہے (یعنی بہت مہربان) وہ مَالِكُ الْمُلْكِ ہے (یعنی ساری دنیا کا مالک) وہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے (یعنی بزرگی اور بخشش کا مالک) وہ اَلْمُقْسِطُ ہے (یعنی عدل و انصاف کرنے والا) وہ اَلْجَامِعُ ہے (یعنی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا) وہ اَلْغَنِیُّ ہے (یعنی ہر چیز سے بے پروا) وہ اَلْمُغْنِیْ ہے (یعنی بے پرواہ کرنے والا) وہ اَلْمَانِعُ ہے (یعنی بندوں کو ہلاکت و نقصان سے باز رکھنے والا) وہ اَلضَّارُّ ہے (یعنی ضرر پہنچانے والا) وہ اَلنَّافِعُ ہے (یعنی فائدہ پہنچانے والا) وہ اَلنُّوْرُ ہے (یعنی روشن کرنے والا آسمان کو ستاروں سے اور روشن کرنے والا زمین کو انبیاء و صلحاء و علماء کی روشنی سے) وہ اَلْهَادِیْ ہے (یعنی بندوں کو راستہ دکھانے والا اور ہدایت فرمانے والا) وہ اَلْبَدِیْعُ ہے (یعنی عالم کو پیدا کرنے والا بے نظیر اور بغیر مثال کے) وہ اَلْبَاقِیْ ہے (یعنی ہمیشہ رہنے والا) وہ اَلْوَارِثُ ہے (یعنی موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا) وہ اَلرَّشِیْدُ (یعنی ہمہ خلائق کا رہنما) وہ اَلصَّبُوْرُ ہے (یعنی بردبار کہ گرفت کرنے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا)۔ (ترمذی، بیہقی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اسمِ اعظم

۲۱۸۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت بُریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس واسطے کہ تو اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو یکتا اور بے پروا ہے نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) یہ سن کر آپ نے فرمایا اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ اس کے ذریعہ جب مانگا جاتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۱۸۲ / ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد اس نے) یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ (یعنی اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تیرے ہی لئے ہے ہر قسم کی تعریف تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت زیادہ دینے والا اور آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بخشش و بزرگی کے مالک اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں) (یہ سُن کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دُعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جو مانگا جائے دیا جاتا ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۱۸۳ / ۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور سورۂ آل عمران کا شروع (یعنی) الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

دعا یونس ؑ کی برکت و تاثیر

۲۱۸۴ / ۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونس ؑ) کی وہ دُعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (یعنی کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں مگر تو، پاک ہے تو اور بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا) جو مسلمان کسی مقصد کے لئے اس دُعا کو مانگے اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

اسم اعظم کی تحقیق

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ يَّقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں عشا کے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں گیا (دیکھا کہ) ایک شخص بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس شخص کو آپ ریاکار (یعنی

مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسَى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

منافق سمجھتے ہیں؟) آپ نے فرمایا مومن اور رجوع کرنے والا غفلت سے ذکرِ الٰہی کی جانب۔ حضرت بُریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسٰی اشعری (یعنی معروف تلاوت شخص) برابر بلند آواز سے قرآن پڑھتے رہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی قراءت کو سُنتے رہے پھر حضرت ابو موسٰیؓ دُعا کے لئے بیٹھے اور کہنا شروع کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں (اپنے اس اعتقاد پر) کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے بے نیاز ہے نہ کسی نے اس کو جنا نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سُنکر) فرمایا۔ اس نے سوال کیا خدا کے اس نام سے کہ جب اس سے مانگا جائے تو دیا جائے اور جب اس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو قبول ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جو بات میں نے آپ سے سُنی ہے کیا اس سے ابو موسٰیؓ کو آگاہ کردوں؟ آپ نے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے ابو موسٰی رضؓ کو آپ کے ارشاد سے آگاہ کردیا۔ ابو موسٰیؓ نے کہا تو آج سے میرا سچا بھائی ہے کہ تو نے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آگاہ کردیا۔ (رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

فصل اوّل

سب سے بہتر کلام

۲۱۸۶/۱ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے بہترین کلام چار ہیں (یعنی) سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کے نزدیک پسندیدہ کلام چار ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ان میں سے جس کلام سے تو پڑھنا شروع کردے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

۲۱۸۷/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا میرے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

تسبیح وتحمید کی فضیلت وبرکت

۲۱۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ دُور کئے جاتے ہیں اگرچہ ہوں وہ دریا کے جھاگ کے برابر۔ (بخاری ومسلم)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح وشام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔ (بخاری ومسلم)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں زبان سے کہنے میں ہلکے لیکن اعمال کی ترازو میں بھاری اور بخشنے والے خدا کے نزدیک بہت پیارے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (بخاری ومسلم)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُّوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے پوچھا ہم میں سے کوئی شخص کیونکر ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے؟ آپؐ نے فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے اس کے حساب میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے (مسلم) صحیح مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ جہنی سے اَوْ يُحَطُّ کا لفظ ہے اور برقانی نے کہا کہ اس کو شعبہ، ابوعوانہ، یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے بغیر الف کے روایت کیا ہے یعنی اس میں وَيُحَطُّ کا لفظ ہے حمیدی کی کتاب میں اسی طرح ہے۔

بہتر کلام تسبیح وتحمید!

۲۱۹۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کلام جس کو خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے چُن لیا ہے۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (مسلم)

ذکر میں کیفیت کا اعتبار ہے کمیت کا نہیں

۲۱۹۳ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَ

حضرت جویریہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت نماز کے ارادے سے باہر نکلے اور وہ (یعنی جویریہؓ آنحضرت کی بیوی) اپنے مصلے پر بیٹھی تھیں، پھر واپس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت

هِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے وقت (دن چڑھے) اور وہ بدستور اپنے مصلے پر تھیں۔ آپ نے پوچھا کیا جس حال میں میں تم کو چھوڑ کر گیا تھا اسی حال میں تم بیٹھی ہوئی ہو (یعنی مصلے پر بیٹھی ہوئی برابر اس وقت سے ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو) انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمے کہے ہیں جن کو اگر تمہاری اس چیز سے جو تم نے شروع وقت سے اب تک پڑھی ہے وزن کیا جائے تو یہ چار کلمے بھاری نکلیں گے (یعنی ان کا ثواب تمہارے سارے وقت کے پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہوگا) وہ چار کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے موافق، اور عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی مقدار کے مانند)۔ (مسلم)

شیطان سے پناہ میں رہنے کا طریقہ

۲۱۹۴/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا ڈالے جائیں گے اور وہ اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئیگا مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا اور وہ کلمات یہ ہیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملک اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔ (بخاری و مسلم)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت کا خزانہ ہے

۲۱۹۵/۱۰ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُوْنَهٗ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَأَنَا خَلْفَهٗ أَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ لوگوں نے پکار پکار کر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے (یعنی ہر چیز اور ہر بات کو سننے اور دیکھنے والا) اور وہ (ہر وقت) تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے چل رہا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہ آپ نے فرمایا ابو موسیٰ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور۔ آپ نے ارشاد

كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ہے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

تسبیح وتحمید کا ثمرہ

۲۱۹۶/۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہا اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر صبح ایک فرشتہ کی طرف سے تسبیح کی نداء

۲۱۹۷/۱۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت ایک منادی (فرشتہ) پکار کر یہ کہتا ہے کہ پاکی بیان کرو پاک بادشاہ کی۔ (ترمذی)

بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ

۲۱۹۸/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہے اور بہترین دعاء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا کی تعریف خدا کا شکر ہے

۲۱۹۹/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تعریف شکر کی بنیاد ہے اور جس بندے نے خدا کی تعریف نہیں کی اس نے شکر ادا نہیں کیا۔ (بیہقی)

خوشی ومصیبت دونوں صورتوں میں اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۰۰/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ. (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خوشی، راحت اور تکلیف وغم دونوں حالتوں میں خدا کی تعریف کی ہے (یعنی ہر موقع پر الحمد للہ کہا ہے)۔ (بیہقی)

لا الٰہ الا اللہ کی عظمت

۲۲۰۱/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهٖ وَأَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار تو مجھ کو کوئی ایسی چیز بتا دے کہ میں اس کے ذریعہ تجھ کو یاد کیا کروں اور اس کے ذریعہ تجھ سے دعا مانگا کروں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تو یہ کہا کر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! تیرا ہر بندہ یہی کہتا ہے

بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کَفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ کَفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو خداوند تعالےٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تو ساتوں آسمانوں اور ان کی ساری آبادی سوائے میرے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑہ میں رکھی جائیں اور ایک پلڑے میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو رکھا جائے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پلڑا ان تمام چیزوں سے بھاری رہے گا اور جھک جائے گا۔ (شرح السنۃ)

٢٢٠٢ / ١٧ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو اُس کا پروردگار ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ (یعنی عبادت (بندگی، تابعداری) کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں (اپنی ذات وصفات کے لحاظ سے لاشریک اور) بہت ہی بڑا ہوں) اور جب وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ کہتا ہے تو خداوند تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ (یعنی عبادت کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں، میں یکتا ہوں کوئی میرا شریک نہیں) اور جب وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کہتا ہے تو خداوند تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں۔ میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی حمد) اور جب بندہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور گناہ سے باز رہنا اور اطاعت کی قوت پانا میری ہی مدد سے ممکن ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو (یعنی جو اوپر مذکور ہوئے بندہ کی طرف سے) اپنی بیماری میں کہے اور پھر مرجائے تو آگ اس کو نہ کھائے گی (یعنی نہ جلائے گی)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

تسبیح وتحمید کی فضیلت

٢٢٠٣ / ١٨ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے جس کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کو شمار کرکے سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھ رہی تھی۔ آں حضرتؐ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو وہ چیز کہ وہ اس سے آسان ہو اور بہتر بھی (یعنی شمار کرکے تسبیح پڑھنے سے بہتر وافضل) اور وہ یہ ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ پاکی بیان کرتی ہوں میں اللہ کی اس کی تعداد کے موافق جو آسمان میں ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں میں مخلوق کی تعداد کے موافق جو زمین میں ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں میں ا

(رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب)۔

مخلوق کی تعداد کے موافق جو آسمان و زمین کے درمیان ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں اس مخلوق کی تعداد کے موافق جو پیدا کی جانے والی ہے ابد تک اور اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھ اور الحمد للہ کو بھی اسی طرح اور لا الہ الا اللہ کو بھی اسی طرح، اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو بھی اسی طرح۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ثواب

۲۲۰۴/۱۹ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ ومن ھلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال مثل ذلک او زاد علی ما قال۔
(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور سو مرتبہ شام کے وقت، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو حج کئے ہوں اور جو شخص صبح کو سو مرتبہ الحمد للہ کہے اور سو مرتبہ شام کو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو آدمیوں کو خدا کی راہ میں گھوڑوں پر سوار کیا ہو۔ اور جو شخص لا الہ الا اللہ سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو کہے اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو غلام اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے ہوں اور جو شخص اللہ اکبر کہے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو تو قیامت کے دن اس سے زیادہ ثواب کوئی شخص نہیں لائے گا مگر صرف وہ شخص جس نے ان کلمات کو کہا ہو اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۲۰۵/۲۰ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملؤہ ولا الہ الا اللہ لیس لھا حجاب دون اللہ حتی تخلص الیہ۔
(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لیس اسنادہ بالقوی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ کہنا ترازو کے آدھے پلڑے کو بھرتا ہے (یعنی نامۂ اعمال کی ترازو کے پلڑے کو) اور الحمد للہ کہنا ساری ترازو کو بھرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے والے کے لئے خدا تک پہنچنے میں کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ سیدھا خدا تک پہنچتا ہے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے)۔

۲۲۰۶/۲۱ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ مخلصا قط الا فتحت لہ ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر۔
(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

تسبیحات جنت کے درخت ہیں

۲۲۰۷/۲۲ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی

يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

آسمان پر) ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا اے محمدؐ! اپنی امت کو میرا اسلام پہنچانا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے (یعنی خوشبودار ہے) اور جنت کا پانی شیریں ہے اور اس کا میدان درختوں سے بالکل خالی ہے اور اُس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

اوراد و اذکار کو انگلیوں پر پڑھنا افضل ہے

۲۲۰۸ / ۲۳ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت یُسیرہؓ کہتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور اپنی انگلیوں پر گنو اس لئے کہ انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور یہ جواب دیں گی۔ اور اس میں غفلت نہ کرنا ورنہ خدا کی رحمت تم کو بھلا دے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

بہترین ورد اور بہترین دعا

۲۲۰۹ / ۲۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی نیک کلام بتا دیجئے کہ میں اس کو پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ پڑھا کر۔ اُس نے عرض کیا یہ تو خدا کے لئے ہوا اب میرے لئے بتلا دیجئے (کہ میں کس طرح دُعا کیا کروں) آپؐ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ پڑھا کر۔ (مسلم)

تسبیح وغیرہ سے گناہوں کا سقوط

۲۲۱۰ / ۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے آپ نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی ماری تو پتے جھڑ کر زمین پر گرے۔ آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

(ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

لاحول ولاقوۃ کی فضیلت

۲۲۱۱/۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَّمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ)۔

مکحولؒ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کر۔ اس لئے کہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ کہے۔ اللہ تعالے اس سے نقصان کی ستر قسمیں دور کر دیتا ہے اور افلاس اِن قسموں میں سے ایک معمولی قسم ہے۔ (ترمذی)

۲۲۱۲/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننا نوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے معمولی بیماری غم ہے۔ (بیہقی)

۲۲۱۳/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک کلمہ جو اترا ہے عرش کے نیچے سے اور جنت کے خزانہ سے (اور وہ یہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جس وقت بندہ اس کو کہتا ہے تو) خداوند تعالے فرماتا ہے (اس کے جواب میں) میرا بندہ اطاعت گزار ہوا، یا نجات پائی بندے نے اور فرمان بردار ہوا یا سپرد کر دیئے اس نے تمام کام میری طرف۔ (بیہقی)

۲۲۱۴/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ عبادت ہے مخلوقات کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کلمہ ہے شکر کا اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ ہے اخلاص کا (یعنی دوزخ سے نجات وخلاصی کا) اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا ثواب بھر دیتا ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جب بندہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اللہ تعالے اس کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے۔ فرمان بردار ہوا میرا بندہ اور بہت فرمان بردار ہوا۔ (رزین)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ — استغفار اور توبہ کا بیان

فصل اول

آنحضرتؐ کی توبہ واستغفار

۲۲۱۵/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

۲۲۱۶/۲ وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَإِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ ڈالا جاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار۔ (مسلم)

۲۲۱۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو توبہ کرو خدا سے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ۔ (مسلم)

رجوع الی اللہ کا حکم

۲۲۱۸/۴ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چیزوں کے سلسلہ میں جو آپ روایت کرتے تھے، خداوند بزرگ و برتر سے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کیا ہے پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص راہ راست پر ہے جس کو میں نے ہدایت دی پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا لے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے پہننے کے لئے دیا پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم اکثر خطائیں کرتے ہو رات اور دن میں، اور میں تمہارے سارے گناہ بخشتا ہوں۔ پس بخشش مانگو تم مجھ سے میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم اگر گناہ کرکے مجھ کو ضرر پہنچانا چاہو گے تو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور نیک کام کرکے فائدہ پہنچانا چاہو گے تو ہرگز نفع نہ پہنچا سکو گے (یعنی تمہارے گناہ کرنے اور اطاعت گزار بننے سے مجھ کو کوئی فائدہ اور ضرر نہ پہنچے گا۔) اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت ہی پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت و ملکیت میں اس سے کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انسان اور جن ایک نہایت بدتر اور فاجر شخص کی مانند ہو جائیں (جیسے شیطان) تو میری ملکیت میں اس سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جن سب کے سب ایک جگہ کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے مانگنے کے موافق دے دوں تو میرا دینا اس چیز میں سے جو میرے پاس ہے اتنا بھی کم نہ کرے جتنا کہ ایک سوئی دریا میں گر کر اس کے پانی کو کم کرتی ہے۔ اے میرے بندو! میں

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں اور میں تم کو ان کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بھلائی پائے اس کو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہئے اور جو کوئی بھلائی کے سوا دوسری چیز پائے (یعنی برائی) پس ملامت کرے اپنے نفس کو کہ یہ اسی کا فعل ہے۔ (مسلم)

توبہ اور رحمت الٰہی کی وسعت

۲۲۱۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ یہ پوچھتا ہوا بنی اسرائیل (کی بستی) سے نکلا کہ "کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں"؟ وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ "کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟" عابد نے کہا نہیں۔ اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا تو فلاں آبادی میں جا اور نام و پتہ بتا دیا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا اور موت کو قریب پا کر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا (یعنی موت نے اس کو آ لیا تو وہ لیٹ گیا اور پھسک کر اپنے سینے کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا گویا اس نے آدھے راستے سے زیادہ طے کر لیا۔) موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے اس کی روح قبض کرنے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی روح قبض کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالےٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کر لے یا میت کے قریب ہو جائے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دور ہو جا پھر خداوند تعالےٰ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا رہا تھا ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے پس خدا نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۰/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور خدا سے مغفرت چاہے اور پھر خدا ان کے گناہوں کو بخش دے (اس سے مقصود نعوذ باللہ گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔ (مسلم)

۲۲۲۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دراز فرماتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس کی توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے

۲۲۲۲ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۳ / ۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۲۴ / ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہوگئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش و جستجو کے بعد) ناامید ہوکر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا ہو۔ بس وہ ابھی مایوسی کی حالت میں خاموش و غمزدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکھڑی ہو، اس نے اس کی رسی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول کرتا ہے

۲۲۲۵ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِىْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے، تو اس کو معاف کردے۔ یہ سنکر (خداوند تعالیٰ فرشتوں سے) کہتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس سے واقف ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے (جب اس کا جی چاہے) اور گناہوں پر پکڑتا ہے (جب اس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن۔ یعنی جتنے دن خدا نے چاہا اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کردے۔ پس خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ بخش دیا میں نے اس کو۔ پھر بندہ گناہ سے باز رہتا ہے جب تک خدا چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے رب میں نے ایک اور گناہ کرلیا ہے تو اس کو بخش دے۔ پس خدا تعا

نے فرشتوں سے کہا۔ کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور گناہوں پر پکڑتا بھی ہے۔ پس میں نے اس کو بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری و مسلم)

کسی گناہ گار کو دوزخی نہ کہو

٢٢٢٦/١٢ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشے گا۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (مسلم)

دعاء استغفار

٢٢٢٧/١٣ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین استغفار یہ ہے کہ تو (دعا میں) یہ الفاظ کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں (یعنی جو عہد تجھ سے کیا ہے اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ پر ہوں (یعنی تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی ہے (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں) میں تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھ کو بخش دے کیوں کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص پڑھے ان کلمات کو رات میں اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں

٢٢٢٨/١٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے (یعنی تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اے آدم

إِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پروا نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی)

مغفرت کا یقین رکھو

۲۲۲۹ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا أُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ (شرح السنۃ)

استغفار کی فضیلت اور اس کا اثر

۲۲۳۰ (۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے، جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۳۱ (۱۷) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کی اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا یعنی ہمیشہ اس گناہ کو نہیں کیا اگرچہ اس نے دن میں ستر بار اس گناہ کو کیا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

توبہ کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۳۲ (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

گناہوں کی زیادتی قلب کو زنگ آلود کر دیتی ہے

۲۲۳۳ (۱۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر جب وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ

اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

نے اِن الفاظ میں کیا ہے: کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (یعنی ہرگز نہیں، بلکہ یہ ان کے دلوں پر زنگ ہے اس چیز کا جو وہ کرتے تھے یعنی گناہ)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قبولیت توبہ کا آخری وقت

۲۲۳۴/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی اس وقت تک جب تک کہ غرغرہ نہیں لگتا (یعنی جب تک موت کا غرغرا نہیں لگتا)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

مغفرت خداوندی کی وسعت

۲۲۳۵/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا۔ قسم ہے تیری عزت کی، اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد)

باب توبہ

۲۲۳۶/۲۲ وَعَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے) اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، کسی متنفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

انقطاع قبولیت توبہ!

۲۲۳۷/۲۳ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْھِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت موقوف نہیں ہوگی (یعنی گناہوں سے توبہ کی طرف رجوع کرنا) جب تک توبہ موقوف نہ ہوگی اور توبہ اس وقت موقوف ہوگی جب آفتاب مغرب سے نکلے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

کسی گناہ گار کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو

۲۲۳۸/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں دو شخص تھے جو آپس میں بہت محبت کرتے تھے ان میں سے

إِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ایک بے حد عبادت کرتا تھا اور دوسرا گنہگار و خطا کار تھا۔ عبادت گزار دوست اس سے کہا کرتا تھا کہ جس چیز میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے (یعنی گناہوں سے باز آ) وہ جواب دیتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دو۔ حتّٰی کہ ایک روز عابد دوست نے اس گنہگار دوست کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اور اس سے کہا کہ تو اس سے باز آ۔ اس نے کہا میرے معاملے کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ عابد دوست نے (یہ سُن کر) کہا۔ خدا کی قسم اللہ کبھی تجھ کو نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں داخل ہونے دے گا۔ پھر خدا تعالےٰ نے فرشتہ موت کو ان کی رُوحیں قبض کرنے بھیجا اور جب ان کی رُوحیں خدا کے حضور میں حاضر کی گئیں تو خدا تعالےٰ نے اس گنہگار رُوح سے کہا کہ تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور عابد کی رُوح سے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر دے۔ اس نے عرض کیا میرے پروردگار میں اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ خداوند تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ (احمد)

گنہگار رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں

۲۲۳۹/۲۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ)۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سُنا: يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ۔ (یعنی اے میرے وہ بندو! جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہو تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور پروا نہیں کرتا۔) (احمد۔ ترمذی)

۲۲۴۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ شعر
إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالےٰ کے اس قول إِلَّا اللَّمَمَ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ اگر تو بخشے بندے کے بڑے گناہوں کو بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

بندہ کی عبادت اور معصیت سے خدا کی خدائی میں کوئی اثر نہیں پڑتا

۲۲۴۱/۲۷ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُوْنِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُوْنِيْ أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِيْ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم سب کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص (راہ راست پر ہے) جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا تم سب کے سب فقیر و محتاج ہو مگر وہ شخص جس کو مالدار کیا میں نے، پس طلب کرو تم مجھ سے رزق میں تم کو دوں گا، تم سب کے سب گنہگار ہو مگر وہ شخص جس کو بچایا میں نے گناہ سے۔ پس جس نے تم میں سے اس بات کو جان لیا کہ میں معاف کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہوں اور پھر مجھ سے معافی کا خواستگار

وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ہو تو میں اس کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مردے اور تمہارے تر اور تمہارے خشک (یعنی جوان اور بوڑھے ساری مخلوقات) میرے ایک بہت متقی دل بندے کے مانند (مثلاً نبی صلے اللہ علیہ وسلم) ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے بازو کے برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مُردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب میرے ایک بدترین دل بندے (یعنی شیطان) کے مانند ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں مچھر کے بازو کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مُردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص مجھ سے (جو اس کا جی چاہے) مانگے، پس میں ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کہ سوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھا لینے سے دریا کے پانی میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا دینا صرف حکم کرنا ہے اور میرا عذاب صرف میرا حکم دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

شرک سے بچنے والے کو بخشش کی بشارت

٢٢٤٢/٢٨ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (یعنی وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی مالک ہے بخشش کا) اور پھر فرمایا تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے بچیں، پس جو شخص اس سے بچتا ہے، میں اس قابل ہوں کہ اس کو بخش دوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرتؐ کا استغفار و توبہ

٢٢٤٣/٢٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کے استغفار کو شمار کرتے۔ آپ ایک مجلس میں ان کلموں کو سو بار فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

استغفار صدقِ دل سے کرو

٢٢٤٤/٣٠ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ

بلال بن یسار رضی بن زید کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے میرے دادا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَلٰكِنَّهُ عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

جو شخص أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ کہے بخش دیے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ بھاگا ہو جہاد سے۔ (ترمذی)
لیکن ابوداؤد میں بلال کی جگہ ہلال ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

اپنے مرحومین کے لئے استغفار کرو

۲۲۳۵/۳۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔ (احمد)

مردوں کے لئے بہترین ہدیہ، استغفار

۲۲۳۶/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مُردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (یعنی ماں باپ بھائی یا دوست) کی طرف سے دُعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دُعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دُعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مُردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

استغفار کی فضیلت

۲۲۳۷/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔
(ابن ماجہ۔ نسائی)

آنحضرتؐ کی ایک دُعا

۲۲۳۸/۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا (یعنی اے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو معافی چاہیں)۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت

الْكَبِيْرِ۔)

کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا۔

اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۴۹/۳۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَىْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِىْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِىَ الَّذِىْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ۔ (رَوَى الْمُسْلِمُ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔)

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دوسری اپنی طرف سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور خوف زدہ ہے کہ پہاڑ اُس پر نہ گرے اور فاجر و بدکار اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ مکھی ہے جو اس کی ناک پر اُڑتی ہے۔ پس اشارہ کیا اس طرح ہاتھ سے اور مکھی کو اُڑا دیا اس کے بعد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خداوند تعالےٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے یعنی اس شخص سے زیادہ خوش کہ جو ایک بے آب و گیاہ اور ہولناک جنگل میں جا رہا ہو۔ اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور سواری پر کھانا اور پانی ہو۔ پس ایک جگہ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا، پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے۔ وہ سواری کی تلاش میں نکلا اور جب سخت گرمی اور پیاس اور جو اذیتیں خدا کو منظور تھیں ان میں گرفتار ہوا تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں پہنچ کر سو رہوں یہاں تک کہ موت مجھ سے ہمکنار ہو۔ چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا۔ پھر جو اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے اس شخص کو کھانا اور سواری اور پانی پانے سے جس قدر خوشی ہوتی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے اس کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا۔ بخاری نے اس کو موقوفاً روایت کیا۔

۲۲۵۰/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔ (احمد)

آیت لاتقنطوا کی فضیلت

۲۲۵۱/۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِىَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں اس آیت کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الخ ایک شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا

أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جائے گا؟) آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا، خبردار ہو وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ تین مرتبہ آپ نے یہی الفاظ فرمائے۔ (احمد)

شرک خدا کی رحمت اور بندہ کے درمیان پردہ ہے

۲۲۵۲/۳۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔ رَوَى الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ (رَوَى أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيرَ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)۔

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخشتا ہے جب تک بندے اور رحمت حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔ (احمد۔ بیہقی)

بارگاہ حق میں شرک کے علاوہ ہر گناہ قابل عفو ہے

۲۲۵۳/۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوبٌ غَفَرَ اللهُ لَهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالےٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے خدا تعالےٰ ان کو بخش دے گا (اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں روایت کیا)

توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے

۲۲۵۴/۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ (ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا نہرانی منفرد اور مجہول ہے۔ شرح السنۃ میں اس سے موقوفاً مروی ہے جس کے الفاظ ہیں "النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ")

بَابٌ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهٖ — رحمتِ خداوندی اور اس کے غضب کا بیان

فصل اوّل

اللہ تعالےٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

۲۲۵۵/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جب اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصے پر سبقت لے گئی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب آگئی۔ (بخاری ومسلم)

رحمت خداوندی کی وسعت

۲۲۵۶/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اس نے جن و انسان، چارپایوں اور زہریلے جانوروں میں نازل کی ہے اسی رحمت کے سبب سے وہ آپس میں میل رکھتے اور مہربانی کرتے ہیں اور اسی کے باعث وہ آپس میں رحمدل ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اور ننانوے رحمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے اٹھا رکھا ہے کہ وہ ان سے اپنے بندوں پر رحم کریگا (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو پورا کرے گا اللہ ان ننانوے رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ۔

بندہ کو بین الخوف والرجاء رہنا چاہیئے

۲۲۵۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ أَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ أَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مومن بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص جنت کی آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو پھر کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

جنت و دوزخ ہر شخص کے بالکل قریب ہی ہے

۲۲۵۸/۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کے مانند ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالےٰ کی نکتہ نوازی

ـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيْهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں سے کہا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی اس نے بہت گناہ کئے تھے) پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اور اس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اس پر قابو حاصل ہو گیا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر خدا نے حکم دیا دریا کو اور اس نے اس راکھ

فَغَفَرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو جمع کر دیا جو اس کے اندر تھی۔ اور جنگل کو حکم دیا اور اس نے وہ راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر خدا تعالےٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا۔ پروردگار! تیرے خوف سے اور تو خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

رحمتِ الٰہی کی وسعت

۲۲۶۰/۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ اِدھر سے اُدھر گھبرائی ہوئی دوڑ رہی تھی (یعنی اپنے بچہ کی تلاش میں جو اُس کے ساتھ نہ تھا) قیدیوں میں جب وہ کسی بچہ کو پاتی، گود میں اُٹھا لیتی اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی (یعنی جب اس کو غیر کے بچوں سے اتنی محبت ہے تو کیا یہ اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نہیں بشرطیکہ وہ نہ ڈالنے پر قدرت رکھتی ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔ (بخاری و مسلم)

میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۲۲۶۱/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ تَبْلُغُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا، رسول اللہؐ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا ہاں مجھ کو بھی نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت مجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔ پس تم کر راست و درست کرو اپنے اعمال کو اور میانہ روی کرو اعمال میں۔ اور صبح و شام اور کچھ رات گزرے اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو اور متوازن رہو اپنے ارادہ و عمل میں (پھر) مقصد کو حاصل کر لوگے۔ (بخاری)

رحمتِ الٰہی کے بغیر صرف عمل جنت کی سعادت کا ضامن نہیں

۲۲۶۲/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ دوزخ سے بچائے گا اور مجھ کو بھی نہیں مگر خدا تعالےٰ کی رحمت (مسلم)

جزا اور سزا میں رحمتِ الٰہی کا ظہور

۲۲۶۳/۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَ

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام قبول کرے کوئی بندہ اور اچھا ہو اسلام اس کا (یعنی ظاہر و باطن یکساں ہو) تو خداوند تعالیٰ اس کے اسلام سے پہلے کے

كَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے۔ یعنی جو نیکی وہ کرتا ہے وہ دس گنی لکھی جاتی ہے بلکہ سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ۔ برائی کا بدلہ برائی کے موافق ملتا ہے مگر یہ کہ اللہ اُس سے درگزر کرے (یعنی معاف کردے)۔ (بخاری)

۲۲۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
۱۰
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کو نیکیاں اور برائیاں لکھنے کا حکم دیا۔ اس طرح پر کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اللہ تعالےٰ اس کو ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرکے اس پر عمل کرے اس کے حساب میں ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں بلکہ سات سو نیکیاں اور اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور برائی کو عمل میں نہ لا سکے (خدا کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے) تو خداوند تعالےٰ اپنے ہاں اس کے حساب میں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرکے اس کو عمل میں بھی لائے تو صرف ایک برائی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

برائیوں سے تائب ہوکر نیکیاں کرنے والے کی مثال

۲۲۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۱۱
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا حال جو برائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے۔ اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر ایک تنگ زرہ ہو جس کے حلقوں نے اس کے جسم کو دبا رکھا ہو پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے اور پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ کھل جائے۔ یہاں تک کہ حلقہ کھل کھل کر اور زرہ ڈھیلی ہوکر زمین پر گر پڑے۔ (شرح السنۃ)

قیامت کے دن خدا سے ڈرنے والے کیلئے بشارت

۲۲۶۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
۱۲
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَ

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر نصیحت فرماتے ہوئے سُنا۔ آپ فرماتے تھے کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ (یعنی جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا، (یعنی قیامت کے دن) اس کو دو جنتیں ملیں گی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے

إِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

(یہ سنکر) پھر یہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ میں نے پھر پوچھا یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے پھر وہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ میں نے تیسری دفعہ پھر پوچھا۔ یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا۔ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابودرداء رضی کی۔ (احمد)

اللہ تعالےٰ اپنے بندہ پر رحم دل ماں سے زیادہ رحم کرتا ہے

٢٢٦٧/٣ وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ اَللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عامر رامی رض کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو کملی اوڑھے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس نے اس پر کمبل لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا جہاں سے میں نے پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں میں نے ان کو پکڑ لیا اور اپنی کملی میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آئی میرے سر پر گھومنے لگی۔ میں نے اس کے سامنے ان بچوں کو کھول دیا اور وہ ان پر آپڑی۔ میں نے ان سب کو لپیٹ لیا۔ پس اب وہ سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو (زمین پر) رکھدے۔ چنانچہ میں نے سب کو رکھ دیا۔ بچوں کی ماں نے سب باتوں کو چھوڑ دیا اور بچوں سے لپٹنے لگی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے۔ اچھا اب تم ان بچوں کو لے جاؤ اور جہاں سے لائے ہو ان کی ماں کے سامنے ان کو وہیں رکھ آؤ۔ چنانچہ وہ شخص ان کو لے گیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

٢٢٦٨/٤ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں ایک عورت ہانڈی پکا رہی تھی اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی۔ پھر وہ عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ کیا آپ خدا کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عورت نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ فرمایا، ہاں۔ عورت نے کہا۔ کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے

قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

فرمایا ہاں عورت نے کہا۔ ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا اور روتے رہے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا خداوند تعالےٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر جو سرکش ہیں (یعنی اللہ جل جلالہ سے سرکشی کرتے ہیں) اور اس کا حکم نہیں مانتے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

اللہ تعالےٰ کی خوشنودی چاہنے والے بندہ پر اللہ تعالےٰ کی رحمت

۲۲۶۹/۱۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ثوبان رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نیک) بندہ خدا کی رضامندی کی جستجو میں رہتا ہے (یہ کوئی عارضی کیفیت نہیں ہوتی بلکہ وہ) ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے خبردار ہو کہ میری رحمت اس پر ہے پھر جبرئیل کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے پھر یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں حتّٰی کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہتے ہیں۔ پھر رحمت اس شخص کے لئے زمین پر اترتی ہے۔ (احمد)

مومن بہر صورت جنتی ہے خواہ وہ نیکوکار ہو یا گنہگار

۲۲۷۰/۱۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت اسامہ رض بن زید رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں۔

(بیہقی نے اس کو کتاب البعث والنشور میں روایت کیا)۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

فصل اوّل

صبح وشام کے وقت آپ کی دعا

۲۲۷۱/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهٖ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(یعنی اے اللہ! داخل ہوئے ہم شام (کے وقت) میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ اللہ کی ملک ہے۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لئے تعریف، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس رات میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس رات کے اندر ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں سستی و کاہلی اور بڑھاپے سے اور اس چیز سے کہ اس کے سبب برا ہو حال اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اسی طرح کہتے اصبحنا واصبح الملك لله الخ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پروردگار! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو دوزخ میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے۔ (مسلم)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعا

٢٢٤٢/٢ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر جاتے تو اپنے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہم کو زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف رجوع ہے) (بخاری ومسلم)

سوتے وقت بستر کو جھاڑ لینا چاہیئے

٢٢٤٣/٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ پہلے اپنے بستر کو جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر میں کوئی چیز آ پڑی ہو (یعنی کیڑا وغیرہ) پھر جب لیٹ جائے تو کہے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ (یعنی اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے پہلو کو بستر پر رکھا ہے۔ اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اور اگر روک لے تو (نیند میں) میری جان (یعنی میری روح کو قبض کرلے) تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو روح کو لیں حفاظت کرا روح کی اس چیز کے ذریعہ جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اپنے بستر پر جائے تو داہنی کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ الخ۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۷۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. (اے اللہ! متوجہ کیا میں نے اپنی ذات کو تیری طرف اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف (یعنی قبلہ کی طرف) اور سونپا اپنا کام تیرے حوالے کیا اور میں نے تکیہ کیا تجھ پر اور پناہ کا طالب ہوا تجھ سے ثواب پانے کی خواہش سے اور تیرے عذاب کے خوف سے۔ اور نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ نجات کی صورت تیرے عذاب سے مگر تیری رحمت کی طرف۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری ہے اور اس نبی پر ایمان لایا جن کو تو نے بھیجا ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کسی نے ان کلمات کو کہا اور مر گیا اسی رات میں، تو اس کی موت دین اسلام پر واقع ہوئی۔ اور ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے کہ اے فلاں! جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کی مانند وضو کر اور پھر داہنے پہلو پر لیٹ اور پھر کہہ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ أَرْسَلْتَ تک۔ اور پھر فرمایا اگر تو مر جائے اس رات میں تو مرے گا دین فطرت (یعنی اسلام) پر اور اگر زندہ رہا تو پہنچے گا بھلائی کو۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۷۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ جب بستر پر جاتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ (یعنی تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں وہ اللہ جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور پورا کیا تمام مہمات کو اور ٹھکانا دیا ہم کو، پس بہت سے لوگ ہیں ان میں سے کہ نہیں پورا کیا ان کی مہمات کو نہ ٹھکانا دیا ان کو۔ (مسلم)

۲۲۷۶ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چکی پیسنے کی محنت اور ہاتھوں کی تکلیف کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کیونکہ ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے ہیں آپ گھر میں نہ ملے تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی شکایت کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کر دیا پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے حضرت فاطمہؓ کا واقعہ بیان کر دیا حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت جب کہ ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم نے ارادہ کیا اٹھنے کا۔ آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو۔ پھر آپ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر

وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محسوس کی پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے طلب کی ہے (یعنی غلام) اور وہ یہ ہے کہ جب تم بچھونوں پر جاؤ تو تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہو۔ پس یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۷۷/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلا دوں، جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھو ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھو اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہو ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

صبح وشام کے وقت کی دعا

۲۲۷۸/۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کہتے اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (یعنی اے اللہ تیری قدرت سے صبح کی ہم نے اور تیری قدرت سے شام کی ہم نے اور تیرے نام سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں ہم اور تیری ہی طرف رجوع ہے) اور شام کو فرماتے اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۷۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی چیز بتادیجیے جس کو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ۔ (یعنی اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں سے اور شرک کرانے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح وشام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۲۸۰/۱۰ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا

حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِيْ

يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ

وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ)۔

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (یعنی صبح کی میں نے اس خدا کے نام سے جس کے نام سے کوئی چیز آسمان وزمین کی ضرر نہیں پہنچاتی اور (وہ خدا) سننے اور جاننے والا ہے) تو کوئی چیز اس کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابان کو فالج کی ایک قسم نے ستا رکھا تھا پس جس شخص سے ابان نے یہ روایت بیان کی اس نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا (اس خیال سے کہ وہ اس روایت کو بیان کر رہے اور خود بیمار کی میں مبتلا ہیں) ابان نے کہا تم میری طرف کیا دیکھتے ہو حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی (یعنی صحیح ہے) لیکن اس روز (جس روز کہ یہ بیماری مجھ کو لگی ہے) میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تاکہ خدا نے جو کچھ میرے مقدر میں لکھا ہے وہ پورا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو کوئی ان کلمات کو صبح کے وقت کہے تو شام تک اس کو ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔

۲۲۸۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ۔)

حضرت عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ اور ایک روایت میں اسی طرح ہے مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو یہی فرماتے وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور ترمذی کی روایت میں مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ نہیں ذکر کیا گیا۔

۲۲۸۲/۱۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ سکھایا کرتے تھے کہ جب صبح ہو تو تم یہ کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (یعنی پاکی صرف خدا کے لئے ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کو زیبا ہے اور حمد وتسبیح کی قوت نہیں ہو (ہم میں) مگر اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس لئے کہ جو شخص ان کلمات کو

صبح کے وقت کہتا ہے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کو کہتا ہے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ (ابو داؤد)

٢٢٨٣/١٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔ تو وہ اس چیز کو پالے جو فوت ہو گئی اس سے اُس دن اور جو کوئی ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو وہ اس چیز کو جو رات میں فوت ہو گئی ہے اس کو پالے گا۔ (ابو داؤد)

٢٢٨٤/١٤ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطٰنِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کیا اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں اور دُور کی جاتی ہیں اس کی دس بُرائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے دس درجے اور شام تک وہ شیطان سے امن میں رہتا ہے۔ اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے اس کو بھی یہی اجر ملتا ہے (اس حدیث کے راوی حماد بن سلمہ کا بیان ہے کہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش رضی اللہ عنہ آپ سے اس قسم کی حدیث بیان کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد کی دعا

٢٢٨٥/١٥ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ نِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حارث بن مسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے چپکے سے فرمایا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ کلمات کہہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ مجھ کو آگ سے بچا) سات مرتبہ ان کلمات کو کہے اور رات میں مر جائے تو لکھی جائے گی تیرے لئے نجات دوزخ کی آگ سے۔ اور جب تو صبح کی نماز پڑھے اور یہی کلمات کہے اور دن میں مر جائے تو تیرے لئے آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ (ابو داؤد)

صبح و شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

٢٢٨٦/١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کلمات کو صبح و شام کہتے تھے اور کبھی ناغہ نہ کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ يَعْنِی الْخَسْفَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ يَعْنِی الْخَسْفَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت چاہتا ہوں، اے اللہ! تجھ سے میں چاہتا ہوں معافی، دین اور دنیا اپنے گھر والوں اور اپنے مال کی سلامتی۔ اے اللہ! میرے عیب کو ڈھانک اور امن میں رکھ ہر قسم کے خوف سے، اے اللہ! حفاظت کر تو میری آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری عظمت کے ذریعہ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میں اچانک نیچے کی جانب یعنی زمین میں دھنس جانے سے)۔ (ابوداؤد)

صبح و شام کی دعا

۲۲۸۷/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا .... نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَّاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ (یعنی اے اللہ! صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ بناتے ہیں ہم تجھ کو اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوقات کو کہ تو اللہ ہے کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر تو۔ تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں) تو بخش دیتا ہے اس کے وہ گناہ جو اس سے اس دن میں ہوئے ہوں اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو بخشتا ہے اللہ ان گناہوں کو جو رات میں کئے ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۸/۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس مسلمان بندہ کو قیامت کے دن راضی کرے گا (یعنی اس کو خوش کر دیگا) اور وہ کلمات یہ ہیں: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۲۸۹/۱۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَآءِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور پھر کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (یعنی اے اللہ! تو بچا مجھ کو اپنے عذاب سے اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو جمع کرے (قیامت کے دن) یا اس دن کہ تو بندوں کو قبروں سے اٹھائے)۔ (ترمذی۔ احمد)

۲۲۹۰/۲۰ وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

فرماتے تو داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین مرتبہ یہ کلمات فرماتے۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۱/۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (یعنی اے اللہ میں تیری بزرگ و برتر ذات اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کے بال تو پکڑے ہوئے ہے (یعنی بدی اور بدانجامی سے بچانے پر تو ہی قدرت رکھتا ہے) اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور فرماتا ہے۔ اے اللہ! شکست نہیں پاتا تیرا لشکر اور نہیں خلاف ہوتا تیرا وعدہ اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچانے میں۔ پاک ہے تو، میں تیری پاکی تیری تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں)۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۲/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ ان کلمات کو کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ دریا کے جھاگ عالج (ایک جنگل کا نام جہاں کثرت سے ریت ہے) کے ریت کے ذرّوں کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

سوتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھنے کی برکت

۲۲۹۳/۲۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت شداد بن اوس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ لے تو خداوند تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کو متعین کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی تکلیف دینے والی چیز اس کے پاس نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔ (ترمذی)

ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید، تکبیر پڑھنے کی فضیلت

۲۲۹۴/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا

حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرو رضؓ بن العاص کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو اگر مرد مسلمان اختیار کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔ خبردار وہ چیزیں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں (ان میں سے ایک یہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے دس مرتبہ اور اللہ اکبر کہے دس مرتبہ۔ ابن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ

قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گنتے تھے ان کلمات کو انگلیوں پر۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سب ڈیڑھ سو ہیں زبان سے ان کو ڈیڑھ سو مرتبہ ادا کیا گیا اور اعمال کی ترازو میں یہ ڈیڑھ ہزار رکھی گئیں۔ (اور دوسری چیز یہ ہے کہ) جب آدمی سونے کا ارادہ کرے تو ایک سو مرتبہ سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ اور اللہ اکبر کہے۔ زبان سے ان کو سو مرتبہ ادا کیا گیا اور میزان میں یہ ہزار شمار ہوں گی پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہے جو رات اور دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہوگا (یعنی ڈھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں کہاں باقی رہ سکتی ہیں) صحابہ رض نے عرض کیا ہم کیوں کر ان چیزوں کی حفاظت نہ کریں گے (یعنی ضرور کریں گے) آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یاد کر فلاں چیز اور یاد کر فلاں بات (یعنی دنیا کی باتیں یاد دلاتا ہے) یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر واپس ہوتا ہے پس بہت ممکن ہے وہ ان کلمات کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور اسی طرح شیطان خوابگاہ میں آتا ہے اور اس کو سُلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرمایا خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ اور اسی طرح ان کی روایت میں اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ کے بعد وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ کے الفاظ ہیں اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے۔

دن اور رات میں حاصل ہونے والی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی

۲۲۹۵/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن غنام رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (یعنی اے اللہ جو چیز کہ حاصل ہوئی مجھ کو صبح کے وقت (تیری) نعمتوں میں سے یا کسی (دوسرے) کو تیری مخلوقات میں سے پس وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ کوئی تیرا شریک نہیں ہے ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے) اُس نے اُس دن کے شکر کو ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ان کلمات کو کہا اس نے رات کا شکر ادا کر دیا (ابوداؤد)

سوتے وقت کی دعا

۲۲۹۶/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ

شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ)۔

شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (یعنی اے اللہ! اے پروردگار آسمانوں اور زمین کے اے پروردگار ہر چیز کے، اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے، اے اتارنے والے توراۃ، انجیل اور قرآن کے۔ پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ ہر اس شر والی چیز کے شر سے جس کی پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے ظہور کے اوپر کوئی چیز نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن (پوشیدہ) کوئی چیز نہیں۔ مجھ پر جو قرض ہے اس کو ادا کردے اور افلاس سے مجھ کو بے پروا بنا دے یعنی مجھ کو کسی کا محتاج نہ بنا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور اس کو مسلم نے بھی قدرے اختلاف کے ساتھ روایت کیا)۔

٢٢٩٧/٢٧ وَعَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔

حضرت ابوالازہر انماری رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر جاتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى (یعنی خدا کے نام سے اپنے پہلو کو بستر پر رکھتا ہوں۔ یعنی سوتا ہوں اے اللہ بخش دے میرے گناہ اور دُور کر مجھ سے بُرے شیطان کو اور آزاد کر میرے نفس کو (بندوں کے حق سے) اور مجلس اعلیٰ میں مجھ کو شامل کرلے۔) (ابوداؤد)

٢٢٩٨/٢٨ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو) جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کو ہیں جو کافی ہے مجھ کو اور جس نے جگہ دی ہے مجھ کو اور جس نے کھلایا مجھ کو اور جس نے پلایا مجھ کو اور وہ خدا جس نے احسان کیا مجھ پر اور زیادہ دیا اور وہ خدا جس نے دیا مجھ کو اور بہت دیا۔ ساری تعریف خدا ہی کے لئے ہے ہر حال میں۔ اے پروردگار ہر چیز کے مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔ (ابوداؤد)

بے خوابی دور کرنے کی دعا

٢٢٩٩/٢٩ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بر سبیل شکایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بے خوابی کے سبب رات کو نیند نہیں آتی؟ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ کلمات کہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ

وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ)۔

اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے پروردگار ساتوں آسمانوں اور اس چیز کے جس پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں اور اے پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں (مخلوقات)۔ اور اے پروردگار شیطانوں اور اُن لوگوں کے جن کو گمراہ کیا ہے شیطانوں نے تو مجھ کو پناہ دینے والا بن جا اپنی ساری مخلوقات کے شر سے یعنی بچا تو مجھ کو اس سے کہ تیری مخلوقات میں سے مجھ پر کوئی زیادتی کرے یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ مانگنے والا غالب ہے اور تیری تعریف گرانقدر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود بندگی کے لائق نہیں)۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے حکیم بن ظہیر راوی کی حدیثیں بعض محدثین نے چھوڑ دی ہیں۔

فصل سوم

صبح و شام کی دعا

۲۳۰۰/۳۰ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو مالک رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب صبح کرے تم میں سے کوئی شخص تو یہ کہے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (یعنی صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خاص خدا کے واسطے جو پروردگار ہے دونوں جہان کا اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس دن کی یعنی کشادگی اس دن کی، مدد اس دن کی نور اس دن کا، برکت اس دن کی اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس دن کے بعد ہے) اور اسی طرح شام کو کہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰۱/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا میں نے سنا ہے کہ آپ روزانہ یہ پڑھتے ہیں اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے اللہ! عافیت دے میرے بدن میں اے اللہ عافیت دے میری سماعت میں اے اللہ عافیت دے میری بصارت میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے) آپ تین مرتبہ ان کلمات کو صبح کے وقت پڑھتے ہیں اور تین بار شام کو؟ حضرت ابوبکرہؓ نے فرمایا۔ بیٹا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دعا کرتے سُنا ہے بس میں نے آپ کی پیروی کو پسند کیا۔

صبح کے وقت آنحضرتؐ کی دعا

۲۳۰۲/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھتے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا

سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (یعنی صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خدا کے لئے اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور بزرگی ذات و صفات کی خدا ہی کے لئے ہے اور حکم اور رات اور دن اور جو چیزیں آرام پاتی ہیں رات اور دن میں سب خدا ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اس دن کے آغاز کو نیکی کا سبب بنا اور اس دن کے درمیان کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ قرار دے اور اس دن کے آخر کو خلاصی اور نجات کا وسیلہ بنا۔ اے بڑے رحم کرنے والے)۔ (نووی نے اس کو کتاب الاذکار میں ابن سنی سے روایت کیا۔)

۲۳۰۳/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ پڑھا کرتے تھے اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یعنی صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمۂ توحید پر اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر جو باطل سے بیزار تھا اور دین حق کی طرف متوجہ تھا اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا) (احمد۔ دارمی)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْاَوْقَاتِ　مختلف وقات کی دعاؤں کا بیان

فصل اوّل

اولاد کو شیطان سے کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے

۲۳۰۴/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطٰنٌ اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (یعنی مرد چاہتے ہیں ہم اللہ کے نام سے اے اللہ دور رکھ شیطان کو اس سے جو ہم کو عطا فرمائے) پس اگر مقدر ہوا مرد و عورت کے لئے بچہ اس جماع میں تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری ومسلم)

شدت فکر و غم کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۰۵/۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت بے چینی اور فکر و غم کے وقت کہا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو بزرگ اور بردبار ہے پروردگار ہے عرش عظیم کا کوئی معبود اس کے سوا نہیں پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا اور پروردگار ہے عرش کریم کا۔ (بخاری ومسلم)

غصہ دور کرنے کی ترکیب

۲۳۰۶/۳ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَّاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلیمان بن صرد رضی کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپس میں گالیاں دیں۔ ان میں ایک شخص دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سُرخ تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہے تو سارا غصہ جاتا رہے (اور وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیطان رجیم سے) صحابہ رض نے اس شخص سے کہا تو نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں (یعنی یہ کلمہ دیوانہ سے پڑھنے کو کہا جاتا ہے اور میں دیوانہ نہیں ہوں یہ شخص کوئی گنوار یا منافق یا دین میں پختہ نہ ہو گا۔) (بخاری و مسلم)

مرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر رینگتا ہے

۲۳۰۷/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطٰنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو خدا سے اس کا فضل طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کے ذریعہ پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سفر کے وقت کی دعا

۲۳۰۸/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دعا کرتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے فرمانبردار کی ہماری یہ سواری اور ہم کو اس کی طاقت حاصل نہیں تھی اور البتہ ہم اپنے پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! آسان کر ہم پر ہمارے سفر کو اور لپیٹ دے تو اس کی درازی کو ہمارے واسطے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا نگہبان ہے اس سفر میں اور خبرگیراں ہے ہمارے گھر کے آدمیوں کا۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ سفر کی مشقت سے اور بُری حالت یا بُری خبروں کے دیکھنے سے اور واپسی کی بُرائی سے اپنے اہل وعیال میں) اور جب آپ سفر سے واپس آتے تب بھی یہ

کلمات کہتے اور واپسی پر یہ الفاظ زیادہ کہتے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (یعنی پھر لوٹنے والے (سفر سے) سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کو، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

٢٣٠٩ / ٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی صعوبت اور تکلیف سے اور بُری حالت میں واپسی سے اور حالت کے بدل جانے سے اور مظلوم کی بددعا سے اور اہل وعیال کو بُری حالت میں دیکھنے سے۔ (مسلم)

کسی نئی جگہ ٹھہرتے وقت کی دُعا

٢٣١٠ / ٧ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص کسی مکان میں جا کر اُترے تو یہ کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مکان سے کوچ کرے۔ (مسلم)

رات میں ضرر و نقصان سے بچانے والی دعا

٢٣١١ / ٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! اذیت پائی میں نے ایک بچھو کے کاٹنے سے جس نے کل رات مجھ کو کاٹا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت ان کلمات کو کہتا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو (بچھو) تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حالت سفر میں صبح کے وقت کی دعا

٢٣١٢ / ٩ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو یہ کہتے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (یعنی سُنا سُننے والے نے میری (خدا کی) تعریف کرنے کو اور اس کی نعمتوں کی خوبی کے اقرار کو۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر (ہم یہ عرض کرتے ہیں) خدا کے ذریعہ پناہ مانگتے ہوئے دوزخ کی آگ سے)۔ (مسلم)

جہاد، حج اور عمرہ سے واپسی کے وقت آپؐ کی دعا

٢٣١٣ / ١٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ (متفق علیه)

یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی زمین پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ کہتے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(بخاری و مسلم)

غزوۂ احزاب کے موقع پر مشرکین کے حق میں آپؐ کی بد دعاء

٢٣١٤/١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لئے بد دعا کی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (اے اللہ! نازل کرنے والے کتاب کے اور جلد لینے والے حساب کے اے اللہ شکست دے کافروں کے گروہ کو اے اللہ شکست دے ان کو اور ہلا دے ان کو)۔ (بخاری و مسلم)

مہمان اور میزبان کے لئے کچھ مسنون باتیں

٢٣١٥/١٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ أَبِيْ وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے ہم آپ کی خدمت میں کھانا لے گئے اور وہ مالیدہ کی ایک قسم تھی۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر آپ کے سامنے خشک کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپ خشک کھجوریں تناول فرماتے اور اور گٹھلیوں کو ہاتھ میں جمع کرتے جاتے پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا (پھر جب آپ چلنے لگے) تو میرے باپ نے جو حضورؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے عرض کیا، خدا سے ہمارے لئے دعا فرمایئے تو آپ نے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ اے اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور ان پر بخشش و رحم کر۔ (مسلم)

فصل دوم

ہلال دیکھنے کے وقت کی دعا

٢٣١٦/١٣ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (یعنی اے اللہ طلوع فرما اور دکھا ہم کو یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہی ہے)۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

٢٣١٧/١٤ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ کَائِنًا مَّا کَانَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ بِالرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ)۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے بچایا مجھ کو اس چیز سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات پر) تو اس کو وہ مصیبت کبھی نہ پہنچے گی خواہ کوئی مصیبت ہو۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں ہے)۔

بازار میں پڑھنے کی دعا اور اس کی فضیلت

۲۳۱۸/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَّمَحَا عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَّرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَّبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ مَنْ قَالَ فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ یُّبَاعُ فِیْہِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ۔)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار جائے اور کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور دور کرتا ہے اُس سے دس لاکھ بُرائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ کے بدلے مَنْ قَالَ فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ یُّبَاعُ کے الفاظ ہیں۔

دنیا کی نعمت پوری نعمت نہیں

۲۳۱۹/۱۶ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَۃِ قَالَ دَعْوَۃٌ اَرْجُوْ بِھَا خَیْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَۃِ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا یَّقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰہَ الْبَلَاءَ فَسَلْہُ الْعَافِیَۃَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دُعا مانگتے دیکھا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) آپ نے اس شخص سے پوچھا۔ پوری نعمت کیا چیز ہے اس نے کہا یہ دُعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں زیادہ مال کی۔ آپ نے فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا ہے۔ پھر آپ نے اُس شخص کو یہ کہتے سُنا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (یعنی اے بزرگی اور بخشش کے مالک) آپ نے فرمایا تیری دُعا قبول کی گئی، بس مانگ تو۔ اور آپ نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا تو نے خدا تعالےٰ سے بلا مانگی تو اس سے عافیت کو مانگ۔ (ترمذی)

کفارۃ المجلس

۲۳۲۰/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)۔

کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں اور وہاں سے اُٹھنے سے پہلے یہ کہے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تو بخشا جاتا ہے اس کے لئے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔

(ترمذی۔ بیہقی)

سوار ہونے کی دعا

۲۳۲۱/۱۸ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ اُتِیَ بِدَابَّۃٍ لِیَرْکَبَھَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثًا سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَبَّکَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ان کی سواری کے لئے جانور لایا گیا انھوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بِسْمِ اللّٰہِ اور جب پشت پر سوار ہوئے تو کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اس کے بعد کہا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور پھر کہا سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی پاک ہے (تو اے اللہ) میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخش دے تو مجھ کو اس لئے کہ گناہوں کو تو ہی بخشتا ہے اس کے بعد وہ ہنسے پوچھا گیا امیر المومنین آپ کیوں ہنسے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا پھر آپ ہنسے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالے اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالے یہ کہتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

دعاء رخصت وو داع

۲۳۲۲/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا لَمْ یَذْکُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اُس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود آپ کے ہاتھ کو نہ چھوڑتا اور پھر فرماتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ (یعنی سپرد کیا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیرا) اور ایک روایت میں وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں لفظ واٰخر عملک مذکور نہیں)۔

۲۳۲۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ خطمی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو کہتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔

(ابوداؤد)

۲۳۲۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھ کو کوئی توشہ مرحمت فرمایئے (یعنی میرے لئے دُعا کیجئے) آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تجھ کو تقویٰ کا توشہ مرحمت فرمائے۔ اس نے عرض کیا کچھ اور آپؐ نے فرمایا اور اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کچھ اور فرمایئے آپؐ نے فرمایا اور اللہ تجھ کو توفیق دے بھلائی کی جہاں کہیں تو ہو۔
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۳۲۵/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ فرمایا لازم کر لے اپنے اوپر خدا سے ڈرنے کو اور (سفر میں) ہر بلندی پر اللہ اکبر کہہ۔ جب وہ شخص واپس ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! اس کے سفر کی درازی کو لپیٹ دے۔ اور آسان کر اس کے سفر کو۔ (ترمذی)

سفر میں رات کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات آتی تو کہتے يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (یعنی اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ تیرے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیر سے، کالے سانپ سے اور ہر قسم کے دوسرے سانپوں سے اور بچھو سے اور شہر کے باشندوں کے شر سے اور جننے والی چیز کی بُرائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کو جنا گیا۔ (ابوداؤد)

جہاد کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۷/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ جب جہاد کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (اے اللہ! تو ہی میرا معتمد علیہ ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔ میں تیری ہی قوت سے لڑتا ہوں اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں (ترمذی، ابوداؤد)

دشمن کے خوف کے وقت کی دعاء

۲۳۲۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ

حضرت ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خوف و اندیشہ ہوتا تو کہتے اَللّٰهُمَّ نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ

فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (اے اللہ ہم تجھ کو کافروں کے مقابل کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ ان کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں (احمد۔ ابوداؤد)

گھر سے نکلتے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۹/۲۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا (یعنی گھر سے نکلتا ہوں اللہ تعالےٰ کے نام سے، میں نے بھروسہ کیا اللہ پر ہم پناہ مانگتے ہیں تیرے ذریعہ اس سے کہ پھسلیں ہم یا گمراہ ہوں ہم یا ظلم کریں ہم یا ظلم کئے جائیں یا جہالت کریں ہم یا جہالت کی جائے ہم پر۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی) اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھر سے باہر نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۲۳۳۰/۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلٰى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ جب وہ یہ کلمات ادا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ (یعنی اے اللہ کے بندے ہدایت دیا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور محفوظ رہا تو) (پس یہ سُن کر) شیطان ہٹ جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو کیونکر اس شخص پر قابو پا سکتا تھا جو ہدایت کیا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا ہوا ہے۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے اسے لہ الشیطان تک روایت کیا ہے)

گھر میں داخل کے وقت کی دعا

۲۳۳۱/۲۸ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں (گھر میں) داخل ہونے کی اور بھلائی (گھر سے) باہر نکلنے کی، اللہ کے نام سے داخل ہوئے ہم گھر میں اور اللہ ہی پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا ہم نے) اس کے بعد گھر والوں کو سلام علیک کرے۔ (ابوداؤد)

دولہا اور دلہن کے لئے دعا

۲۳۳۲/۲۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی نکاح کرنے والے کے لئے دعا کرتے تو یہ فرماتے بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

خَیْرٍ (یعنی اللہ تعالےٰ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو برکت دے اور جمع کرے تم دونوں میں بھلائی کو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نکاح کرنے والے کی دعا

۲۳۳۳/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کسی سے نکاح کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے اخلاق کی خوبی کو اور پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی برائی اور اس کے اخلاق کی برائی سے) اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر یہی کلمات کہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عورت اور غلام کی پیشانی کے بال پکڑے اور برکت کی دعا کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

غم دور کرنے کی دعا

۲۳۳۴/۳۱ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غم زدہ کی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ حوالہ کر مجھ کو میرے نفس کے (کہ وہ میرا سخت دشمن ہے) ایک لمحہ کے لئے بھی اور میرے سارے کاموں کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ (ابوداؤد)

ادائیگی قرض کی دعا

۲۳۳۵/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهٗ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نہایت غم زدہ انسان ہوں رنج و غم نے مجھ کو گھیر رکھا ہے اور قرض دار بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسی دعا بتلاؤں جس کو تو پڑھے تو خداوند تعالےٰ تیرے رنج و غم کو دور کر دے اور تیرے قرض کو ادا کر دے۔ اس شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا تو صبح و شام یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں بخل اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ

سے اور آدمیوں کے غلبہ سے (اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے فکر وغم کو دور کر دیا اور قرض کو ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

٢٣٣٦ / ٣٣ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ ایک مکاتب[1] ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنا زرِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیے۔ انھوں نے کہا کیا میں تجھ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھائے تھے اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کے مانند بھی قرض ہوگا تو خدا اس کو ادا کر دے گا تو ان کلمات کو پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (یعنی اے اللہ کفایت کر میرے لئے اپنے حلال کو حرام سے اور بے پروا بنا دے مجھ کو اپنے فضل سے اپنے سوا سے)۔ (ترمذی۔ بیہقی) اور عنقریب جابر رضہ کی حدیث اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ کے باب میں بیان کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصلِ سوم

کسی مجلس سے اٹھتے ہوئے پڑھی جانے والی دعا

٢٣٣٧ / ٣٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات زبان سے ادا فرماتے۔ میں نے آپ سے ان کلمات کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر ان کلمات سے (جو آگے بیان کئے جائیں گے) پہلے نیک باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان پر مہر ہو جائے گی قیامت کے دن تک۔ اور اگر بُری باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہوں گے (اور وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری نہیں کوئی معبود مگر تو۔ بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری)۔ (نسائی)

ہلال دیکھ کر کہے جانے والے کلمات

٢٣٣٨ / ٣٥ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت قتادہ رضہ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ کہتے هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ۔ (یعنی چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا۔ میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا) تین مرتبہ آپ یہ کلمات فرماتے اور اس کے بعد کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا (تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جو لے گیا اس مہینہ کو اور لایا اس مہینہ کو)۔ (ابوداؤد)

فکر دور کرنے کی دعا

٢٣٣٩ / ٣٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

---

[1] "مکاتب" وہ غلام جو مالک کی رضامندی سے رقم مقرر کرکے آزادی کا پروانہ لکھالے۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجِلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَحًا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

شخص فکر و غم میں مبتلا ہو تو ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجِلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي۔ (یعنی اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں تیری لونڈی کا بیٹا ہوں تیرے قبضہ میں ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف ہے میں تیرے نام سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے اپنے لئے اختیار و مقرر کیا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا ہے یا اپنی مخلوقات میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اختیار کیا ہے اس کو تو نے اپنے خزانہ غیب میں یہ کہ بنا دے تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور کر دے قرآن کو میرے غم و فکر کا زائل کرنے والا۔ جو بندہ ان کلمات کو کبھی کہے گا خداوند تعالیٰ اس کے فکر و غم کو دُور کرے گا اور اس کے بدلے خوشی عطا فرمائے گا۔ (رزین)

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت تکبیر و تسبیح پڑھنا

۲۳۴۰/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سُبحان اللہ کہتے۔ (بخاری)

غم دور کرنے دعا

۲۳۴۱/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ)۔

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی بات سے رنجیدہ ہوتے تو کہتے یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (یعنی اے زندہ اے قائم رکھنے والے (مخلوق کے)! میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں)۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۳۴۲/۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسُول اللہ! کیا کوئی دُعا ہے جس کو ہم پڑھا کریں؟ (اَب تو) ہمارے دل گردن تک پہنچ گئے ہیں (یعنی سخت دشواریاں لاحق ہوگئی ہیں) آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو (یعنی اے اللہ ہمارے عیوب کو چھپالے اور خوف سے ہم کو امن میں رکھ) راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سخت ہوا سے دشمنوں کے مُنہ پھیر دیئے اور اللہ تعالےٰ نے جھکڑ ہوا سے اُن کو شکست دی۔ (احمد)

بازار میں آنحضرت ﷺ کی دعا

۲۳۴۳/۴۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت بُریدہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً (یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں (بازار میں) آیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ بازار کے اندر ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس کی اور جو چیزیں اس کے اندر ہیں ان کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ پناہ مانگنے کا بیان

فصل اوّل

بلا، بدبختی، بری تقدیر اور دشمن کی خوشی سے خدا کی پناہ مانگو

۲۳۴۴/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پناہ مانگو خدا کے ذریعہ مشقت کی بلا سے اور بدبختی کے پہنچنے سے، بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۴۵/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آنے والی مصیبت کے غم اور پیش آمدہ تکلیف سے، عاجزی سے سستی اور کاہلی سے اور نامردی و بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ سے۔) (بخاری و مسلم)

۲۳۴۶/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے قرض سے اور گناہ سے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے آگ کے فتنہ سے قبر کے عذاب سے دولت کے فتنہ سے افلاس کے فتنہ کی برائی سے اور مسیح دجّال کے فتنہ

سے اَے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو ایسا پاک و صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۴۷ / ۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ عاجزی سے پناہ مانگتا ہوں اور کاہلی، نامردی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔ اَے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور پاک کردے تو (مجھ کو، کیوں کہ) پاک کرنے والوں میں تو بہترین ذات ہے تو میرا کارساز ہے اور مالک ہے۔ اَے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اُس قلب سے جو خدا کے ذکر سے تسکین نہ پائے اور اُس نفس سے جو حرص کی زیادتی کی وجہ سے کبھی سیر نہ ہو اور اُس دُعا سے جو قبول نہ کی جائے)۔ (مسلم)

۲۳۴۸ / ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دُعا یہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے تیری عافیت کی تبدیلی سے اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے غصّوں سے)۔ (مسلم)

۲۳۴۹ / ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا۔) (مسلم)

۲۳۵۰ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ (دُعا) کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ (یعنی تیری اطاعت کی میں نے تجھ پر ایمان لایا میں تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اور تیری طرف رجوع کی میں نے اور تیری مدد سے لڑتا ہوں میں۔ اے اللہ! تیری عزّت کے ذریعہ میں پناہ چاہتا ہوں، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو، تو زندہ ہے ایسا زندہ کہ نہ مرے گا اور جنّ و انسان مریں گے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۲۳۵۱ / ۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔)

يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ (۱) اس علم سے جو نفع نہ دے۔ (۲) اس دل سے جو عاجزی نہ کرے۔ (۳) اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ (۴) اس دعا سے جو سُنی نہ جائے)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی سے اور نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔

٢٣٥٢ / ٩ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے (جو یہ ہیں) نامردی، بخل، عمر کی برائی، سینہ کے فتنہ (یعنی بداندیشی، بدعقیدگی وغیرہ) اور عذاب قبر سے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

٢٣٥٣ / ١٠ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دعا میں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں افلاس سے، نیکیوں کی کمی سے یا مال کی کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٢٣٥٤ / ١١ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دعا میں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں خلاف اور نفاق سے اور بد اخلاقی سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٢٣٥٥ / ١٢ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بھوک اور فاقہ سے کہ وہ بدترین ہم خواب ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بد باطنی (کی وجہ سے سرزد ہوتی) ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

٢٣٥٦ / ١٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں برص، جذام اور دیوانگی سے اور تمام بُری بیماریوں سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

٢٣٥٧ / ١٤ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت قطبہ بن مالک رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بُرے اخلاق بُرے اعمال اور بُری خواہشات (یعنی عقائد) سے۔ (ترمذی)

پناہ مانگنے کے سلسلہ میں ایک جامع دعا کی تعلیم

۲۳۵۸/۱۵ وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا أَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

شتیر بن شکل بن حُمید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا تعویذ (یعنی دعا) مرحمت فرمائیے کہ میں اس کے ذریعہ پناہ مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اپنی سماعت کی بُرائی، اپنی بصارت کی بُرائی، اپنی زبان کی بُرائی، اپنے دل کی بُرائی اور اپنی منی کی بُرائی سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

آنحضرتؐ مہلک حادثات سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۵۹/۱۶ وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى وَالْغَمِّ)۔

حضرت ابوالیسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اپنے اوپر مکان گرنے سے اور اونچی جگہ سے گرنے سے اور غرق ہونے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ پریشان کرے مجھ کو شیطان مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں لڑتے لڑتے بھاگ کھڑا ہوں اور مارا جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مروں میں سانپ وبچھو وغیرہ کے کاٹے سے۔ (ابوداؤد ونسائی۔ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں غم سے)۔

طمع سے پناہ مانگنے کا حکم

۲۳۶۰/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا، عائشہؓ خدا کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگ۔ اس لئے کہ یہ تاریکی پھیلا دینے والا ہے جب کہ بے نور ہو جائے۔ (ترمذی)

چاند کے بے نور ہونے سے پناہ مانگو

۲۳۶۱/۱۸ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ إِلٰى طَبْعٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت معاذؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پناہ مانگو تم اللہ کے ذریعہ طمع سے جو عیب دار بنا دے (یعنی جس کی وجہ سے حلال وحرام کی تمیز اُٹھ جائے)۔ (احمد۔ بیہقی)

نفس کی برائی سے پناہ مانگو

۲۳۶۲/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ

حضرت عمران بن حُصین رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد حُصینؓ سے اُن کے اسلام لانے سے پہلے کہ، اے حصین آج کل تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ سات زمین کے معبودوں (یعنی بتوں) کی اور ایک آسمان کے معبود کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے حصین!

الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان معبودوں میں سے تو کس سے بھلائی کی امید رکھتا ہے؟ اور کس سے ڈرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ اُس سے جو آسمان پر ہے۔ آپ نے فرمایا اے حصین اگر تو اسلام قبول کر لیتا تو میں تجھ کو دو کلمے سکھا دیتا جو تجھ کو فائدہ پہنچاتے۔ عمرانؓ کا بیان ہے کہ جب حصینؓ نے اسلام قبول کر لیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو وہ دو کلمے سکھا دیجئے۔ جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي (یعنی اے اللہ میرے دل میں ڈال دے ہدایت اور بچا مجھ کو میرے نفس کی بُرائی سے۔) (ترمذی)

نیند میں ڈرنے سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم

٢٣٦٣/٢٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ)۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جو شخص نیند میں ڈرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ یہ پڑھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ خدا کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس شیطان آئیں۔) پس شیطان اُس کو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ عبد اللہ بن عمروؓ ان کلمات کو اپنے بیٹوں کو سکھاتے تھے یعنی بالغ لڑکوں کو یاد کرا دیتے تھے اور نابالغوں کے لئے لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

جنت مانگنے اور آگ سے پناہ چاہنے والوں کے لئے جنت و آگ کی سفارش

٢٣٦٤/٢١ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے جنّت مانگے تین بار تو جنّت کہتی ہے اے اللہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص دوزخ کی آگ سے تین بار پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ محفوظ رکھ اس کو آگ سے۔ (ترمذی۔ نسائی)

فصل سوم

سحر وغیرہ سے بچنے کی دعا

٢٣٦٥/٢٢ عَنِ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ

حضرت قعقاع رحؒ کہتے ہیں کہ کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ اگر میں ان کلمات کو نہ کہتا تو یہودی مجھ کو گدھا بنا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انھوں نے کہا أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ

اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑی ذات کے ذریعہ جس سے عظیم کوئی ذات نہیں ہے اور اس کے پاک ناموں کے ذریعہ جن کو میں جانتا ہوں اور جن سے میں واقف نہیں اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی (یعنی جو چیزیں تمنا سب) کامل کلمات کے ذریعہ کہ ان سے کوئی نیکی اور کوئی بدی آگے نہیں جاتی اور خدا کے ان الاعضاء بنائیں)۔ (مالک)

کفر سے پناہ مانگنی چاہیے

٢٣٦٦/٢٢ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مسلم بن ابی بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میرے والد ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ میں تیرے ذریعہ کفر سے پناہ مانگتا ہوں اور افلاس اور قبر کے عذاب سے) میں بھی ان کلمات کو پڑھنے لگا۔ میرے باپ نے پوچھا بیٹا تو نے یہ کلمات کس سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا آپ سے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ (نسائی - ترمذی)

إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

٢٣٦٧/٢٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ کفر سے اور قرض سے) ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ایک شخص نے کہا کیا کفر اور فقر دونوں برابر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ — جامع دعاؤں کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی دعائے بخشش

٢٣٦٨/١ عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (یعنی اے اللہ بخش دے میری خطا کو میری نادانی کو کاموں میں میری زیادتی کو اور اس گناہ کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ یا اللہ بخش دے میری اس بات کو

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

جس کو میں نے ارادہ اور سنجیدگی کے ساتھ کیا ہو اور اس بات کو جو ہنسی دل لگی میں کی ہو اور ان باتوں کو جو دانستہ کی ہوں اور یہ تمام باتیں مجھ میں ہیں۔ اے اللہ بخش دے میرے پہلے گناہوں کو پچھلے گناہوں کو مخفی گناہوں کو ظاہر گناہوں اور ان گناہوں کو جن کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔) (بخاری و مسلم)

اصلاح دنیا و آخرت کی دعا

۲۳۶۹/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ (یعنی اے اللہ درست کر دے میرا دین وہ دین جو میرے کاموں کا محافظ ہے اور درست کر دے میری دنیا وہ دنیا جس میں میری زندگانی ہے اور درست کر دے میری آخرت جس کی طرف مجھ کو جانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر دے جو سبب ہے نیکی کا اور بنا میرے لئے موت کو ہر برائی سے راحت و آرام کا سبب۔) (مسلم)

دعا ہدایت

۲۳۷۰/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى (اے اللہ میں طلب کرتا ہوں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور بے پروائی) (مسلم)

۲۳۷۱/۴ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ (یعنی اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور سیدھا کر تو کو) جب تو ہدایت طلب کرے تو سیدھا راستہ چلنے کو تصور میں رکھ اور جب سوال کرے تو راستی کا تو تصور کر راستی تیر کا۔ (مسلم)

نو مسلم کی دعا

۲۳۷۲/۵ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مالک اشجعی رضؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور پھر حکم دیتے کہ ان کلمات سے دعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ کو ہدایت دے مجھ کو عافیت سے رکھ اور رزق عطا فرما)۔ (مسلم)

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا

۲۳۷۳/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

النَّارِ (یعنی اے اللہ عطا فرما ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ایک جامع دعا

۲۳۷۴/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُّنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عبّاسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگتے تھے رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُّنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي (یعنی اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھ کو فتح عنایت فرما اور میرے مقابلہ پر کسی کو فتح نہ دے اور تدبیر فرما میرے لئے اور میرے خلاف کسی کے لئے تدبیر نہ کر اور مجھ کو ہدایت فرما اور آسان کر میرے لئے راہِ راست پر چلنا اور میری مدد فرما اس کے خلاف جس نے مجھ پر زیادتی کی ہو۔ اے پروردگار مجھ کو اپنا شکر گزار بنا اپنا ذکر کرنے والا بنا اپنے سے ڈرنے والا بنا اپنا فرماں بردار بنا اپنی طرف عاجزی کرنے والا زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔ اے پروردگار میری توبہ قبول فرما لے میرے گناہوں کو دھول ڈال میری دعا قبول کر لے میری حجت و دلیل کو باقی رکھ میری زبان کو سچا بنا میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینہ کی سیاہی نکال دے۔) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی دولت نہیں

۲۳۷۵/۸ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور اس کے بعد فرمایا۔ خدا تعالے سے بخشش اور عافیت کو مانگو اس لئے کہ ایمان لانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے حسن غریب ہے)۔

سب سے بہتر دعا طلب عافیت ہے

۲۳۷۶/۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کونسی دعا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت اور دنیا و آخرت میں معافات[1] کو مانگو دوسرے روز وہ پھر آیا اور کہا یا رسول اللہؐ! کونسی دعا بہتر ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ تیسرے دن وہ شخص پھر آیا اور یہی سوال

---

[1] "معافات" دنیا و آخرت خدا کا عافیت سے رکھنا فرد کو معاشرہ سے اور معاشرہ کو فرد سے۔ ۱۲

فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

کیا آپ نے وہی جواب دیا اور فرمایا جب تجھ کو عافیت اور دین و دنیا کی معافات مل جائے تو تُو نے نجات پائی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

محبت الٰہی کی طلب کے لئے دعا۔

٢٣٧٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دُعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔ (یعنی مجھ کو اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عنایت کر جس کی محبت مجھ کو نفع دے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھ کو اس چیز میں سے دیا ہے جس کو میں پسند کرتا ہوں تو تُو اس کو میری قوت کا ذریعہ بنا اس چیز میں جس کو تو پسند فرماتا ہے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے اس چیز میں سے جس کو میں پسند کرتا ہوں روک رکھا ہے تو تُو اس چیز کو میری فراغت کا سبب قرار دے اس چیز میں جس کو تو پسند کرتا ہے)۔ (ترمذی)

ایک عمدہ دعا

٢٣٧٨ / ١١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی کسی مجلس سے اُٹھتے تو ان سے ان کلمات کے ساتھ دُعا کرتے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔ (یعنی اے اللہ دے ہم کو اپنا خوف اتنا جو حائل ہو جائے ہمارے اور گناہوں کے درمیان، اور دے ہم کو اطاعت اتنی جو پہنچا دے ہم کو تیری جنت میں اور عنایت فرما ہم کو اتنا یقین جو آسان کر دے ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور فائدہ اٹھانے کا موقع دے ہم کو اپنی سماعتوں سے اور بصارتوں سے اور قوتوں سے جب تک زندہ رکھے تو ہم کو اور اس نفع کو ہمارا وارث قرار دے یعنی ہمیشہ باقی رکھ اور ہمارے کینہ اور انتقام کو اس شخص تک محدود رکھ جس نے ہم پر ظلم کیا۔ اور ہماری مدد کر اور فتح عنایت فرما اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور دین کی مصیبت میں ہم کو مبتلا نہ کر اور نہ دنیا کو ہماری فکروں کا مرکز قرار دے اور نہ ہمارے مبلغ علم کو ہمارا مطمح نظر بنا اور نہ ہم پر ان لوگوں کو مسلط کر جو رحم کرنے والے نہ ہوں)۔ (ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

علم و عمل کی دعا

٢٣٧٩ / ١٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
(وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (یعنی اے اللہ جو چیز تو نے مجھ کو سکھائی ہے اس سے مجھ کو نفع پہنچا وہ چیز سکھا جو نفع دے مجھ کو اور میرے علم کو زیادہ کر۔ خدا تعالیٰ کی تعریف ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ دوزخیوں کے حال سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)
یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

نعمت وعزت کی دعا

٢٣٨٠/١٣ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن خطاب رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ کے قریب شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی جاتی۔ پس ایک روز (ہمارے سامنے) وحی نازل ہوئی تو ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے (تاکہ آپ کی یہ تکلیف دور ہو جائے) جب یہ سختی دور ہوگئی (یعنی آپ کو افاقہ ہوا) تو آپ نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کر لیا اور کہا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا (یعنی اے اللہ زیادہ کر (دنیا اور آخرت کی نعمتیں) اور ان میں کمی نہ کر اور عزت سے رکھ ہم کو (دنیا اور آخرت میں) اور ذلیل نہ کر ہم کو اور عطا کر ہم کو (دنیا اور آخرت میں بھلائی) اور نہ محروم رکھ (اس سے) اور مخصوص کر ہم کو (اپنی رحمت وعنایت کے ساتھ) اور مخصوص نہ کر ہمارے مقابلہ میں غیر کو اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ابھی مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ دس آیتوں تک (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

بینائی کے لئے دعا

٢٣٨١/١٤ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضؓ کہتے ہیں کہ ایک کمزور نگاہ والے شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو عافیت مرحمت فرمائے (یعنی ضعف نظر دور ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر تو دعا چاہے تو میں تیرے لئے دعا کر دوں اور اگر تو صبر (اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی) کا خواستگار ہو تو صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا دعا کر دیجئے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور ان کلمات کے ساتھ دعا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف تیرے نبیؐ کے وسیلہ جن کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور جو نبی رحمت ہیں۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تمہارے وسیلے سے۔ اے نبیؐ اپنے پروردگار

کی طرف تاکہ وہ حکم دے میری اِس حاجت کے بارے میں۔ اے اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرما اپنے نبیؐ کی میرے حق میں۔ (یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

داؤد علیہ السلام کی دعا

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دُعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اُس عمل کا طالب ہوں جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچادے اے اللہ تو میرے لئے اپنی محبت کو میری جان، میرے مال اور میرے اہل وعیال سے بھی زیادہ عزیز بنادے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کردے) راوی کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے اور ان سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ایک جامع دعا

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلَیَّ ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اُبَیٌّ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنّٰی عَنْ نَّفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْئَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ

عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے ہم کو ایک نماز پڑھائی۔ اور انھوں نے نماز میں اختصار سے کام لیا (یعنی نہ تو قراءت کو طویل کیا نہ دُعا وغیرہ زیادہ پڑھی) بعض لوگوں نے ان سے کہا آپ نے ہلکی نماز پڑھی اور اس کو اختصار سے ادا کیا۔ عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ میں نے اِس نماز میں کئی وہ دُعائیں پڑھیں جن کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ پھر جب عمارؓ کھڑے ہوئے تو ان کے پیچھے ان کی قوم کا ایک آدمی ہولیا، اور وہ میرے والد تھے اور حضرت عمار سے وہ دُعا پوچھی۔ پھر دعا کو دریافت کرنے کے بعد قوم میں واپس آئے اور اس دعا کو لوگوں کو بتادیا (جو یہ ہے): اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْئَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا

غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ (یعنی اے اللہ! بحق اپنے علمِ غیب کے اور بحق اپنی قدرت کے مخلوق پر مجھ کو زندہ رکھ اس وقت تک جب تک کہ میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے تو مجھ کو اُس وقت جب کہ تو میرے لئے موت کو بہتر جانتا ہو۔ اور اے اللہ! مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا خوف ظاہر و باطن میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کہنا کلمہ کا خوشی اور ناراضی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے میانہ روی افلاس اور خوش حالی کی حالت میں اور مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک آنکھ کی جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رضامندی تیری قضا (یعنی حکم) کے بعد اور مانگتا ہوں تجھ سے ٹھنڈک زندگی کی مرنے کے بعد (یعنی دائمی راحت) اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت دیکھنے کی تیرے چہرے کی طرف اور مانگتا ہوں تجھ سے شوق تیری ملاقات کا ایسا شوق کہ ضرر نہ پہنچائے اور نہ گمراہی کے فتنہ میں ڈالے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت دے اور دکھا ہم کو سیدھی راہ، وہ سیدھی راہ جس پر چلنے والے لوگ چلتے ہیں۔ (نسائی)

علم نافع و عمل مقبول و حلال رزق کی دعا

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عملِ مقبول اور پاک و حلال رزق)۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

شکر گذار ہونے کی دعا

۲۳۸۵/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں یہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے اور اس کو ہمیشہ پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ (یعنی اے اللہ! مجھ کو ایسا بنا دے کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں تیرا اور تیری نصیحت پر عمل کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔) (ترمذی)

صحت وغیرہ کی دعا

۲۳۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ (اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صحت اور بچنا (حرام سے) اور امانت اور خوش اخلاقی اور تقدیر پر رضامندی) (بیہقی)

خصائل بد سے بچنے کی دعا

۲۳۸۷/۲۰ وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت امّ معبد رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (یعنی اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اُس

چیز کو بھی جس کو دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔) (بیہقی)

دنیا و آخرت کی عافیت اور عذاب سے نجات کی دعا مانگو

۲۳۸۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی جو پرندے کے بچے کی مانند کمزور و ضعیف ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تو اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگتا تھا؟ (اس نے عرض کیا ہاں) یہ دعا مانگتا تھا اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا۔ (اے میرے اللہ جو سزا تو مجھ کو آخرت میں دینے والا ہو پس جلد (نافذ کردے) تو اس سزا کو میرے لئے دنیا میں) آپ نے کہا اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو نے عجیب دعا مانگی) تو اللہ کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتا (دنیا میں) اور تو اس کو (آخرت میں بھی) برداشت نہ کر سکے گا۔ تو نے اس طرح کیوں نہ کہا اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس شخص نے خدا سے یہی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی۔ (مسلم)

غیر متحمل چیزوں کی دعا نہ مانگو

۲۳۸۹/۲۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ رض نے پوچھا کہ مومن اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اُن بلاؤں میں خود مبتلا ہو جائے جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ (بیہقی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

باطن کی ظاہر سے بہتری اور ظاہر کی شائستگی کی دعا

۲۳۹۰/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ (یعنی اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے باطن کو صالح و شائستہ بنا۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی جو دیتا ہے تو لوگوں کو، یعنی بیوی مال اور اولاد، نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (دوسروں کو) گمراہ کریں) (ترمذی)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

فصل اول — افعال و ارکان حج کا بیان

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۲۳۹۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟ آنحضرت ﷺ یہ سنکر خاموش رہے۔ حتیٰ کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی پھر آپ نے یہ فرمایا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہوجاتا ہر سال اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ فریضہ کب اور کتنی بار انجام دیا جائے۔ جب تک میں خود بیان نہ کروں) اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرتِ سوال اور اپنے انبیاءؑ کے متعلق باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوتے ہیں جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اپنی قوت کے موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں تو تم اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

کون سا عمل بہتر ہے

۲۳۹۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا اس کے بعد؟ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری و مسلم)

صرف اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرنے والے کی سعادت

۲۳۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرے اور اس میں (اپنی بیوی سے) صحبت نہ کرے یا بیہودہ کلام نہ کرے اور فسق (یعنی گناہِ کبیرہ) نہ کرے تو وہ (حج کرکے پاک و صاف) آتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے (بخاری و مسلم)

حج کا ثمرہ جنت ہے

۲۳۹۴/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ کا ثواب

۲۳۹۵/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

نابالغ کو بھی حج کا ثواب ملتا ہے

۲۳۹۶/۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ مقام روحا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک قافلہ ملا۔ آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان

الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہیں۔ پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا اللہ کا رسول۔ پھر قافلہ کی ایک عورت نے اپنے بچّہ کو دکھا کر آپ سے پوچھا۔ کیا اس بچہ پر بھی حج (فرض) ہے آپ نے فرمایا ہاں اور (تجھ کو بھی) ثواب ہے۔ (مسلم)

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا مسئلہ

۲۳۹۷/۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فرض حج نے میرے بوڑھے باپ کو پایا (یعنی خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں پر حج کو فرض کیا ہے اور وہ فرض میرے باپ پر اس وقت عائد ہوا ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور) سواری پر نہیں چل سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ آپؐ کا (آخری حج) حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۳۹۸/۸ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِىْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی (اور نذر پوری کرنے سے پہلے) وہ مر گئی۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر خدا تعالیٰ کا قرض بھی ادا کرو اور اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ (بخاری ومسلم)

عورت، خاوند یا محرم کے بغیر حج کو نہیں جا سکتی۔

۲۳۹۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِىْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے (یعنی غیر مرد و عورت تنہائی میں یکجا نہ ہوں) اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ (محرم وہ شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ (آنحضرتؐ کی قیادت میں جہاد) میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنی عورت کے ساتھ جا اور اس کے ساتھ حج کر۔ (بخاری ومسلم)

عورت کا جہاد حج ہے

۲۴۰۰/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری ومسلم)

خاوند یا محرم کے بغیر عورت کے سفر کی حد

۲۴۰۱/۱۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک رات اور ایک دن کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس وقت جب کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (بخاری ومسلم)

مواقیتِ حج

2402/12 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے (میقات) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ، اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج وعمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں اور جو لوگ ان مقامات پر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں (بخاری ومسلم)

2403/13 وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ احرام باندھنے کی (مدینہ والوں کے لئے) جحفہ ہے اور عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کے حج وعمرہ کی تعداد

2404/14 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذی قعدہ کے مہینہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحجہ کے مہینہ میں کیا تھا اور وہ تینوں عمرے جو ذیقعدہ میں کئے تھے یہ ہیں) ایک عمرہ آپ نے حدیبیہ سے کیا ذیقعدہ کے مہینہ میں اور دوسرا عمرہ آیندہ سال آپ نے کیا اور وہ بھی ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ آپ نے جعرانہ سے کیا جہاں غزوۂ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا اور وہ بھی ذی قعدہ میں اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحجہ میں کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

حج سے پہلے آپ نے دو عمرے کئے یا تین

2405/15 وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے دو عمرے کئے اور وہ دونوں ذیقعدہ کے مہینے میں کئے۔ (بخاری)

فصل دوم

حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے

2406/16 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن حابس نے کہا یا رسول اللہ ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا (یعنی ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا) اور ہر سال واجب ہوتا تو اس کو ادا نہ کر سکتے اور نہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے۔ حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۰۷/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ)۔

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خورد و نوش کے خرچ اور بیت اللہ تک پہنچانے والی سواری کے مصارف کا مالک (زاد راحلہ) ہو۔ اور پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں ہے اور اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اللہ تعالےٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جب کہ وہ زاد و راحلہ کی قوت رکھتا ہو (یعنی حج کے تمام ضروری مصارف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو) (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض ہے کیونکہ ہلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث حدیث میں ضعیف ہے)۔

۲۴۰۸/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرورت (یعنی حج اور نکاح کا ترک کر دینا) اسلام میں نہیں ہے (یعنی جو کوئی حج اور نکاح نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے) (ابوداؤد)

حج علی الفور واجب ہے یا علی التراخی

۲۴۰۹/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی سے اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

حج وعمرہ ساتھ کرنے کا حکم

۲۴۱۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيدِ)۔

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرے کو یکے بعد دیگر ادا کرو (یعنی حج قران کا احرام باندھو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں) اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے (ترمذی۔ نسائی۔ اور احمد اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر رض سے لفظ خَبَثَ الْحَدِيدِ تک روایت کیا ہے)۔

حج کی شرائط

۲۴۱۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ فَقَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ فرمایا زاد اور راحلہ (یعنی آمد و رفت کا کرایہ دورانِ سفر کھانے کا خرچ اور تمام اہل و عیال کے خورد و نوش کا بند و بست)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حاجی کی صفت و کیفیت

۲۴۱۲/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی صفت کیا ہے؟ فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ حج (کے امور) میں کونسی باتیں زیادہ ثواب کا باعث بنتی ہیں؟ فرمایا لبیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ! سبیل سے کیا مراد ہے (یعنی مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا سے) فرمایا سامانِ سفر کے لئے سامانِ خورد و نوش اور آمد و رفت کی سواری۔ (شرح السنۃ)

باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت

۲۴۱۳/۲۳ وَعَنْ اَبِیْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِیِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو رزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا بوڑھا باپ (اتنا کمزور ہے کہ) حج و عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں قوت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)
ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دوسرے کی طرف سے حج کرنے سے پہلے کیا اپنا حج کئے ہونا ضروری ہے

۲۴۱۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّیْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔
(رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے سُنا۔ "لبیک شبرمہ کی طرف سے" آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا یہ کہا کہ "میرا عزیز" آپؐ نے فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر اور پھر شبرمہ کی جانب سے۔
(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مشرق والوں کی میقات

۲۴۱۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مشرق کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عقیق مقرر کی ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۴۱۶/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق مقرر کی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

۲۴۱۷/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے مسجد حرام (یعنی مکہ) تک اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں یا جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حج میں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اجتناب کرو

۲۴۱۸/۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ فَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ یمن کے لوگ کھانے پینے کا سامان ساتھ نہ لیتے اور حج کرنے چلے آتے اور کہتے ہم تو متوکل لوگ ہیں۔ پھر جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے سوال کرتے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (یعنی سامانِ خورد ونوش ساتھ لو، اور بہترین توشہ تقویٰ ہے) (بخاری)

عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے

۲۴۱۹/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَیْهِنَّ جِهَادٌ لَّا قِتَالَ فِیْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا عورتوں پر بھی (جہاد) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خون ریزی نہیں ہے اور وہ حج اور عمرہ ہے۔ (ابن ماجہ)

بغیر عذر فرض حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۲۰/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَهُوْدِیًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًّا۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مرگیا اور حج نہ کیا پس اس کو اختیار ہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

۲۴۲۱/۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے خدا تعالےٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالےٰ سے تو وہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۲۴۲۲/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِىْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تین اشخاص خدا کے مہمان ہیں۔ جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ بیہقی)

حج کر کے واپس آنے والے سے سلام ومصافحہ کرو

۲۴۲۳/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لئے کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔ (احمد)

حج وعمرہ کی راہ میں مرجانے والے کو پورا ثواب ملتا ہے

۲۴۲۴/۳۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِىْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِىْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مرگیا تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور لبّیک کہنے کا بیان

فصل اوّل

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ

۲۴۲۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام میں آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام باندھنے سے پہلے جب آپ بیت اللہ کے طواف کو جاتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی اور اس خوشبو میں مشک بھی ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

تلبید وتلبیہ

۲۴۲۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے سُنا جب آپ تلبیہ کہے ہوئے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

الملک لا شریک لک (یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ! حاضر ہوں تیری خدمت میں، حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں تیری خدمت میں ساری تعریفیں اور نعمت تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت بھی تیرا کوئی شریک نہیں) آپ ان کلمات سے زیادہ نہ کہتے۔ (بخاری ومسلم)

تلبیہ کب کیا جائے

۲۴۲۷ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے پاؤں کو رکاب میں داخل کر لیتے (یعنی سواری پر بیٹھ جاتے) اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذو الحلیفہ کے قریب ٹھہرتے اور وہاں سے احرام باندھتے۔ (بخاری ومسلم)

تلبیہ کا ذکر اور حج کی قسمیں

۲۴۲۸ / ۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کو) چلے اس حال میں کہ ہم حج کے لئے چلاتے تھے۔ (مسلم)

۲۴۲۹ / ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں (سواری پر) ابو طلحہ رض کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور صحابہ رض حج وعمرہ دونوں کے لئے چلا چلا کر تلبیہ[۱] کہتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۳۰ / ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حج) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے پس ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر جس نے ہم میں سے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہوگیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۲۴۳۱ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ. (متفق علیه)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا (یعنی عمرہ کا احرام باندھ کر حج کا احرام باندھا) اول آپ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا۔ (بخاری ومسلم)

---

[۱] تلبید کرنا یہ ہے کہ احرام باندھنے والے اپنے سر کے بالوں میں گوند یا خطمی یا اور کوئی شے لگا لیتے ہیں کہ بال چپک جائیں اور مل جائیں، اور ان پر گرد وغبار کا اثر نہ ہو اور جوئیں نہ پڑیں۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

احرام کے کپڑے

۲۴۳۲ (۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور پھر احرام باندھا۔ (ترمذی۔ دارمی)

تلبید کا ذکر

۲۴۳۳ (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغَسْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ان چیزوں سے جن سے سر دھویا جاتا ہے (ابوداؤد)

تلبیہ میں آواز بلند کرنے کا حکم

۲۴۳۴ (۱۰) وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

خلاد بن سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو یہ حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا لبیک کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں (یعنی چلّا چلّا کر لبیک کہیں)۔
(ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

لبیک کہنے والے کی فضیلت وعظمت

۲۴۳۵ (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب لبیک کہتا ہے تو دائیں بائیں کے پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے سب لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ اِدھر کی ساری اور اُدھر کی ساری زمین۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

احرام کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

۲۴۳۶ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچکر آپ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے: اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (یعنی اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت اور توجہ تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے) (بخاری ومسلم)

تلبیہ کے بعد درود و دعا

۲۴۳۷ (۱۳) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو خدا تعالے سے اس کی خوشنودی

تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ذریعہ اس سے دوزخ کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ (شافعی)

فصل سوم

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان عام

۲۴۳۸/۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو اعلان کرادیا اور لوگ جمع ہوگئے پھر میدان بیداء میں پہنچ کر احرام باندھا۔ (بخاری)

مشرکوں کا تلبیہ

۲۴۳۹/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مشرک لوگ جب تلبیہ کہتے تو اس طرح کہتے لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر فرماتے افسوس ہے تم پر بس بس (اتنا کہو۔ اس سے زیادہ نہ کہو۔ مگر وہ اس کے بعد کہتے اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ (مشرکین کے تلبیہ کا ترجمہ یہ ہے۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جو تیری ملک ہے تو اُس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں) مشرکین ان کلمات کو کہتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ — حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

فصل اوّل

حجۃ الوداع کی تفصیل حضرت جابرؓ کی زبانی

۲۴۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) مدینہ میں نو برس رہے اور اس عرصہ میں حج نہیں کیا۔ دسویں سال آپ نے حج کی عام اطلاع دی اور ان الفاظ میں منادی کرادی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس اعلان کو سنکر کثرت سے آدمی جمع ہوگئے (بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نوّے ہزار آدمی تھے بعض ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض ایک لاکھ چوبیس ہزار بتاتے ہیں) مسلمانوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی جب ہم ذو الحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے بطن سے محمد بن ابوبکرؓ پیدا ہوئے۔ اسماءؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ غسل کرکے لنگوٹ باندھ اور پھر احرام باندھ۔ پھر رسول اللہ

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ
حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ
فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى
مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ
اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ
بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقٰى عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ
قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا
مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا
فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى
الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ
فَقَالَ لَوْ اَنِّى اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا
عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ
وَاحِدَةً فِى الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى
الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدٍ اَبَدٍ ۔ وَقَدِمَ عَلِىٌّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر میدانِ بیداء میں پہنچی تو آپ نے بلند آواز سے (اس طرح) لبیک کہی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ اس سے پہلے (ہم اس مہینہ میں) صرف حج کی نیت کیا کرتے تھے اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے پھر جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں پہنچے تو بوسہ دیا حجرِ اسود کو اور سات مرتبہ طواف کیا (بیت اللہ کا) تین مرتبہ دوڑ کر اور چار مرتبہ اپنی مناسب رفتار سے۔ پھر آگے بڑھے مقامِ ابراہیم کی طرف اور پڑھی (نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے) یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (اور بناؤ تم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ) اور وہاں دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان پڑھی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں رکعتوں میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھیں۔ پھر لوٹے حجرِ اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر مسجد کے دروازہ باب الصفا سے باہر نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (یعنی صفا و مروہ (دونوں پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں) پھر حضور نے فرمایا۔ شروع کرتا ہوں (اس پہاڑی سے) جس سے اپنے کلام میں خدا تعالےٰ نے شروع کیا۔ پس شروع کیا صفا سے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ دیکھا خانۂ کعبہ کو اور پھر بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کی وحدانیت بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالےٰ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ واحد و یکتا پورا کیا اس نے اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کافروں کے گروہ کو تنہا پھر دعا کی اس کے درمیان اور تین مرتبہ اسی طرح کہا اور دعا کی میدان میں۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی جانب بڑھے یہاں تک کہ جب آپ دونوں پہاڑیوں کے درمیانی نشیب (وادی) میں پہنچے تو وہاں سے دوڑنا شروع کیا اور جب مروہ کے

مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْىِ الَّذِىْ قَدِمَ بِهٖ عَلِىٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِىْ اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْىٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِىْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَىَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِىْ بَنِىْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ فَاتَّقُوا اللهَ فِى النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ

اوپر چڑھنے لگے تو آہستہ چلے یہاں تک کہ وہ کہ مروہ کے اوپر پہنچ گئے اور وہاں پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آپ آخری مرتبہ مروہ پر پہنچے تو آپ نے لوگوں سے پکار کر کہا۔ اس وقت آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے (آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا) اگر پہلے سے مجھ کو وہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (یعنی قربانی کے جانور کو) اور اپنے حج کو عمرہ میں منتقل کر دیتا۔ پس تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ بنائے یہ سن کر سراقہ بن مالک بن جعشم رض نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہوا عمرہ حج میں۔ دو بار یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور حضرت علی رض یمن سے آں حضرت کے لئے قربانی کے جانور لائے (اس زمانہ میں حضرت علی رض یمن کے عامل تھے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض سے پوچھا جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیت کی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اس طرح نیت باندھی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ۔ (یعنی اے اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا احرام تیرے رسول ؐ نے باندھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے پس تم بھی (میری طرح) حلال نہ ہو (اور جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ (احرام باندھے رہو) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کے جانور جو حضرت علی رض یمن سے لائے تھے اور وہ جانور جو خود آپ اپنے ہمراہ لائے تھے سب کی مجموعی تعداد سو تھی جابر رض کہتے ہیں کہ تمام لوگ (عمرہ کے) احرام سے باہر نکل آئے اور اپنے سروں کے بال کٹوا ڈالے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے احرام سے حلال نہ ہوئے۔ پھر جب ترویہ کا دن آیا (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو منٰی کی طرف چلنے کا انتظام کیا اور صحابہ رض نے حج کا احرام باندھا۔ (یعنی ان لوگوں نے جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے) اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (طلوع آفتاب کے بعد اپنی اونٹنی پر میدان منٰی میں پہنچے) اور وہاں (یعنی منٰی کی مسجد خیف میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی (پانچ) نمازیں پڑھیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتٰی کہ آفتاب نکل آیا اور حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ کے لئے وادیٔ نمرہ (واقع عرفات) میں خیمہ کھڑا کیا جائے یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ
تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى
النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى
غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى
أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ
تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا
حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ
فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطٰى الَّتِي تَخْرُجُ
عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا
مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّينَ بُدْنَةً بِيَدِهِ
ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي
هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ
فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ
مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى

منیٰ سے روانہ ہوئے قریش کا خیال تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مشعرِ حرام (یعنی مزدلفہ) کے قریب حج کے لئے کھڑے ہوں گے جیسا کہ قریش جاہلیت کے ایام میں کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے اور میدانِ عرفات میں پہنچ گئے۔ وادیٔ نمرہ میں آپ کا خیمہ لگا تھا آپ خیمہ میں جا اُترے اور تھوڑی دیر قیام فرمایا جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے اپنی اونٹنی قصواء کو لانے کا حکم دیا۔ آپؐ کے لئے قصواء پر زین ڈالی گئی اور آپ اس پر سوار ہو کر وادیٔ نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا (جس میں) آپؐ نے فرمایا۔ (لوگو!) تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں تم پر اسی طرح، جس طرح تم اس دن میں اس مہینہ میں اور اس شہر میں قتل و غارت گری کو حرام سمجھتے ہو (جس طرح تمہارے نزدیک عرفہ کے دن ذی الحجہ کے مہینے اور مکہ کے اندر قتل و غارت گری حرام ہے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خون کرنا اور مال لینا آپس میں حرام ہے) خبردار رہو کہ ایام جاہلیت کی ہر چیز (یعنی ہر رسم اور ہر طریقہ) میرے قدم کے نیچے پڑی ہوئی ہے (یعنی وہ بے قدر چیزیں ہیں) اور دورِ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں، ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے (جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) جس نے قبیلۂ بنی سعد میں دودھ پیا تھا، اور اس کو ہذیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا سود معاف کیا گیا اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے پس اس کو معاف کر دیا گیا۔ اور اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی خدا تم سے ان کو امن میں رکھنے کا عہد کیا ہے۔ یا خود عورتوں سے امان میں رکھنے کا تم نے عہد کیا ہے) اور حلال کیا ہے تم نے اپنے لئے ان کی شرم گاہوں کو، اللہ کے حکم سے۔ اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر کسی کو نہ آنے دیں (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر اپنے پاس کسی مرد یا عورت کو کسی وقت نہ آنے دیں) پھر اگر وہ اس معاملہ میں تمہارا کہنا نہ مانیں (یعنی ایسے لوگوں کو گھر میں آنے دیں) تو تم ان کو مارو لیکن زیادہ نہ مارو۔ اور تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو کھانا دو اور مقدور کے موافق کپڑا دو اور (اے لوگو!) میں نے تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور (اے لوگو) تم سے پوچھا جائے گا میری بابت (یعنی میں نے دین کے احکام تمہارے پاس پہنچائے یا

عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْ لَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں) تو تم کیا جواب دوگے؟ حاضرین نے عرض کیا ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے ہم تک احکامِ دین کو پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر کہا۔ "اے اللہ! تو گواہ رہ، یا الٰہی تو گواہ رہ" تین بار آپ نے یہ کلمہ کہا۔ اس کے بعد بلال رضؓ نے اذان دی۔ پھر تکبیر کہی۔ اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر دوسری تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور میدانِ عرفات میں داخل ہوئے۔ پس آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبلِ مُشَاۃ جو ایک جگہ کا نام ہے اپنے سامنے رکھا اور قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے اور اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور زردی میں کچھ کمی ہوگئی اور آفتاب کی ٹکیہ بالکل غائب ہوگئی۔ آپؐ نے حضرت اُسامہ رضؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور تیزی سے چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں داخل ہوئے۔ یہاں آپؐ نے مغرب و عشا کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی تسبیح یا نفل وغیرہ کچھ نہ پڑھی پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپؐ نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی کہ جب صبح خوب روشن ہوگئی تھی۔ اور ایک اذان اور ایک تکبیر کہی گئی۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام پر پہنچے جو مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے یہاں آپ نے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعا مانگی، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی (یعنی وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ کہا) اور اس وقت تک جب تک کہ صبح کی روشنی خوب نہ پھیل گئی، آپ اسی شغل میں مصروف رہے۔ پھر آفتاب کے نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوئے اور فضل بن عباسؓ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور وادیٔ مُحَسِّر میں داخل ہوئے۔ یہاں اپنی سواری کو ذرا تیز کر دیا اور اس درمیانی راہ پر گئے جو جمرۂ کبریٰ کو جاتی ہے اور اس جمرہ کے پاس پہنچ کر جس کے پاس درخت ہے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ اور یہ کنکریاں باقلا کے دانہ کے برابر تھیں۔ اور نشیب کے درمیان (نالے میں) سے پھینکی گئی تھیں۔ پھر قربانی کی جگہ کی طرف بڑھے اور ذبح کئے آپؐ نے تریسٹھ ۶۳ جانور اپنے ہاتھ سے۔ پھر نیزہ حضرت علی رضؓ کو دے دیا اور باقی جانوروں کو (جو سینتیس ۳۷ تھے) انھوں نے ذبح کیا اور شریک کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں حضرت علی رضؓ کو بھی پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر جانور میں سے تھوڑا سا گوشت لے لیا جائے۔ چنانچہ وہ گوشت لایا گیا اور ہانڈی میں پکایا گیا اور دونوں نے (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ نے) اس کو کھایا اور شوربے کو پی لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ میں داخل ہوئے۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عبد المطلب کی اولاد (یعنی اپنے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد) کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم پر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا۔ اے اولادِ عبد المطلب پانی کھینچو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔ پھر عبد المطلب کی اولاد نے آپ کو پانی کا ایک ڈول دیا اور اس میں سے آپ نے پانی پیا۔ (مسلم)

احرام کے طریقے اور حج کی اقسام

۲۴۴۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے اسے چاہیے کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور

بالحج مع العمرة ثم لا يحل منهما وفي رواية فلا يحل حتى يحل بنحر هديه ومن أهل بحج فليتم حجه قالت فحضت ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فلم أزل حائضا حتى كان يوم عرفة ولم أهلل إلا بعمرة فأمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أنقض رأسي وأمتشط وأهل بالحج وأترك العمرة ففعلت حتى قضيت حجي بعث معي عبد الرحمن ابن أبي بكر وأمرني أن أعتمر مكان عمرتي من التنعيم قالت فطاف الذين كانوا أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا بعد أن رجعوا من منى وأما الذين جمعوا الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا۔ (متفق عليه)

ساتھ لایا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور حلال نہ ہو اس وقت تک جب تک کہ عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہو جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "وہ حلال نہ ہوں جب تک اپنے قربانی کے جانور کو ذبح نہ کرلے۔ اور جس شخص نے صرف حج کا احرام باندھا ہے" وہ اپنا حج پورا کرلے۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ مجھ کو حیض آنے لگا اور میں نے ابھی تک نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی۔ عرفہ تک مجھ کو خون آتا رہا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے سر کو کھول ڈالوں اور سر میں کنگھی کرلوں (یعنی عمرہ کے احرام کو کھول دوں اور حلال ہو جاؤں) اور عمرہ کو چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کرلیا۔ پھر آپ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبد الرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ (یعنی بدلے میں) عمرہ کروں مقام تنعیم سے۔ حضرت عائشہ رض کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر حلال ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک طواف اور کیا کہ جب وہ منیٰ سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ انھوں نے صرف ایک طواف کیا۔ (بخاری و مسلم)

٢٤٤٢/٣ وعن عبد الله ابن عمر قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة إلى الحج فساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدأ فأهل بالعمرة ثم بالحج فتمتع الناس مع النبي صلى الله عليه وسلم بالعمرة إلى الحج فكان من الناس من أهدى ومنهم من لم يهد فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم أهدى فإنه لا يحل من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم أهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله فطاف حين قدم مكة واستلم الركن أول شيء ثم خب ثلاثة أطواف ومشى أربعا

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ اٹھایا حجۃ الوداع میں عمرہ سے حج کی طرف (یعنی اول آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا) چنانچہ آپ ذو الحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے اور (اس طرح) شروع کیا کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ پس فائدہ اٹھایا لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ کو ملا کر۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے جو قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور بعض ایسے تھے جو جانور ساتھ نہ لائے تھے۔ پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہو وہ حلال نہ ہو کسی چیز سے جو اس پر حرام ہے احرام کے بعد جب تک کہ وہ اپنے حج کو پورا نہ کرلے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے سر کے بال کٹوالے اور حلال ہو جائے۔ پھر دوبارہ حج کا احرام باندھے اور قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے ایام میں

فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سات دن گھر پہنچکر روزے رکھے مکہ میں داخل ہو کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو سب سے پہلے اور طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر صفا کی جانب گئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے۔ پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے جو احرام نے اُن پر حرام کی تھیں یہاں تک کہ حج کو پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور اُس کے بعد ہر اس چیز سے حلال ہو گئے جو آپ پر حرام تھی اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجۃ الوداع میں) یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اٹھایا ہم نے اس سے پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائے ہر چیز سے اس لئے کہ عمرہ کرنا حج میں داخل ہوا قیامت تک۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

تبدیل احرام کے حکم پر صحابہ کا تردد و تامل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيْ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَأَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا

عطاء رح کہتے ہیں کہ آدمیوں کی ایک جماعت میرے ساتھ تھی میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رض کو یہ کہتے سنا کہ احرام باندھا ہم نے یعنی صحابہ رض نے صرف حج کا۔ عطاء کا بیان ہے کہ جابر رض نے ہم سے کہا ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں۔ عطاء رح کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور عورتوں کے پاس جاؤ۔ عطاء رح کا خیال ہے کہ آں حضرت صلعم نے عورتوں کے پاس جانے کا حکم وجوب کے طور پر نہیں دیا۔ یعنی عورتوں کے پاس جانے کو واجب قرار نہ دیا تھا بلکہ بطور اباحت و اجازت تھا۔ یعنی عورتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ ہم نے یہ حکم سُنکر تعجب کے طور پر ایک دوسرے سے کہا کہ جب ہمارے اور عرفات کے دن کے مابین صرف پانچ دن باقی ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا

فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ لِأَبَدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے کہ ہم اپنی عورتوں سے مجامعت کریں اور پھر اس حال میں ہم عرفات[1] میں پہنچیں کہ ہمارے عضوِ مخصوص سے منی کے قطرے ٹپکتے ہوں عطاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضؓ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر عضوِ مخصوص سے قطرات ٹپکنے کی طرف اشارہ کیا اور یہ منظر اب تک میری نگاہوں میں ہے۔ حضرت جابر رضؓ نے کہا کہ جب ہمارے اظہارِ تعجب کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو) آپ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم کو معلوم ہے کہ میں تم سب لوگوں میں خدا تعالےٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہوجاتا جس طرح تم حلال ہوئے ہو۔ اور اگر مجھ کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا جس کا علم مجھ کو بعد میں ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا (یعنی اگر مجھ کو اس کا علم پہلے سے ہوجاتا کہ احرام سے نکلنا تم کو اس قدر بُرا معلوم ہوگا تو میں جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور تمہارے ساتھ حلال ہوجاتا) پس تم حلال ہوجاؤ۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور حلال ہوگئے اور آپ کے حکم کو ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ عطاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضؓ اپنے مفوّضہ کام پر سے آئے۔ یعنی جہاں آپ کا تقرر ہوا تھا وہاں سے آئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا جس چیز کا احرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس تم (قربانی کے دن) جانور ذبح کرنا اور اس وقت تک احرام میں رہو۔ حضرت جابر رضؓ نے کہا کہ حضرت علی رضؓ اپنے لئے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے۔ سُراقہ بن مالک بن جُعشُم رضؓ نے (احرام سے حلال ہوجانے کا حکم سُن کر) پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ (مسلم)

صحابہ رضؓ کے تردد پر آنحضرتؐ کی برہمی

۲۴۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ چوتھی یا پانچویں تاریخ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ سخت غصّہ کی حالت میں تھے۔ میں نے آپ کو غضبناک پاکر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ جس نے آپ کو غضبناک بنایا خدا تعالےٰ اس کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا وہ اس حکم سے تردّد میں ہیں (یعنی احرام سے حلال ہوجانے کا حکم) اگر مجھ کو اس امر کا حال پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا، اور نہ ہی ان کی خریداری کرتا، اور پھر اسی طرح حلال ہوجاتا جس طرح اور لوگ حلال ہوئے۔ (مسلم)

---

[1] ایامِ جاہلیت میں لوگ حج کے دنوں میں جماعت کو بُرا خیال کرتے تھے صرف بُرا ہی نہیں بلکہ عیب جانتے تھے اور نقصان کا موجب سمجھتے تھے اس لئے اس حکم پر لوگوں کو تعجب ہوا تھا۔ ۱۲ مترجم

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان!

فصل اوّل

مکہ کا مدخل اور مخرج

۲۴۴۶ عن نافع قال إن ابن عمر كان لا يقدم مكة إلا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلي فيدخل مكة نهارا وإذا نفر منها مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح ويذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك. (متفق عليه)
۱

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ آتے تو رات کو مقام ذی طویٰ میں قیام کرتے اور جب صبح ہوتی تو غسل کرتے اور نماز پڑھتے۔ پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے واپس جاتے تب بھی رات ذی طویٰ میں گزارتے اور صبح تک وہاں رہتے اور بیان کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۲۴۴۷ وعن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء إلى مكة دخلها من أعلاها وخرج من أسفلها. (متفق عليه)
۲

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے (یعنی حجۃ الوداع میں) تو مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے (یعنی مقام ذی طویٰ کی جانب سے) اور واپسی میں مکہ سے نشیب کی جانب سے نکلے۔ (بخاری ومسلم)

طواف کے لئے پاکی واجب ہے

۲۴۴۸ وعن عروة بن الزبير قال حج النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرتني عائشة أن أول شيء بدأ به حين قدم مكة أنه توضأ ثم طاف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج أبو بكر فكان أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم عمر ثم عثمان مثل ذلك. (متفق عليه)
۳

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور حج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مکہ میں داخل ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا یہ کام کیا کہ وضو فرمایا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا (یعنی آپ نے حج کو موقوف کر کے عمرہ نہیں کیا) بلکہ حج اور عمرہ (دونوں کو ساتھ رکھا) پھر آپ کے بعد) حضرت ابوبکرؓ نے حج کیا اور آپ نے (مکہ میں داخل ہو کر) سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ آپ کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح کیا اور پھر حضرت عثمانؓ نے اسی طرح کیا۔ (بخاری ومسلم)

طواف میں رمل کا ذکر

۲۴۴۹ وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طاف في الحج أو العمرة أول ما يقدم سعى ثلاثة أطواف ومشى أربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة. (متفق عليه)
۴

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو اوّل کے تین پھیروں میں تیز قدم چلتے اور چار پھیرے معمولی رفتار سے کرتے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھتے (مقام ابراہیم میں) اور صفا و مروہ کی سعی کرتے۔ (بخاری ومسلم)

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

۲۴۵۰ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اَسود سے لے کر حجرِ اَسود تک جلدی کی، تین ۳ پھیروں میں اور معمولی چال سے چلے، چار پھیروں میں اور آپ صفا و مروہ کو سعی کرتے تو دوڑتے وادیِ مسیل میں۔ (مسلم)

حجرِ اسود کا بوسہ

۲۴۵۱ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہ میں تشریف لائے تو حجرِ اَسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا۔ پھر داہنے ہاتھ کی طرف چلے (طواف کرنے کے لئے) پس تین مرتبہ تیز قدم چلے اور چار مرتبہ معمولی رفتار سے۔ (مسلم)

۲۴۵۲ / ۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن عربی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضؓ سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے (بخاری)

استلام رکن یمانی

۲۴۵۳ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے اس طرف ہاتھ لگاتے دیکھا ہے جہاں دونوں یمانی رکن ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا مسئلہ

۲۴۵۴ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور حجرِ اسود کو لکڑی یا لاٹھی سے جس کا سر خمدار تھا، بوسہ دیا۔ (بخاری و مسلم)

طریق استلام حجرِ اسود

۲۴۵۵ / ۱۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر کیا جب حجرِ اسود پر آتے تو اس چیز (لاٹھی) سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

۲۴۵۶ / ۱۱ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الطفیل رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ ایک لکڑی جس کا سر خمدار تھا حجرِ اَسود کو لگاتے اور اس کو بوسہ دیتے۔ (مسلم)

حائضہ طواف و سعی نہ کرے

۲۴۵۷ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو) چلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے (یعنی لبیک وغیرہ میں) پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آنے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی (یعنی اس خیال سے کہ حیض کے سبب میرا حج نہ ہو سکے گا) آپ نے پوچھا تم کو خون آنے لگا؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو مقرر کر دیا اللہ تعالٰے نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر، پس تم وہ افعال ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔ (بخاری ومسلم)

مشرکین کو طواف کعبہ کی ممانعت

2258/13 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جس حج میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضہ کو امیرِ حج مقرر کرکے بھیجا تھا، حجۃ الوداع سے پہلے، اس سال حضرت ابوبکر رضہ نے مجھ کو قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

خانہ کعبہ کو دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ

2259/14 عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت مہاجر مکی رضہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضہ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو بلند کرے (یعنی یہ کہ ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟) حضرت جابر رضہ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے ہم تو ایسا نہ کرتے تھے۔ (ترمذی ابوداؤد)

سعی کے دوران کعبہ کو دیکھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

2260/15 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو کر حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد صفا ومروہ پر چڑھے اور وہاں سے بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور اللہ کا ذکر کیا جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔ (ابوداؤد)

نماز و طواف میں مماثلت

2261/12 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے لیکن تم طواف کی حالت میں بات چیت کرتے ہو۔ پس آئندہ جو شخص کوئی بات کرے نیکی کی بات کرے (ورنہ خاموش رہے) (ترمذی نسائی، دارمی اور ترمذی کہا کہ ایک جماعت نے اِس کو ابن عباسؓ تک موقوفاً روایت کیا ہے۔

حجرِ اسود کی حقیقت اور ماہیت

۲۴۶۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود جنت سے آیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدم کے بیٹے کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

قیامت کے دن حجرِ اسود کی گواہی

۲۴۶۳/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجرِ اسود کے بارے میں کہ، خدا تعالےٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور سچائی کے ساتھ اس شخص کی گواہی دیگا جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں

۲۴۶۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّاقُوْتِ الْجَنَّةِ۔ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے اللہ تعالےٰ نے ان کا نور ماند کر دیا ہے اور اگر ان کی روشنی قائم رہتی تو مشرق و مغرب کے درمیان ساری چیزوں کو روشن کر دیتی۔ (ترمذی)

استلام حجرِ اسود اور طواف کی فضیلت

۲۴۶۵/۲۰ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ

حضرت عبید ابن عمیر رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضؓ دونوں رکنوں (یعنی حجرِ اسود اور رکن یمانی) کو بوسہ دیتے وقت لوگوں پر ہجوم کرتے اس قدر کہ اصحابِ رسول اللہؐ میں سے میں نے کسی کو اتنا ہجوم کرتے نہیں دیکھا (یعنی ابن عمر ان دو رکنوں کو بہت اہتمام کے ساتھ بوسہ دیتے تھے اور لوگوں کے ہجوم میں گھس جاتے تھے) ابن عمرؓ نے (لوگوں کو اپنے اس فعل پر متعجب دیکھ کر) فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تعجب نہ کرو اس لئے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ

يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے اور میں نے آپ کو ایسا فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص اس بیت کا (یعنی بیت اللہ کا) سات مرتبہ طواف کرے اور اس کے واجبات اور وغیرہ کی حفاظت کرے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ایک غلام آزاد کرنے کا۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جو قدم (طواف میں) رکھا جائے اور جو قدم اٹھایا جائے ہر قدم پر خداوند تعالےٰ ایک گناہ دور کرتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ترمذی)

حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان آپ کی دعا

۲۳۶۶/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان یہ کہتے سنا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابوداؤد)

سعی کا حکم

۲۳۶۷/۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ۔)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضؓ کہتی ہیں کہ تجرات کی بیٹی نے مجھے بیان کیا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ ابوحسین کے گھر والوں کے گھر اس غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں۔ پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا۔ آپ کا تہبند دوڑنے میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ سعی کرو، اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ (شرح السنۃ)

پیادہ پا سعی کرنا واجب ہے

۲۳۶۸/۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَّلَا طَرْدَ وَّلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے دیکھا، نہ تو آپ نے اونٹ کو مارا نہ ہانکا اور نہ بچو بچو کہا۔ (شرح السنۃ)

طواف میں اضطباع

۲۳۶۹/۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یعلےٰ بن امیہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سبز چادر کے ساتھ اضطباع کیا (یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیا)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

طواف میں اضطباع سنت ہے

۲۳۷۰/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَّجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کے طواف میں تین مرتبہ تیز قدموں سے چلے اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے نکا

إِبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کر اپنے بائیں کاندھوں پر ڈال لیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

استلام حجر اسود اور رکن یمانی کی اہمیت

۲۴۷۱/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِي وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیتے دیکھا ہے کبھی میں ان کو بوسہ دینے سے باز نہ رہا خواہ کتنا ہی ہجوم ہو یا نہ ہو۔ (بخاری ومسلم) اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نافع نے بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو حجر کو لگاتے اور پھر ہاتھوں کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی رکن یمانی اور حجر اسود کے بوسہ کو ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

بسبب عذر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے

۲۴۷۲/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ (حج کے دنوں میں) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی علالت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے پیچھے یا لوگوں سے دور دور سواری پر طواف کرلو۔ چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس میں وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ پڑھ رہے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

بوسہ دیتے ہوئے حجر اسود سے حضرت عمرؓ کا خطاب

۲۴۷۳/۲۸ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا اور یہ کہتے سنا۔ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھ پر رسول اللہؐ کو بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی تجھ پر بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری ومسلم)

رکن یمانی پر دعا اور وہاں متعین فرشتوں کی آمین

۲۴۷۴/۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا آمِيْنَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں پس جو شخص کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ تو یہ فرشتے کہتے ہیں آمین (یعنی اے رب کریم اس دعا کو قبول فرما)۔ (ابن ماجہ)

طواف کی حالت میں تسبیح وتہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۴۷۵/۳۰ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّ رُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّ مَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ جو شخص سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے اور ان پھیروں میں بجز سُبحان اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کے کچھ نہ کہے تو اس کے دس گناہ محو کئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کرے اور کلام کرے اسی کے مانند (یعنی کچھ دوسرے کلمات اسی قسم کے پڑھے) تو وہ رحمت کے دریا میں اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح تم دریا میں اپنے پاؤں سے داخل ہوتے ہو۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

فصلِ اوّل

عرفہ کے دن تکبیر و تلبیہ کا مسئلہ

٢٤٧٦ / ١ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهٗ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن ابوبکر ثقفی رحمہ کہتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک رضی سے دریافت کیا جب ہم دونوں منٰے سے عرفات کی طرف صبح کے وقت جا رہے تھے کہ تم آج کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انس رضی نے کہا لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا اور اس کو اس سے منع نہ کیا جاتا تھا اور اللہ اکبر کہتا تھا ہم میں سے اللہ اکبر کہنے والا اور منع نہیں کیا جاتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

منیٰ میں قربانی اور عرفات و مزدلفہ میں وقوف کی جگہ

٢٤٧٧ / ٢ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ قربانی کی ہے اور سارا منٰے قربانی کی جگہ ہے۔ پس قربانی کرو تم اپنے خیموں پر۔ اور میں اس جگہ پر ٹھہرا اور سارا عرفات کا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور قیام کیا میں نے (مزدلفہ میں) اس جگہ اور مزدلفہ کی تمام جگہ قیام کرنے کی ہے۔ (مسلم)

عرفہ کے دن کی فضیلت

٢٤٧٨ / ٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُّعْتِقَ اللهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهٗ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالےٰ کسی دن میں اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا اور اس روز اللہ تعالےٰ

لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا أَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(بندوں سے) قریب ہوتا ہے اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ۔ اور فخر کرتا ہے حج کرنے والوں پر ملائکہ کے سامنے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہیں میں ان کو وہی دوں گا) (مسلم)

فصلِ دوم

امام کے موقف سے بعید جا کھڑا ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں

٢٤٧٩/٤ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيْكُمْ إِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

عمرو بن عبداللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دُور تھی کہ مربع انصاری کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیامبر ہوں اور تمہارے پاس یہ پیام پہنچانے آیا ہوں کہ تم عرفات میں جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی میراث پر ہو۔ عرب میں دستور تھا کہ ہر قبیلہ کی جگہ مقرر تھی۔ یزید بن شیبان کی جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ٹھہرنے کی جگہ سے اِس دستور کے موافق بہت دُور تھی۔ اس لئے خواہش کی کہ رسول اللہؐ کے قریب جگہ مل جائے مگر آپ نے نزاع ہو جانے کے خیال سے ان کی خواہش کو قبول نہیں کیا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنی جگہ پر ٹھہرو۔ امام سے قربت تفوق کا موجب نہیں۔ پھر ان کی تسکین کے لئے یہ بھی کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی جگہ کے وارث ہو۔ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حدودِ حرم میں ہر جگہ قربانی کی جا سکتی ہے

٢٤٨٠/٥ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَّكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَّمَنْحَرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منٰی قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مکّہ کا ہر راستہ اور ہر گلی قربانی کی جگہ ہے۔ (ابو داؤد۔ دارمی)

آپؐ نے خطبہ کس طرح ارشاد فرمایا؟

٢٤٨١/٦ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت خالد بن ہوذہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر لوگوں کے درمیان خطبہ فرماتے دیکھا اس حال میں کہ آپ رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے تھے۔ (ابو داؤد)

یومِ عرفہ کی دعا

٢٤٨٢/٧ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرفہ کے دن کی دُعا بہترین دُعاؤں میں سے ہے اور بہترین ان چیزوں کی جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (یہاں) کہی ہے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔ (ترمذی)

وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

اور مالک نے اسے طلحہ بن عبید اللہ سے لَا شَرِيْكَ لَهٗ تک روایت کیا ہے۔

یوم عرفہ شیطان کی سب سے زیادہ ذلت وخواری کا دن ہے

۲۴۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا اُرِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل، بہت راندہ (دھتکارا) ہوا بہت حقیر اور نہایت غضبناک، کسی دن نہیں دیکھا گیا اور یہ اس لئے کہ اس دن شیطان خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو اُترتے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس روز بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ہاں بدر کا دن (کہ اس روز بھی شیطان، عرفہ کے دن کی طرح ہی اسلام کی شوکت کو دیکھ کر ذلیل ہوا ہے) بدر کے دن شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل (کافروں سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں (مالک نے مرسلاً روایت کیا۔ شرح السنۃ)

یوم عرفہ کی فضیلت

۲۴۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن اللہ تعالےٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے درمیان حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو جو پریشان بال گرد آلود اور راستوں میں چلاتے اور مجھ کو پکارتے میرے پاس آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے یہ سُن کر کہتے ہیں، اے پروردگار! ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گنہگار ہے۔ اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار ہیں، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

عرفات میں وقوف کا حکم

۲۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (ایامِ جاہلیت میں حج کے دنوں میں) مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع وبہادر کہا جاتا تھا اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ (سب

يَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لوگ) عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں سے لوٹیں اور خدا تعالےٰ کے اِس ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔ (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں آنحضرت ؐ کی دعا کی قبولیت اور ابلیس کا واویلا

۲۴۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي آخِذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت عباس بن مرداس رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امّت کی بخشش کی دُعا مانگی خداوند تعالےٰ نے آپ کی دُعا کو قبول فرماتے ہوئے کہا۔ میں نے سب کو بخش دیا لیکن ظالم کو نہیں بخشوں گا اور مظلوم کا حق اس سے ضرور لوں گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے لیکن یہ درخواست عرفہ کی شام کو قبول نہیں کی گئی۔ پھر جب مُزدلفہ میں صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا مانگی اور آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی دُعا قبول کر لی گئی (یعنی خداوند تعالےٰ نے ظالم کو بھی بخش دیا) راوی کا بیان ہے (کہ قبولیتِ دُعا کے بعد) رسول اللہ صلعم ہنسے یا مُسکرائے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ وقت آپ کے ہنسنے کا نہیں ہے کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ خداوند تعالےٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالےٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ خداوند بزرگ و برتر نے میری دُعا کو قبول فرما لیا ہے اور میری امّت کو بخش دیا ہے تو وہ سر پر خاک ڈالتا اور افسوس و واویلا کہتا ہوا بھاگ نکلا۔ اس کو پریشان و بدحواس دیکھ کر مجھ کو ہنسی آ گئی۔
(بیہقی۔ ابن ماجہ)

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

فصل اوّل

عرفات سے آنحضرت ؐ کی واپسی

۲۴۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہشام بن عُروہ رضؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضؓ سے پوچھا گیا کہ عرفات سے واپسی میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح چلے۔ انھوں نے کہا کہ آپ درمیانہ رفتار سے چلے اور جہاں کہیں کشادہ راستہ ملا تو آپ نے اپنی سواری کو دوڑایا۔ (بخاری و مسلم)

٢٤٨٨ / ٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ وہ عرفات کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس ہوئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے جانوروں کو سختی کے ساتھ مارنے اور تیز ہانکنے کا شور سُنا تو آپ نے اپنے چابک کو حرکت دے کر اشارہ کیا اور لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ لوگو! تم پر آرام سے چلنا واجب ہے اور (جانور کو بلاوجہ) دوڑانا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری)

رمی جمرہ عقبہ تک برابر تلبیہ میں مصروف رہنا سنت ہے

٢٤٨٩ / ٣ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضی عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف رہے (حضور کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے) پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس رضی آپ کے ردیف رہے۔ دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سفر میں برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبی پر رمی کی (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین

٢٤٩٠ / ٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ جمع کیا (مزدلفہ میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازوں کو اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی اور ان کے درمیان میں نہ سنتیں پڑھیں نہ نفل اور نہ ان کے پیچھے کچھ پڑھا۔ (بخاری)

٢٤٩١ / ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناوقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازوں کو، مغرب اور عشا کی آپ نے (مزدلفہ) میں جمع کیا اور اس روز نمازِ فجر وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

مزدلفہ سے عورتوں اور بچوں کو پہلے ہی منیٰ روانہ کر دینا جائز ہے

٢٤٩٢ / ٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو کمزور سمجھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں سب سے پہلے روانہ کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں

٢٤٩٣ / ٧ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے بیان کیا کہ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب

عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لوگوں نے سواریوں کو تیزی سے ہانکا اور مارا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا تم پر آہستہ آہستہ اور آرام سے چلنا لازم ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اونٹنی کو روک لیا تھا جب آپ آگے بڑھے اور وادیٔ محسّر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا تم پر لازم ہے یہاں سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں اٹھالینا تاکہ تم ان کو جمرہ پر مارو۔ فضل بن عباس کا بیان ہے کہ آپ رمی جمرہ تک برابر لبیک کہتے رہے

آپ کی طرف سے اپنے وصال کی اطلاع

٢٤٩٤/٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَّتَاْخِيْرٍ۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو سکون و طمانیت سے چلے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بھی سکون سے چلیں اور وادیٔ محسّر میں آپ تیز چلے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ چھوٹی چھوٹی (چنے کے برابر) کنکریوں سے رمی جمار کریں۔ اور ایک موقع پر حضرت نے فرمایا شاید میں تم کو آیندہ سال نہ دیکھوں گا۔ (میں نے یہ حدیث صحیحین میں نہیں پائی صرف جامع ترمذی میں کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ مروی ہے)

فصل دوم

عرفات سے واپسی اور مزدلفہ سے روانگی کا وقت

٢٤٩٥/٩ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِّهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَطَبَنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔)

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایام جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) لوگ عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ آفتاب آدمیوں کے سروں پر اس طرح نظر آتا تھا گویا وہ ان کے چہروں پر عمامہ ہے۔ یعنی آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔ اور مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے ہوتے تھے کہ جب سورج اتنا بلند ہو جاتا تھا گویا وہ لوگوں کے چہروں پر عمامہ ہے اور ہم عرفات سے اس وقت تک روانہ نہ ہوں گے جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے اور ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقے کے خلاف ہے۔ (بیہقی)

رات میں رمی جائز نہیں

٢٤٩٦/١٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بنو عبد المطلب کے بچوں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور آپ نے ہم کو رخصت کرتے وقت ہماری رانوں پر (از راہ محبت) ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ میرے چھوٹے بیٹو! جمرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ سورج نہ نکل آئے۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

امام شافعی کی مستدل حدیث اور اس کی تاویل

۲۴۹۷/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضؓ کو عید قربان کی رات میں منیٰ روانہ کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر کنکریاں ماریں پھر آگے بڑھیں اور طواف کیا اور یہ وہ دن تھا جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

عمرہ میں تلبیہ کب موقوف کیا جائے

۲۴۹۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ لبیک کہے مقیم (مکہ کا رہنے والا) اور عمرہ کرنے والا اس وقت تک جب تک کہ حجرِ اسود کو بوسہ دے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرتؐ نے عرفات و مزدلفہ کا پورا درمیانی راستہ سواری پر طے کیا

۲۴۹۹/۱۳ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ کہتے ہیں کہ انھوں نے شرید کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں (عرفات سے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوا۔ تو حضورؐ نے زمین پر قدم نہیں لگایا یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ (ابوداؤد)

عرفات میں جمع بین الصلوٰتین

۲۵۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ حجاج بن یوسف نے جس سال عبداللہ بن زبیر رضؓ کو قتل کیا ہے اسی سال حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے پوچھا کہ عرفہ میں ٹھہرنے کے دن ہم کیا کریں؟ سالم بن عبداللہ نے جواب دیا۔ اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن ظہر و عصر کو پہلے پڑھ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا سالم نے سچ کہا۔ صحابہ طریق سنت کو ادا کرنے کے لئے ظہر و عصر کو جمع کیا کرتے تھے (یعنی دونوں نمازیں ساتھ پڑھتے تھے) ابن شہابؒ کہتے ہیں میں نے سالم سے پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے؟ سالم نے جواب دیا۔ صحابہ رضؓ حضورؐ کی سنت کے علاوہ اور کس چیز کا اتباع کرتے تھے؟ (بخاری)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ — جمروں پر کنکریاں مارنے کا بیان

فصل اول

رمی جمرہ عقبیٰ سواری پر بھی جائز ہے

۲۵۰۱/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار قربانی کے دن کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ کنکریاں مارتے جاتے اور کہتے جاتے تھے۔ حج کے ارکان وافعال سیکھ لو اس لئے کہ میں نہیں جانتا، شاید کہ اس حج کے بعد مجھ کو دوسرے حج کا موقع نہ ملے۔ (مسلم)

کنکریوں کی تعداد اور اس کو پھینکنے کا طریقہ

۲۵۰۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے دیکھا۔ (مسلم)

رمی جمار کا وقت

۲۵۰۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرہ پر کنکریاں ماریں چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے۔ (بخاری ومسلم)

رمی جمار کے وقت تکبیر

۲۵۰۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ وہ جمرۂ عقبہ پر پہنچے اور (اس طرح کھڑے ہوئے کہ) بیت اللہ کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا اور پھر لوگوں سے کہا۔ اسی طرح کنکریاں ماری ہیں اس شخص نے جس پر نازل ہوئی "سورۂ بقرہ"۔ (بخاری ومسلم)

جمرات پر سات سات کنکریاں پھینکنا واجب ہے

۲۵۰۵/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجا طاق ہے (یعنی استنجے کے لئے طاق ڈھیلے لینے چاہئیں، تین، پانچ یا سات) اور رمی جمار بھی طاق ہے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا بھی طاق ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر وغیرہ کی دھونی لے تو طاق مرتبہ لے۔ (مسلم)

فصل دوم

سواری پر رمی جمار

٢٥٠٦ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن صہبا (سرخ وسفید) اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ ہٹو بچو۔
(شافعی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی)۔

سعی اور رمی جمار ذکر اللہ کا ذریعہ

٢٥٠٧ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الٰہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔
(ترمذی دارمی)
ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منیٰ میں کسی کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں ہے

٢٥٠٨ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے منیٰ میں کوئی سایہ دار عمارت بنا دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ منیٰ اس شخص کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

جمرات پر وقوف

٢٥٠٩ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضہ جمرۂ اولےٰ اور جمرۂ وسطےٰ پر بہت دیر تک ٹھہرتے۔ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتے رہتے تھے اور پھر خدا سے دعا کرتے تھے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے تھے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ　قربانی کے جانوروں کا بیان

فصل اوّل

اشعار اور تقلید کا مسئلہ

٢٥١٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا۔ اس کا خون پونچھا اور

الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار ہوئے پس جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء سے چلی تو آپ نے حج کی لبیک کہی۔ (مسلم)

٢٥١١ / ٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قربانی کے لئے بیت اللہ کی طرف بھیجا اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری ومسلم)

دوسرے کی طرف سے قربانی

٢٥١٢ / ٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رض کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

٢٥١٣ / ٤ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

خود حج کو نہ جائے اور ہدی بھیجنے کا مسئلہ

٢٥١٤ / ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہاروں کی رسّی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹی۔ پھر اپنے ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور تیار کر کے ان کو مکہ کو روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری ومسلم)

٢٥١٥ / ٦ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں کی رسّی بٹی اس رنگین اُون سے جو میرے پاس تھا پھر آپ نے میرے والد کے ساتھ بھیجا (بخاری ومسلم)

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ

٢٥١٦ / ٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہنکا کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر یہی کہا کہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا اس نے پھر یہی کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجھ پر۔ (بخاری ومسلم)

٢٥١٧ / ٨ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ

حضرت ابو الزبیر رض کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رض سے سنا کہ ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سوار ہو اس پر

اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

احتیاط سے (کہ اس کو تکلیف نہ ہو) اور جب تو سوار ہونے پر مجبور ہو یہاں تک کہ تجھ کو کوئی اور سواری مل جائے۔ (مسلم)

راستہ میں قریب المرگ ہوجانے والی ہدی کا مسئلہ

٢٥١٨ / ٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ[۱۲] ایک شخص کے ہمراہ مکہ کو روانہ فرمائے اور ان اونٹوں پر اس کو نگہبان مقرر کیا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! اگر ان اونٹوں میں کوئی نہ چل سکے کسی بیماری وغیرہ کے سبب یا تھک جانے کی وجہ سے تو میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کو ذبح کر کے اور اس کے خون میں ان جوتیوں کو جو اس کے گلے میں پڑی ہیں ڈبو کر اس کے کوہان پر نشان لگا دے اور اس کا گوشت نہ تو تو کھا اور نہ تیرے ساتھی۔ (مسلم)

ہدی اور قربانی کے حصے

٢٥١٩ / ١٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال میں ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی اور گائے کی سات آدمیوں کی طرف سے (مسلم)

اونٹ کے نحر کا طریقہ

٢٥٢٠ / ١١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنے اونٹ بٹھا کر ذبح کر رہا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا اونٹ کو کھڑا کر کے اور اس کے پاؤں باندھ کر ذبح کر کہ یہ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہدی کے بارہ میں کچھ ہدایات

٢٥٢١ / ١٢ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے اونٹوں کی خبرگیری کروں اور ان کے گوشت کو خیرات کر دوں اور چمڑہ اور جھولیں بھی صدقہ کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

کس ہدی کا گوشت مالک کو کھانا جائز ہے؟

٢٥٢٢ / ١٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ پھر ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (یعنی تین دن کے بعد بھی) پس کھایا ہم نے اور توشہ بنایا ہم نے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دشمنانِ خدا کو رنج پہنچانا مستحب ہے

۲۵۲۳/۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَاْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حدیبیہ کے سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قربانی کے جانوروں میں ابوجہل کا اونٹ بھی لے گئے (یہ اونٹ غزوہ بدر میں مالِ غنیمت کے طور پر ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں نتھنی پڑی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی نتھنی تھی اور اس سے مقصد مشرکوں کو غیظ وغضب میں لانا تھا۔ (ابوداؤد)

قریب المرگ ہدی کا حکم

۲۵۲۴/۱۵ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ ... الْاَسْلَمِيِّ)

حضرت ناجیہ خزاعی رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں جانوروں کی نسبت کیا کروں جو مرنے کے قریب ہیں قربانی کے جانوروں میں سے؟ آپ نے فرمایا ان کو ذبح کرلے اور ان کے خون میں ان کو ڈبو کر جو ان کی گردن میں ہیں، ان کی گردنوں پر نشان لگادے اور پھر ان کو لوگوں میں چھوڑ دے تاکہ وہ اس میں سے کھائیں۔
(مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا ہے۔

قربانی کے دن کی فضیلت

۲۵۲۵/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن قُرط کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک تمام دنوں میں بڑا دن قربانی کا دن ہے اور پھر قرّ کا دن۔ اس حدیث کے راوی ثورؒ نے کہا کہ قرّ کا دن گیارھویں تاریخ ذی الحجہ کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پانچ یا چھ قربانی کے جانور رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب لائے گئے۔ پس یہ جانور آپکے پاس آنے لگے تاکہ ان میں سے جس کو چاہیں پہلے ذبح کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب جانور پہلو پر گر پڑے (یعنی ان کو ذبح کر دیا گیا) تو آنحضرتؐ نے آہستہ سے کچھ کہا جس کو میں نہ سمجھا۔ میں نے (قریب کے آدمی سے) پوچھا حضورؐ نے کیا فرمایا؟ اس نے بتایا کہ آپنے فرمایا جو کوئی چاہے ان جانوروں میں سے (گوشت کا) ٹکڑا لے جائے۔ (ابوداؤد)

ابن عباسؓ اور جابرؓ کی حدیث باب الاضحیہ میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

قربانی کا گوشت

۲۵۲۶/۱۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تم میں سے جو کوئی قربانی کرے پس تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں کچھ نہ رکھے (یعنی گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھے) پھر جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس سال بھی ہم ایسا کریں کہ جیسا گزشتہ سال ہم نے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو اور گزشتہ سال میں نے اس لئے منع کر دیا تھا کہ وہ سال محنت و مشقت اور افلاس کا سال تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس طرح تم غریبوں کی مدد کر سکو گے (اور گوشت تقسیم کر دو گے)۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۲۷/۱۸ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت نبیشہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تم کو منع کرتے تھے کہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وسعت ہو (یعنی غرباء کو اس سے مدد مل جائے) اب خداوند تعالے نے وسعت بخش دی ہے اب تم جب تک جی چاہے کھاؤ، جمع رکھو اور صدقہ دو خبردار ہو کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَلْقِ — سر منڈانے کا بیان

فصل اول

سر منڈانا افضل ہے

۲۵۲۸/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور صحابہ رض میں سے بھی بعض لوگوں نے سر منڈایا اور بعض نے بال ترشوائے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت ﷺ کا بال کتروانا؟

۲۵۲۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ معاویہ رض کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال تراشے مروہ کے قریب بڑی قینچی سے۔ (بخاری و مسلم)

سر منڈانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ کی دعائے رحمت

۲۵۳۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما" صحابہ رض نے عرض کیا اور سر کے بال ترشوانے والوں پر یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رض نے پھر پوچھا اور ترشوانے والوں پر یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا اور بال ترشوانے والوں پر بھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حُصَین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دُعا کرتے سُنا اور بال ترشوانے والوں کے لئے ایک مرتبہ۔ (مسلم)

سر منڈانے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا سنت ہے

۲۵۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمرہ عقبہ کے پاس آئے اور وہاں کنکریاں ماریں پھر منےٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر مونڈنے والے کو طلب فرمایا اور اپنے سر کی داہنی سمت اس کے سامنے کی اور اس نے سر مونڈ دیا پھر ابو طلحہ رض انصاری کو بلایا اور مُونڈے ہوئے بال ان کو دیئے پھر اپنے سر کو بائیں طرف مُونڈنے والے کے سامنے کیا اور فرمایا مونڈ۔ اس نے مونڈ دیا۔ یہ بال بھی آپ نے ابو طلحہ رض کو دے دیئے اور فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کردو۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

نحر کے دن آنحضرت نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۳۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ میں تشریف لائے پھر منےٰ واپس چلے گئے اور وہاں جا کر ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

فصل دوم

عورت کو سر منڈانے کی ممانعت

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رض اور (ام المومنین) حضرت عائشہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عورتوں کو سر مُنڈانے سے۔ (ترمذی)

عورت کو صرف بال کتروانے چاہئیں

۲۵۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاۤءِ

حضرت ابن عباس رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈانا عورتوں کے لئے نہیں بلکہ سر کے بال ترشوانا ان پر واجب

اَلْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

فصل سوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

اِس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابٌ

افعالِ حج میں تقدیم وتاخیر کا بیان

فصلِ اوّل

افعالِ حج میں تقدیم وتاخیر؟

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منٰے کے اندر قیام پذیر ہوئے تاکہ لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں۔ پس ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ نے فرمایا ذبح کر - - - - - - - کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپ نے فرمایا اب قربانی کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ تقدیم وتاخیر کے جو مسائل آپ سے دریافت کئے گئے آپ نے سب کے جواب میں یہی کہا کہ اب کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکریاں مارلے کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا۔ کنکریاں مارنے سے پہلے میں نے طواف کرلیا ہے؟ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مارلے کوئی گناہ نہیں۔

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ قربانی کے دن منٰے میں لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے اور آپ ہر ایک کے جواب میں یہ فرماتے تھے، کوئی حرج نہیں۔ پس ایک شخص نے پوچھا میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں؟ آپ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَ

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے فرض طواف کرلیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا

لَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

بال ترشوالے کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپ نے فرمایا کنکریاں مارلے کوئی حرج نہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۲۵۴۰ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهٗ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے چلا۔ پس لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور مسائل پوچھتے تھے بعض یہ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں نے طواف سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کرلی۔ بعض کہتے یہ کام میں نے بعد میں کیا اور بعض کہتے یہ کام میں نے پہلے کرلیا۔ آپ سب کے جواب میں کہہ دیتے کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ اس شخص پر ہے جو ظالم ہو اور کسی مسلمان کی آبروریزی کرے، ایسا شخص ہلاک ہوا (ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

قربانی کے خطبہ، کنکریوں کے مارنے اور طوافِ رخصت کا بیان

فصلِ اوّل

قربانی کے دن خطبہ؟

۲۵۴۱ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ خطبہ دیا۔ سال گھوم گیا ہے اپنی اس وضع کے موافق جس پر کہ تھا وہ اس روز کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالے نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی جس روز اللہ تعالے نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا پھر اسی دن پر آگیا اور سال پورا ہوگیا) سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے باحرمت ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا مضر کا رجب، جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (یہ سنکر آپ خاموش رہے) ہم نے خیال کیا کہ آپ اس مہینے کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا

بلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بلدہ (مکہ) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر پوچھا یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ اس دن کا نام اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ دن قربانی کا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا (آج کے دن سے) تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہے۔ جس طرح تمہارے اس دن۔ اس شہر اور اس مہینہ میں قتل و غارت گری اور آبرو ریزی حرام ہے۔ اور (اے لوگو!) عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کو پوچھے گا۔ خبردار ہو کہ میرے بعد (یعنی میری وفات کے بعد) تم گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض لوگ تمہارے بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ خبردار ہو کیا میں نے اپنا فرض ادا کر دیا (یعنی احکامِ الٰہی تم کو پہنچا دیئے) ہم نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ آپ نے احکامِ خداوندی کو اپنی امّت کو پہنچا کر اپنا فرضِ رسالت پورا کر دیا) پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہ، تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہوں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بعض وہ لوگ جن کو پیام پہنچایا جائے، وہ (براہِ راست) پیام کو سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

گیارہویں اور بارہویں کو رمی کا وقت

۲۵۴۲/۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت وبرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رض سے پوچھا۔ میں کنکریاں کب ماروں؟ انھوں نے جواب دیا جب تیرا امام کنکریاں مارے اُس وقت تو بھی مار۔ میں نے دوبارہ پھر یہی کہا۔ تو انھوں نے جواب دیا ہم انتظار کرتے تھے۔ جب دن ڈھل جاتا تھا تو ہم کنکریاں مارتے تھے (بخاری)

رمی جمرات کی ترتیب

۲۵۴۳/۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رض نزدیک کے جمرہ پر (جو مسجدِ خیف کے قریب واقع ہے اور جس کا نام جمرۂ اُولیٰ ہے) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رُخ کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دُعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رُخ کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور ہاتھ اُٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر جمرۂ ذات العقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اور اُس کے قریب دیر تک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آتے اور کہتے کہ اسی طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

منیٰ میں رات ٹھہرنا واجب ہے یا سنّت؟

۲۵۴۴/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ عباس رض بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلے اللہ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

علیہ وسلم سے اس امر کی درخواست کی کہ منٰی کے قیام کی راتوں میں ان کو مکہ رہنے کی اجازت دیدی جائے تاکہ وہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلائیں آپ نے اجازت دیدی۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیل زمزم پر

۲۵۴۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْھَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِھَا فَقَالَ اَسْقِنِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِیْہِ قَالَ اَسْقِنِیْ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَھُمْ یَسْقُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ فِیْھَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زمزم کی سبیل پر تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ابن عباس رض نے اپنے بھائی فضل سے کہا تو اپنی ماں کے پاس جا اور ان کے پاس سے رسول اللہ صلعم کے لئے پانی لا۔ حضور نے فرمایا مجھ کو یہی پانی پلاؤ۔ ابن عباس رض نے کہا: یا رسول اللہ لوگ اس پانی میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی میں سے پلاؤ۔ پس آپ نے پانی پیا اس کے بعد آپ چاہِ زمزم پر تشریف لائے اور آلِ عبد المطلب (اس وقت) پانی پلانے میں کوشش اور محنت سے مصروف تھے۔ حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کام میں مشغول رہو تم ایک کارِ خیر انجام دے رہے ہو۔ پھر فرمایا اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ہاتھ لگاتے ہی تم پر لوگ ٹوٹ پڑیں گے (پانی بھرنے کے لئے) تو میں اونٹنی سے اترتا اور، اپنے مونڈھے کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا، رسّی کو اس پر رکھتا (یعنی زمزم سے پانی کھینچنے کے لئے رسّی کو مونڈھے سے سہارا دے کر چلتا)۔ (بخاری)

آنحضرت صلعم کا طوافِ وداع

۲۵۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی اور مقام محصّب میں کچھ دیر سو رہے پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے اور طواف کیا۔ (بخاری)

آنحضرت صلعم نے ترویہ اور نفر کے دن ظہر وعصر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۴۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رض سے کہا۔ مجھ کو وہ بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یا معلوم کی ہے۔ آٹھویں تاریخ کو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا منٰی میں۔ پھر میں نے پوچھا کہ واپسی کے دن (تیرھویں تاریخ کو) آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا مقام ابطح میں۔ پھر انس رض نے کہا تو اسی طرح کر جس طرح تیرے سردار کرتے ہیں (بخاری ومسلم)

ابطح میں قیام سنّت ہے یا نہیں

۲۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ مقام ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں صرف اس لئے اترے تھے کہ وہاں سے واپسی میں